

Zubi's Novel Zone

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہ اس پپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کا پی کرنے سے گریز کیا
جائے۔

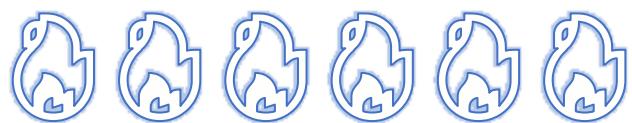
<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

<https://www.zubinovelszone.com> 1 مزید اچھے ناول پڑھنے کے لیے سامنے والے لنک پر کلک کریں

Continue Novel

Addict

Zainan — Rajpoot



شامیر رضابیگ کو تمہاری بیٹی پسند آگئی ہے جاوید _____ بتاؤ کیا قیمت
"کو گے اس کی ---؟

سربراہی کر سی پر بیٹھا وہ ہاتھ میں تھامی گن کو شہادت کی انگلی میں گھما تا وہ
اطمینان سے بولا تھا۔

جیسے وہ کسی بے جان کھلونے کی بات کر رہا ہو۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وووہ میری بیٹی ہے صاحب۔۔۔ "گھٹنوں کے بل جھکاواہ شخص روتے ہوئے بولا تھا۔

شرمندگی سے کندھے ڈھلے ہوئے تھے۔

وہ امیر نواب زادہ سامنے دیوار پر لگی اس بڑی سی ایل سی ڈی میں نظر آتی ایز جاوید اختر کی تصویروں کو زوم کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کبھی اس کی آنکھوں کو تو کبھی اسکی ہونٹوں کو۔۔۔

آنکھوں میں ایک عجوب سانشہ تھا۔۔۔ جیسے وہ اسے حاصل کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر رضا بیگ کو ناں سننے کی عادت نہیں جاوید۔۔۔۔۔ کہناں کہ وہ
لڑکی مجھے پسند ہے۔۔۔۔۔ اگر خود دو گے تو ٹھیک ہے ورنہ چھین لوں گا
”اسے۔۔۔۔۔“

وہ سفاری سے اسکے پاس جاتا جاوید کے ماتھے پر لوڈ گن رکھتا گرا یا تھا۔

پورے پیلس میں اسکی گرج دار آواز گونج رہی تھی۔

وہ امیر ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھا۔ اچھا برا صیحیح غلط اسکے نزد یک کچھ بھی نہیں تھا۔

وہ جس بھی چیز پر نظر اٹھاتا وہ اسکے کمرے میں ہوا کرتی تھی۔

Zubi's Novel Zone

"شامیر کیا ہوا ہے ایزل کہاں ہے---؟

رضا جیسے نیسے میڈیا کو ہینڈل کرتے باہر آئے تھے۔

مینا گیٹ سے نکلتے آدمیوں کی پشت کو دیکھ انہوں نے متفلکر سے لمحہ میں
پوچھا۔

ڈیڈ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے آپ ری لیکس رہیں۔۔۔ بس
"ایزل تھوڑا گھبرائی تھی تو اس لیے باہر نکل آئی۔۔۔

وہ ہر بار کی طرح مہارت سے جھوٹ بولتا مسکرانے لگا۔۔۔

شکر ہے خدا کا، میں تو ڈر ہی گیا تھا۔۔۔

"یار آپ روم میں جا کر ریسٹ کریں میں ہینڈل کر لوں گا سب کچھ۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے انہیں ری لیکس کرتے ساتھ ہی وقار کو اشارہ کیا۔۔۔ جو سر کو خم دیے آگے بڑھا۔۔۔

ارے بیٹا تم نے کبھی سن بھالا نہیں ان سب چیزوں کو۔۔۔ کیسے "ہینڈل کرو گے۔۔۔



رضا نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔۔۔

ڈیڈ کرتا نہیں ہوں اسکا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ آپ جائیں اور پر سکون ہو کر سو جائیں۔۔۔

"وقاص اپنے ہاتھوں سے ڈیڈ کو میڈی دینا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بیٹا میں ٹھیک ہوں تم کیوں کل سے بہکی ہوئی باتیں کر رہے ہو
Jane ko نسی میدیں اٹھالائے ہو----"

رضانے خفگی ظاہر کی تو شامیر مسکرا یا۔۔۔
ڈیڈ بھروسہ رکھے ابھی آپ کی بہت ضرورت ہے۔۔۔ کچھ اچھا ہی کھلاوے
"گا۔۔۔

وہ اپنی پرانی ٹون میں کہتا رضا کے گھورنے پر آنکھ ونک کر گیا۔۔۔
اچھا ٹھیک ہے دیکھ لینا سب کچھ۔۔۔ اور ہاں ایزل کو محبت سے سمجھا و
۔۔۔ اب سے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرو۔۔۔ بیٹا اس بچی کو کوئی
"دکھ مت دینا۔۔۔؛

رضانے اسکے کندھے کو تھکلتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے فوراً سے سر کو ہاں میں ہلا کیا۔۔۔

تورضا مسکراتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھے۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

یصال کیا ہوا ہے یہ۔۔۔ کس سے جھگٹ کر آئے ہو تم کس نے مارا
"میرے بچے کو۔۔۔؟"

صمیر اسے گھر لایا تھا۔۔۔

اس وقت وہ جس قدر اذیت کا شکار تھا صمیر کو یہی ٹھیک لگا۔۔۔

مگر ذکر کیا تو یصال کے چہرے سے بہتے خون کو دیکھ ہی بے چین ہوتی
تھی۔۔۔

"آنٹی کچھ نہیں ہوا۔۔۔ وہ بس۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"امی آپ چاہتی ہیں کہ میں سفینہ سے شادی کروں۔۔۔؟"

صمیر کے ہاتھ سے اپنا بازو آزاد کراتے یصال نے بے حد سنجیدگی سے کہا
تھا۔۔۔

اسکی سرخ آنکھیں اسکے اندر لگی آگ کی غمازی کر رہی تھی۔۔۔
بکھر احليہ شکست خور دگی کا سامان تھا۔۔۔ سفینہ جو کچن میں کھانا گرم کر
رہی تھی۔۔۔ یصال کے منہ سے یہ سنتے اس نے ماٹھے پر بل ڈالے۔۔۔

"!ہاں بیٹا چاہتی ہوں مگر۔۔۔

مگر کچھ نہیں۔۔۔ میں ابھی اور اسی وقت سفینہ سے شادی کرنا چاہتا
ہوں۔۔۔:

Zubi's Novel Zone

یصال نے بالکل سرد لبجے میں کہا تھا۔۔

صمیر اور ذکیہ ہر کابکا سے سن سے رہ گئے۔۔۔۔۔

ارے کیا بکواس کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔ ایسے ہوتی ہے شادی۔۔۔۔۔ کیا آگے
! کم عزت مٹی میں ملی ہے جو رہتی سہتی کسر تم پوری کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔

پرویز صاحب جو کمرے سے باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

یصال کے آخری جملے پر وہ رو عبدار آواز میں بولے۔۔۔۔۔

اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں یہ گھر چھوڑ کر جاؤں تو ابھی اور ایس وقت
"میرا نکاح سفینہ سے کروائیں۔۔۔۔۔"

یصال کے تاثرات اب بھی ویسے ہی تھے۔۔۔۔۔

سنجدگی بھرے سپاٹ-----

"لوسن لو اپنے بیٹے کی بکواس-----

ارے کیا جو گیا ہے آپ کو اگر کہہ رہا ہے تو کیا خرج ہے۔۔۔ جاؤ صمیر بیٹا
مولوی اور گواہان کا بندوست کرو۔۔۔

اللہ اللہ کر کے تو میرا بچہ مانا ہے نکاح کو۔۔۔ میں آج ہی اسکا نکاح
"کروال گی۔۔۔

سفینہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یہ سب جو کچھ بھی ہو رہا تھا۔۔۔ بہت عجیب تھا۔۔۔ وہ یصال کے اس اچانک سے لیے گئے فصلے پر حیران تھی۔۔۔

مگر وہ انجان نہی کہ جس محبت کے پچھے رہ خوار ہوتی رہی ہے۔۔۔ وہی
محبت اسکی نسوانیت کو کیسے نوچ گی۔۔۔

اسکی عزت نفس کو کسے رو ندھ کر اسے جلتے جی زندہ لاش بنادی گی ۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

وہ سارا فنکشن اچھے سے اختتام تک پہنچائے اب سمجھی کے چلے جانے کے بعد تھکا ہار اروم میں آیا تھا۔

Zubi's Novel Zone

ایزل باہر نہیں آئی تھی دوبارہ۔۔۔ جس کی وجہ سے شامیر کو اس کی طبیعت خرابی کا جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔

وہ بے حد خوش دلی سے اس فنکشن کو سارٹ آؤٹ کر تارہاتھا مگر ذہن ابھی تک ایزل کی نم نگاہوں پر اڑکا تھا۔۔۔

جو محبت جو چاہت اس نے ان حسین غزالی آنکھوں میں یصال کے لئے دیکھی تھی۔۔۔

ایسی چاہت اسے پہلے کبھی نہیں دکھی تھی۔ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے وہ صوفے پر آڑا تر چھاگرا تھا۔۔۔

جب مسزمار گن کھانے کی ٹرے لیے روم میں آئیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"آپ رکھ دیں میں کھلادوں گا۔۔۔ ایزل کو ۔۔۔"

وہ تھکے ہوئے لبھ میں آنکھیں موندے بولا۔

تو مسزمار گن روم سے نکل گئی۔۔۔

شامیر نے کوٹ اتار نچے پھینکا۔۔۔ اور ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتے وہ ایزل کو ڈھونڈتا با تھر وم میں پہنچا۔۔۔

اسے وہاں ناپاتے شامیر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے۔۔۔

اتنا تو وہ جانتا تھا وہ یہی کہیں تھی اسی روم میں۔۔۔ جبھی وہ سوئمنگ ایریا کی جانب گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

دروازہ کھول جیسے ہی اسنے نگاہیں اٹھائے سامنے دیکھا۔۔

قدم ایک دم سے تھے تھے۔

ایزل وہیں پول کے پاس بیٹھی تھی۔۔ تھوڑی دیر پہلے خواب میں مقید
آبشار اس وقت اسکی کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

یقیناً وہ رور ہی تھی۔۔

شامیر نے تاسف سے سر کو نفی میں ہلا کیا اور چلتا اسکے قریب گیا۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔ میں نے کہا ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے جھکتے اسکی نازک کلائی کو دبوپے اسے ایک دم سے کھڑا کیا۔۔۔
ایزل کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسے ٹھیسٹے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔

جب ایزیل نفرت سے غرائی اپنی کلائی چھڑانے کو مچلنے لگی۔

جبکہ شامیر بنا اثر کے اسے کھنپتا سیدھا و اشروم میں گھسا۔۔۔

اب اسکا ہاتھ رگڑ رہا تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو چھوڑو میرا ہاتھ شامیں _____؛ وہ پانی سے ایزل کے ہاتھ کو
دھورا تھا جب ایزل نے ماتھے پر بل ڈالے نفرت سے اپنا ہاتھ کھینچنے کی
کوشش کرتے کہا۔

شامیر نہایت بد تمیزی سے اسکے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے دھاڑا تھا۔

ایزل خوفزدہ سی ایک دم سے جگہ سے اچھلی تھی۔

آنسوں ایک بار پھر سے اسکی حسین آنکھوں سے بہتے جا رہے تھے۔۔

مجھے بالکل پسند نہیں کہ تم کسی کو ٹھੁچ کرو، ایز ل آئندہ خیال رہے

;"

اسکے آنسوں دیکھو وہ لمحوں میں نرم پڑا ایزل کے ہاتھ کو سہلاتے سنجیدگی
سے بولا۔۔۔۔

ایزل نے خفانگا ہوں سے اسے دیکھ لب بھینج لئے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے شامیر---- تم مجرم ہو قاتل ہو میری
"خوشیوں کے _____" :

اسکے سینے پر اپنے نازک ہاتھ مارتی وہ چلائی تھی--

ناں تم میری زندگی میں آتے ناں یہ سب کچھ ہوتا۔

تمہاری وجہ سے یصال نے مجھے جھوٹا کہا۔--

میری محبت کو گالی دی۔۔ میں نے کبھی اپنی محبت میں بے ایمانی نہیں
کی۔۔

Zubi's Novel Zone

بچپن سے اسے چاہا، بنا کسی غرض سے ---- اور اب جب میری محبت کو منزل ملنے والی تھی -- تم نے سب تباہ کر دیا ----

"سب کچھ چھین لیا مجھ سے -----

شامیر سپاٹ چہرے سے ایزل کے رونے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہا تھا --

ایزل اسے پش کرتی جا رہی تھی --

اپنا غصہ اسکے سینے پر مکے برسا کر نکال رہی تھی --

اور شامیر بس خاموش سرخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا --

جانے کیوں مگر ایزل کا اظہار محبت وہ بھی یصال کے لئے اسکے سینے میں دہلتی آگ جھلسائیا --

اس کا دل چاہا کہ وہ ابھی اس یصال کو جان سے مار دے۔۔۔
ایزل میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ کیا لگتا ہے تمہیں کہ وہ گھٹیا انسان تم
" سے سچی محبت کرتا ہے۔۔۔؟
محبت کرنے والے الزام تراشی نہیں کرتے۔۔۔ وہ اپنی محبت پر یقین
رکھتے ہیں۔۔۔

"!نا کی آنکھوں دیکھے کو سچ مان لیتے ہیں۔۔۔
دور ہو مجھ سے۔۔۔ میری نفرت آج بڑھ گئی ہے تمہارے لئے،،،
تم کسی کی ہمدردی کسی کے ساتھ تک کے قابل نہیں ہو شا میر رضا
بیگ۔۔۔

تم دیکھنا کیسے ذلیل و رسواہ ہو گے تم۔۔۔
وہ غصے میں پھر سے اسے کو سنے لگی تھی۔

شامیر جڑے بھینجے ایک دم سے خاموش رہ گیا۔۔
میں ہوں ہی گھٹیا، کمینہ، خونی، درندہ مگر ایک بات یاد رکھو ایزل شامیر
بیگ۔۔۔ تمہاری قسمت میں یہی درندہ لکھا گیا ہے۔۔

اور میرے سوا کوئی دوسرا مرد تمہیں چھونا تو دور دیکھنے تک کی گستاخی
کرے گا تو اسکی کھال ادھیر دے گا یہ شامیر رضا بیگ۔۔۔

ایک دم سے اپنا بھاری ہاتھ ایزل کی نازک کمر کے گرد حمال کیے اسنے
جھٹکے سے اس نازک سی لڑکی کو اپنے قریب کیا۔۔

ایزل کی آنکھوں میں اپنی نیلی نگاہیں گاڑھے وہ جنون بھرے لمحے میں
گویا ہوا تھا۔۔

"چھچھوڑو مجھے ----

اپنی کمر پر مزید مضبوط ہوتی شامیر کی گرفت پر وہ تملائی،،، خود کو
چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

جب شامیر نے اسے ایک دم سے اسے بانہوں میں بھرا۔۔۔

ایزل نے غصے سے اسکے سپاٹ چہرے کو دیکھا۔۔۔

جس کے چہرے کے ساتھ ساتھ گردن کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔

وہ یقیناً غصہ قابو کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی خاموش رہ گئی۔۔۔

ایک بار پھر سے دونوں میں گھری خاموشی چھائی تھی۔۔۔

شامیر اسے بانہوں میں بھرے بیڈ پر لا یا۔۔۔

اور نرمی سے اسے بیڈ پر لٹائے اپنے دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھے سنجیدگی سے ایزل کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

جس کا دو پٹے سے عاجز ناک سراپا اسے کب سے بے چین کیے ہوئے تھا۔۔۔

"اب کیا ہے جان چھوڑو میری،،،، پچھے ہٹو۔۔۔

ایزل نے رخ موڑتے انتہائی بد تمیزی سے کہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے ابھر واچ کائے اپنی شیو کو انگوٹھے سے مسلا-----

یونو اٹ ڈیڈ نے ہم دونوں کو بہت سی دعائیں دی ہیں--- جس میں ایک
یہ بھی ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہم دونوں سب کچھ بھلا کر اپنی زندگی کی نئی
"شروعات کریں--"

ایزل کی دودھیا گردن کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ مخمور صلح
جو لہجے میں بولا۔

نیلی آنکھوں میں حرارت سے ابھری تھی۔

موڑا یک دم سے فریش ہوا۔

"شش شامیز دور ره و---؛

شامیر نے اپنے دہکتے لب ایزل کی دودھیا گردن پر رکھے تو وہ مچل اٹھی

— 1 —

اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتی وہ اپنی کمر کے گرد لپٹے اسکے ہاتھ
کو کھولنے لگی--

دل ایک دم سے نئے خوف کے زیر اثر دھڑک رہا تھا۔

وہ مر کر بھی شامیر کو اپنے قریب نا آنے دیتی۔ اور یہاں وہ خود اسکے
قریب تر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شششش جو کچھ بھی ہوا میں اس کے لئے برا فیل کرتا ہوں۔ یار مگر میں سیر نہیں ہوں تمہارے لئے۔۔۔ اپنی زندگی تمہارے ساتھ اچھے " سے گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

شامیر نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے سچے دل سے کہا تھا۔۔۔

ایزل ایک پل کو خاموش سی رہ گئی۔۔۔۔۔ وہ کسی بھی طرح اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔

و گرنہ جو جذبات وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی۔

وہ کبھی بھی اسے خود سے دور ناکر پاتی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

آئی نید یو ایزل " اسکے بے حد قریب ہوتے شامیر نے گھری خاموشی کرتے اپنے لب ایزل کی پیشانی پر رکھے۔

ایزل نے ایک دم سے خوف سے آنکھیں مضبوطی سے بند کر لی۔۔۔

"شش شامیر نو۔۔۔

ایزل نے ایک دم سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا تو شامیر ایک دم غصے سے اٹھا تھا۔۔۔

میز پر رکھے واس کو ایک دم سے آپے سے باہر ہوتے غصے سے نیچے پھینکا

۔۔۔

ایزل اسکے اس قدر سخت ری ایکشن پر سہم سی گئی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ غصے سے پاگل ہوتا ایک کے بعد ایک روم کا سارا سامان توڑتا جا رہا

تھا۔۔

ایزل نے روتے ہوئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

اسے خوف آنے لگا تھا شامیر سے۔۔۔، شامیر بری طرح سے چختا چلا تا
اپنی شرط کو پھاڑ نبھے پڑھک گیا۔

"سٹاپ اٹ ایزل۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔

وہ غصے سے بھرا پچھے مرٹا تو ایزل کو بھاگتا دیکھ وہ دانت پیستے سرخ چہرے
سے اسکی جانب بڑھا۔۔

Zubi's Novel Zone

"شش شامیر نہیں چھوڑو مجھے،،،"

"جسٹ شٹ اپ---- بتاؤ کیا کمی ہے مجھ میں----

وہ اسے کندھوں پر لادھے دوبارہ سے بیڈ پر پکھتا بکھرے ہوئے سے
حلیے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

شش شامیر درد یکھو ہم صحیح بب بات کریں گے _____!"

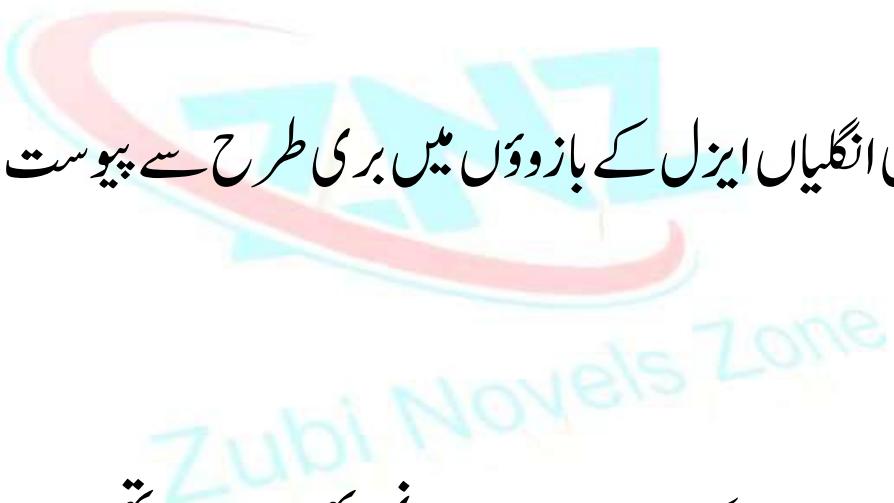
ایزل کو وہ اس وقت کوئی پا گل مجنوں لگا تھا۔۔۔

اسنے تیزی سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

خوبصورت ہوں،،، پڑھا لکھا ہوں،،، وہ مقام وہ جگہ دی تمہیں جس کے
لیے ایک دنیا مرتی ہے۔۔۔

وہ گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا اسکے دونوں بازوؤں کو اپنی آہنی
گرفت میں لیے دھاڑ رہا تھا۔۔۔



اسکی بھاری انگلیاں ایزل کے بازوؤں میں بری طرح سے پیوست ہو رہی
تھیں۔۔۔

آنکھوں میں خوف کے ساتھ ساتھ اب نبی بھی تیر رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ شامیر اس قدر جذباتی کیونکر ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اسے کسی بھی طور سمجھانا چاہتی تھی جو کہ فل حال ناممکن ہی تھا۔۔۔

میں نے سب کچھ بھلا کر تمہیں دل سے اپنایا۔۔۔ بولو کیا کمی ہے مجھ میں
۔۔۔ دنیا کی لاکھوں لڑکیاں مجھے حاصل کرنے کے لیے۔۔۔ مجھے
پانے کو ترسی ہیں۔۔۔ مگر تم۔۔۔ تم کیوں بار بار میری تذلیل کرتی ہو
۔۔۔ بتاؤ مجھے کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔"

وہ پاگلوں کی طرح اسے جھنجھوڑتا چلا یا تھا۔۔۔

"ہے کمی تم میں۔۔۔ سناتم نے۔۔۔ ہے کمی تم میں۔۔۔

ایزل ایک دم سے دھاڑی تھی۔۔۔

شامیر حیرت زدہ ساساکت سا اپنی سرخ نیلی نگاہوں سے اسے دیکھنے

لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کیا ہے تمہارے پاس صرف پیسہ دولت۔۔۔۔۔ اس کے سوا کیا ہے
تمہارے پاس _____!"

وہ اسے پچھے کو دھکہ دیتی اب چلائی تھی۔۔۔۔۔

شامیر سوالیہ نگاہوں سے اسکے حسین چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

جس کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

اڑے تم تو ایک مومن بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔ جانتے بھی ہوا ایک مومن
کون ہوتا ہے۔۔۔۔۔ چھوڑو تم کیا جاؤ۔۔۔۔۔ تم جاؤ جا کر شراب
پیو، لڑکیوں کے ساتھ دل بہلاوہ!"

"یہی ہے تمہاری سوکالڈ لائف۔۔۔۔۔

وہ طنزیہ مسکراہٹ اچھا لتے اسکی ذات پر وار کرتی سر کو نفی میں ہلاگئی۔

"اگر میں مومن بن جاؤں تو۔۔۔۔۔؟

چند لمحوں کی گھری خاموشی کے بعد شامیر کی سنجیدگی بھری سرد آواز
ماحول میں گونجی

کیا۔۔۔۔۔؟" ایزل نے چونکتے ہوئے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔

"جسے دیکھ کہیں سے بھی یہ گمان نہیں ہو رہا تھا کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے اپنے سرخ لبوں پر زبان پھیری۔۔ دو قدم اٹھائے مزید اسکے
قریب ہوا۔۔۔

"اگر میں مومن بن جاؤں تو کیا تب تم اپنا لوگی مجھے ____؟"

اسکے لمحے میں سوال سے زیادہ بے چینی پہاڑ تھی۔۔۔

ایزل حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس حسین مرد کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
جس کے منہ سے ادا ہوئے یہ الفاظ ایزل تو کیا کسی بھی لڑکی کو شاکڈ
کرنے کیلئے کافی تھے۔۔۔

"یہ ناممکن ہے شامیر ____!"

ایزل نے بے چینی سے کہتے نگاہیں پھیر لی۔۔ وہ مرتی روم سے نکلنے لگی۔۔

Zubi's Novel Zone

جب شامیر نے اسے پھر سے بازو سے پکڑا۔۔۔

"میری بات کا جواب دو۔۔۔

وہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا اور ایزل کو اب اسکے لہجے اسکی آنکھوں سے بھی خوف آ رہا تھا۔۔۔

اگر تم سچ میں خود کو بدل پائے تو میں کوشش کروں گی تمہیں اپنانے

!"۔۔۔

کوشش نہیں ایزل۔۔۔ آئی وانٹ یو ان ایوری کیس میں
تمہیں حاصل کرنا چاہتا ہوں ایزل۔۔۔ ناں کہ اس وجود
"کو۔۔۔ میں اپنا ہر لمحہ تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔

شاید تم بھول چکے ہو شامیر کہ تم اسی وجود کی طلب میں یہاں تک پہنچے
"ہو---:

ایزل نے اسکی آنکھوں میں دیکھ مضبوط لمحے میں کھا تھا۔۔۔

شامیر نے بے بسی سے آنکھیں میچ لی۔

مگر اب سب بدل چکا ہے ایزل۔۔۔ میں سمجھا نہیں پاؤں گا مگر اتنا جان
"لو، کہ میں تمہاری خواہش کے مطابق ڈھل جاؤں گا۔۔۔

وہ پختہ یقین سے کہتا اسکے بازو کو زمی سے چھوڑ گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو ٹھیک ہے اگر تم ایک کامل مومن بن گئے شامیر تو میں ایزل جاوید تم سے وعدہ کرتی ہوں میں سب کچھ بھلا کر تمہارے ساتھ اپنی نئی زندگی کا "آغاز کروں گی" ---

ایزل نے سنجیدگی سے کہا تو شامیر کی آنکھیں ایک پل کو چمکی ---

وہ کافی دیر تک اس ساحرہ کی پشت کو آنکھوں سے او جھل ہونے تک دیکھتا رہا تھا ---

جو بے چینی سے روم سے نکل گئی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"کس سے پوچھ کر تم سوئی ہو میرے بیڈ پر _____ ؟

Zubi's Novel Zone

نکاح کی رسم یصال کی ضد کے سبب طے پائی گئی تھی۔

سفینہ تو بخوبی اس نکاح کے لیے رضامند ہو چکی تھی

یصال نکاح کے فوراً بعد گھر سے نکل گیا تھا۔۔

اور اب رات کے ڈیر ڈھنپے وہ بکھرے چلیے میں لوٹا تو اپنے بستر پر کمبل اور ٹھیک ہے لیٹی سفینہ کو دیکھ اسکے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔۔۔

وہ جھپٹتے کمبل اس سے اتار فرش پر پھینکتا غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

سفینہ جو ساری رات اسکی واپسی کا انتظار کرتی ابھی ہی سوئی تھی۔۔۔

ایک دم سے ہٹ بڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھی ۔۔۔

"یہ ایصال میں بیوی ہوں آپ کی نکاح کیا ہے آپ نے ۔۔۔

نفیسہ نے اسے دیکھتے ہی صفائی دینا شروع کر دی ۔۔۔

جس پروہ بے زاری سے اپنی سرخ آنکھیں موند تا خود پر ضبط کرنے لگا،
نشے کے سبب اسکا سر چکرا رہا تھا۔۔۔

اس نے کنپٹی پر ہاتھ مارا۔۔۔ کیونہ اسے سفینہ دو سے چار ہوتی دکھائی دی ۔۔۔

ایریز ل۔۔۔ وہ دھندر لائی نگاہوں سے اپنے سامنے کھڑی سفینہ کو ایریز
تصور کیے آگے بڑھا تھا

--

"اک کہاں چلی گئی تم ---- مجھے پنج چھوڑ کر ----

"کیا ہو گیا ہے آپ کو ---

سفینہ اسکے منہ سے اپنے لئے ایزل کا نام سنتے ہی حیران ہوئی تھی ---
اپنے چہرے پر رکھے یصال کے ہاتھ کو پیچھے کرتی وہ سرخ ڈوریوں سے
لبریز نگاہوں سے اسے دیکھ اپنا دوپٹہ اٹھائے باہر جانے لگی ---

کیونکہ یصال سے آتی بدبو سے وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ شراب جیسی حرام
شے کو منہ لگا کر آیا ہے ---

اور اس وقت اسے ایزل تصور کر رہا ہے۔

"نن نہیں اس بار نہیں جانے دوں گا مم میں۔۔۔

یصال نے اسے پچھے سے کمر سے دبو چتے ضدی لبھے میں کہا تھا۔۔۔

سفینہ کا دل خوف سے تیز تیز دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ ہر طرح سے مزاحمت کرتی خود کو آزاد کر دانے لگی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس وقت یصال اپنے نشے میں کچھ الٹا سیدھا کرتا۔۔۔

"نن نہیں یصال۔۔۔

Zubi's Novel Zone

سفینہ اسکی بڑھتی حرکتوں پر ایک دم سے خوفزدہ ہوتے بمشکل سے بولی تھی--

جبکہ وہ سنی ان سنی کرتے اسے بیڈ پر دھکہ دیے، اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام گیا۔

"یصال پپ پلیز مم مت کریں میری محبت کورسو----؛

سفینہ کسی بچے کی طرح بلبلائی تھی۔ وہ خود کو چھڑانے کی ہر کوشش میں ناکام ہوتی گئی تھی--

اور یصال نشے میں دھت اسے ایزل تصور کیے اپنی ہر حد پار کرتا چلا گیا

--

Zubi's Novel Zone

اس گزرتی رات نے سفینہ سے اسکا مان اسکی عزت کا غرور اسکی محبت کا
بھرم سب کچھ لوٹ لیا تھا۔۔

وہ شخص ساری رات اسکے کان میں مد ہوشی بھری محبت کی سر گوشیاں
کرتا رہا۔۔ اس نے اتنی بار اسے ایزل کہا تھا کہ اب تو سفینہ کو اپنے نام سے
اپنی ذات تک سے نفرت ہو چکی تھی۔۔

وہ کسی زندہ لاش کی طرح ساکت سی پڑی تھی۔۔
اس گھری رات نے اس سے اسکی خوشیاں اسکی زندگی سب کچھ چھین لی
تھی۔۔

مگر وہ ان جان تھی کہ اسکی ذات کے ساتھ ساتھ یصال اختر کی ذات بھی
تباهی کے نئے پائندے سے بندھ چکی تھی۔۔

Zubi's Novel Zone

جس کے آگے وہ بے بس ہونے والا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم یہاں کیوں سوئی ہو۔۔۔؟"

کافی دیر تک ایزل کا انتظار کرنے کے بعد جب وہ واپس روم میں ناں آئی تو
شامیر خود ہی اسکے پیچھے نکلا۔۔۔

اسے لاونچ میں صوفے پر لیٹا دیکھو وہ غصے سے ہاتھ سینے پر باندھے پوچھنے
لگا۔۔۔

ایزل جاگ رہی تھی مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

شامیر دانت پستے آگے بڑھا اور اسے بانہوں میں بھرتے دوبارہ سے روم کی طرف جانے لگا۔۔۔

"میرا دماغ بہت گھوما ہوا شامیر خدا کیلئے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔

ایزل سپاٹ لبج میں گویا ہوئی۔

- مگر وہ بنakan دھرے اسے اٹھائے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

دیکھو لڑائی اپنی جگہ۔۔۔ بیٹ اپنی جگہ۔۔۔ مگر تم سوگی بیڈ پر

۔۔۔۔۔

"مگر مجھے نہیں سونا۔۔۔

وہ بات کا ٹھیکانہ تیزی سے چلائی ۔۔۔

"میرا موڈ خراب مت کرو ایزل ۔۔۔ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ نیلی سرخ نگاہوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھ اپنے پاس لٹانے لگا۔۔۔

"مجھے معلوم تھا تم۔۔۔ ایک نمبر ۔۔۔

ہاں پتہ ہے ایک نمبر کا گھٹیا اور کمینہ انسان ہوں ۔۔۔ اب اپنے ان حیسن لبوں کو بند کر دو ورنہ اگر میں نے کوئی گستاخی کی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ شریر نگاہوں سے اسکے لبوں کو دیکھ ہلکی سی مسکراہٹ سے مسکرانے لگا۔۔۔

ایزل نے ماتھے پر بل ڈالے اس شخص کو گھورا۔۔۔

جو کمرٹر اوڑھتے ایزل کا سراپنے بائیں کندھے پر رکھتے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے دوسرے سے لائب آف کرتا،، اسکے بال سہلانے لگا

--

ایزل حیرت سے کنگ بس اس ڈھیٹ انسان کو گھور رہی تھی--
جو اسے بانہوں میں بھرے سکون سے لیٹا تھا--
سو جاؤ جان---- گڈناٹ-----

ایزل کو خود کو دیکھتا پاتے شامیر نے باری باری لب اسکی حسین آنکھوں پر
رکھتے کہا--

ایزل اسکے لمس پر تڑپ اٹھی----
وہ ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اسے پچھے کرنے لگی---- مگر شامیر نے اس کا سر
سینے سے لگائے بالوں کو سہلانا شروع کر دیا۔

Zubi's Novel Zone

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی اسکے نرم لمس پر نیند کی وادیوں میں اُترتی

گئی۔۔۔

اور اسکے سوتے شامیر نے پر حدت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔۔۔

"ایڈیکٹ کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔۔ اب تمہارے بنانے کا ممکن ہے۔

وہ گھمبیر لمحے میں اسکے کان میں سر گوشی کرتا کان کی لوکولبوں سے چھوتا آنکھیں مووند گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

میر میری بات مانوبیٹا میں ساتھ چلتا ہوں،،، کچھ دن تمہارے ساتھ جاؤں

"! گا تو سارا کام سمجھادوں گا تمہیں۔۔۔

کھانے کے میز پر پانچ منٹ سے مسلسل بحث جاری تھی۔

Zubi's Novel Zone

ایزل بس ساکت نگاہوں سے کھانے کو گھور رہی تھی۔۔۔

جبکہ رضا بیگ تو شامیر کے نئے اعلان پر حیران تھے انہیں خوشی تھی کہ
شامیر آگ بزنس میں اٹرست لے رہا ہے۔

مگر ایک ساتھ اتنی بڑی زمہ داری وہ کیسے سن بھال پائے گا یہی سوچ کر
انہیں پریشانی ہو رہی تھی۔

ڈیڈ پریشان مت ہوں یا ر آپ گھر رہیں اب آرام کریں میں دیکھ لوں گا
"سب کچھ۔۔۔"

کافی کی سپ لیتے وہ خوب رو نوجوان مسکرا یا تو رضا کے چہرے پر بھی ایک
خوشی بھری مسکرا ہٹ ابھری۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کی نیلی نگاہیں خود سے دو کر سیوں کے فاصلے پر بیٹھی ایزل پر تھیں۔

جو بس بر تنوں کو گھور رہی تھی۔۔۔

بلیو شارٹ کرتے کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے سر پر خوبصورتی سے دوپٹہ ٹکائے وہ بنا کسی میک اپ کے بھی حسین لگ رہی تھی شامیر کی نگاہیں ناچاہتے ہوئے بھی اس پر رک جاتی۔۔۔

اس لڑکی کا شامیر سے دور رہنا، اس کی زات کی نفی کرنا، شامیر بیگ کو انجانے میں ہی اس کے مزید قریب کرتا جا رہا تھا۔۔۔

"ارے مام آئیں جو اُن کریں ہمیں۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

بیک ڈور سے عجلت میں اندر آتی تمیزہ بیگم کو دیکھ شامیر نے محبت سے
انہیں آفر کی۔۔

جو کل رات سے ہی گھر نہیں آئی تھی۔۔

"جب یہ لڑکی کھارہی ہے تمہارے ساتھ میری کمی ہے کیا۔۔؟"

وہ کھاجانے والی نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتی نفرت سے بوی۔۔

شامیر نے گھری سانس فضا کے سپرد کی۔۔

اور جگہ سے اٹھتے وہ خفا کھڑی اپنی ماں کے پاس گیا۔۔

"شامیر اتا رو مجھے، یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔؟"

Zubi's Novel Zone

شامیر نے بجائے سوال وجواب کے ڈائریکٹ انہیں گود میں اٹھایا۔۔۔

تمیز نہ۔ کو اس کی توقع ہرگز نہیں تھی۔۔۔

وہ ہر بڑا ہٹ سے کہتی اپنے شہزادوں سی آن بان والے بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔

جو انہیں اٹھائے سیدھا ڈائرنگ ٹیبل پر گیا۔۔۔

اور اپنی کرسی پر انہیں آرام سے بٹھایا۔۔۔

مام آپ کو یاد ہے بچپن میں آپ مجھے ایسے ناشتا کرواتی تھیں۔۔۔

"آج آپ کی باری ----

وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا ----

واتٹ شرٹ کے اوپر ٹائی پہنے گولڈن بال سلیقے سے پف ٹائل میں
کھڑے گئے۔

ہلکی سی بیزٹ میں اس کے گالوں پر ابھرتے وہ خوبصورت گڑھے، حسین
نیلی نگاہیں اس کے ہونٹوں کے ساتھ مسکرا رہی تھیں ---

ایک ہاتھ کر سی پر رکھے وہ دوسرے سے تمیذہ کو کھانا سرو کرنے لگا ---

تمیذہ بیگم نے ایک بھرپور نگاہ اپنے خوب رو بیٹھ پر ڈالی --

Zubi's Novel Zone

اور پھر اسکا ماتھا چوہ مے ڈھیروں دعائیں دے ڈالی۔۔۔

رضا بس خاموشی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

شامیر میں آیا یہ ایک فیصلہ بدلا و ان کے دل کی دھڑکنوں کو بڑھا رہا تھا

۔۔۔

وہ کوئی بھی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے اسی لئے بن اپلکیں جھپکے اس
حوالہ صورت منظر کو آنکھوں میں قید کرنے لگے۔۔۔

شامیر بیٹا ایسا کرو تم بھی کے ساتھ یورپ گھوم آؤ۔۔۔ نئی نئی شادی
"ہوئی ہے۔۔۔ جب واپس آؤ گے تو پھر بزنس سنپھال لینا۔۔۔

رضا نے گلا کھنکھارتے ہوئے تحمل سے بات کا آغاز کیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کی نگاہیں بے ساختہ ہی اس حسین دلرباپ رائٹنگی ---

جو گلابی انگلیوں کو مر وڑتی اپنی سرخ پنکھڑیوں کو دانتوں تلے دبائی ---

ایزل نے بے ساختہ نگاہیں اٹھائے اسے دیکھا جو دیدہ دلیری سے اسے ہی
گھور رہا تھا ---

ایک دم سے اسے ڈھیریوں شرم نے گھیر لیا ---

وہ بار بار کان کے پچھے بال اڑ سنے لگی ---

اسکی حرکت شامیر کی شارب نگاہوں میں سرخی دوڑا گئی ---

Zubi's Novel Zone

ڈیلڈ میں اور ایزل ابھی نہیں جانا چاہتے ہماری رات کو بات ہوئی تھی اس
معاملے میں ---- ایزل ابھی میرے ساتھ یہیں رہنا چاہتی ہے ----

اور ویسے بھی ہنی موں پر آپ اور مام جار ہے ہیں ---

" یہ رہی آپ دونوں کی ٹکٹس ----

اسنے کرسی پر رکھے اپنے کوت کی جیب سے دو ٹکٹس نکالتے میز پر
رکھی --

ایزل توہ کابکا سی منہ کھولے حیرت سے اس جھوٹے انسان کو غصے سے دیکھ
رہی تھی --

جبکہ رضا تو اسکی الٹی منتک پر حیران تھے ---

"بیٹا ہماری عمر ہو چکی ہے ہم کہاں جائیں گے ایسا کرو تم ہو آؤ۔۔۔

رضانے شرم سے سرخ چہرے سے کھاتھا۔۔۔

جبکہ تمینہ بیکم کسی گھری سوچ میں نہیں۔۔۔

ارے ڈیڈ شرما کیوں رہے ہیں آپ۔۔۔ ہنی موں کا بھی کوئی ٹائم یا عمر
ہوتی ہے۔۔۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ اور مام ہنی موں پر جائیں تو
"مطلوب آپ جائیں گے۔۔۔"

شامیر نے لاپرواہی سے سر کو نفی میں جھٹکتے کھاتھا۔

جبکہ ایزل اس بے شرم شخص کو دل ہی دل گالیوں سے نواز رہی تھی۔

Zubi's Novel Zone

"شامیر نا تو میں کہی جارہی ہوں نا، ہی تم جاؤ گے؟ _____

تمینہ کے سرد لبھے میں کہنے پر، شامیر سمیت سمجھی ٹھٹھے۔۔۔

"کیوں مام کیا کچھ خاص ہونے والا ہے۔۔۔

وہ ہستے ہوئے ان کی بات کو ہوا میں اڑانے لگا۔۔۔

"ہاں بہت خاص ہونے والا ہے۔۔۔

تمینہ نے کہتے ایک نظر ایزل پر ڈالی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

رباب آرہی ہے آج رات کی فلاٹ سے۔۔۔ تمہاری اور رباب کی
"شادی ہے اس ہفتے کی دس کو۔۔۔"

"ممام۔۔۔"

شامیر شاکڈ کی کیفیت میں چلا یا تھا۔

حیرت سے ایزل اور اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔۔

ایزل نے طنزیہ مسکراہٹ اچھا لئے ہاتھ و اپس کھینچ لیا۔۔۔

اور بنا کچھ کہے ہی وہ اپنے روم کی جانب چلی گئی۔۔۔

"مجھے ضروری کام بھی کرنے ہیں واپسی پر روپی کو پک کر لینا۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

تمیز نے ایک کاٹ دار نظر رضا پر ڈالے شامیر کو حکم دیا۔۔

جولب بھینچ گیا۔۔

ZAINAB RAJPOOT

"یصال سفینہ کیوں گئی ہے واپس کیا تم دونوں جھگڑے ہو۔۔۔؟

آج دو ہفتے ہو چلے تھے اس واقعے کو۔۔۔ یصال نے بظاہر اس سارے
حادثے کا الزام سفینہ پر لگادیا تھا مگر وہ خود بھی جانتا تھا۔۔

کہ نشے میں دھت وہ خود بہک چکا تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

سفینہ بنا کچھ کہے اپنے گھر واپس چلی گئی تھی۔۔

اور اس سارے عرصے میں یصال آج ہفتے بعد گھر لوٹا تھا۔۔

"میرا اس سے ایسا کوئی رشتہ نہیں جو میں اس سے جھکڑوں گا۔۔

جوتے اتارتے وہ سخت بیزاری سے بولا تھا۔۔

ذکیہ نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورا۔۔

کیسا تعلق ہے اس سے پھر تیرا۔۔ بتا مجھے۔۔۔۔۔ اسکی سوتیلی ماں صبح
سے دس فون کر چکی ہے کہ کیا کیا ہے اسے۔۔۔۔۔

"نکاح ہوا بھی ہے یا پھر ایسے ہی منہ کالا کر آئی ہے کسی کے ساتھ۔۔۔۔۔؟

ذکیہ نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا اور اپنی چادر نکال لائی۔۔۔

"کیا کہنا چاہتی ہیں آپ امی۔۔۔؟"

وہ باہر آئیں تو یصال ابھی تک الجھن سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماں بننے والی ہے سفینہ۔ اور آج بے ہوش ہو گئی تھی۔ دو ہفتے ہو گئے
"اسے گئے۔ تجھے شرم ناں آئی بیوی کو یوں چھوڑ دیا۔۔۔

وہ اب اسکی اچھے سے کلاس لے رہی تھیں۔

جبکہ یصال انکے لفظوں پر ہی شاکڈرہ گیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

امی----"اب منہ لٹکائے کیوں بیٹھے ہو، چپل پہن اور چل میرے
"ساتھ لے کر آئیں اسے گھر :

ذکیہ بیگم سر کو جھکلتے باہر کی طرف بڑھی تھی--

جبکہ یصال اس نئی مصیبت پر الگ متفرگر ہوا تھا--

Z A I N A B R A J P O O T

تھے کیا ہوا ہے کیوں منہ لٹکائے بیٹھا ہے اب !"

روحان نے بڑی ہمت سے شامیر کو چھپرا تھا۔

جوراکنگ چھپر پر سرگرائے بیٹھا تھا۔

Zubi's Novel Zone

سارا پلین فلاپ ہو گیا ہے کمینے اور تجھے اب بھی میرے منہ کی پڑی
" ہے--"

شامیر نے کھینچ کر اسے ٹانگ ماری تھی جو اچھلتا اپنے ساتھ بیٹھے خمزہ کی
گود میں چڑھا۔۔۔

" دور رہ مجھ سے--؛"

خمزہ نے ناک چڑھائے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

تورو حان بھی منه ٹیڑھا کیے اس سے اٹھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایسا کرتُوایزل کو لے کر کسی ہو ٹل میں چلا جا اور وہاں اسے کوئی ڈر نک پلا
دینا--

پھر اسے باتوں میں الجھا کر اس سے رضامندی مانگ لینا اور پھر جب ایک
بار تُونے اسے حاصل کر لیا پھر وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔ پھر تُو کچھ وقت
”اس کے ساتھ گزار لینا اور پھر فور آر باب سے شادی---

روحان نے اسے محلصانہ مشورہ دیا تھا۔۔۔

تُو پا گل ہو چکا ہے روحان۔۔۔ میں نے اسے کل رات ہی کہا ہے کہ میں
مومن بن جاؤں گا۔۔۔

اور اب اگر اسے کوئی ڈر نک دوں گا تو بھی وہ بتیں سنائے گی۔ کچھ اور بتا

”۔۔۔

شامیر نے ماتھے کو انگوٹھے اور انگلی سے مسلسل۔۔۔

وہ ایزل کو حاصل کرنا چاہتا تھا مگر اس کی رضامندی سے ۔۔۔ یہ اب اسکی ضد بن چکی تھی ۔۔۔ اور اس کی رضامندی کیلئے وہ ہر حد پار کرتا جا رہا تھا۔۔۔

"شامیر تو غلط کر رہا ہے یہ سب ۔۔۔

"خمزہ کی زبان میں کھجولی ہوئی تھی ۔۔۔ وہ بولے بنانا رہ سکا۔۔۔

"کیا غلط کر رہا ہوں ۔۔۔؟

شامیر نے سپاٹ چہرے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

دیکھ پہلے تو نے میدیا کو بلا یا پھر اس سے جھوٹ بولا اور اب اگر تو اسے ناں "چھوڑ سکتا تو کیا کرے گا---؟

خمزہ کو شروع دن سے ہی اس سارے معاملے میں الجھن، بے چینی تھی۔

اور یہی بات شامیر کا موڈ آف کرتی تھی۔

"اگر ناں چھوڑ سکتا تو نہیں چھوڑوں گا۔ اور کچھ

وہ نہایت اکھڑے لجھ میں بولا تو خمزہ لب بختیج گیا۔

"میں نے سوچ لیا ہے مجھے کیا کرنا ہے۔۔

Zubi's Novel Zone

"کیا۔۔۔ کیا کرنے والا ہے تو۔۔۔؟

روحان نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔

"روبی سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔"

وہ کوٹ کے بٹن بند کرتا، آنکھ و نک کیے بولا تو روحان کا جاندار قہقہہ گونجا

--

"یہ پچھتائے گا۔۔۔"

خمزہ نے شامیر کی پشت کو دیکھ روحان سے کہا تھا۔۔۔ جو کندھے اچکا گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

"مس روپی آپ کو کوئی بلا رہا ہے۔۔

وہ ہوٹل میں کیتھیو کے ساتھ آئی تھی جو اس کافی کلوز فرینڈ تھا۔۔

جب مینیجر اسکے پاس آیا۔۔۔

"اوکے کہاں۔۔۔"

روپی نے تجسس سے پوچھا۔۔

تو مینیجر نے روم کی جانب اشارہ کیا۔۔

روپی ایک ادا سے چلتی روم تک پہنچی۔۔۔ اس سے پہلے وہ بیل دیتی۔

Zubi's Novel Zone

کسی نے تیزی سے اسے کھینچتے دروازہ لا کیے اسے دروازے سے پن
کیا۔

"میر---"

روپی اپنے بے انتہا قریب اس خوب رو جوان کو دیکھ جیرت اور جوش سے
بولی تھی۔

جو شرط لیس سالبوں پر کافی معنی خیز مسکراہٹ سمجھائے ہوئے تھا۔

"کیسا لگا سر پر انز۔۔۔؟"

Zubi's Novel Zone

شامیر نے اسکے لبوں کو چومنتے کمرے کی طرف اشارہ کیا جو کافی خوبصورتی " سے سجا گیا تھا۔ انہم کچھ زیادہ ہی خاص لگ رہا ہے۔۔۔

روبی نے اسکے شفاف سینے پر اپنا نازک ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کیا اور ایک تیسی ہی نگاہ پورے کمرے پر ڈالی۔

جب شامیر نے اسے پچھے سے بانہوں میں بھرا۔۔۔

تم یہاں کیسے۔۔۔؟ میں تو خود آنے والی تھی آنٹی شادی کا پلان کر رہی "ہیں۔۔۔ اور اب تم خود آگئے۔۔۔

وہ نظریں پورے روم پر دوڑائے پوچھنے لگی۔

Zubi's Novel Zone

جبکہ شامیر بنا توجہ دیے اسکے کندھے سے بال سمیٹتا اپنے ہونٹ رکھتے
آنکھیں موند گیا۔۔

وہ پہلی بار اتنا قریب آیا تھا روپی کو عجیب لگا تھا مگر وہ اسکی محبت کے آگے
خاموش تھی۔۔

"مام تو بس یو نہی پلان بناتی ہیں۔

شامیر نے اسکا کورٹ اتار اسکی کمر کے گرد بازو حمال کیا۔

"اوہ اچھا تو پھر تم نے کیا پلان کر کے میڈیا میں اپنی وائرف شو کروائی۔۔

روپی نے اسکی گردن میں با نہیں ڈالے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر بنا کچھ کہے ایک بار پھر اسکی سانسیں روک گیا۔۔

رباب کا سانس خوف سے تیز ہونے لگا۔۔ شامیر کا دوسرا ہاتھ رباب کی کمر پر حرکت کر رہا تھا۔۔

اور اسکی اگلی حرکت کا سوچتے ہی وہ خشت زدہ ہوئی۔۔

تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔۔ ڈارلنگ۔۔ تم شامیر بیگ کی جان "ہو۔۔"

شامیر نے اسکی صراحی دار گردن پر لب رکھتے گھمیبر لمحے میں کہا۔۔

اور جھکتے اسے بانہوں میں بھرا۔۔

Zubi's Novel Zone

"شش شامیر ہم نے ڈیسائڈ کیا تھا کہ شادی سے پہلے ہم یہ سب----؛

رباب نے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے محبت سے کہا تھا۔۔۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے روپی پلیز مجھے مت رو کو۔۔۔

وہ سر گوشی نما آواز میں کہتا اسکی کمر کو مضبوطی سے دبو ج گیا۔۔۔

رباب کا سانس اکھڑنے لگا۔۔۔ اس سے پہلے شامیر کچھ مزید کرتا
رباب نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟

شامیر نے بے تاثر لمحے میں پوچھا۔۔۔

"مجھے جانا ہے سوری"

وہ شرت ٹھیک کرتے فوراً سے بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

اور بنا کچھ کہے کوڑ اٹھائے روم سے نکل گئی۔۔۔

شامیر کافی دیر تک دروازے کو گھورتا رہا۔۔۔ اور پھر سگریٹ نکال اس نے
لبوں سے لگایا۔۔۔

جب اسکا سیل رنگ ہوا۔۔۔

مخصوص مسجد کیچھ شامیر نے مختصر جواب دیا۔۔۔ اور سیل فون آف کر
دیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اب اسکی منزل ایزل تھی--

Z A I N A B R A J P O O T

وہ تین گھنٹوں کے بعد سیدھا پاکستان آیا تھا۔

ایک دو ضروری کام نیپڑائے وہ بنائی سے ملے سیدھا گھر لوٹا اپنے روم میں
گیا۔

ایزل روم میں نہیں تھی۔۔۔

اور اسے ڈھونڈتا وہ پول ایریا میں جا پہنچا۔۔۔ جو آج کل ایزل کا مستقل
ٹھکانہ تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"یہاں کیا کر رہی ہو---؟

شامیر کف فولڈ کے اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا۔۔۔

ایزل چونکی نہیں۔۔۔

بس خاموشی سے اس پانی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"پوچھو گی نہیں آج پہلا دن کیسار ہا۔۔۔

بے تکلفی سے تھوڑی اسکے کندھے پر دھرے وہ دوستانہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

یقیناً کافی اچھا گزرا ہو گا۔۔۔

"پرفیوم کی خوشبو سے پتہ چل رہا ہے۔

ایزل نے سیاہ آسمان کو دیکھ سپاٹ لبھ میں کہا تھا۔۔۔

زیادہ کچھ نہیں کیا۔ بس دو سے چار گہ کیے دوبار کس کی، اور "چسیٹ سے پکڑا تھا۔ نتھنگ ایلز۔۔۔

وہ دیدہ دلیری سے اسکی آنکھوں میں دیکھ اعتراف کرنے لگا۔۔۔

جبکہ ایزل کامنہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ مارے ضبط کے دانت پسیتی رہ گئی۔ تم کبھی نہیں بدل سکتے

"شامیر _____؟"

ایزل نے تاسف سے کہا تو وہ حسین مرد دو قدموں کا فاصلہ سمسٹنے اسے پکڑتے خود سے مزید قریب کر گیا۔

"جانتا ہوں اگر تم مل گئی تو بدل سکتا ہوں۔۔۔"

شامیر نے بے قرار نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھتے جذب کے عالم کھا۔۔۔

"بھول ہے تمہاری۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

ایزل نفرت سے اسکی حسین آنکھوں میں دیکھ نفرت بھرے لبھ میں
غراٹی تھی۔۔۔

شامیر کے ہاتھ جھکلتے وہ جانے لگی۔۔۔

جب انسنے لمھوں میں ایزل کے دو پٹے کو کپڑے اسے اپنی طرف
کھینچا۔۔۔

اور خود بھی اسکے قریب تر ہوتے، دو پٹہ اسکے سر سے اتار۔۔۔ اسکی کمر
میں ڈالے اسے کھینختے سینے سے لگایا۔۔۔

بات سنوا یک سر پرائز ہے تمہارے لئے صح چلوگی ساتھ۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ انگلی اسکی شفاف گردن پر پھیرتا آنچ دیتی نگاہوں سے اسے دیکھ پوچھنے لگا۔

مجھے کہیں نہیں جانا بس جان چھوڑ دو میری۔۔۔۔۔

وہ غرایی تھی۔۔۔۔۔ جب کہ شامی برے سے منہ بناتا اس کی گردن پر
بنے اس سیاہ تل پر جھکا۔۔۔۔۔

ایزل کے الفاظ منہ میں ہی گڈ ڈھونے لگے۔۔۔۔۔

چہرہ پسینے سے ترہوا اتھا۔۔۔۔۔

تو تم ریڈی رہو گی صح۔۔۔۔۔ سر پر انز پسند آئے گا تمہیں اور انعام میں
"خود لے لوں گا۔۔۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

اسکے سیل پر کال آ رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے مجبوراً ایزل سے دور ہونا پڑا مگر وہ اسے جانے کی تنبیہ کے ساتھ انعام کی دھمکی بھی دے گیا۔

"یہ کبھی نہیں سدھ سکتا۔۔۔"

اسکی چوڑی پشت کو گھورتی ایزل بڑھ رہی۔

Z A I N A B R A J P O O T

کام ہوا یا نہیں _____؟" اسنے جیسے ہی کال یس کرتے موبائل کان سے لگایا آگے سے متفرگی آواز سنائی دی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ہو گیا ہے، آپ کا کام۔۔۔ کوئی سینس ہوتا ہے بات کرنے کا
"۔۔۔ مگر آپ تو ہمیشہ ہی بد لخانی سے بولتے ہیں۔۔۔"

مقابل کا اتنے کھر درے لجے میں پوچھنا شامیر کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا
تھا۔۔۔

جبھی منہ بگاڑتے وہ تندری سے گویا ہوا۔۔۔

میں انسان کو اس کی اوقات میں رکھنا اچھے سے جانتا ہوں مسٹر میر

؛

ا سپیکر سے وہی بھاری مگر ٹھنڈے ٹھار لجہ ابھرا۔۔۔

شامیر کے چہرے کی رنگت لمحوں میں سرخ پڑی تھی۔۔۔

وہ ایک ہاتھ پینٹ پاکٹ میں ڈالے سپاٹ چہرے سے بادلوں کی اوٹ
میں ہوئے اس چاند کو دیکھنے لگا۔۔۔

"اب بولو رباب آرہی ہے پاکستان ____؟

" مقابل نے پھر سے نرم لہجہ اپنایا۔۔۔

میں آپ کا غلام نہیں یا پھر کوئی کمانڈ و جو نوکروں کی طرح ہر حکم بجالائے
۔۔۔ میں شامیر بیگ ہوں۔۔۔ جس کے اپنے قاعدے قانون
ہیں۔۔۔ وہ شامیر بیگ جو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا تو آپ کی کیوں سننے
لگا میں ____!"

Zubi's Novel Zone

اس بار شامیر کے لمحے میں کوئی بھی لحاظ اور عزت سرے سے نہیں
تھی۔۔۔

میجر شاوز راکنگ چئیر سے اپھلتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"تم سہی نہیں کر رہے یہ سب شامیر زبان سنبھال کر بولو۔۔۔"

میجر کا چہرہ لمھوں میں سرخ پڑا تھا۔۔۔

ایک دنیا ان سے ڈرتی تھی، وہ لوگوں کو انگلیوں پر نچانے کے عادی تھے،
مگر یہاں، یہاں تو وہ خود شامیر بیگ کی انگلیوں پر پچھلے ایک سال سے ناج
رہے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شروعات آپ نے کی ہے مسٹر میجر اب اختتام میں کروں

"گا۔۔۔"

وہ اطمینان بھرے لجے میں بولا۔۔۔

پھر سے اپنی دھن میں واپس لوٹا۔۔۔

"اچھا سوری مجھے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔"

میجر شاویز جانتے تھے اس کے سوا ان کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔۔۔

وہ کسی بھی طرح سے شامیر سے بات الگوانا چاہتے تھے۔

"لاست بار معاف کیا آئندہ خیال رہے؟"

اسکے لہجے میں وارنگ تھی۔۔۔ میجر نے رومال نکالتے ماتھے پر چمکتے نئے
پسینے کے قطروں کو صاف کیا۔۔۔

شامیر بولو بھی کیا بات ہوئی رباب سے _____ " اسکی خاموشی میجر کو
اپنے بال نوچنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

بتاتا ہوں اتنے غصہ مت ہوا کریں اور اپنا لہجہ درست کریں۔۔۔
 وہ ناک چڑھائے وارنگ سے بولا۔۔۔ اور پول کے پاس رکھے ایک بیٹھ پر
 لیٹ گیا۔

"اوکے اب نہیں کروں گا تم بتاؤ پلیز کیا بات ہوئی
؟ _____

میجر نے گھری سانس بھرتے کہا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

زیادہ کچھ نہیں میں اسکے ساتھ ایک رومانٹک نائٹ گزارنا چاہتا تھا مگر اسے
"دوسرے سے آگے کام جانے ہی نہیں دیا۔"

وہ لاپرواہی سے کندھے جھکلتے بولا تو میجر شاویز جاپارہ چڑھا۔۔۔

"کیا کیا کہا تم نے ____؟" کیا تم اس سب کیلئے گئے تھے وہاں؟

میجر نے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

انہیں جھٹکا لگا تھا شامیر ایسا کچھ کرے گا یہ ان کے وہم و گمان میں بھی
نہیں تھا۔

Zubi's Novel Zone

آپ نے کہا تھا کہ آپ کو ایک ہفتہ چاہیے، رباب کسی بھی طرح پاک
ناں آئے تاکہ آپ اس لڑکی کو ڈھونڈ سکے۔۔۔ اب وہ نہیں آرہی آپ
پتہ کرے وہ لڑکی کون ہے!"

شامیر نے سنجیدگی سے کہا تو میجر ایک پل کو خاموش ہو گئے۔۔۔

کچھ وقت چاہیے شامیر، میں ڈھونڈ لوں گا اس لڑکی کو۔۔۔ وہ تمہارے
شہر کی ہے۔۔۔ بس ایک بار مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ معصوم کون ہے اس
کے بعد میں رباب اور اسکے ساتھیوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جاؤں گا

میں آپ کے ساتھ ہوں سر ڈونٹ وری جب تک آپ اس
کیس کو سالو نہیں کریں گے میں رباب کو ہینڈل کرنے میں آپ کے ساتھ
"ہوں۔۔۔"

شامیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر بھی مسکرائے۔۔۔

ہاں پچھلے ایک سال سے تمہاری مدد کی وجہ سے ہی ہم اس کیس کو سلبھا پائے ہیں۔ ورنہ پاکستان سے گمشدہ ہونے والی ان معصوم لڑکیوں کے اغواہ ہونے کے پیچھے ایک لڑکی کا دماغ ہو گایہ ہم سب سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

میجر شاویز نے دل سے کہا تھا واقعی میں شامیر کے سپورٹ اور رباب سے انگیجمٹ کرنے کے سبب وہ رباب پر نظر رکھ پائے تھے۔

آپ کو کوئی بھی معلومات ملے تو مجھے ضرور آگاہ کیجیے گا گا بھی میں فون رکھتا ہوں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

او کے گاڑ بلیس یو _____ "میجر نے شاشنگی سے کہتے کال کٹ کی--

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر یہ کہاں لے آئے ہو تم----- مجھے تمہارے حوالے سے کسی سے
"بھی نہیں ملنا--"

وہ گاڑی سے اترتے وقت سنجیدگی سے اسے دیکھ بولی تھی۔

"شامیر بنا کچھ کہے اسے بازو سے تھامے کھڑا کیا۔"

جان اپنا موڈ فریش کرو،،، ڈیفینیٹیو تم خوش ہو جاؤ گی ان سے مل کر

!"

Zubi's Novel Zone

شامیر نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے دوسرے سے ایزل کی تھوڑی پکڑتے چہرہ اونچا کیا۔

"اپنی چھپھوری حرکتیں بند کرو اور مجھ سے پانچ فٹ دور رہا کرو _____ :

ایزل نے دانت پستے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے اسے خود سے دور کیا۔

تو شامیر نے منہ بگاڑا۔

شامیر اسے لیے اپنے اپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔

ایزل غصے سے پہلوں بدل رہی تھی۔

Zubi's Novel Zone

وائٹ شارٹ فراک پہنے وائٹ دوپٹے کو سرتا پیر خود پر اوڑھے وہ سادگی
میں بھی غصب ڈھارہی تھی۔۔

شامیر کی شارپ نگاہیں ایزل کے وجود پر اٹکی تھی۔۔۔

وہ دروازے سے ٹیک لگائے نیلی گھری نگاہوں سے ایزل کا جائزہ لے رہا
تھا۔۔۔

جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

"آنٹی گھر ہیں۔۔۔"

دروازہ ملازمه نے کھولا تھا۔۔۔ شامیر نے آگے بڑھتے پوچھا اور ایک نظر
پورے ہال میں دوڑائی۔۔۔

آپی _____! "ایزل سخت جھنجھلاہٹ سے کھڑی اپنا دوپٹہ درست کر رہی تھی۔ جب اسے ہنڑہ کی آواز سنائی دی۔۔

ایک پل کو وہ چونگی، حیرت سے مڑتے اس نے آگے پچھے دیکھا۔۔۔

ہنڑہ دیوانہ دار بھاگتی اسکے سینے سے آگئی تھی۔۔

ایزل کاسانس سپنے میں اٹک گیا۔۔۔

دھڑکنوں کا شور اسکے کانوں میں کہرام برپا کر رہا تھا۔۔

اسے لگا جیسے وہ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی ہو۔۔

Zubi's Novel Zone

کپکپاتے موم سے نازک ہاتھ اپنی چھوٹی گڑیا کے گرد باندھتے وہ نم ساحرہ
نگاہوں سے اپنی امی کو اپنی طرف آتا دیکھ، جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔۔۔

خوف و خشت سے پورا وجود کپکپانے لگا۔۔۔

نرگس بیگم نے جیسے ہی اسے سینے سے لگایا، آنسوں روائی سے ایزل کی
آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔

وہ اب ہچکیوں سے برابر رورہی تھی۔۔۔

اس کارونا شامیر بیگ کے دل میں بے چینی بڑھا رہا تھا۔۔۔

وہ بنائچھ کہے ایک گھری نگاہ ایزل کے سرخ چہرے پر ڈالے اپارٹمنٹ
سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

جس یونیورسٹی میں شامیر زیر تعلیم تھار باب وہی پڑھتی تھی،

شامیر کے غیر معمولی حسن اور پاکستان میں ایک مقام ہونے کی وجہ سے
رباب نے شامیر کو مہرہ بنایا تھا۔۔۔

اس سارے منصوبے میں اسکا فیانسی کیتھیو اسکے ساتھ تھا جس نے
رباب کو شامیر کی ساری معلومات دی تھی،

وہ پچھلے پانچ سال سے بہت سے ممالک سے صرف گنی چنی حسین لڑکیوں
کو انغواء کرتے آ رہے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یہ بنس رباب کے باپ آر چڑھا جسے ایکس عرف رباب نے سنبھالا
تھا۔۔

وہ دنیا کے سامنے رباب تھی کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ ایک عام سی زندگی
گزارنے والی معصوم سی لڑکی ایک گینک کی مالک ہے۔۔

شامیر سے اسکی دوستی کافی آسانی سے ہوئی تھی۔۔

پہلے چھ ماہ تک وہ دونوں اس رشتے میں کافی آگے نکل چکے تھے۔۔ جس
میں زیادہ تر ہاتھ شامیر کے فرینک رویے اور رباب کا تھا۔۔

پھر ایک دن شامیر اسے بنا اطلاع کے ملنے رباب کے اپارٹمنٹ میں پہنچا
تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

جہاں وہ اپنے بوائے فرینڈ کیتھیو کے ساتھ ڈر نک انجوائے کر رہی تھی۔

اپنے نام کی پکار پر شامیر چونک گیا۔۔۔ وہ اندر جانے کی بجائے دروازے کے قریب رک گیا۔۔۔

کیتھیو شاید واپس جانا چاہ رہا تھا مگر رباب اسے آج رات اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دے رہی تھی۔۔۔

اور وہ دونوں دروازے کے قریب تھے۔۔۔

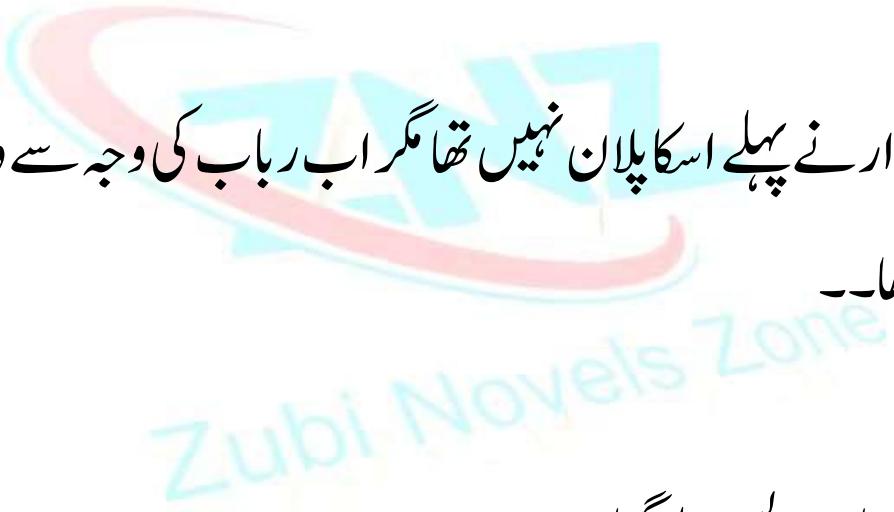
جس کے سبب شامیر ان کی ساری باتیں بآسانی سن پا رہا تھا۔۔۔

کیتھیو اسے بتا رہا تھا کہ آج ایک بہت بڑی شب پہنچی ہے اسے لڑکیوں کو اٹے تک سہی سلامت لے جانا ہے جبکہ رباب اسے منع کر رہی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کو کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی مگر وہ الجھن کے سبب وہیں سے
واپس مڑ گیا۔

اگلے ہفتے وہ پاکستان واپس گیا۔



چھٹیاں گزارنے پہلے اسکا پلان نہیں تھا مگر اب رباب کی وجہ سے وہ کافی
ڈسٹر ب تھا۔

جبھی وہ پاکستان واپس چلا گیا۔

وہاں ایک دن اسکی ملاقات اسکے ڈیڈ کے دوست می مجر شاویز سے
ہوئی۔

Zubi's Novel Zone

ان سے رسی سلام دعا کے بعد میجر وہاں سے چلے گئے ان کا موبائل وہیں
رہ گیا تھا میز پر--

رضانے جب شامیر کو موبائل دیا، تو شامیر میجر کو فون دینے باہر نکلا۔۔۔

تھی میجر شاویز کے فون پر رنگ ہوئی۔۔۔ سامنے ایک تصویر تھی جو
ایک سینڈ کے لیے دکھی تھی مگر فون لاکٹھا۔۔۔

وہ دوبارہ دیکھ نہیں پایا۔

وہ تصویر رباب کے بوائے فرینڈ کی تھیو کی تھی۔۔۔

بہت اصرار کے بعد جب میجر نے اسے اس تصویر کے متعلق کچھ نا بتایا
تب شامیر نے انہیں بتایا کہ وہ اس شخص کو جانتا ہے۔۔۔

جس کے بعد میجر کو سب کچھ بتانا پڑا۔۔۔

اور پھر میجر نے شامیر کو کیتھیو پر نظر رکھنے کا کہا تھا۔۔۔

اور اسی دوران اسے رباب اور کیتھیو کی اصلیت معلوم ہوئی۔۔۔

رباب سال میں کافی مرتبہ پاکستان گئی تھی وزٹ کے بہانے۔۔۔۔۔۔

شامیر نے اسے جان بوجھ کر پرپوز کیا۔۔۔۔۔ رباب اپنا پلان کامیاب ہونے پر کافی خوش تھی۔۔۔

فوراً سے اسکے پرپوز کو قبول کر لیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے بعد شامیر کے لئے رباب پر نظر رکھنا آسان تھا۔۔

"اور رباب کے لئے بہانے سے پاکستان جانا۔۔۔۔۔

رباب انجان تھی کہ وہ جس شخص کو بڑی چالاکی سے استعمال کر رہی ہے
درحقیقت وہ اسکی اصلیت سے واقف ہے۔۔

میجر شاویز شامیر سے صرف فون پر رابطے میں تھے۔۔

کیونکہ اس سے ملنا یقیناً دونوں کو خطرے میں ڈال دیتا۔۔۔۔۔

کیونکہ رباب کی نظر چوبیس گھنٹے شامیر پر تھی۔۔

جسے وہ گیم سمجھ رہی تھی شامیر اسے انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسنے کافی مہارت سے رباب کو مٹھی میں قید کیا ہوا تھا۔

اور اب آگے کیا ہونے والا تھا یہ تو آنے والا وقت ہی بتانے والا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

امی آپ لوگ یہاں کیسے _____؟" وہ کافی دیر ان کے سینے سے لگی اپنا غم
غلط کرتی رہی تھی۔۔۔

بیٹا تمہارے بابا کے جانے کے بعد تمہاری تائی نے گھر سے نکال دیا۔۔۔
مہمانی نے بھی زندگی محال کر دی تھی۔

Zubi's Novel Zone

بھائی چاہے جتنے بھی اچھے ہوں شادی کے بعد وہ بھی مجبور ہو جاتے

ہیں--

اور پھر ایک دن شگ آکر میں چھوٹی کولے کروہاں سے نکل آئی۔ اور
شامیر راستے میں کھڑا تھا۔

اس نے کہا کہ وہ تمہارا شوہر ہے اور مجھے لینے آیا ہے--

پہلے بہت سوچا مگر پھر اسکے سوا کوئی آسرا بھی نہیں تھا تو اس کے ساتھ آ
گئی۔

"ایک ہفتے سے میں اور ہنزہ یہیں ہیں اس کے گھر۔"

نرگس بیٹی کے بال سہلاتے ہوئے بول رہی تھیں۔
اتنے لمبے عرصے کے بعد وہ اس سے ملی تھیں۔

Zubi's Novel Zone

کہاں سوچا تھا کہ وہ دوبارہ اپنی بیٹی سے مل پائیں گی۔۔

امی شامیر اچھا انسان نہیں ہے بابا اسکی وجہ سے مرے ہیں۔۔۔ اس نے
مجھے زبردستی کڈنیپ کیا ہے۔۔۔ ہم بھاگ جاتے ہیں یہاں سے۔۔۔
"پلیز امی میں آپ اور ہنزہ دونوں کو سنبھال لوں گی۔۔

ایزل نے منت بھرے لبجے میں انکے ہاتھ تھام لیے وہ انکی آنکھوں میں
دیکھتے التجائیہ بولی تھی۔۔

جب نرگس بیگم نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔۔
بیٹا تمہارے بابا کی موت کی وجہ شامیر نہیں ہے میری
"جان۔۔۔

Zubi's Novel Zone

نرگس بیگم نے اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے جھوٹ
بولا۔

امی میں جانتی ہوں سب شامیر کی وجہ سے ہوا ہے آپ اسکی طرف داری
"مت کریں--

ایزل نے کرخت لبھ میں کہتے انکا ہاتھ چہرے سے جھٹک دیا۔
میں اس کی طرف داری نہیں کر رہی ایزل----- تمہارے گھر سے
لاپتہ ہونے کی خبر ہمیں اس وقت ملی تھی جب تمہارے بابا چھت سے گر
"چکے تھے--

نرگس بیگم نے اپنی آنکھیں موندتے ضبط سے کہا تھا۔ انکی بھی آنکھیں
اشک بار تھیں--

کیسی قیامت تھی جس نے ان کا ہنستابستا گھر اجاڑ دیا تھا۔

Zubi's Novel Zone

آپ چاہے کچھ بھی کہہ لیں مگر میری نظر سے شامیر بیگ میری خوشیوں
کا قاتل ہے۔

وہ انسان نہیں ہے امی وہ ایک درندہ ہے۔۔۔ میرے وجود کو حاصل
کرنے کے لیے وہ اب تک مجھے اپنے پاس رکھے ہوئے ہے۔۔۔
" جس دن یہ طلب پوری ہو گئی مجھے بھی چھوڑ دے گا وہ
وہ کھڑکی سے باہر اس ویران سڑک کو دیکھ سپاٹ لجھے میں بولی تھی۔۔۔

اچھاتو اتنے وقت سے تم اسکے پاس ہو، پوری نہیں ہوئی اس کی طلب
"

زرگس بیگم نے اسے بازو سے پکڑتے چہرہ رو برو کرتے سوال کیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

نہیں ہوئی کیونکہ میں نے اسے اپنے نزدیک نہیں آنے دیا آج تک۔۔۔
"ناہی کبھی آنے دوں گی آپ دیکھ لیجئے گا"

ایزل انکی آنکھوں میں دیکھ نڈر پن سے بولی۔۔۔

تو نر گس بیگم ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

مرد عورت سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے میری جان۔۔۔ اور جہاں بات
عورت کے وجود کو حاصل کرنے کی ہو تو وہ اپنی ضد کے آگے اسکی انکو
بھی رو نہ دیتا ہے اسکی نسوائیت کے بت کو پاش پاش کر دیتا ہے۔

اگر شامیر بیگ نے ایسا کچھ نہیں کیا تو اس کا مطلب وہ درندہ نہیں وہ مخافظ
ہے تمہارا!"

Zubi's Novel Zone

نرگس بیگم کے لہجے میں شامیر کے لیے جو عزت جو مان تھا اسے ایزل کے دل کو عجیب سی لرزش میں ڈال دیا۔۔۔

وہ اپنی ہی ماں کے منہ سے اس شخص کی تعریف سن بالکل ساکت ہو چکی تھی جس سے اسے بے حد نفرت تھی۔

"ایزل _____"

"امی مجھے فلحال اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔

وہ کھڑکی سے باہر کی طرف رخ کرتی،، بالکل سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

نرگس بیگم نے ایک اداس نظر اپنی بیٹی پر ڈالی اور پھر بنا کچھ کہے وہ خود
"بھی روم سے نکل گئی۔"

Z A I N A B R A J P O O T

اس کا وجود آگ کی لپیٹ میں تھا،،، چاروں اطراف سے بڑھکتی آگ نے
ایزل کے حسین وجود کے گرد دائرہ تنگ کر دیا تھا۔

وہ چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر آواز جیسے حلق میں دب گئی تھی۔۔

آگ کی زرد لپیٹیں اسکے صبح چہرے کو پسینے سے عرق آلو دیکے ہوئے
تھیں۔۔۔

ایک دم سے اس کا سانس بھاری پڑا۔۔۔
ایک بڑی سے لکڑی اسکے اوپر گری تھی۔۔
ایزل ایک دم سے چیختی اٹھ بیٹھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اس کا پورا وجود پسینے سے تر تھا۔ اس نے تیزی سے خود کو چھووا۔۔۔۔۔
خوفزدہ نگاہوں سے اپنے آس پاس دیکھا۔۔۔ تو خود کو کسی کے حصار میں
پاتے وہ سہم گئی۔۔۔۔۔

شش شامیر --- "شش شامیر"

اُنہوں نے اسکی آنکھوں سے شرط کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔ آنسو روانی سے اسکی آنکھوں سے بہتے جا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ ایک خواب کے سبب ڈر چکی تھی۔۔
جگہ وقت انسان کسی بھی چیز کا اسے اندازہ نہیں تھا۔

ٹھیک ہے سب میں ہوں پاس

Zubi's Novel Zone

شامیر نے اسکی پشت کورب کرتے کان کے قریب سر گوشی نما آواز میں
کہا۔۔۔

مگر وہ خاموش ہونے کی بجائے مزید رو نے لگی تھی۔۔۔

شامیر دن کے بعد ابھی واپس آیا تھا۔۔۔ نرگس بیگم نے اسے ایزل کی
طبعیت خرابی کا بتایا تھا۔ جبھی وہ بنا آواز کیے خاموشی سے اسکے پاس لیٹ
گیا۔ جب وہ ایک دم سے خوفزدہ سی چیختے اٹھ پڑھی تھی۔۔۔

ووووہ آگ "وہ ہچکیاں بھرتی بشمکل سے اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔"

شامیر نے کراون سے ٹیک لگائے ایزل کا سراپنے سینے سے لگایا

"کچھ نہیں ہے ایزل میں ہوں پاس :

Zubi's Novel Zone

شامیر نے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے اپنے ہونے کا احساس دلا یا۔۔۔
تھوڑی دیر تک وہ ری لیکس ہو چکی تھی۔۔۔

مگر بخارا بھی بھی تھا۔۔۔
" گھر چلیں

شامیر نے نرمی سے اسکے گال کو چوتھے استفسار کیا۔
ایزل آنکھیں موندے سر اسکے سینے سے ٹکائے لیٹی تھی۔۔۔

" جواب کچھ نہیں دیا۔۔۔ میں گھر جمائی بن کر نہیں رہوں گا۔۔۔
ابکی بار اس نے نیلی آنکھوں میں شریر سی چمک لیے شرارت سے کھاتوبے
ساختہ ہی ایزل کے لب مسکرائے وہ ہستے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جو مبہوت نگاہوں سے اس مدھم سی روشنی میں اس حسین لڑکی کو دیکھ رہا

تھا۔۔

ایزل نے مسکراتے ہوئے سر کو نفی میں جھٹکا۔۔۔ جب ایک دم اچانک سے شامیر نے اسکی کمر پر دباؤ بڑھاتے اسکا چہرہ قریب تر کیا۔۔۔

اور لمحوں میں اسکے ہونٹوں پر جھٹکا۔۔۔

میری وجہ سے تمہارے ہونٹوں پر آئی اس پہلی مسکراہٹ کو قید کرنا تو بتا
تھاناں مسز بیگ _____!"

وہ پچھے ہوا ایزل کی شر بار نگاہوں کو خود پر اٹکا دیکھ معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے کہا۔۔۔

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں تم آجائو _____؛

ایزل کی پیشانی پر اپنا اپنا پر حدت بھرا لمس چھوڑتے شامیر اٹھنے لگا جب
ایزل نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کا دل تیزی سے دھڑکا۔۔۔

اس نے آنچ دیتی نگاہوں سے اس ساحرہ کے حسین چہرے کو دیکھا۔۔۔

"میں کچھ دن امی کے پاس رہ لوں۔۔۔

ایزل نے التجاہیہ کہا تھا۔۔۔

شامیر نے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور پھر ایک دم سے جھکتے اسکے چہرے کو ہاتھ میں بھرا۔

میں کچھ دن تو کیا، کچھ لمحے بھی تمہیں خود سے دور نہیں کر سکتا، اتنا وقت "دے دیا تھا مہربانی سمجھو۔۔۔

وہ سحر انگیز لمحے میں کہتا اسکے گال کو تھکلتا لمحوں میں کمرے سے نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

ایک منٹ رک جاؤ وہیں شامیر "وہ پلیس میں داخل ہونے لگے جب تمیزہ بیگم کی سنجیدہ آواز پر شامیر اور ایزل دونوں ہی رک گئے۔۔۔

مام کیا ہوا۔۔۔ کچھ ہوا ہے کیا؟" شامیر نے حیرانگی سے انہیں دیکھتے استفسار کیا۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسکی مام ابھی تک کوئی بات دل سے لگائے بیٹھی ہو گئی۔۔۔

آج یا تو یہ لڑکی اس گھر میں آئے گی یا پھر میں رہوں گی اس گھر میں "۔۔۔ فیصلہ تمہارا ہے۔۔۔ کیا کرنا چاہتے ہو تم"؛

Zubi's Novel Zone

تمیز نے قہر بھری نگاہوں سے ایزل کے وجود کو دیکھتے نفرت سے کہا

تھا۔۔

شامیر بے تاثر چہرے سے اپنی مام کو دیکھ رہا تھا۔۔

اس وقت اس کا بالکل بھی موڑ نہیں تھا کسی بھی قسم کی بحث کا۔۔۔

"مام ہم صحیح بات کریں گے اس بارے میں ____؛

شامیر نے ابکی بار ایزل کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے سپاٹ لجھ میں کہا

۔۔۔

نہیں بات ابھی ہو گی اور اسی وقت ____؛" ایزل کا ہاتھ تھامنا تمیز نے کو آگ لگانے کے متtradف تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ نفرت بھرے لبجے میں بولتی آگے بڑھی تھی۔

شامیر کے ہاتھ سے ایزل کے ہاتھ کو چھڑائے انہوں نے ایک دم سے
ایزل کو پوری قوت سے پیچھے دھکہ دیا۔

ایزل منہ کے بل پیچھے کو گری تھی۔۔۔

ایزل۔۔۔۔۔ شامیر حیرت زدہ سا چختا ایزل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جو بہت بری طرح سے گری تھی،،

"مام یہ سب کیا ہے آپ نے کیسے ہرٹ کیا ایزل کو۔۔۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

شامیر کا چہرہ لمحوں میں خون چھلکانے لگا وہ بنائی لحاظ کے طیش کے عالم
میں پھنکارا۔۔۔۔۔

ہے کیا یہ لڑکی جس کے لئے تم ماں سے بد تیزی کرنے لگے ہو،،"

بھولومت شامیر ماں ہوں میں تمہاری ____ اور یہ دو ٹکے کی لڑکی
_____!"

"مام یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔۔۔

وہ ایزل کی جانب جھکا تھا، اسے سہارہ دینے کیلئے۔۔۔۔۔ جس کی نم
آنکھیں تذلیل کے سبب سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ارے ایسی بھی کیا دیوائیں ختم کرو یہ سب ڈرامہ۔۔۔ میں اپنے گھر "میں اس ناپاک غلیظ لڑکی کا وجود اب مزید برادشت نہیں کر سکتی۔۔۔

وہ انتہائی بد لخانی سے ایزل کے وجود کو گھورتے مسلسل بول رہی تھی۔

"جتنی راتیں گزاری ہیں اس کے پیسے دے کر فارغ کرو اسے ۔۔۔"

یہ آخری الفاظ تھے جن پر ایزل کا ضبط ٹوٹ گیا۔۔۔

وہ معصوم لڑکی جسے باپ نے شہزادیوں کی طرح پالا تھا دنیا کے سرد و گرم تو کیا اسے تو کبھی گالی لفظ بھی نہیں سنا تھا۔۔۔

آج اسکے وجود کو، ایک گالی کہا جا رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

صرف اور صرف اس وجہ سے کہ اسکے سر پر سایہ کرنے والا اسکا باپ
اس دنیا میں نہیں رہا تھا۔۔

"مام فار گاڈ سیک بس کر دیں _____ ؟

شامیر نے ضبط کی انتہا پر پہنچتے اپنے بالوں کو نوچا تھا۔۔

"جڑے اس قدر سختی سے مچ لیے جیسے وہ کچھ کر دینے کو ہو۔۔۔

ایزل اندر ھادھندا نہی قدموں سے باہر کو بھاگی تھی۔۔

شامیر مٹھیاں بھینجے فرش کو گھور رہا تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ بد لخاظ، بد تمیز ضرور تھا مگر ماں کے سامنے وہ کبھی بے عزتی سے نہیں
بولا تھا۔۔۔

تمیز نہ بیگم کے کہے الفاظ کسی چاک کی طرح اسکے وجود کو جھلنی کر رہے
تھے۔۔۔

خوبصورت چہرہ لہو چھلکارہ تھا۔۔۔

شامیر نے ایک دم پیچھے مڑتے دیکھا،، تو ایزل کو وہاں ناپاتے جیسے
سانس سینے میں اٹک گیا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں باہر کوا بل گئیں،، وہ شدید غصے میں اپنے نچلے ہونٹ کو
دانتوں تلے کھلتے دیوانہ وار باہر کو بھاگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

Z A I N A B R A J P O O T

سرک پر چاروں طرف اندر ھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔

وہ سرک کے بیچوں نیچ کھڑا ان دونوں راستوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کبھی اتنا بے بس نہیں ہوا تھا جتنا اس وقت وہ ہو چکا تھا۔۔۔

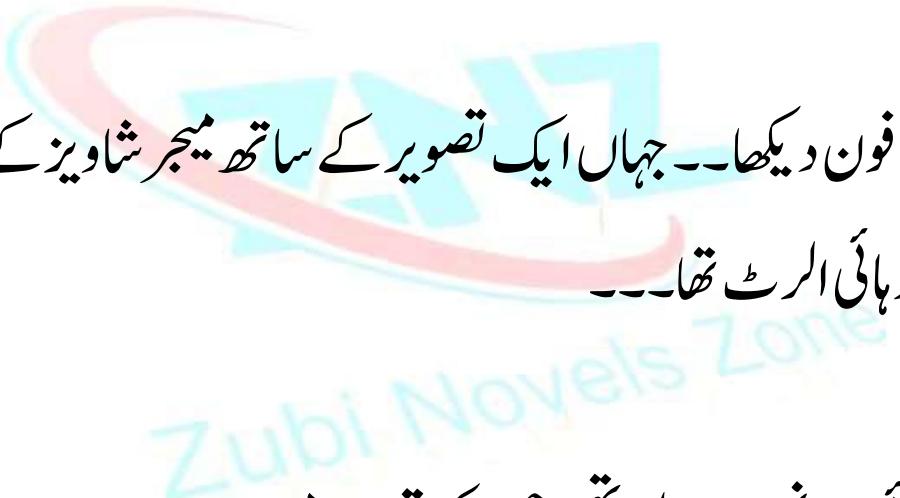
اسنے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی اپنی ہی ماں ایزل کیلئے ایسے الفاظ استعمال کرے گی۔

وہ بے قراری سے اس راستے پر بھاگنے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکی جیب میں پڑا موبائل فون رنگ ہوا۔۔۔ مخصوص بیل بجھنے کے سب شامیر نے بھاگتے ہوئے بھی سیل کو نکالا تھا۔۔۔

آنکھوں میں آتی نہی کو بازو سے صاف کرتے وہ مسلسل سڑک پر بھاگ رہا تھا۔۔۔



اسنے سیل فون دیکھا۔۔۔ جہاں ایک تصویر کے ساتھ میجر شاویز کے کچھ مسیجز اور ہائی ارٹ تھا۔۔۔

وہ لڑکی کوئی اور نہیں ایزل تھی جس کی تصویر میجر شاویز نے شامیر کو بھیجی تھی۔

اور وہ ابھی اور اسی وقت شامیر کو ایزل انکے حوالے کرنے کا حکم دے رہے تھے۔۔۔

غالباً وہ ایزل کو میڈیا میں دیکھے چکے تھے۔۔

شامیر کے قدم ایک دم سے تھم گئے۔۔

ٹانگیں بے جان ہو گئی۔ تو چھ ماہ سے وہ جس لڑکی کو ڈھونڈ رہا تھا وہ کوئی اور نہیں ایزل تھی۔۔

ایزل جاوید اختر جسے دیکھتے ہی شامیر بیگ کا دل پا گل ہو چکا تھا۔۔

اور پھر صحیح غلط ہر چیز کو بھلائے وہ اپنے نام کر چکا تھا۔۔

شامیر نے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کو لیس کیا۔۔

Zubi's Novel Zone

ہیلو شامیر وہ لڑکی ایزل ہے جسے تم نے کڈنیپ کیا تھا۔ دیکھو وہ لڑکی
خطرے میں ہے۔۔۔ اسے جلد از جلد میرے پاس لے آؤ میں اسے کسی
"مخنوظ جگہ لے جاؤں گا۔۔۔"

میجر کچھ اور بھی کہہ رہے تھے مگر شامیر نے کال کٹ کر دی تھی۔۔۔



اسنے سیل کو کپکپاتے ہاتھوں سے جیب میں ڈالا۔۔۔

اور گھٹنوں کے بل بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

ایزل۔۔۔ "اسکے حسین لب بے قراری سے اس دشمن جاں کو پکارنے
لگے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جو ہر بار کی طرح اس سے بھاگنے کی کوشش میں خود کو خطرے میں۔ ڈال
چکی تھی۔۔۔

شامیر نے ایک نگاہ اس سیاہ آسمان پر ڈالی اور پھر ایک دم سے کھڑا
ہوا۔۔۔۔۔

وہ واپس مڑا جب اسے درخت کے پیچھے ہلچل محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

شامیر نے آواز کو بار بیکی سے سنا۔۔ اور پھر اسکا ذہن تیزی سے بیدار ہوا
تھا۔۔۔

وہ بناؤقت ضائع کیے اس درخت کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

"ایزل۔۔۔۔۔"

وہ گھٹنوں میں منہ دیے اس درخت سے ٹیک لگائے بیٹھی رورہی تھی۔۔

شامیر کی پکار پر رونے سے لرزتا وہ نازک وجود ایک پل کو بے حس و حرکت ہوا۔۔ اور پھر سے وہی لرزش ہوتی تھی۔۔

وہ جھٹکے سے کھڑی ہوئی بناء سے دیکھے تیزی سے بھاگنے لگی۔۔

شامیر ایک ہی جست میں اسکے قریب پہنچتے اسے بازو سے دبوچ گیا۔۔

رونے سے سرخ ہو چکا چہرہ، غصب کا حسن بکھرا اسکے معصوم چہرے پر۔۔۔ دو پٹے سے بیگانہ وہ نازک سی لڑکی، ناچاہتے ہوئے بھی اپنی غذائی آنکھوں میں شکوہ سموئے اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھنے لگی۔۔۔

شامیر نے ایک دم سے اسے قریب کرتے سینے سے لگایا۔۔۔

تو ایزل نے جھٹپٹے اپنا آپ اسکی قید سے آزاد کرانا چاہا۔۔۔

"چھچھوڑو مجھے میں نہیں نج جاؤں گی۔۔۔"

وہ روئی ہر کلاتی اپنی نازک کمر کے گرد بند ہے اسکے تنگ حصار کو کھولنے کی
کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔

شامیر نے سپاٹ چہرے سے ایزل کے چہرے کو دیکھا اور پھر اسے کسی
بوری کی طرح اٹھائے کندھے پر لادھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

میں کوئی طوائف نہیں ہوں شامیر بیگ۔۔۔ ناہی دل بہلانے کا سامان۔۔۔ اب بس بہت ہو گیا۔۔۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں مگر کوئی میرے کرادر پر انگلی اٹھائے یہ ایز ل جاوید اختر کبھی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔

"دروازہ کھولو مجھے جانا ہے۔۔۔"

شامیر اسے سیدھا فارم ہاؤس لا یا تھا۔۔۔

روم میں جاتے جیسے ہی شامیر نے اسے اتارا وہ ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔۔

شامیر سنجیدگی

Zubi's Novel Zone

سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

جو آج حد سے زیادہ غصے میں تھی۔۔

ہوتی بھی کیوں ناں جب کوئی عورت ہی اٹھ کر ایک عورت کی نسوانیت کو
ٹھیک پہنچائے تو کوئی بھی عورت یہ سب برادر شت نہیں کر سکتی۔۔

دروازہ کھولو ۔۔!" وہ آنسو صاف کرتی نم آواز میں پھکناری
تھی۔۔

جبکہ شامیر سینے پر ہاتھ باندھے خاموش نگاہوں سے اسکے لرزتے وجود کو
دیکھ رہا تھا۔۔

"میں نے کہا دروازہ کھولو۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل اسے یو نہی کھڑا دیکھ، وہ غصے سے دانت پیستے آگے بڑھی تھی۔

اسے پچھے کرنے کی کوشش کرتے وہ خود دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

جب شامیر نے اسے کمر سے تھامے اوپر اٹھایا۔۔۔

اور بنا اسکی چیخوں کی پرواہ کیے اسے جھٹکے سے بیڈ پر پھٹھکا۔۔۔

شش شامیر اگر تم تمہیں لگتا ہے کہ تم یہ سب کچھ کر کے مجھے ڈرا دو گے تو "تم غلط ہو۔۔۔ میں نہیں ڈرتی تم سے۔۔۔"

شامیر کو اپنی شرط کے بٹن کھولتا دیکھ ایزل کا دل خوف سے کانپنے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ بمشکل سے لہجہ پر قابو پاتے اونچی آواز میں غرائی تھی۔

وہ بالکل سپاٹ لمحے میں کہتا شرط نبھے پھینک گیا۔

ایزل کا سانس رکنے لگا تھا آج سے پہلے انسنے کبھی شامیر کو اتنا سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔ اسکا چہرہ بالکل سپاٹ تھا بے تاثر، ہر تاثر سے عاری،،،

ایزل کا چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا۔۔۔

وہ بمشکل سے پھر سے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کرتے بھاگنے لگی، جب شامیر نے اسے پاؤں سے پکڑتے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"شامیر چھوڑو پلیز خدا کیلئے مت کرو ایسا،،، پلیز چھوڑو مجھے :"

اسکی بانہوں میں قید وہ بن پانی مجھلی کی طرح پھر پھرائی تھی۔۔۔

شامیر کے ارادوں سے وہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی طرح اسے روکنا چاہتی تھی۔

جو اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔

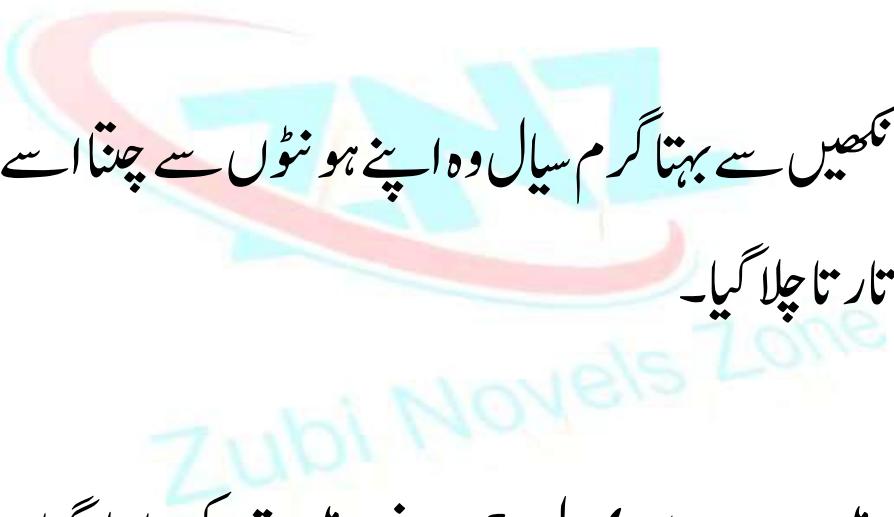
"دیکھو میں نہیں بھاگتی کہیں نہیں جاؤں گی پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔

وہ اب باقاعدہ ہیکلیوں سے رونے لگی تھی۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کی قربت کا خوف ایزل کے وجود کو سرد کر چکا تھا مگر آج شامیر کسی بھی طور پر اپنے ارادوں سے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھاتے سامنے لیمپ آف کیا۔۔۔ ایزل کے نازک وجود پر اپنی گرفت مضبوط کرتے اس نے لب اسکی گردن پر رکھے تھے۔



ایزل کی آنکھیں سے بہتا گرم سیال وہ اپنے ہونٹوں سے چتنا اسے اپنی روح میں اتارتا چلا گیا۔

ڈھلتی رات میں وہ اسے پوری طرح سے خود میں قید کرتا چلا گیا۔۔۔

ایزل کی ہر مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔۔ وہ مسلسل اسے گالیوں، بدعاوں اور برے القابات سے نوازتی رہی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے لہجے میں نفرت حقارت شامیر واضح محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

ا سنے باری باری اسکے نقوش کو چوما۔۔۔ پیشانی پر گھرہ لمس چھوڑتے وہ سرتکیے پر گرا گیا۔۔۔

ایزل اسے گالیاں دیتی اب رونے لگی تھی۔۔۔

اسکے وجود کی لرزش محسوس کرتے شامیر نے ایک نظر اسکی شفاف گردن پر ڈالی۔۔۔

اسکی کمر کے گرد حصہ رباند ہے ا سنے ہونٹ اسی سیاہ تل پر رکھے۔۔۔

ایزل ایک بار پھر سے اسکے جان لیوا لمس پر تڑپتے پھل اٹھی، اسکے ہاتھوں کوناخنوں سے زخمی کر دیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر وہ ڈھیٹ بن اچھرہ اسکے بالوں میں دیے آنکھیں موندے لیٹارہا۔۔۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے شامیر،، دیکھنا خدا کا قہر نازل ہو گا تم

"پر _____ :

وہ پھر سے غرائی تھی۔۔۔ اپنی عزت کا حسарہ اسکی آنکھوں کو سوکھنے
نہیں دے پا رہا تھا۔۔۔

رو رو کر آواز بیٹھ چکی تھی۔۔۔

پوری رات وہ اس ظالم شخص کی قید میں پھر پھر اتی رہی تھی۔۔۔

جو ظالم بے حس بن رہا تھا۔۔۔

شامیر نے اسکارخ اپنی سمت کیا۔۔۔

تو ایزل آنکھیں موند گئی۔۔۔ مگر آنسوں اب بھی ویسے ہی بہہ رہے تھے،۔۔۔

شامیر نے سرد نگاہوں سے اس نازک سراپے کو دیکھا۔۔۔

جس کے پورپور شامیر بیگ کی شدت کے نشانات تھے۔۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں اندازہ ہو چکا ہو گا کہ تمہارا آج، تمہارا آنے والا کل

"شامیر بیگ سے شروع اسی پر ختم ہوتا ہے۔۔۔

" آج کے بعد مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت

Zubi's Novel Zone

وہ اسکا سراپنے بازو پر رکھے اسکے سرخ گال کو انگلیوں کے پوروں سے
سہلاتا، سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

ایزل خود میں سمٹی آنکھیں مضبوطی سے مچے بری طرح سے کپکپا رہی
تھی۔۔

شامیر نے مخمور نگاہیں اسکے سرخ لرزتے لبوں پر ڈالی۔۔

اور ایک بار پھر سے اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے وہ کافی دیر
بعد اس سے دور ہوا۔۔

اپنی شرط اٹھائے اسکے قریب رکھے وہ خود کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

دھیان رہے گھر میں کوئی بھی میری اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا
"چاہیے، سمجھ گئے،"

گاڑی سے نکلتے وہ سن گلاس زاتار تے چوکیدار کو دیکھ سنجیدگی سے بولا۔

چوکیدار نے فوراً سے سر کو حم دیا۔۔۔

شامیر نے ایک سپاٹ نظر پورے فارم ہاؤس پر دوڑائی، اور گاڑی سے سامان نکالتے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

دروازے کو لاک کرتے وہ کھانے کیلئے لائے کچھ ضروری سامان کو کچن میں رکھتا باقی کے بیگنز ہاتھ میں تھامے سیر ھیاں عبور کرنے لگا۔۔۔

دن کے گیارہ نجح پکے تھے۔

Zubi's Novel Zone

وہ صح سے گیا اب واپس لوٹا تھا جانتا تھا ایزل ٹھیک نہیں تھی مگر اس وقت
وہ اسے کوئی بھی جھوٹا دلا سہ نہیں دے سکتا تھا۔۔

دماغ خود اس وقت بہت سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا،

کمرے کے باہر رکتے شامیر نے ایک گہری سانس خود میں اتاری، دروازہ
کی ناب گھمائے، دروازہ کھولے وہ اندر داخل ہوا۔۔

حسبِ توقع کمرے میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

شامیر جڑے بھینجے اندر داخل ہوا،

بیگز صوف پر رکھتے وہ بیڈ کے قریب گھٹنوں میں منہ دیے روئی ایزل کے
قریب گیا۔۔

Zubi's Novel Zone

ہاتھ پینٹ کی پاکٹس میں ڈالے وہ کافی دیر تک بے تاثر نگاہوں سے اسکے لرزتے نازک وجود کو دیکھتا رہا۔۔۔

جور و رود کے اپنی حالت خراب کر چکی تھی۔

"کچھ ڈر لیں لایا ہوں اٹھ کے چینچ کرو، پھر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔

شامیر نے پاکٹ سے بختے موبائل کو نکالا اور سنجیدگی سے اسکی پشت کو گھورتے کہا۔۔۔

جو ٹس سے مس نا ہوئی۔

Zubi's Novel Zone

ایزل---"وہ انہی قدموں سے مڑا، ابھر واچکائے ذرا کرخت بھج میں
کہا---

کیا مسلہ ہے تمہیں،،، کرتولی اپنی من مانی _____ اب کیا چاہتے ہو مجھ
_____ سے _____ جان چھوڑ دو میری یا پھر ابھی تک دل نہیں بھرا

وہ نفرت سے پھنکارتی سو جھے نین کٹوروں میں بلا کی نفرت سمونے اسکے
روبرو آتے بولی تھی۔

شامیر کی نیلی نگاہیں اپنی شرط میں ملبوس اس حسین دوشیزہ کے مبہوت
کرتے سرا ہے پر اٹکی ----

آنکھوں میں ایک دم سے حرارت ابھری ---

Zubi's Novel Zone

جاوہ چنج کر لو _____ سرخ لبوں پر زبان پھیرتے اس نے سینے میں اٹھتے
جدبات پر بندھ باندھنے کی ناکام سی کوشش کرتے وہ نظر وں کارخ پھیر
گیا۔

اگلے پانچ منٹ میں تم اگر نیچے نہیں آئی تو میں خود اپنے ہاتھوں سے چنج
کروں گا۔ اور تم جانتی ہو کہ یہ دھمکی تو ہرگز نہیں _____!"

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ سنجیدگی سے گویا ہوا الٹے قدموں سے روم
سے نکلا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم نے مجھے نہیں بتایا _____ ؟

Zubi's Novel Zone

وہ کمرے میں آیا تو سفینہ بستر درست کر رہی تھی۔۔

گھرو اپس آنے کے بعد وہ جلے پاؤں کی بلی بنے گھومتار ہا۔

اب جب ذکیرہ بیگم کمرے سے گئیں تو وہ ہاتھ پشت پر باندھے حیرت سے سفینہ سے سوال گو ہوا۔۔

" کیا بتاتی آپ کو

آج پہلی بار یصال کو اسکا لہجہ اکھڑا اور کھر درہ لگا۔۔

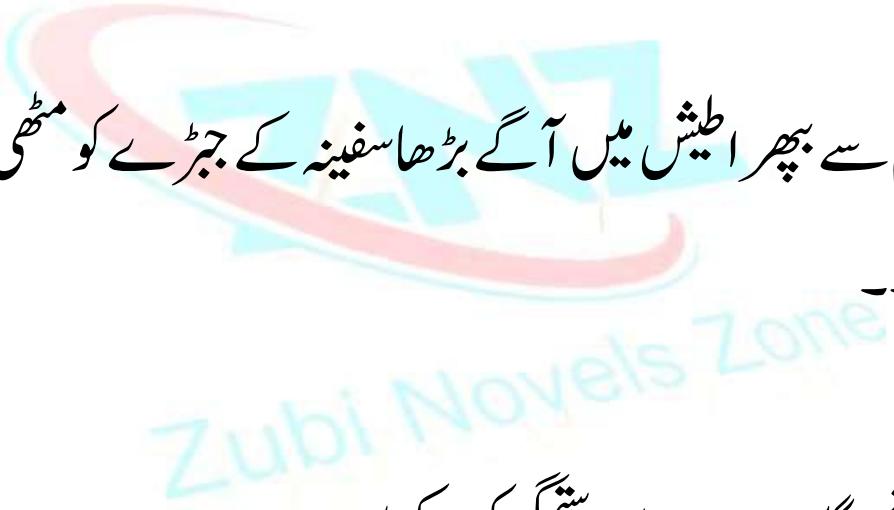
وہ نظریں اسکے مر جھائے چھرے سے پھیر گیا۔۔

مگر بولا کچھ نہیں۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

فکر مت کریں، میں آپ پر اس بچے کی زمہ داری نہیں لاد ھوں گی بہت
جلد میں اس سے آپ کو چھٹکارا دلادوں گی " _____

" کیا بکواس کری ہے ابھی _____ پھر سے بولا



وہ ایک دم سے بپرا طیش میں آگے بڑھا سفینہ کے جبڑے کو مٹھی میں
دبوج گیا۔۔

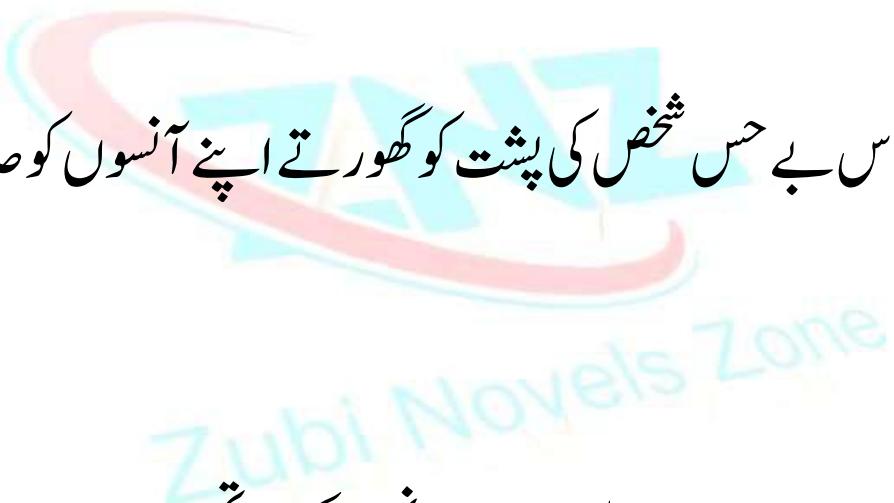
سفینہ نے نم نگاہوں سے اس ستمگر کو دیکھا۔۔

جو جانے کس بات پر اس قدر خفا ہو رہا تھا۔

Zubi's Novel Zone

یہ بچہ میرا ہے اگر اسے کچھ بھی ہوا تو تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا۔ یاد رکھنا سفینہ۔

اسکی نازک حالت کے سبب وہ فوراً سے پیچھے ہٹا، مگر پھر بھی سخت لمحے میں اسے دارن کرتا وہ بیڈ پر کروٹ کے بل لیٹ گتا۔



سفینہ نے اس بے حس شخص کی پشت کو گھورتے اپنے آنسوں کو صاف کیا۔

"چپ چاپ بستر پر لیٹ جاؤ، نہیں کھاتا تمہیں"

اب کی بار آواز پہلے سے بھی زیادہ سخت تھی۔

Zubi's Novel Zone

سفینہ نے لب پیچ لیے آنسو صاف کرتے وہ چاروں ناچار خود میں سمٹتی بیڈ
کے ایک کونے میں لیٹ گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

چلی جاؤ یہاں سے روپی مجھے تم سے بات نہیں کرنی _____!"

کیتھیو جم ایریا میں تھا جب اسے روپی اپنی طرف آتی دکھائی دی،

وہ بے حد سنجیدگی سے کہتا ڈمبل چھوڑ سیدھا ہوا۔۔۔

اور تو لیے سے چہرے کو خشک کرنے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کیتھیو تم جانتے ہو کہ میں اس شامیر کے ساتھ انوالو نہیں ہوں تم یقین
کیوں نہیں کر لیتے !!"

روبی نے اسے پھر سے یقین دہانی کروائی، جو بالکل سپاٹ چہرے سے ایک
نظر اسے دیکھے، پھر سے اگنور کرتا اپنے کام میں مصروف ہوا

مجھے یقین دہانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے روبی۔۔۔۔۔ میں نے خود دیکھا
تھا اس دن، وہ لڑکا ہو ٹل روم میں تمہارے ساتھ تھا اور جب۔ باہر نکلی تو
"تمہاری کنڈیشن کیسی تھی۔۔۔۔۔"

کیتھیو کا سرخ چہرہ لہو چھلکا رہا تھا اس کا بس نہیں چل پا رہا تھا ورنہ وہ
شامیر کو جان سے مار دیتا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کیتھیو میں پچھلے دس سال سے تمہارے ساتھ ہوں کیا اپنی محبت پر اتنا "ہی یقین ہے" _____

روبی نے آنسو بھری نگاہوں سے استدیکھتے پوچھا تو کیتھیو نگاہیں چرا گیا۔۔۔

"وہ بس مجھ سے پوچھنے آیا تھا کہ میں پاک جا رہی ہوں یا نہیں" _____

"تو تم نے کیا کہا" _____؟

کیتھیو نے اب کی بار سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ پوچھا

"میں نے اس سے کہا کہ میں نہیں جا رہی" _____!

Zubi's Novel Zone

روبی ایک غیر مری نقطے کو دیکھ سنجیدگی سے بولی تو کیتھیو چونکا۔

"مگر کیوں تم تو جارہی تھی اب کیوں

کیتھیو حیرت سے استفسار کرتا اسکے پاس کھڑا ہوا۔

ہاں میں جارہی ہوں، کیونکہ وہ لڑکی شامیر کے پاس ہے جس کی نلاش میں سارا پاک گھوم چکی ہے اور تمہارے لگائے وہ پانچ آدمی کسی کام کے نہیں۔۔۔ وہ کب سے جان چکے ہیں کہ وہ لڑکی شامیر کے پاس ہے مگر "وہ اسے کڈنیپ نہیں کر پائے"

اور اب میں خود جاؤں گی پاک اس بار وہ لڑکی روبی کی گرفت میں ہو گی،،،

Zubi's Novel Zone

روبی کیا تم سچ میں یہ سب کرو گی؟ کیونکہ اس میں خطرہ بہت زیادہ ہے اور "ہو سکتا ہے کہ وہ شامیر تمہاری سچائی سے واقف ہو جائے" :

کیتھیو اسکی آنکھوں میں جنون دیکھ چونا تھا۔۔۔

اپنے دل میں اٹھتے خدشات کو زبان پر لائے وہ اب گھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

جو حد سے زیادہ سنجیدہ تھی۔

تم جانتے ہو اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے میں اس شامیر تو کیا کسی سے بھی نہیں ڈرولے گی۔۔۔ ویسے بھی اگر وہ لڑکی اس سال نیویارک میں ہونے والی پارٹی کی زینت بنی، تو سمجھ جاؤ ہماری آج تک سب سے بڑی

"انویسٹمنٹ ہو گی" :

Zubi's Novel Zone

اسکی آنکھوں میں ایک الگ سی شا طر انہ چمک آباد تھی۔

ایزل کے حسن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی اور اتنا تو وہ جان چکی تھی کہ اس پارٹی میں پیش ہونے والی لڑکیوں میں سے کوئی ایک بھی اس کے مقابلے کی نہیں ہو گی۔۔

لیس گوفار پاک _____!"

ایک ادا سے اپنے بالوں کو۔ کندھے سے جھٹکتے وہ مسکراتی آنکھ ونک کیے سنجیدگی سے بولی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

لیں ڈیڈ کیسے ہیں آپ _____؟ "سینڈو چنگو ٹرے میں رکھتے اسے
محبت پاش لبھے میں استفسار کیا تھا۔۔۔

اسکے لبھے میں امڑتی فکر، محبت پر رضا چاہ کر بھی اس پر غصہ ناں ہو سکے

"کہاں ہو تم _____؟

گلا کھنکھارتے ہوئے انہوں نے ایک نظر روتی ہوئی بیوی پر ڈالی،،، جو
شامیر کے روپے پر رورہی تھی۔۔۔

میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوں کیوں سب کچھ ٹھیک ہے آپ کی طبیعت
"ٹھیک ہے ناں ڈیڈ _____؛

مائیں نیز اور کیچپ ٹرے میں رکھتے وہ نہایت فکر مندی سے پوچھنے لگا۔۔۔

رضانے سر دس انس فضا کے سپرد کی۔

ایک وقت تھا جب وہ فون اٹھاتے ہی بنا تو قف کے اسے گالیوں سے نوازتے تھے۔۔ اور وہ سر خم کیے انہیں عزا ز کی طرح سنتا تھا۔

مگر آج زندگی میں پہلی بار وہ سمیحہ ناپائے کہ وہ اسے کیا کہیں۔۔۔

تمہاری مام پر پیشان ہیں بیٹا تم نے کیا کہا کہ تم ہر تعلق ختم کر رہے ہو ان ایسا کیسے ہو سکتا ہے شامیر، بیٹا گھر آ جاؤ سے سے سے !"

شامیر نے لب بھینچ لیے فون کو کندھے اور کان کے درمیان رکھتے وہ ٹرے اٹھائے میز پر رکھتا وہیں کھڑا ہوا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

میرا آپ کی بیوی یا پھر دنیا کے کسی بھی ایسے انسان سے کوئی تعلق نہیں
"ہو سکتا جو میری بیوی کو گھٹیا اور بد کردار کہے _____ :

اسکے الفاظ دو ٹوک اور لہجہ اتنا ہی مضبوط تھا کہ سیر ھیوں سے اترتی ایزل
ایک دم سے ٹھٹھکی --

ہاتھ پاؤں ایک دم سے سرد پڑے تھے۔۔۔ وہ سرخ لبou کو ہونٹوں تلے
کچلتی اس وجہ پر مرد کی چوڑی پشت کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

آنکھوں میں حیرت در حیرت تھی۔۔۔

بیٹا تم جانتے ہو، اسے وہ بس زبان کی تیز ہے۔۔۔ اور ویسے بھی جس
طرح سے تم نے ایزل سے تعلق جوڑا ہے تمینہ کیا ہر دوسرا شخص اس
"تعلق پر باتیں بنائے گا، تم کس کس کامنہ بند کرو گے۔۔۔

رضانے اسے حقیقت بتائی تھی جسے وہ سرے سے مانتا ہی نہیں تھا۔۔۔

مام چاہے جیسے بھی بات کریں ڈیڈ مجھے برا نہیں لگتا، مگر اس بار جو الفاظ
انہوں نے ایزل کے لئے استعمال کیے ہیں، وہ ان کا بیٹھا تو سن سکتا ہے مگر
ایک شوہر کبھی نہیں سن سکتا۔۔۔ اور جہاں تک بات میرے اور ایزل
کے تعلق کی ہے تو میں کسی کو صفائی نہیں دوں گا،

کون کیا سوچتا ہے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔؟ کیونکہ میرے
لئے یہ رشتہ اتنا ہی پاک اور صاف ہے جتنا ایک میاں بیوی کا ہونا چاہیے

!"

ایزل حیرت سے کنگ اسکی پشت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر بیگ کے منہ سے ایسے الفاظ کی اسے ہرگز بھی توقع نہیں تھی۔۔۔

آخر وہ کیا ثابت کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ کیوں کر رہا تھا یہ سب۔۔۔

ایزل کا دل بے چین ہونے لگا۔۔۔ وہ ایک دم سے پٹی، دوڑتے کرے کی
جانب بھاگی۔۔۔

بیٹا اچھا گھر مت آؤ، شاویز کی کال آئی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ کچھ ضروری
" بات کرنی ہے اسے تم سے

" اور تم اسکا فون ریسیو نہیں کر رہے _____ !"

شامیر کی آنکھیں ایک دم سے سرخ ہوئیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

لب پیچے وہ دیوار کو گھورنے لگا۔۔

آپ ان سے کہہ دیں کہ میں اپنی والٹ کے ساتھ ہنی موں پر گیا ہوں،
”تو ابھی مجھے ڈسٹر ب مت کریں _____ !“

”شامیر ایزل _____“

ڈیڈ وہ خوش ہے اور بالکل ٹھیک بھی،،، آپ اسکی فکر مت کریں اپنی
”صحت کا خیال رکھیں بس _____“

”اچھا بیٹا مجھے یقین ہے تم اسکا خیال رکھو گے اب رکھتا ہوں خدا حافظ

خدا حافظ کہتے شامیر نے موبائل آف کرتے جیب میں ڈالا۔۔

ایک نظر سیڑھیوں پر ڈالی،

ایزل کو ناپاتے وہ سر کو نفی میں ہلاتے خود اسے بلانے روم کی طرف
برٹھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل آ جاؤ باہر _____؟" وہ دروازے سے اندر جھانکے، کھڑکی کے
قریب کھڑی ایزل سے مخاطب ہوا۔۔۔

جو بے حسی حرکت کھڑی تھی۔۔۔

"ایزل۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے ابکی بار سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔۔

وہ پلٹی نہیں، تو مجبوراً شامیر کو آگے بڑھنا پڑا

ایزل۔۔۔ "وہ جانتا تھا کل رات کی، کی اس کی گستاخی نے ایزل کے دل میں اسکے لیے مزید نفرت بھر دی ہو گی۔۔

مگر وہ کسی بھی طور سے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

شاید وہ ایزل کے معاملے میں خود غرض ہو چکا تھا۔

"!شامیر مجھے طلاق چاہیے تم سے ابھی اور اسی وقت۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی وہ بالکل سرد لبجے میں چٹانوں سے سخت
تاثرات سے بولی تھی۔۔

شامیر کو لگا جیسے اسے سننے میں غلطی ہوتی ہو۔۔۔۔۔

اسکی نیلی آنکھوں میں آگ کے شعلے ابلنے لگے،

اسنے بے دردی سے اس نازک سی لڑکی کے بازو کو اپنی جارخانہ گرفت
میں لیتے ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

"کیا کہا

آگ بر ساتی نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھتا وہ دھاڑا تھا۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کا دل خوف سے کپکیا، مگر وہ اس عذاب بھری زندگی سے نجات
چاہتی تھی۔

وہی جو تم نے سنا ! تم نے کئی بار کہا تھا مجھ سے،، کہ تم مجھے حاصل
کرنا چاہتے ہو، اور اب تو تم اپنی من مانی کر چکے ہو،، حاصل کر لیا
مجھے کر لی اپنی اناکی تسلیم اب چھوڑ دو مجھے میں اس
"نام نہاد کے رشتے سے نجات چاہتی ہوں۔۔۔

ایزل نے اپنا بازوں چھڑانے کی کوشش کرتے ایک ایک لفظ پر زور
ڈالے کہا تھا

بھول جاؤ ان سب کو اور ایسا کچھ بھی نہیں ہو سکتا جیسا تم چاہتی
ہو !"

Zubi's Novel Zone

وہ ذرا لچکدار لبج میں بولتا اسکے بازو کو چھوڑ گیا۔۔۔

ایزل نے نم نگاہوں سے اسے نفرت سے دیکھ اپنا بازوں سہلا یا۔۔۔

باتیں بھول جاتی ہیں کردار پر لگے داغ نہیں۔۔۔ شامیر بیگ،،، جس طرح منہ سے نکلا الفاظ کسی بھی طور واپس منہ میں نہیں پڑ سکتا، اسی طرح " سے دل پر لگے گھاؤ کبھی نہیں بھر سکتے۔۔۔

اسکے خوب رو چہرے کو دیکھتی وہ نفرت غم و غصے سے پھنکاری تھی۔

اسکے لفظوں میں درد تھا کرب کا وہ جہاں آباد تھا جو اس نے اتنے دنوں سے اپنے سینے میں اتنا را تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

میں بھلا دوں گا سب _____ "وہ بے بسی سے اسے قریب کرتا ماتھا اسکی پیشانی سے ٹکائے بولا تھا۔۔۔

ایزل اپنی چہرے پر پڑتی اس ستمنگر کی گرم سانسوں کو محسوس کرتی آنسوں اپنے اندر اتارنے لگی۔۔۔

و گرنہ دل تو پھوٹ پھوٹ کر رونے کا تھا۔۔۔

" تمہیں بخار تھام نے بتایا نہیں مجھے _____

وہ اب بے چینی سے اسکے ماتھے، گردن کو ہاتھوں سے چھو توتا پوچھ رہا تھا۔

اسکے انگ انگ سے فکر پریشانی جھلک رہی تھی۔

Zubi's Novel Zone

"گالوں پر ابھرتے گڑھے اس بار غمگین لگے تھے ایزل کو۔

ہے تو تمہیں کیا.....؟" وہ نگاہیں چڑائے اپنے چہرے پر سے اسکے ہاتھ
ہٹائے انہائی چڑچڑے پن سے بولی تھی۔

"ایزل-----

شامیر نے اسے بے بسی سے پکارا تھا۔۔۔

جو اپنے نفرت بھرے روئے سے اسے تکلیف پہنچا رہی تھی۔۔۔

مرگئی ہے ایزل ____ تم نے مار ڈالا ہے اسے کل رات وہ اپنی نسوانیت،
اپنی عزت کو بچاتے بچاتے مرگئی ہے۔۔۔ اب یہاں کچھ نہیں ملے گا
" تمہیں، سوائے اس حالی وجود سے۔۔۔

منہ دھو کر آؤ میں کھانا اوپر ہی لے کر آتا ہوں، ایک ساتھ لچ کریں

: _____ گے ""

شامیر اسکی بات کو انور کیے، سنجدگی سے کھتاروم سے نکل گیا۔۔

ایزل غم و غصے سے اسکی پشت کو گھورتی بے بسی سے گھرے سانس
بھرتے رہ گئی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

" ہم آج سوٹزر لینڈ جا رہے ہیں

سینڈوچ کی بائٹ لیتے وہ ایزل کے بے تاثر چہرے کو دیکھتا اسے بتا رہا تھا۔
جو بالکل سپاٹ چہرے سے زار سی بیٹھی تھی۔

Zubi's Novel Zone

پیکنگ کر لینا اگر کچھ لے کر جانا چاہتی ہو تو ورنہ وہاں سے ہی خرید لیں
" گے ضروری سامان۔۔۔۔۔

" کس خوشی میں ۔۔۔۔۔ ؟

اپنی غذائی ساحرہ آنکھوں میں نفرت بھرے وہ چھٹتے ہوئے لبھے میں
انتہائی بدلتا نظری سے بولی،

شامیر نے لب پیچ لیے، نیلی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات تھے۔۔۔
وہ ہاتھ کھانے سے کھینچتا دونوں ہاتھ مٹھی کی شکل دیے اپنی تھوڑی کے
نیچے رکھے ایزل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

" کیوں جاتے ہیں ہنی موں پر ۔۔۔۔۔

شامیر کا لبھہ بالکل عام اور اتنا ہی بے باک تھا۔

ایزل نے ناچاہتے ہوئے بھی نظر وں کا رخ بدل ڈالا۔۔۔

مجھے کہیں نہیں جانا شامیر بیگ ۔۔۔ تو ایسا کرو اپنے ہنی موں کے لیے اپنی
" منگیتیر رباب کو لے جانا۔۔۔۔۔"؛

Zubi's Novel Zone

ایزل نے سرد پن سے اسکی آنکھوں میں دیکھے بے چک لہجے میں کہا
تھا۔۔

شامیر کی آنکھوں میں حرارت ابھری،
خوبصورت ہونٹوں پر جان لیوا مسکراہٹ ابھری۔۔

وہ اپنے پہلوں میں بیٹھی اس حسین دوشیزہ کو دیکھتا اسکے سحر میں جکڑ گیا تھا
جیسے۔۔۔ جو نشاتِ تماہاری قربت میں ہے وہ دنیا کی کسی بھی لڑکی کی سنگت

" شامیر بیگ کو نہیں دے سکتی۔ جانِ جاناں

شامیر نے اسکے قریب ہوتے معنی خیز گھمبیر لہجے میں کہتے ایزل کے
ہونٹ کو انگوٹھے سے صاف کیا۔۔

ایزل کا چہرہ لہو چھلانے لگا۔۔۔

وہ اٹھتی اس سے پہلے ہی مقابل نے اسے بازو سے تھامے اپنی گود میں
گرا یا۔

Zubi's Novel Zone

میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دنیا کو یہ دنیاد کھاؤں اور تم راضی ہو یا

نہیں جانا تو ہر حال میں پڑے گامائی بیٹر ہalf !"

اسکے سرخ گال کو اپنے پوروں سے سہلا تا وہ آنچ دیتے گھمیر لجھے میں بولا

تھا۔۔

شامیر کی معنی خیز بے قرار نگاہیں اپنے چہرے پر لگی پاتے ایزل کا دل

تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔

وہ ایک دم سے اسکے کشادہ سینے پر اپنے ہاتھ رکھے، اسے پچھے کو دھکہ

دیے فوراً سے اٹھتے تیزی سے بھاگی تھی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"میر میری جان پلیز گھر والپس آجائو" :

تمیزہ بیگم کا اس نوٹ سنتے ہی شامیر نے اپنی نیلی نگاہیں متعجب لیں۔۔

سرد ہواں میں اسکے وجود سے ٹکراتی آرپار ہو رہی تھیں۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر وہ اس تجربتے ٹھنڈ میں ساکت سا کھڑا گھرے بادلوں کی اوٹ میں چھپے
اس حسین چاند کو دیکھ رہا تھا۔۔

جو پوری آب و تاب سے چمگا رہا تھا۔

شامیر نے بناء جواب دیے سیل آف کر دیا۔ میجر شاویز کے سیکڑوں میسجنز اور کالز آئی تھیں جنہیں وہ انگور کر چکا تھا۔ اور وجہ ان پر آیا غصہ تھا۔۔ جنہوں نے بڑی چالاکی سے شامیر کا ملک سے باہر نکلا بند کر دیا تھا۔۔

ایزل تو کافی پر سکون ہوئی تھی اس نیوز سے ۔۔۔ مگر شامیر اتنا ہی ٹینس اور بے چیز تھا۔۔

وہ جانتا تھا پاکستان میں رہتے ہوئے ذہرل کبھی بھی محفوظ نہیں ہو سکتی۔۔
اور اسی وجہ سے وہ اسے یہاں سے لے جانا چاہتا تھا مگر اب ایسا بھی ممکن
نہیں لگ پا رہا تھا۔۔

شامیر مڑا جب ایک دم سے اسے پکھ کھٹکا۔۔۔۔۔

اسکے ماتھے پر ایک دم سے ہزاروں بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

سینڈ کے دسویں حصے میں اسکی چھٹی حس نے اسے کچھ غلط ہونے کا سگنل دیا۔

وہ تیر کی تیزی سے دیوانہ وار بھاگا تھا۔

مگر ہر طرف پھیلی خاموشی اور اندھیرے نے اسکے شک کو مزید پختہ کر دیا۔

ایزل ____ ! "شامیر نے اسے پکارا۔۔۔۔۔ موبائل فون کی لائٹ سے وہ سنبھل سنبھل کر قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جب ایک دم سے کسی نے بے حد تیزی سے اسکے سر پر ڈنڈے سے وار کیا۔

شامیر کراہتا منہ کے بل فرش پر گرا تھا۔

وہ کوئی نو سے دس آدمی تھے جو اسے اٹھائے سیڑھیاں اترنے لگے۔۔۔۔۔
شامیر کا فون وہیں اوپر گر گیا تھا۔۔۔۔۔

سر سے خون پھوارے کی صورت بہت اچار ہاتھا۔۔

وہ لوگ اسے اٹھائے ہال میں لائے اور ایک دم سے اسے پھٹکا۔۔۔۔۔

ارے ارے اتنا غصہ مت کرو جاں ۔۔۔ دیکھو تم نے تو منہ لگایا
نہیں ۔۔۔ میں خود ہی منہ لگنے چلی آئی ।"

وہ اپنی ساڑھی کے پلوں کو اٹھاتی پنجوں کے بل شامیر کے قریب بیٹھی تھی۔۔

"افففف میری جان کا اتنا خون بہا دیا۔۔۔
انگوٹھا اسکے ماتھے سے بہتے خون پر پھیرتے وہ خباثت سے ہنسی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

آں آں۔۔۔ کیا ہو گیا ہے جناب۔۔۔ آپ کی ہی بیوی ہے۔۔۔
ویسے ہے بڑا مست پیس !"

شامیر کی نگاہیں جیسے ہی پچھے کھڑے اس موٹے سے بھدے آدمی پر
پڑی جس کی گرفت میں ایزل کے بال تھے۔۔۔
اسے لگا جیسے کسی نے اسکی روح نوچ لی ہو۔۔۔
وہ اپنے ہاتھ پیر چلاتا آگے بڑھنے لگا مگر پاس کھڑے ان ہٹے کٹے آدمیوں
نے شامیر کے پاؤں اور ہاتھوں پر اپنے پیر رکھتے اسکی حرکت کو روک
دیا۔۔۔

"سس ستارہ اس سے چیج چھوڑ ۔۔۔"

وہ شر ربار نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھ کر ب سے بولا تھا۔۔۔
ایزل کا دوپٹہ اسکے کندھے پر جھول رہا تھا۔۔۔

دائی طرف سے رخسار پھٹ چکا تھا جس سے بہتاخون ایزل کی تھوڑی اور شفاف گردان مرٹک رہا تھا۔۔

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی مگر اسے اس حال میں دیکھ شا میر بیگ
کی روح جیسے فنا ہونے کو تھی۔۔

ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔ تم اس لڑکی کے ساتھ راتیں گزارتے رہے ہو،، میرے وجود کو گندہ بولا تم نے۔۔۔ پہلی بار کوئی مرد ستارہ بائی کے کمرے سے اسے کی تذلیل کر کے نکلا۔۔۔

"تجھے کیا لگا تھا۔ کہ میں تجھے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گی۔۔۔

وہ نفرت سے شامیر کے بالوں کو دبوچے غرائی تھی۔

شامیر نے جڑے بھینج لیے۔

سر میں آئی چوٹ کے سبب اسے درد ہو رہا تھا۔

دیکھ آج تیری اس معشوقہ کے سامنے میں تیرے ساتھ رات گزاروں
گی۔ اور اسے بھی اس قابل نہیں چھوڑوں گی کہ یہ کسی کو اپنا منہ
"دکھائے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ستارہ بائی دھاڑی تھی ایک دم سے ایزل کے پاس جاتی وہ ایزل کے چہرے
پر ایک ساتھ جانے کتنے ہی تھپٹ جڑھ گئی۔۔۔
شامیر نفرت اور غصے سے کھولنے لگا۔۔۔ مگر درد کے سبب اس سے
بولنے نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

کیا ہو اور دھو رہا ہے تجھے، تو جانتی ہے ان سب میں تیر اکیا قصور ہے

تیرا یہ حسن آڑے آگیا ہے میرے اور میرے پیار کے -----
ایزل نام ہے ناں تیرا _____ جانتی ہے جب سے یہ ستمنگر تیرا نام لے کر
میرے پاس سے میری تذلیل کر کے بھاگا تھا۔
”اسی دن سے میرے تن بدن میں آگ لگی ہوئی ہے---
”اور اب اس آگ میں تختے جلاؤں گی میں ---

Zubi's Novel Zone

ستارہ نفتر بھرے لبھ میں پھنکاری، اور ایک دم سے ایزل کے بالوں کو اپنی مسٹھی میں جکڑ لیا۔

ایزل کی دل دہلا دینے والی چخنیں شامیر کو بلبلانے لگی۔۔۔
وہ حسین مرد خون سے لت پت کسی بھرے شیر کی طرح خود کو چھڑانے کی کوشش میں ہلاکاں ہو رہا تھا۔۔۔

ایزل کا نازک ترظیپتا وجود اسکے دل میں برچھیاں چلانے لگا۔۔۔

مگر وہ مجبور تھا کیونکہ اسکے ہاتھ اور پیر ان آدمیوں کی گرفت میں تھے جو ستارہ بائی کے ساتھ آئے تھے۔

سس ستارہ اس سے چھوڑ دو _____ ! "شامیر دھاڑا تھا مگر درد کے سبب الفاظ ٹھیک سے ادا نہیں ہو پائے تھے۔

ستارہ نے ابر واچکائے _____ ایزل کے بالوں کو ایک دم سے چھوڑ دیا۔۔۔

وہ سمجھ کر چلتی چند قدموں کے فاصلے زمین پر اوندھے منہ پڑے
شامیر کے پاس آئی۔۔۔

دیکھ شہزادے۔۔۔ یہ ستارہ تجھے جی جان سے چاہتی ہے۔۔۔ تو نہیں
جانتا کہ تجھے پانے کی خاطر میں کتنا ترٹپی ہوں۔۔۔ میں تجھے معاف کر
دلوں گی اپنی تذلیل۔۔۔ اس اس لڑکی کو بھی چھوڑ دوں گی۔۔۔ بس
”ایک بار ایک بار تو مجھے اپنالے۔۔۔
وہ اپنے ہاتھوں سے شامیر کے خوب رو چہرے کو چھوٹی کسی پاگل کی طرح
کہہ رہی تھی۔۔۔

شامیر کی بے چین نگاہیں ایزل کے گھٹٹلی بنے وجود پر اٹکی تھیں۔۔۔
شفاف ہاتھ پر انگلیوں کے سرخ نشانات واضح تھے۔۔۔
شامیر نے جبڑے بھنج لیے۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو مضبوطی
سے پسیوت کرتے وہ ضبط کی آخری انتہاء پر تھا۔۔۔
میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے لڑکیوں کی کمی نہیں جو تجھ جیسیوں کو منہ
”لگاؤں اور آج بھی وہی کہوں گا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو اس قابل ہی نہیں کہ شامیر پیگ تھے چھو کر خود کو گندہ کرے

11

وہ مدھو شی میں شامیر کے لبوں کو انگلیوں سے سہلا رہی تھی۔۔۔ جب
کانوں میں وہی نفرت آمیز پھنکار گو نجی۔۔۔

ستارہ نے ایک دم سے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس مرد کو دیکھا۔۔۔
جس کی نیلی آنکھوں میں سمندروں سا طوفان براپا تھا۔۔۔

66666661 _____ " "

"یہ حسن اس حسن کی وجہ سے تو مجھے انکار کر رہا ہے۔۔۔۔۔

وہ جانوروں کی طرح ایزل کو بالوں سے ٹھبیستہ شامیر کے رو برو لائی تھی۔--

ایزل درد کی شدت سے نیم بے ہو شگنگی کی کیفیت میں چلی گئی۔

دو پڑے اسکے کندھے سے کہیں پچھے ہی گر گیا تھا۔

شفاف گردن پر پڑی سلوٹ میں اس نیم روشنی میں بھی شامیر کو واضح دکھی تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"! یہ حسن نہیں یہ نور ہے شامیر بیگ کی آنکھوں کا نور
شامیر نے دونوں ہتھیلیاں فرش پر رکھتے اٹھنے کی کوشش کرتے غراہٹ
بھرے سرد لبجے میں کہا۔۔۔

وہ کھسلتا ایزل کی طرف بڑھا مگر پیچھے کھڑے ان ہٹے کٹے چیلوں نے اسکی
کمر کالا توں سے خشر کر دیا۔۔۔

وہ آنکھیں پیچیں ان کی مار کو سہہ رہا تھا۔۔۔

جبکہ ایزل کے حسین لب پھر پھر اڑا ہے تھے۔۔۔
حسین آنکھوں میں سے آنسوں بہتے جا رہے تھے۔۔۔

وہ شامیر کے پاس ہونا چاہتی تھی مگر بدن میں اٹھتی ٹیسوں کے سبب یہ
ممکن نہیں تھا۔۔۔

لا دے مجھے، تیری آنکھوں کے نور کو کہیں چہرہ دکھانے کے قابل چھوڑا
"تو کہنا۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

ستارہ بائی غصے سے کلستی آگے بڑھی اور موٹے سے بندے کے ہاتھ میں

موجود سفید شیشی چھین لی۔۔۔

شامیر کا دل پہلی بار اس قدر خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔

اس نے گردن موڑے اپنی طرف بڑھتی ستارہ کو دیکھا۔۔۔ لمحوں میں وہ

سمجھ گیا کہ وہ شیطان صفت عورت کیا کرنے والی ہے۔۔۔

"آج کے بعد یہ لڑکی کسی کو چہرے دکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔۔۔

ستارہ بائی نفرت سے پھنکاری اور اپنے غلیظ ارادے کو پورا کرنے کے سبب

وہ ایزل کے بالوں کو پکڑنے کو جھکی۔۔۔

جب ایک دم سے کسی آندھی طوفان کی طرح شامیر بیگ اس پر جھپٹا

ایزل کی دل دہلا دینے والی چینیں پورے فارم ہاؤس میں گونجئے لگیں۔۔۔

جب ایک دم سے اس پر شیر کی طرح جھپٹے شامیر نے ستارہ بائی کے ہاتھ

کے نیچے سے اسے پش کیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اس شیشی میں موجود تیز* اب شامیر کے بازو اور ستارہ کے چہرے پر گرا

تھا۔۔۔

ستارہ بائی ایک دم سے بلبلانے لگی۔۔۔ حسین چہرہ ایک دم سے مسخ ہوا

تھا۔۔۔

جبکہ ایزل کا چہرہ سفید پڑ گیا۔۔۔

وہ بکھرے سراپے سے ٹخنوں کے بل گری اس قیامت خیز منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

بائی کے ساتھ آئے اسکے آدمی خواس بافتہ سے اسکے آگے پچھے ہوئے

تھے۔۔۔

جب شامیر نے اپنی آہنی گرفت میں ایزل کے ہاتھ کو لیا۔۔۔ اور ایک دم سے بھاگنے لگا۔۔۔

ایزل کسی کٹی پتنگ کی طرح اس کے ساتھ کھینچی جا رہی تھی۔۔۔
جو پاگلوں کی طرح فارم ہاؤس سے نکلتا اس گھنے جنگل میں گم ہوا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

سیاہ بادلوں کے سبب ہر طرف گھرہ اندر ھیرا تھا۔۔۔
جانوروں کی خوفناک آوازیں چاروں اطراف سے گونج رہی تھی۔۔۔
شامیر کسی آوارہ مسافر کی طرح بس بھاگے جا رہا تھا۔۔۔
اس کا سانس بے حد تیز تھا۔۔۔ ماٹھے اور سر سے بہتاخون اسکی سفید
گردن میں جذب ہوتا جا رہا تھا۔۔۔
مگر اس پرواہ تھی۔ تو صرف اپنے ساتھ موجود اس لڑکی کی
"کیا ہوا۔۔۔؟"
ایزل کے رکنے پر وہ گھبراہٹ سے مرٹا اسکے چہرے کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔
وہ بول نہیں پائی بس آنسوں نہیں جا رہے تھے۔۔۔
شامیر نے آج سے پہلے اتنی بے بسی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔
اس لڑکی کے آنسوں اسے تکلیف سے بھی زیادہ اذیت دے رہے
تھے۔۔۔
شامیر نے ایک جھٹکے سے اسے کسی نازک سی گڑیا کی طرح گود میں
بھرا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور پھر سے اس اوپر نیچے راستوں میں دوڑنے لگا۔۔۔
ایزل اسکے سینے میں سردیے روئے جا رہی تھی۔۔۔
وہ کافی دور چلا آیا تھا مگر وہ جانتا تھا بائی کے کتنے پچھے ہی آتے ہونگے۔۔۔
اس کا۔ موبائل بھی گھر چھوٹ گیا تھا۔۔۔
ایک دم سے اسے تیز لائٹ اپنے آس پاس محسوس ہوئی۔۔۔
یقیناً وہ لوگ روشنی میں انہیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔۔
شامیر گھرے سانس بھرتے آگے پچھے دیکھنے لگا۔۔۔
تھوڑی دور، ہی ایک غار نماڈھلوان تھی۔۔۔
وہ بجائے اسکی طرف جانے کے اس سے مخالف سمت گیا۔۔۔
جہاں اسے پتھروں کے پچھے بنا ایک خول ساملا تھا۔۔۔ وہ اختیاط سے ایزل
کو وہاں بٹھائے۔۔۔
مٹی کھو دنے لگا۔۔۔ تھوڑی مشقت کے بعد وہ جگہ ان دونوں کے بیٹھنے
کے قابل ہو گئی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یہاں سے ان کا دکھ پانا کافی ناممکن تھا کیونکہ وہ ایک طرف سے اس

ڈھلوان کی دوسری سمت آگئے تھے۔۔۔

اٹھشش سب ٹھیک ہو جائے گا میں ہوں ناں

"پاس"

اپنی شارپ نگاہوں سے آس پاس کا جائزہ لیتے اسنے ایزل کے چہرے کو
ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے کہا۔۔۔

اپزیل مسلسل رورہی تھی --

--- ہے ہاتھ نج جل گیا --- خخون --- !"

ایزل کی نگاہیں جیسے ہی شامیر کے ہاتھ پر پڑی اسے یکدم سے تیز * اب یاد آپا تھا

اور پھر اسکے ماتھے سے بہتا خون دیکھ وہ آنکھیں پھیلائے بڑھانے لگی۔ ---

بکھرے سرا ہے میں وہ کوئی پاگل سی دکھ رہی تھی۔۔۔

شامیر نے نرمی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لپا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کچھ نہیں ہوا۔ میں ٹھیک ہوں ایزل ۔۔۔ سب کچھ ٹھیک

، ۲

شامیر نے تیز ہوتی سانسوں سے کھا تھا۔۔۔

قدموں کی چاپ اب قریب سے سنائی دے رہی تھی۔

پیغماں وہ لوگ قریب ہی تھے۔۔

هـ بـ شـ تـ

ایز ل اب بھی خوف سے اسکے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھ بڑھا رہی تھی ۔۔

جب شامیر نے اسکی کمر کو تھامے اسکے گود میں بھرا۔۔۔

اور ایک ہاتھ اسکے سر کے پچھے رکھتے وہ اسکے لبوں پر جھکتا اسکی آواز کا گلا

گھونٹ گیا۔۔۔

بیہیں کہیں ہو نگے ڈھونڈو، کسی بھی حالت میں انہیں ڈھونڈنا ہو گا

"ورنہ بائی ہمیں نہیں چھوڑے گی--

ان میں سے ایک بڑا تھا۔۔۔

شامیر کا سانس ایک دم سے رک گیا۔۔۔

جب اپنے سر کے اوپر کسی کے قدموں کو دھک محسوس ہوئی۔۔۔

ایزل اسکی گردن کو نوچتی اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی۔۔۔

شاید وہ چیننا چاہتی تھی۔۔۔

مگر شامیر نے اسکے لبوں پر گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک کو خود میں اتارتا وہ ہر بار طرح مدھوش ہونے

لگا۔۔۔ ایزل اسکی گرفت میں مچل رہی تھی۔۔۔

مگر شامیر کا کمر سہلا تابھاری ہاتھ ایزل کو پر سکون کرنے لگا۔۔۔

شامیر اسے نرمی سے چھورتا تھا۔۔۔ اسے اپنے لمس میں غافل کرتا وہ اس

صور تحال اس

خوفناک سچویشن سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اور شاید وہ اس میں کامیاب

بھی ہوا تھا۔۔۔

ایزل اب نارمل ہوئی تھی اب اسے مچلنے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے نرمی سے اسکے لبوں کو آزاد کرتے اسکی بہتی حسین آنکھوں کو
دیکھا۔۔۔

"ڈونٹ وری جب تک میں ہوں کوئی تمہیں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔
اپنی نیلی نگاہیں اس کی حسین آنکھوں میں گاڑھے وہ مضبوط لہجے میں
بولا۔۔۔

 تو ایز ل تھوڑی ری لیکس ہوئی۔۔۔
شامیر کی نگاہیں اسکے لرزتے سرخ ہو نٹوں پر اٹکی۔۔۔
اور ایک بار پھر سے وہ بے خود ہوتے اسکی سانسوں کو خود میں اتارنے
لگا۔۔۔

" ہم بچ جائیں گے شش شامیر

Zubi's Novel Zone

اپنی من مانی کرنے کے بعد وہ پچھے ہوا ایزل کے وجود کے گرد مضبوط
حصار باندھے اسکا سر سینے سے لگایا۔۔۔
"جب وہ بمشکل سے روتے ہوئے بولی۔۔۔

"ڈونٹ وری ہمیں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔
شامیر نے اسکی پیٹھ تھکلتے اسے دلا سہ دیا اور لب اسکی شفاف گردن پر
رکھے۔۔۔

ایزل اسکے لمس پر جی جان سے لرزی تھی۔
ابھی وہ پر سکون ہوتے کہ ایک تیز روشنی نے ان دونوں کے وجود کا احاطہ
کیا۔۔۔

شامیر، اور ایزل ایک دم سے وخشست زدہ ہوئے، ڈر سے ان کے وجود
سرد پڑ گئے۔۔۔

"کون ہے وہاں ____؟

ایک بھاری مردانہ آواز پر شامیر نے ایزل کے گرد گرفت سخت کر دی

--

سفید روشنی ان دونوں کے وجود پر پڑ رہی تھی۔

اششششش ری لیکس ____!" کسی کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ شامیر نے پینک ہوتی ایزل کے پیٹھ کو تھکتے سر گوشی کی ---

"! باہر نکلو تم لوگ

آواز میں برہمی عیاں تھی، وہ جو بھی تھا ان سے دو قدموں کے فاصلے پر رک گیا۔

شامیر نے تھوک نگتے حلق کو تر کیا۔۔

اور ایزل کا ہاتھ تھامے وہ کھڑا ہوا۔۔ اسے خود سے لگائے وہ دیوار کی طرح اسے خود میں چھپا گیا۔۔

"بھاگ کر آئے ہو دونوں

شامیر کے سر سے بہتے خون کو دیکھ وہ چلتا انکے قریب آتے پوچھنے لگا۔۔۔
من نہیں ہم اس وقت مصیبت میں ہیں ۔۔۔! ہمیں مدد کی ضرورت
ہے۔۔۔ یہ میری بیوی ہے اور اسکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں آپ پلیز ہمیں
"سیولی سڑک تک چھوڑ دیں

شامیر کو جب اندازہ ہوا کہ وہ بائی کا آدمی نہیں تو اسنے موڈ بانہ لجھ میں
گزارش کی۔

ایزل کا وجود بخار سے پھنک رہا تھا اور شاید کچھ ڈر کے سبب وہ بیمار پڑ رہی
تھی۔

سڑک تو کافی دور ہے اور جاتے جاتے صبح ہو جائے گی تم لوگ چلو میرے
"ساتھ آج رات میرے پاس رہنا۔۔۔؛

وہ بزرگ عورت ایزل کے وجود کو دیکھ متفلکر سی بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ایزل کے قریب ہوئی تو شامیر نے بلا ارادہ اپنا بازو حائل کرتے ایزل کو خود میں چھپایا۔۔۔

وہ عورت اسکی اختیاط پر گہرا مسکراتی۔۔۔

برخوردار نہیں کھاتی تمہاری گھروالی کو۔۔۔ بس بخار کی نوعیت دیکھنا

"چاہتی ہوں ۔۔۔"

وہ قریب ہوئی تو شامیر کو اندازہ ہوا کہ وہ مرد نہیں عورت ہے۔۔۔

وہ شرمندہ سا ہوا۔۔۔ گھیرا ڈھیلا کر دیا۔۔۔

اس عورت نے ایزل کی کلائی کو ٹھوڑا،

پھر اسکے ماتھے اور گردن کو چھووا۔۔۔

ہمہم ڈرگئی ہے بچی، اسی لئے بخار زور پکڑ گیا ہے۔

"خیر میری جھونپڑی پاس ہی ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔

ایزل بدک کر شامیر کی گردن میں منہ چھپانے لگی۔۔۔،

شامیر کی شرط کو مٹھیوں میں جکڑے وہ خوف سے آنکھیں پھیلانے اس

عورت کے ساتھ چلنے سے انکار کرنے لگی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

نہ نہیں جانا ____ ؟ "وہ بمشکل سے روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

شامیر نے اسکی کمر کو سہلا کیا۔

"! ____ کچھ نہیں ہو گا ایزل۔۔۔ میں ہوں ناں ساتھ

اپنی نیلی نگاہیں اسکی خوفزدہ آنکھوں میں گاڑھے وہ یقین دہانی کروانے لگا

--

ایزل نے لب بھینچ لیے، آنکھوں میں خوف تھا مگر وہ شامیر کے سوائے
اور کسی پر بھی اعتماد نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

جبھی اپنے نازک ہاتھ شامیر کے گرد پھیلائے وہ اپنی طرف سے حصار

بناتی اسکے سینے پر سر رکھ گئی،

اسکی اس چھوٹی سی حرکت نے مقابل کے دل کی دھڑکنیں لمبوں میں منشر
کیں۔۔۔

وہ ہونٹوں کو دانتوں تلے کچلتا اپنے منہ زور جذبات کو دبانے لگا۔

وہ عورت انہیں لیے، تھوڑی ہی دور موجود اپنی جھونپڑی میں گئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ہمارے پچھے کچھ آدمی لگے ہیں، یقیناً وہ یہاں بھی آئیں گے ہمیں

"ڈھونڈتے ہیں"

جھوپٹی میں قدم رکھتے ہی شامیر نے اس عورت کی پشت کو دیکھتے کہا تھا

--

جو جھوپٹی کے آخری کونے میں کھڑی کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔

"فکر مت کرو یہاں کوئی تمہیں ڈھونڈ نہیں پائے گا۔۔۔۔۔

اس عورت نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک دم سے کوئی پتھر ساتھا جسے
اسنے دبایا۔۔۔۔۔ جھوپٹی میں ایک دم زوردار پتھروں کے گرنے کی
آواز گو نجی۔۔۔۔۔

شامیر اور ایزل حیرت سے آگے پچھے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

گھبراو نہیں۔۔۔۔۔ میں اکیلی عورت تم لوگوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی چلو

"اندر آجائے" ہیں

ان کے چہروں کا خوف بھانپ کرو گہرہ مسکراتی۔۔۔۔۔

شامیر نے ایزل کی طرف دیکھ، سرا ثبات میں ہلا�ا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور اس عورت کے پیچھے ہی اس غار میں داخل ہوئے۔۔۔

وہ بالکل شاکڈرہ گیا تھا اس چھوٹی سی جھونپڑی کے اندر ایک ایسی غار تھی جو کسی کشادہ کمرے کا سامگماں دے رہی تھی۔۔۔

وہ کئی لمحوں تک ساکت سے رہ گئے۔۔۔

بچی کو بڑھاؤ بستر پر۔۔۔ تمہاری بھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگتی

!"

وہ عورت غار کے دروازے کو بند کرتی اب ایک طرف بنے چھوٹے سے پھٹے پر رکھی جڑی بوٹیوں کو ٹٹوں رہی تھی۔

شامیر نے ایزل کو بستر پر بڑھایا اور احتیاط سے اسکے پاؤں اٹھائے بستر پر رکھتے، اس نے ایک نظر اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

جو حد درجہ سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

شاید چھالے بن رہے تھے۔۔۔

سر میں بھی درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

" لگتا ہے بھگا کر لائے ہو لڑکی کو

Zubi's Novel Zone

سامنے بیٹھی عورت مسکرائی،

اٹھا کر لائی ہوئی عورتوں کے پچھے مرد اتنا خوار نہیں ہوا کرتے، کیا دل لگی
"کر رہے ہو---"

وہ اب جڑی بوٹیوں کو پیس رہی تھیں ساتھ ساتھ اس خوبرو لڑکے کو
نظروں کے حصار میں رکھتی وہ پہلی بار مسکرائی۔۔۔
وہ کوئی ایری غیری لڑکی نہیں شامیر بیگ کی بیوی ہے، کسی کی اتنی جرات
نہیں ہے کہ وہ میری بیوی کو ہاتھ تک لگائے !!"

Zubi's Novel Zone

اتنا جنون اچھا نہیں ہو تا بر خور دار، تخل سے کام لو، وہ بچی کہیں ڈر ہی ناں
جائے تم سے "وہ زمانہ شناس خاتون تھیں۔۔۔
مقابل کی آنکھوں میں موجود جنون کی بھڑکتی آگ کو دیکھو وہ تنبیہ کرنے
لگی۔

بچی سے کسے غرض ہے، مجھے بس وہ میرے پاس چاہیے، ہر حال میں،"
"بس اور کچھ نہیں"۔۔۔

وہ بالکل سپاٹ لبجے میں بولا، گردن ہلکی سے موڑے ایک نظر اس
ساحرہ کے حسین چہرے پر ڈالی،
جس کے رخسار پر خراشیں اور خون جما ہوا تھا۔

حسین غزالی آنکھیں روئے کے سبب سو جھی ہوئی تھی۔

شامیر نے بے ساختہ اپنے ہاتھ کی پشت سے ایزل کے نرم و ملائم گال کو
صاف کیا۔۔۔

آنکھوں میں یکدم سے سرخی تیرنے لگی۔۔۔

اس کا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی ستارہ بائی کی کھال ادھیر دیتا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سو جھے پوٹوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوتے وہ بے ساختہ جھکتے اپنے ہونٹ اسکی آنکھوں پر رکھتے بوسہ دیے پچھے ہٹا۔۔۔

خاصے بے شرم ہو ویسے میاں " وہ عورت ہاتھ میں تھامے جڑی بوٹیوں کے چھوٹے سے ڈبے کو پکڑے شامیر کو گھورتے بولی تھی۔ کوئی شک نہیں آپ کی بات میں،، مگر آپ کو ایسے دیکھنا نہیں چاہیے تھا آپ آنکھیں بند کر لیتیں "۔

وہ ناک سکوڑے گردن کو نفی میں جھٹکتے بد لخانی سے بولا۔۔۔ وہ عورت تملماً اٹھی۔

ارے حیاتِ تم میں نہیں،، یہ نہیں کہ پاس میں بزرگ عورت بیٹھی ہے کوئی " شرم و لخانی کرلوں،، سیدھا چھٹ گئے بیوی کے ساتھ "؛ وہ ذرا تیکھے لہجے میں اسے شرم دلانے والے انداز میں بولی اور ڈبے کو تھامے بستر کے قریب آئیں۔۔۔

اپنی بیوی کو کس کی ہے آپ کو تو نہیں کی۔۔۔ پھر آپ کیوں غصہ ہو
"رہی ہیں"؟

نیلی آنکھوں کو چھوٹا کیے، وہ اس عورت کو گھورتا ایزل کے نرم و ملائم ہاتھ
کو تھامے اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔۔۔

لا حول ولا قوت لگتا ہے شرم ختم ہو گئی ہے تم میں۔۔۔ جو اپنی
"دادی کی عمر کی عورت سے ایسی واہیات باتیں کر رہے ہو۔۔۔
وہ سخت تملائی، آج تک بہت سے بے شرم انسان دیکھے تھے انہوں نے
مگر سامنے بیٹھا شخص لا جواب لگا نہیں اس معاملے میں۔۔۔
شرم ختم نہیں ہوتی مجھ میں کیونکہ شروع دن سے ہی ناپید ہے مجھ
میں۔۔۔ اور آپ کو اگر اتنی ہی جلن ہو رہی ہے تو آئیں آپ کو بھی فار
ہیڈ کس دے دیتا ہوں۔۔۔ جانتا ہوں کافی خوبصورت ہوں میں اور زیادہ
کچھ نہیں تو آپ کو دادی تو بنا ہی سکتا ہوں"!

Zubi's Novel Zone

وہ کندھے اچکائے، نیلی آنکھوں میں بلا کی لاپرواہی سمیٹے بڑے دل سے
پیش کش کر رہا تھا۔۔۔

توبہ توبہ، یا اللہ کیا دن دیکھنے پڑ رہے ہیں، اگر اس معصوم پچی کا خیال ناں
ہوتا تو اسی وقت تم جیسے بے حیا کو دھکے دے کر نکال دیتی یہاں

" سے ۔۔۔
وہ کہاں کم تھیں،،، بنالگی لپٹی کے وہ اسے ٹھیک سے جھاڑ پلانے لگی۔۔۔
مجھے بھی کوئی شوق نہیں،، وہ تو بس مجبوری ہے یہاں رہنا۔۔۔ کیونکہ
میری بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں ।" ۔۔۔

وہ بجائے احسان ماننے کے، الٹا احسان جتا تاما تھے کو انگلی سے دبانے
لگا۔۔۔

سامنے کھڑی عورت نے سر کو تاسف سے نفی میں ہلا�ا۔۔۔
گھاؤ زیادہ گھرا نہیں۔۔۔ بس تین سے چار بار لیپ کرنا پڑے گا آرام مل
" جائے گا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اپنے جلے ہوئے بازو پر ٹھنڈک محسوس کرتے شامیر نے ایک دم سے

جب آنکھیں کھولی،،،

تو وہ بھوڑی عورت اسکے بازو پر اپنی بنائی دوالگارہی تھیں۔۔

شامیر ماتھے پر بل ڈالے انہیں دیکھے گیا۔

شامیر منہ کے زاویے بناتا اپنے سفید دودھیا بازو پر لگے، اس ہرے سے

لیپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ ایسٹ سے جلا ہے ایسے ٹھیک نہیں ہو گا۔۔

ناک چڑھائے کہتے اسنے ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔

"جس سے بھی جلا ہوا تھوڑی دیر میں درد ختم ہو جائے گا۔۔

شامیر بس انہیں دیکھتا رہ گیا۔۔

"ویسے ایک بات بتاؤ کیا کھاتے ہو _____ ؟

وہ اب اسکے ماتھے اور سر کر زخم پر مر جم لگارہی تھیں۔۔

"مطلوب _____ ؟

آنکھیں چھوٹی کیے اس نے جھنجھلاہٹ سے پوچھا۔۔

Zubi's Novel Zone

مطلوب یہ کہ اتنی چوٹیں آئی ہیں اور تم بنا رکے تقریر کیے جا رہے ہو،،

"کوئی اور ہوتا تو بے ہوش تو ضرور ہو چکا ہوتا۔۔۔

وہ بات کرتے اس کے خوب رو چھرے کو دیکھ لٹونٹ کرنے لگی۔

"آپ سیدھے سے بھی کہہ سکتی ہیں کہ میں کافی ڈھیٹ ہوں۔۔۔

شامیر نے انہیں گھورتے ہوئے جاتے ہوئے کہا۔۔۔

جیسے بتا رہا ہو کہ وہ ان کے کہے بغیر بھی ان کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"کافی سمجھدار ہو۔۔۔

وہ پھر سے ذرا سی مسکائی۔۔۔

"اسے میں لگادوں گا اب آپ آرام کریں۔۔۔

وہ ایزل کے چھرے کی طرف جاتے انکے ہاتھ کو تھامے آنکھیں چھوٹیں

کیے بولا۔۔۔

تو وہ گہرہ سانس بھرتے ہاتھ پچھے کھینچ گئی۔۔۔

"اگر کچھ چاہیے ہو تو بتا دینا۔۔۔ اور پنجی کا خیال رکھنا۔۔۔

وہ ہدایت کرتی وہاں سے باہر نکل گئی۔۔۔

شامیر نے ایک نظر بند ہوئے غار کے اس دروازے پر ڈالی۔۔۔
اور پھر خود کو خاموش نگاہوں سے گھورتی اس دلرباکو دیکھا۔۔۔
"کیا ہوا۔۔۔؟"

وہ شرارت سے مسکراتے ہاتھ ایزل کے دونوں اطراف رکھے، اسے
ناک ایزل کی چھوٹی سے سرخ ناک سے مس کی۔۔۔
ایزل نے لب بھینچ لیے۔۔۔

وہ جتنا اس شخص کو سمجھنے کی کوشش کرتی وہ اتنا ہی الجھتا جا رہا تھا۔۔۔
"درد تو نہیں ہو رہا کہیں۔۔۔"

وہ نظریں اسکے حسین وجود پر گھمائے، متفکر انہ لبجھ میں پوچھتے ایزل
کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

شامیر کی بھاری انگلیوں کی سر سراہٹ اپنے بالوں میں محسوس کرتے وہ
جی جان سے لرزی۔۔۔

حلق ایک دم سے خشک پڑنے لگا۔۔۔

"ایزل نے اسکے ہاتھ کو تھاما۔۔۔ مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

شامیر نے ایک نظر اپنے ہاتھ پر رکھے اس موہی کلائی کو گھورا اور پھر ایزل
"کی شفاف گردن سے سر کتی نگاہیں اسکے خدوخال میں اٹکی۔۔۔"

"شش شامیر پلیز

ایزل جی جان سے لرزی۔۔۔ مقابل کی آنکھوں کی تپش اسکے وجود کو
پسینے سے شرابور کرنے لگی۔۔۔

وہ فوراً سے رخ موڑے گھٹنے پیٹ سے لگائے خود میں سمت گئی۔۔۔

شامیر کو اسکی حرکت سخت ناگوار لگی۔۔۔

ایک نظر نیچے پڑے مرہم پر ڈالے۔۔۔ انسن جھکتے مرہم انگلی سے اپنے
گال پر لگایا۔۔۔

پھر اسی ہاتھ کو ایزل کی نازک کمر کے گرد باندھے، وہ اسے جھٹکے سے اپنی
طرف کھینچ گیا۔۔۔

"ششام

Zubi's Novel Zone

اُشششش مرہم لگانے دو _____؟ "اسکی آنکھوں میں اتر تاخمار ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سر سراہٹ دوڑا گیا۔۔۔

ایزل نے دفاع کے طور پر اپنے نازک ہاتھ مقابل کے کشادہ سینے پر رکھے

جنہیں وہ چومنتے پچھے کر گیا۔۔۔

ایزل کی دھڑکنیں ایک دم سے بے ترتیب ہوئی، جب مقابل نے اپنا ہلکی بڑھی بیسیر ڈوالا گال اسکے نازک گال سے رگڑا۔۔۔

وہ اسے دور کرنا چاہتی تھی مگر ہر بار کی طرح الفاظ جیسے گلے میں پھنس گئے تھے۔۔۔

کہیں اور چوت تو نہیں آئی _____! "وہ اسکے گال پر مرہم اپنے طریقے سے لگاتا مخمور لجھے میں پوچھنے لگا۔۔۔

ایزل نے مصنوعی غصے سے اسے پچھے کرتے گھورا۔۔۔

وہ اسے اپنادرد کھانا نہیں چاہتی تھی جبھی نذر بننے کی کوشش کی۔۔۔

"کیوں وہاں بھی گال سے مرہم لگاؤ گے۔۔۔؟

وہ بہرہ سے کہتی رخ پھیر گئی۔۔

نہیں لبوں سے لگاؤں گا۔۔۔ ویسے بھی یہ بے باکیاں ان ہونٹوں سے
"ہوں تو روح تک سرشاری اترے گی۔۔۔

وہ بھاری لبھ میں گھبیر سر گوشی کرتے ایزل کی گردن پر جھکا اپنے
ہونٹوں کا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔

اسکے بے باک جواب پر وہ سرتاپیر سرخ انگارہ ہوئی تھی۔۔۔
اسکی بڑھتی قربت سے سانسیں بھاری ہونے لگی۔۔۔

جبکہ وہ وقت، جگہ حالات ہر چیز سے بیگانہ اپنی ^{تششی} مثار ہاتھا۔۔۔

ششش شامیر "اپنے کندھے سے سرکتے مقابل کے ہونٹوں کے
لمس نے اسے تڑپا دیا تھا۔۔۔

وہ خوف سے اسے پکارتی ہاتھ پھر سے اسکے کشادہ سینے پر رکھ گئی۔۔۔
شامیر نے جن نگاہوں سے اسے دیکھا تھا ایزل کا وجود لرز کے رہ
گیا۔۔۔

وہ فوراً سے آنکھیں میچ گئی۔

اسکے حرکت پر شامیر کے ہونٹوں پر جاندار سی مسکر اہٹ رقص کرنے لگی--

ایک نظر ان لرزتی گلابی پنکھڑیوں پر ڈالے، وہ کسی پیا سے مسافر کی طرح جھکا اسکے ہونٹوں سے اپنی تشنگی مٹانے لگا--

تمہیں کھو دینے کا خوف میرے دل کی دھڑکنوں کو ابھی تک نارمل نہیں ہونے دے رہا ایزل شامیر بیگ تم تک پہنچتی ہر تکلیف کو شامیر بیگ سے گزر کر تم تک جانا ہو گا۔ تمہارے دل و دماغ تمہارے اس وجود "پر صرف میرا حق ہے، صرف اور صرف شامیر بیگ کا--
اسکے چہرے پر جا بجا اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے اسے سرد لبج میں ایزل کے کان میں سر گوشی کی--

جیسے وہ اسے باور کروار ہا ہو، اسے جتار ہا ہو کہ وہ کس کی ملکیت ہے--
ایزل آنکھیں پیچے گھرے سانس بھر رہی تھی--

Zubi's Novel Zone

خود سے بھونج ہتا محسوس کرتے وہ فوراً سے رخ پھیر گئی۔۔۔ شامیر نے

ایک نظر اپنے بائیس ہاتھ پر ڈالی۔۔۔

زخم سن ہو رہا تھا۔۔۔ اسے فوراً سے ایزل کی نازک کمر کے گرد اپنا ہاتھ
حاں کرتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

جو آنکھیں پھیلائے اسے گھورنے لگی۔۔۔

" گھورنا بند کرو " _____

شامیر نے ان حسین آنکھوں کا بو سہ لیتے محبت اور ذرا روعب سے کہا۔۔۔

ایزل دانت پیستے فوراً سے بستر پر پڑی چادر کو خود پر لپیٹنے لگی۔۔۔

اس کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ جانم۔۔۔ ویسے بھی اب مجھ سے پر دے کا

" گریز ضروری نہیں رہا۔۔۔ "

وہ چادر اسکے ہاتھ سے لیتے ایک بھرپور نگاہ اس دلکش وجود پر ڈالتا معنی
خیزی سے بولا۔۔۔

ایزل کا چہرہ شرم سے لال پڑ گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ابھی اس حادثے سے ٹھیک سے سنبھلی تک نہیں تھی اور یہاں یہ
شخص اسکی جان کا عذاب بنایا بیٹھا تھا۔۔

شامیر نے چادر اسکے ہاتھ سے لیتے دونوں پر ڈالی اور ایزل کے سر کو
کندھے پر رکھتے وہ نرمی سے اسکے بالوں کو سہلانے لگا۔۔

سو جاؤ اجازت ہے ____ ! " اسکے کان میں سر گوشی کرتا وہ ماٹھے پر اپنا
لمس چھوڑتے اسے پھر سے اپنے تنگ حصار میں قید کرتا آنکھیں موند
گیا۔۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے شامیر کے ہاتھ کو گھور رہی تھی۔۔۔
چند گھنٹے پہلے خود پر گزری قیامت کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے
سامنے چل رہی تھی۔

Zubi's Novel Zone

اگر شامیر اسے ناں بچاتا تو اس وقت اسکا چہرہ، وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

مگر اس خوب د مرد کا ہر بار اسے بچانا کسی ڈھال کی طرح اسکے سامنے آنا ایزل کے دل و دماغ میں ایک نئی ہلچل برپا کر رہا تھا۔
اگر وہ صرف اسے استعمال کر رہا تھا تو پھر کیوں بچایا اسے۔۔۔ کیوں اس پر آئی مصیبت کو خود پر لے لیا۔۔

وہ سورہاتھا، سوتے وقت بھی حسین نقوش تنہ ہوئے تھے،
مگر اس کا سونا ہی ایزل کے لئے غنیمت تھا۔۔
اپنے پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھ کو احتیاط سے خود سے ہٹاتی وہ بنا آہٹ کیے بستر سے اتری۔۔

ایک نگاہ اس سوئے ہوئے شہزادوں جیسے حسین مرد پر ڈالے وہ اس دروازے سے باہر نکلی۔۔

"سوئی نہیں تم۔۔۔۔۔

"حج جی نیند نہیں آرہی ۔۔۔۔۔

وہ انگلیاں چٹختے اس عورت کی پشت کو دیکھ بولی۔۔۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔۔۔

وہ کوئی قہوہ بنارہی تھی۔۔۔ لکڑیوں کی آگ پر۔۔۔۔۔ فوراً سے گردن
موڑے اس معصوم گڑیا کو دیکھ کہا۔۔۔

ایزل ہولے سے قدم اٹھاتی ان کے پاس گئی اور چھوٹے سے گدے پر
ان کے پاس بیٹھی اپنے گھٹنوں کے گردہاتھ باندھ گئی۔۔۔

"لواسے پی لو طاقت ملے گی۔۔۔۔۔

وہ ایزل کے حسین چہرے کو دیکھ بولی تو ایزل نے ایک نظر ان کے
چہرے پر ڈالی اور پھر احتیاط سے قہوہ تھام لیا۔۔۔

"بہت محبت کرتا ہے تمہارا شوہر تم سے،،،، بالکل پاگل ہے۔۔۔۔۔

وہ عورت ہستے ہوئے شامیر کو یاد کرتے بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو ایزل جو قہوے کا گھونٹ بھر رہی تھی اسے لگا کہ اس کا منہ کڑوا ہو گیا ہو

“”

محبت وہ زیر لب بڑ بڑاتی تھی سے ہنسی۔۔۔ تو اسکی آنکھوں میں
امڈتی اذیت دیکھ، وہ عورت چونگی۔

”محبت تو وہ بہت کرتا ہے مگر مجھ سے نہیں اپنی میگنیٹر سے ۔۔۔
ایزل نے قہوے کا پیالہ اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھتے لبوں پر مدھم سی
مسکراہٹ سجائے سر جھکائے ہی کہا تھا۔۔۔

وہ عورت حیرت زدہ ہوئیں۔۔۔

اچھا اگر اس کی زندگی میں کوئی اور عورت ہے تو اس نے تم سے شادی
کیوں کی۔۔۔

وہ گھری نگاہوں سے اس حیمن اڑکی کو دیکھتے پوچھنے لگی۔۔۔
گزرے وقت کے تلخ لمحات ایزل کی آنکھوں کے سامنے گزرنے لگے

۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"میرے حسن کو حاصل کرنے کی طلب میں اس نے یہ شادی کی---
وہ جھوٹ نہیں بول رہی تھی کیونکہ وہ اپنے اور شامیر کے رشتے کی
حقیقت یہی تصور کرتی تھی۔

"تو کیا طلب پوری نہیں ہوئی اس کی-----
وہ اب اٹھتی ایزل کے پاس بیٹھ گئی۔

ایزل کی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔ وہ نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے کھلتی
آنسوں کو روکنے کی کوشش کرنے لگی۔

شايدا بھی نہیں ہوئی۔۔۔ یا پھر شايدا سکی ضد پوری نہیں ہوئی۔۔۔

"خیر جلد ہی چھوڑ دے گا۔۔۔
وہ ہنسنے ہوئے آنکھوں میں آئی نمی کو بازو سے رگڑتے اس خاتون کو دیکھتے
بولی۔۔۔

جو سنجیدگی سے ایزل کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔

میرا نام مریم ہے۔۔۔ پچھلے دس سالوں سے اس جگہ رہتی ہوں۔۔۔
شوہر مر گیا تو اولاد نے اکیلا کر دیا تب سے ہی یہ جگہ میرا ٹھکانہ ہے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

میں نے دنیادیکھی ہے بیٹی، انسان کا چہرہ دیکھ کر اس کی نیت بتا دیتی
ہوں۔۔۔ وہ لمحے کور کی۔۔۔

ایزل یک ٹک انکے چہرے کو دیکھے گئی۔۔۔

وہ اندر لیٹا لڑکا، دیوانہ ہے تمہارا،،، تم شاید مانو نہیں،،، مگر اسکی آنکھوں
میں محبت نہیں جنون دیکھا ہے میں نے۔۔۔ اور
”میں دعویٰ سے کہتی ہوں وہ کبھی نہیں چھوڑے گا تمہیں۔۔۔

وہ مضبوط لبجے میں بولی اور ہاتھ ایزل کے کندھے پر رکھا۔۔۔

ایزل حیرت سے انہیں دیکھتی رہی اور پھر سرد سانس فضا کے سپرد کرتے
وہ رخ پھیر گئی۔۔۔

میں نے آج تک اس جیسا تیز دماغ اور بے باک انسان نہیں دیکھا۔۔۔

جانقی ہو،،، اسکا ہاتھ جس نوعیت سے جلا ہے اور جس نوعیت کی اسکے سر
پر چوت آئی ہے اسکی جگہ کوئی اور مرد ہوتا تو درد کی تاب نا لاتے بے
ہوش ہو چکا ہوتا۔۔۔

مگر یہ—"ایزل نگاہیں چرائیں۔"

جانشی تھی وہ سچ ہی کہہ رہی ہیں۔

مگر یہ لڑکا جانے کتنی دیر سے ہوش و حواس میں بھی رہا اور یہاں آتے ہی مجھ سے اچھا خاصہ جھگڑا بھی مول لیا۔

مجھے لگا تھا کہ وہ لڑکھڑائے گا، اگر بے ہوش نہیں ہوا تو کم از کم وہ تکلیف کے سبب جواب نہیں دے پائے گا۔ مگر میں حیران ہو گئی یہ "دیکھ کر کہ وہ ناصرف جواب دیتا رہا بلکہ مجھے لا جواب بھی کرتا رہا۔" ایزل کو وہ عورت بھی شامیر سے متاثر لگی۔

"جانشی ہوں میں۔" وہ ایسا ہی ہے۔

وہ پہلوں بدلتے بولی مطلب اسکا دل اچاٹ ہو چکا تھا وہ اب مزید شامیر نامہ نہیں سن سکتی تھی۔

بہت طاقتور جڑی بوٹی دی ہے اسے۔" صبح تک سوئے گا ایسا مجھے لگتا ہے۔

وہ ایزل کی سرد نگاہوں کو دیکھ نہیں۔

Zubi's Novel Zone

تمہیں اسی لئے بتا رہی ہوں۔۔۔ کیونکہ تم یہ جان لو کہ وہ لڑکا تمہیں
کسی بھی صورت نہیں چھوڑے گا۔۔۔ اسے چوت میں بھی تمہارا خیال
تھا۔۔۔

اور وہ تمہارے لئے لڑتا رہا مجھ سے۔۔۔ "حالانکہ میں ایک عورت
"ہوں۔۔۔

وہ سر کو نفی میں جھکلتے شامیر کو یاد کرتے ہنسی۔۔۔
وہ ایک برا انسان ہے اماں۔۔۔ شراب پیتا ہے، لڑکیوں کے ساتھ
راتیں گزارتا ہے، نماز، قرآن دین ان سب سے وہ دور ہے۔۔۔ مجھے
وہ میری شادی سے اٹھا کر لے آیا میرا باپ مر گیا اسی صدمے سے۔۔۔
مجھے حاصل کرنے کے لئے اسنے مجھ سے شادی کر لی۔۔۔ آپ کیسے کہہ
"سکتی ہیں کہ وہ ایک اچھا انسان ہے۔۔۔"

ایزل کا صبر ٹوٹ گیا۔۔۔ وہ ایک دم سے تیز لمحے میں غراتے ہوئے بوی

--

تو اماں ہنسنے لگی۔

Zubi's Novel Zone

دیکھو بیٹا۔۔۔ وہ برا انسان ہے یا اچھا مجھے اس کا علم نہیں،،، مگر میں اتنا ضرور جانتی ہوں۔۔۔

کہ جوڑے آسمان سے بنتے ہیں اگر وہ تمہیں اٹھا کر ناں لاتا تو بھی تم کسی ناں کسی وسیلے سے اسکی زندگی میں داخل ہو جاتی۔۔۔

تمہارے باپ مرا۔۔۔ تو یہ جان لو ان کی موت کا وقت مقرر تھا وجہ چاہے شامیر ہو گا۔۔۔ مگر جو وقت اللہ نے مقرر کر دیا ہے انسان تو کیا ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔۔۔ اسکی مرضی کے بغیر۔۔۔

اگر خدا نے اسے تمہارے مقدر میں لکھا ہے تو شاید وہ اسے راہ راست پر لانا چاہتا ہو۔۔۔ اور تمہیں وسیلہ بنایا گیا ہو۔۔۔ کہ تم اسے سدھارو۔۔۔ "میری باتوں پر غور ضرور کرنا میری بھی۔۔۔

اب جاؤ جا کر سو جاؤ،،، تمہیں پاس ناں پاتے وہ بے چین ہو جائے گا۔۔۔

اسے الجھن میں ڈالے وہ سر کو تھیکتے جگہ سے اٹھ گئی

Zubi's Novel Zone

جبکہ ایزل حالی نظر وں سے فرش کو گھورنے لگی ۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

" تھوڑی دیر رک جاتے تم لوگ _____ :

صحح کی پہلی کرن جیسے ہی آسمان پر اپنی روشنی بکھیرنے کو نکلی، ویسے ہی شامیر ایزل کو لیے اس عورت سے، وہاں سے جانے کی اجازت مانگنے کھڑا تھا۔۔۔

" رک جاتے مگر اس وقت جانا ضروری ہے ۔۔۔

نیلی آنکھوں میں سنجیدگی سموئے اسنے بے حد سختی سے کہتے انگلیاں ایزل کی نازک انگلیوں میں الجھائی۔۔۔
وہ کافی دیر سے خاموش تھی۔۔۔

" اور وجہ شامیر جانتا تھا شاید _____ "

Zubi's Novel Zone

سر---- "وہ جیسے ہی وہاں سے باہر نکلے،، اسکے باڈی گارڈز کا عملہ سانس رو کے باہر کھڑا املا--

شامیر نے ایک دم سے ایزل کے ہاتھ سے گرفت ڈھیلی کی۔۔۔
اور جھپٹتے ہوئے کسی چیل کی طرح وہ واقص کو گریبان سے تھام گیا۔۔۔
کہاں مر گئے تھے تم۔۔۔ جب کہا تھا کہ ایک منٹ کیلئے بھی غائب مت
۔۔۔ "ہونا۔۔۔

اسکے چہرے پر مکے جھٹڑ تا وہ غراتے ہوئے لبھ میں پوچھنے لگا۔۔۔

بے ساختہ ہی اپزد کی چیخ نکلی تھی۔

شامیر یا گلوں کی طرح و قاص کو مار رہا تھا۔۔

ایزل کاسانس حلق میں ہی دب گیا۔۔۔

شامیر کا پہ و خشی روپ اسکے رو نگٹنے کھڑے کر گیا تھا۔

Zubi's Novel Zone

و قاص کے منہ سے خون بہنے لگا تھا مگر وہ بنار کے اسے لاتوں مکوں سے
پیٹ رہا تھا۔

شامیر چھوڑا سے "روحان سے رہانا گیا تو وہ و قاص کے بچاؤ
کو نقج میں کو دا۔۔۔

سالے اب تجھے یاد آئی۔۔۔
تب کہاں تھا جب وہ عورت میری بیوی کو مارنا چاہ رہی تھی۔۔۔

"ہاں کہاں مرے تھے تم سب کے سب کے ؟

وہ و قاص کو چھوڑا ب روحان کو سیدھا ہوا۔۔۔

روحان کا چہرہ زرد پڑ گیا۔۔۔

جب مقابل کی غصے بھری نیلی نگاہیں اپنے وجود پر ٹکی پائیں

"دد دیکھ مم میں تبت تجھ سے ملنے آیا تھا۔۔۔

و و و و دیکھ بب بائی کو پکڑ لیا ہے میں نے !"

Zubi's Novel Zone

اس سے پہلے کہ شامیر کا بھاری ہاتھ اسکے جبڑے کو توڑتا وہ دبی دبی آواز

میں بول ستارہ بائی کی طرف اشارہ کر گیا۔۔۔

جو خون سے لت پت ہتھکڑی سے بند ہمی گھٹنوں کے بل بیٹھی تھی۔۔۔

اس کا چہرہ تیزاب سے بد شکل ہو چکا تھا۔۔۔

شامیر قہر برپیا تی نگاہوں سے بائی کے وجود کو گھورتا آگے بڑھا۔۔۔

"بیب بچاؤ پچھچھجھ"۔۔۔

بائی اسے اپنی طرف آتا دیکھ خوف سے کانپتے چلائی تھی۔۔۔

جبکہ ایزل تو بس آنسوں بھری نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

مریم اماں کی دی بڑی سی شال کے سبب اس کا نازک لرزتا و جو دسب کی

نظروں سے بچا ضرور تھا مگر سب کی نگاہیں اس بڑی سے چادر میں چھپی

لڑکی پر ٹکی تھی۔

جس کی وجہ سے شامیر بیگ اس قدر بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔

"میں نے کہا تھا تم سے۔۔۔ کہ میں تم جیسیوں کو منہ نہیں لگاتا۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

اب شامیر بھی اسکی طرح پنجوں کے بل اسکی طرف جھکا تھا۔۔۔
نیلی آنکھوں میں نفرت غصہ تھا،
”شش شامیر دیکھو۔۔۔؛

اسنے لمحوں میں پاس کھڑے گارڈ کے ہاتھ سے لوڈ گن چھینے بائی کے
ماٹھے کے پیچو پیچر کھی،،،

شامیر ڈونٹ ڈو دس۔۔۔ چھوڑوا سے
میجر شاویز سے نشانے میں لیے غراتے ہوئے بولے تھے۔

ایزل ایک دم سے اتنے زیادہ بندوں کو دیکھ گھبرائی۔۔۔
مریم اماں بھی جھونپڑی سے باہر آئی تھیں۔۔۔
ایزل کے کیپکا تے وجود کو سہارہ دیتے وہ خود بھی تشویش سے سارا منظر
دیکھنے لگیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اوہ،،، وات آپلیزینٹ سرپرائز،،، "یار آئیے آپ کی ہی کمی

تھی،،، ویکم باس _____"

وہ ہستے ہوئے طزر کرنے لگا۔۔۔

شاویز کی نظریں اسکے ہاتھ پر تھی۔۔۔

جو تیزی سے ٹریکر چڑھا گئا۔۔۔

" نوشامیر رک جاو _____"

وہ دھاڑے تھے مگر اسکی آنکھوں میں خون دیکھ انہیں اتنا اندازہ ضرور
ہوا تھا کہ وہ لڑکار کنے والا نہیں۔۔۔

توروک لیں _____ " وہ کندھے لا پرواہی سے اچکاتا ہنستا ہوا آنکھ ونک کر
گیا۔۔۔

فضا میں ایک دم سے گولی کی آواز گونجی۔۔۔

شامیر _____ روحان دھڑکتے دل سے اسکے کندھے سے ابلتنے خون کو
دیکھ چلا یا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جبکہ شامیر نے جڑے مضبوطی سے بھینجے ایک ساتھ جانے کتنے ہی فائر
"ستارہ بائی پر کیے ---
جودم توڑتی ایک طرف ڈھلک گئی ---
ڈونٹ موو میجر ----- جو کرنا تھا تم نے کر دیا۔۔۔ اب اگر سر کو کچھ ہوا تو
"تمہارا سر اڑا دوں گا ---
و قاص جو نیچے گرا ہوا تھا ---
میجر شاویز کو آگے بڑھتا دیکھا اسے پھرتی سے اٹھتے گن میجر کی کن پٹی پر
رکھی۔۔۔

شامیر گن کو بیلٹ میں لگائے، سرد نگاہوں سے میجر کو دیکھتا آگے بڑھا
اور اماں کے سینے سے لگی روئی ہوئی ایزل کو دور کیا۔۔۔
اششش ڈونٹ کرائے،،، "وہ اسکے آنسوں انگوٹھوں سے صاف کرتا
دھڑکتے دل سے بولا۔۔۔
ایزل ایک دم سے خوفزدہ سی ہوتے اس سے دور ہوئی۔۔۔

"ایزل واپس آؤ۔۔۔

اسے پیچھے کی طرف قدم اٹھاتا دیکھ شامیر دھاڑا تھا۔۔۔
مگر تب تک می مجر شاویز بڑی چالا کی سے وقاریں کو مارتے ایزل کو پکڑ چکے
تھے۔۔۔

میں نے کہا تھا شامیر تمہارے ساتھ اس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔
"اور اب میں اسے لے جا رہا ہوں۔"

تم نے آج تک اس کیس میں میری بہت مدد کی ہے اس لئے تمہیں زندہ
"چھوڑ رہا ہوں۔۔۔

ایزل کے بازو کو پکڑے وہ گن کارخ ایزل پر کرنے بولے۔۔۔
شامیر کسی وحشتی کی طرح ان پر لپکا۔۔۔ مگر تب تک روحان نے تیزی
سے اسکی گرد میں کوئی اننجیکشن لگایا۔۔۔

شامیر سرخون آلود نگاہوں سے مڑا، غصے، حیرت سے روحان کو دیکھنے
لگا۔۔۔

جو اسے سوری کر رہا تھا۔

شامیر ایک دم سے بے ہوش ہوتے اس کی طرف جھوٹ گیا۔۔۔

" اسے خفاظت سے گھر لے جاؤ،،، چلو بیٹا

ایک نظر شامیر کے بے ہوش وجود پر ڈالے۔ میجر ایزل سے مخاطب

" ہوئے۔۔۔

جو ابھی تک شامیر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہم تمہیں خفاظت سے اپنے پاس رکھیں گے ڈونٹ وری میں آرمی میں

" ہوں۔۔۔ چلو

میجر کے بلانے پر وہ فوراً سے ہوش کی دنیا میں لوٹی سر کو ہاں میں ہلاتی ان

کے پچھے ہی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

مجھے دے دو یہ لگ جائے گی تمہیں _____؛ "وہ بڑے سے چاقو کو دائیں
بائیں بڑی مہارت سے گھمار ہی تھی،
جبکہ نگاہیں ایل ای ڈی پر چلتے مناظر پر تھیں۔
جہاں کوئی مارشل آرٹ کے متعلق فلم چل رہی تھی۔
شامیر تیزی سے آگے بڑھا اس سے چاقو چھیننے لگا مگر وہ بضد تھی اور غصہ
بھی،"
فور آسے ہاتھ پیچھے کیا۔

"مجھے پر یکیس کرنی ہے چھوڑوا سے _____ ورنہ یہ لگ جائے گا۔
وہ بے چین ہوئی، جب شامیر کا ہاتھ اس چاقو کی نوک پر ٹکا۔
"نہیں تم کسی اور چیز سے پر یکیس کر سکتی ہو مگر اس سے نہیں _____؛
وہ سرد لبھ میں بولتا چاقو چھیننے لگا، جب ایزل نے اپنے ہاتھوں میں چاقو کو
جکڑا

Zubi's Novel Zone

شامیر کی آنکھیں حیرت سے پھیلی، جب اسکے ہاتھ سے بہتے خون کو دیکھا۔۔۔

شامیر میر "وہ کسی برے خواب کے زیر اثر تھا، جب روحان نے اسے دونوں کندھوں سے تھامے ہلایا۔۔۔ وہ یکدم سے چختا فوراً سے اٹھ بیٹھا۔۔۔" کیا ہوا تم ٹھیک ہو روحان کے چہرے پر واضح پریشانی تھی۔۔۔ شامیر گھرے سانس بھرتے آنکھیں مچ گیا۔۔۔ اسکا ذہن ہر سوچ سے مغلوق تھا۔۔۔ اپنے بازو پر کچھ سخت محسوس ہوا تو اسے نیلی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کو دیکھا

جہاں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔

ایک ایک کرتے سارے مناظر سے دھنڈ جھٹ گئی۔۔

ایزل کہاں ہے ____؟" اسنے خونخوار لبجے میں دھاڑتے روحان کی گردان
"کو گدی سے دبوچا۔۔۔

روحان کی آنکھیں باہر کوا بی،،،

روحان کو لگا تھا کہ شاید وہ اتنی جلدی اس لڑکی کو یاد نا کرے مگر وہ غلط
ثابت ہوا تھا۔۔۔

وہ ہوش میں۔ لوٹا پھر سے ایزل کا پوچھنے لگا۔۔۔
غوغنہ۔۔۔ "روحان کی آنکھوں سے پانی بہنے لگا۔۔۔ جسم ڈھیلا پڑنے
لگا تھا۔۔۔ جبکہ شامیر سر دنگا ہوں سے اسے آخری سانسیں بھرتا دیکھ
رہا تھا۔۔۔

شامیر چھوڑو اسے ____ "خمزہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔
سامنے کا دل دھلادینے والا منظر دیکھ وہ تڑپ اٹھا۔۔۔

شامیر کی گرفت سے روحان کو آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کرتا بالآخر
وہ تھوڑی دیر تک کامیاب ہو گیا۔۔۔

" وہ مر جائے گا میر بس کرو
اسے پھر سے روحان پر حملہ کرتے دیکھ خمزہ چلا یا تھا۔۔۔
تو مر جائے،، بس مجھے ایزل چاہیے بول اسے بتائے کہ اس میجر کے ساتھ
"مل کر کہاں چھپایا ہے اس نے میری ایزل کو۔۔۔

وہ کوئی مجنوں لگا تھا خمزہ کو۔۔۔ روحان نے اپنی گردن کو سہلا تا لمبے لمبے
سانس بھرتے نم نگاہوں سے اس بھرے شیر کو دیکھا۔

مم نن نہیں جانتا ! " روحان نے فوراً سے اپنی صفائی دی،،،
جس پر شامیر کو رتی برابر بھروسہ نہیں تھا۔

Zubi's Novel Zone

"میر میری جان _____؟ کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہو _____؟

تمینہ بیگم متفلکر سی اسکے کمرے میں شورستہ آئی تھیں۔

اب دیوار سے لگے روحان، اور کمرے کی بکھری حالت انہیں شامیر کے
موڈ کا کافی اچھے سے بتا گیا۔

جبھی وہ ہو نٹوں پر پیاری سی مسکراہٹ سجائے آگے بڑھی،،،

مجھے کسی سے بات نہیں کرنی،، جائیں یہاں سے سب

وہ خود پر ضبط کرتا چلا یا تھا۔۔۔

تمینہ بیگم آگے بڑھی، مگر خمزہ نے انہیں اشارے سے روک لیا۔

چاروناچار وہ غمزدہ سی کیفیت میں کمرے سے نکل آئیں

Z A I N A B R A J P O O T

"یصال کیا چل رہا ہے یہ سب ____؟

کیا امی کیا چل رہا ہے؟" وہ سامان پیک کر رہا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد اسکی ملتان کی فلاست تھی۔۔۔

برنس ڈیل کے سلسلے میں وہ ایک ہفتے کیلئے جانے والا تھا جب ذکیہ بیگم اسکے کمرے میں آئی۔۔۔

سفینہ تمہارے کمرے میں کیوں نہیں رہتی، دو ہفتے ہو چکے ہیں اسے آئے ہوئے اور وہ کنواری لڑکیوں کی طرح الگ سے کمرہ پکڑ کر بیٹھی

" ہے۔۔۔"

"میں نے کہا تھا تم سے کہ بہتر کرو اپنے تعلقات۔۔۔؛

وہ بہمی سے بولیں "یصال اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورنے لگا۔ امی اس کی اپنی زندگی ہے وہ جیسے مرضی رہے مجھے فرق نہیں پڑتا اور اپ بھی پلیز مجھے پریشان مت کریں اس حوالے سے"!

وہ اکھڑے ہوئے لبجے میں کہتا سامان پیک کرنے لگا۔

" کیوں کیوں فرق نہیں پڑتا تمہیں

اس کا کھر اجواب ذکیرہ کو آگ لگا گیا تھا۔

سنواتر کے یہ سب چونچے مجھے نہیں پسند،،، شادی تمہاری مرضی سے
کرمی ہے میں نے۔۔۔ اس وقت شوق چڑھا ہوا تھا بہت تواب رہو گھر
اور اپنی بیوی کو سنبھالو۔۔۔

ذرا جو فکر ہو تمہاری اولاد پیدا کرنے والی ہے۔۔۔ پورا پورا دن الٹیاں
کرتی رہتی ہے پچی، حالت دیکھو سوکھ کر کانٹا ہورہی ہے۔۔۔ اور تم،
"تمہیں تو دیودا س بننے سے فرصت نہیں۔۔۔

" امی ایسی کوئی بات نہیں پلیز

یصال انہیں ٹاپک سے ہٹا دیکھ جھنجھلا ہٹ سے بولا تھا۔۔۔

کیا امی۔۔۔ ارے سب جانتی ہوں، تیرے دماغ سے ابھی تک وہ
فتورن لٹر کی نہیں اتری ناں۔۔۔ میں جانتی ہوں تجھے ماں ہو تیری

"

Zubi's Novel Zone

"امی،،،، امی کیا کر رہی ہیں آپ پلیز میر اسامان واپس کریں۔۔۔۔
ذکیہ اسکا بیگ اٹھائے غصے سے لال بھجو کا ہوئی کمرے سے ہی نکل گئی
تھی۔۔۔۔

جبکہ یصال اکتا ہے ہوئے موڈ سے ان کے پیچھے ان کی منت سماجت کرتا
پھر رہا تھا۔

"چل رک اپنی بیوی کے پاس،، آج سے تم اس کے پاس رہو گے۔۔۔۔
یصال نے حیرت سے ذکیہ اور پھر بیڈ پر سیدھے ہوتے بیٹھتی سفینہ کو
دیکھا۔۔۔۔

امی مجھے ملتان جانا ہے آفس کے کام سے۔۔۔۔ میں واپس آؤں گا تو
"یہیں رہ لوں گا مگر ابھی کیلئے مجھے بیگ دیں
وہ جانتا تھا غصے اور جھگڑے سے کام نہیں بنے گا جبھی نرم لبھ میں کہا۔

Zubi's Novel Zone

اگر تم جاؤ گے تو سفینہ بھی ساتھ چلے گی اٹھو سامان باندھو اپنا سفینہ

"

وہ حکمیہ لجے میں بول سفینہ کو دیکھنے لگی۔۔

امی یہ کیا کرے گی میرے ساتھ ____ ! " یصال حیرت زده سا آنکھیں پھیلائے بولا۔۔

جبکہ سفینہ خود حیران و پریشان تھی۔

کیوں نہیں جا سکتی،،؟ ارے بڑھی ہوئی گئی ہوں میں ۔۔۔ مجھ سے نہیں سنبھالا جاتا اسے ۔۔۔ پورا دن الٹیاں کر کر ہلکاں ہوتی ہے اور مجھے بھی کرتی ہے ۔۔۔ تمہاری بیوی ہے تمہاری اولاد ہے ۔۔۔ سنبھالو

" اسے ۔۔۔

وہ ہاتھ جھاڑتے بولی۔

تو یصال نے آنکھیں پھیلائی۔۔

" امی ۔۔۔

Zubi's Novel Zone

منہ بند رکھو تم تو۔۔۔۔۔ چلو اٹھو اور سامان باندھو ورنہ مجھ سے برائے
کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

وہ سفینہ کو اچھے سے جھاڑ پلاتی کمرے سے ہی نکل گئی۔۔۔۔۔

"اسی میں رکھ لو اپنا ضروری سامان اور باہر آؤ مجھے نکلنا ہے"

یصال نے ایک نظر اسکی زر در نگت پر ڈالے بیگ فرش سے اٹھائے بیڈ پر
رکھتے کہا۔۔۔۔۔

جبکہ سفینہ بس سرد نگاہوں سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"ڈیڈ"

"میر تم،، پیٹا میری جان بیہاں کیا کر رہے ہو،،، تمہیں ہوش کب آیا؟
شامیر جو سب کے روکنے کے باوجود بھی میٹنگ روم میں جا پہنچا تھا۔

Zubi's Novel Zone

اسے وہاں دیکھ رضا ایک پل میں زرد پڑ گئے۔۔۔

ترڑپتے اسکے قریب آئے وہ اسے کاندھوں سے تھامے کر سی پر بٹھائے
اسکے خوب روچہرے کوہا تھے سے چھونے لگے۔

"میری جان تم، تم ٹھیک ہو، یہاں کیا کر رہے ہو، تمہاری طبیعت۔۔۔
وہ باپ تھے پچھلے سات دنوں سے اسکی حالت دیکھ وہ اندر ہی اندر تڑپ
رہے تھے۔۔۔

ایک ہفتے سے ڈاکٹر زاد سے میڈیسین کے زیر اثر بے ہوش رکھے ہوئے
تھے،

اور اب زیادہ دیر اسے بے ہوش رکھنا اس کی جان پر خطرہ تھا جبھی کل
رات سے اسے کوئی دوا یا نجکشنا نہیں لگایا گیا۔۔۔

اور نتیجہ اس وقت رضا کے سامنے تھا۔۔۔

ڈیڈ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ جانتے ہیں وہ آپ کا دوستِ مم مجبور وہ
میری ایزل کو لے گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ڈیڈ مجھے وہ چاہیے۔۔۔ "آپ فون کریں انہیں بولیں کہ شرافت سے
"میری بیوی کو گھر چھوڑ کر جائیں۔۔۔

وہ مجنوں بنا آنکھوں میں، جنون، ترپ لیے بڑی امید سے رضا کو دیکھ بولا
تھا۔۔۔

رضا نے لب بھینجے اپنی خوب رو بیٹے کو دیکھا جس کی حسین آنکھوں کے
نیچے حلقة پڑ رہے تھے۔۔۔
انہیں وہ شامیر بیگ نہیں کوئی عاشق لگا تھا۔۔۔

"آپ سب لوگ جائیں میٹنگ کل ہو گی۔
رضا نے خود پر گڑھی نگاہوں کے تعاقب میں وہاں کھڑے کلاسٹ سے
کہا جو کندھے اچکاتے وہاں سے نکل گئے۔
خود کر سی کھینچتے وہ اسکے قریب بیٹھے۔۔۔
ایزل اپنی مرضی سے گئی یے۔۔۔ میر

Zubi's Novel Zone

اس کا سفید ہاتھ تھامے وہ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے گویا

ہوئے۔۔۔

شامیر کی نگاہیں ساکت رہ گئی،

وہ بس حیرت و صدمے سے اپنے ڈیڈ کو دیکھتا رہا۔۔۔

ہاتھ کی انگلیوں میں لرزش تھی جنمیں وہ چھپانے کی کوشش کرتا ہاتھ کھینچ

گیا۔۔۔

یہ جھوٹ ہے۔۔۔ "دماغ کہہ رہا تھا کہ ہاں یہ سب سچ ہی تو تھا وہ تو

آگے ہی اس سے فرار چاہتی تھی۔۔۔

مگر دل۔۔۔؟ اس دل کا کیا کرتا جو اس لڑکی مخصوص ایک لڑکی کو سامنے

نا پاتے بے قرار تھا اتنا کہ اگر وہ شامیر بیگ کوناں ملتی تو دنیا کو تباہ کر

دینے کا جنون رکھتا تھا۔۔۔

"یہ سچ ہے اور تم بھی جانتے ہو"

رضانے اسکے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھا، گالوں پر ابھرتے حسین
گڑھے مزید گھرے ہوئے جب اسنے لبوں کو دانتوں تلے کچلا۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا ڈیڈ۔۔۔ میں بس اتنا جانتا ہوں کہ وہ ایزل شامیر
بیگ یے۔۔۔ میری بیوی، صرف میرا، شامیر بیگ کا حق ہے اس پر
۔۔۔ اور اسکی مرضی ہو یا پھر نہیں، وہ رہے گی تو میرے ساتھ
"ہی۔۔۔ وہ بھی تاعمر

اسکی آنکھوں میں ابلتا جنون دیکھ رضا بالکل سن سے رہ گئے،
وہ جواب دینا چاہتے تھے مگر الفاظ جیسے گڈ ڈڈ ہو گئے۔۔۔
"شامیر یہ پا گل پن ہے۔۔۔
وہ کرسی کولات مارتا بھرے ہوئے شیر کی طرح اٹھا۔۔۔
رضا کی آواز پر اسکے بھاری قدم تھے۔۔۔

نہیں ڈیڈ یہ پا گل پن نہیں، یہ ضد ہے یہ جنون ہے، اور وہ بھی کسی عام
انسان کا نہیں، شامیر رضا بیگ کا جنون، ایزل جاوید اختر۔۔۔ وہ توب

Zubi's Novel Zone

بھی میرے پاس تھی ڈیڈ جب وہ آنا نہیں چاہتی تھی اور اب جب وہ میری
ہے پوری طرح سے، تو پھر بھلا میں اسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔۔۔
"امبا سیبل۔۔۔۔۔"

وہ نچلے سرخ ہونٹ کو دانتوں تلے کچلتا جنون خیزی سے بولا۔۔۔۔۔
ہاتھ کی مٹھی کو مضبوطی سے جکڑ گیا۔۔۔۔۔
رضادم سادھے اسکی باتیں سنتے سناؤں کی ضد میں چلے گئے۔
آپ گھر جائیں ریسٹ کریں۔۔۔۔۔ اب میں تبھی واپس آؤں گا جب ایزل
"میرے ساتھ ہو گی۔۔۔۔۔"

وہ انہیں اچانک سے ہگ کرتا بولا۔۔۔۔۔
تورضانے بے بسی سے آنکھیں موندی۔۔۔۔۔
"تم نے قسم کھائی ہے میرا بڑھا پا خراب کرنے کی۔۔۔۔۔
وہ آنسوں کو حلق سے نگلتے بولے۔۔۔۔۔
تو شامیر کی حسین آنکھوں میں شرارۃ ابھری۔۔۔۔۔
ڈونٹ وری ڈیڈ آپ کو بھی پورا موقع دوں گا۔۔۔۔۔

--

بہت جلد آپ بھی اپنے گرینڈ سن یا گرینڈ ڈاٹر کے ساتھ مل کر میری "زندگی کو خراب کر سکیں گے۔۔۔

وہ ہستے ہوئے بے باکی سے بولا۔۔۔

تورضا کا چہرہ سرخ پڑا۔۔۔

بے شرم انسان۔۔۔" انہوں نے دانت پیستے اسکی کمر پر مکہ چڑھا۔۔۔ تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرا یا۔۔۔ "لو یو اینڈ ٹیک کئیر۔۔۔

وہ لمحوں میں رضا کی آنکھوں سے او جھل ہوا تھا۔۔۔ اور رضا اب بس اسکی سلامتی کیلئے دعا گو تھے۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"ایزل بیٹا کیا سوچ رہی ہو ؟

وہ کب سے ننگے پاؤں لان میں کھڑی کسی گھری سوچ میں ڈوبی تھی۔

شاویزا سے کب سے نوٹ کر رہے تھے۔۔

اب جب رہانا گیا تو خود ہی نپے اسکے پاس چلے آئے،

ایزل ان کی آواز پر ایک دم سے چونکی۔۔۔۔۔

نج جی انکل کچھ بھی نہیں ----، ”وہ ایک دم سے نظریں چڑاگئی

— 1 —

شاویز نے گہری نظر وں سے اسے دیکھا یقیناً وہ کچھ چھپا رہی تھی مگر انہوں نے کر دنا مناسب نہیں سمجھا۔

"تو باہر کیوں کھڑی ہو ٹھنڈا لگ جائے گی چلو میرا بچہ روم میں چلو۔۔۔

انہوں نے شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے کہا تو ایزل مسکرا بھی نا

سکی

وہ ایک ہفتے سے میجر شاپز اور ان کی بیوی کے ساتھ تھی۔۔

جو ایزل کا بہت اچھے سے خیال رکھ رہے تھے۔۔

مگر جانے کیوں دل اچاٹ ساتھا،

وہ اداس تو تھی ہی اب بے زار بھی ہونے لگی۔۔۔
"جی انکل گڈنائٹ۔۔۔
وہ واپس سے اپنے روم میں چلی آئی۔۔۔
روم کو لاک کرتے وہ بیڈ کو گھورنے لگی۔۔۔
اور پھر گھرے سانس بھرتے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔
تمہیں کھو دینے کا خوف میرے دل کی دھڑکنوں کو ابھی تک نارمل نہیں
ہونے دے رہا ایزل شامیر بیگ ۔۔۔ تم تک پہنچتی ہر تکلیف کو شامیر
بیگ سے گزر کر تم تک جانا ہو گا۔ تمہارے دل و دماغ تمہارے اس وجود
"پر صرف میرا حق ہے، صرف اور صرف شامیر بیگ کا۔۔۔
کانوں میں شامیر بیگ کی وہیں سر گوشیاں گونج رہی تھیں۔۔۔
جو ایک ہفتے سے اس کا چین سکون غرق کیے ہوئے تھیں۔۔۔
وہ آنکھوں کو اور بھی مضبوطی سے بند کرتے لیٹی رہی۔۔۔
مگر دماغ اور دل تو اسی۔۔۔ بے مہر پر اٹکا ہوا تھا جو ہوا میں بکھری آکسیجن کی
طرح اتنا عرصہ اسکی سانسوں سے بھی قریب تر رہا تھا۔۔۔

اور اب ایسا گم ہوا کہ واپس تک نا پلٹا۔۔۔
وہ لا شعوری طور پر شامیر کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔
مگر انا آڑے آرہی تھی۔۔۔
کیسے زبان سے اقرار کر لیتی۔۔۔
وہ کیوں آئے گا،،، اسکی طلب تو پوری ہو گئی۔۔۔
”اب تک تو بھول بھی گیا ہو گا کہ کوئی ایز ل بھی ہے۔۔۔
دماغ نے پھر سے دلیل دی تو دل بو جھل پڑ گیا۔۔۔
وہ حسین غذائی نگاہیں بستر پر ڈالے بس گم سم سی لیٹی رہی۔۔۔
کبھی جو بانہوں کا گھیرا اسے عذاب لگتا تھا۔۔۔
اب اسکی قربت اسکاناں ہونا بھی ایک عذاب لگ رہا تھا۔۔۔
وہ تھاتو سے کوئی ڈر نہیں تھا اسکی بانہوں میں چھپی وہ شیرنی بنی رہتی تھی
اور اب ڈر اس قدر حاوی رہتا کہ سکون سے سوپانا بھی محال تھا۔۔۔
اللہ پوچھئے تمہیں شامیر۔۔۔ اب کبھی شکل نہیں دکھاؤں گی۔۔۔ تم
”ہو، ہی گھٹیا انسان۔۔۔ اتنی جلدی بھول بھی گئے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ دل ہی دل میں آنسوں بہاتی اس بے مہر کو یاد کرتی رہی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہیلو مسٹر شاویز حسین اسپیکنگ !"

ہیلو شامیر بیگ ہیسر !"

میجر کافی خوشگوار مود میں چائے پی رہے تھے۔۔

فون کال کی دوسری جانب سے ابھرتی بھاری پر اسرار آواز پر ان کا اخبار
تھا ماہاتھ بے حس و حرکت ہو گیا۔

تم۔۔۔؛" اخبار چھوٹا میز کے نیچے جا گرا،،

جب میجر قدرے حیرانگی سے چیختے ہوئے بولے تھے۔۔۔

شامیر کی نیلی آنکھوں میں سرخی تیرنے لگی۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے، دیوار پر نصب بڑی سے گھٹری کی سوئیوں کو
گھور رہا تھا۔۔۔

"ارے واه پہچان لیا آپ نے تو _____؛

وہ داد دینے والے انداز میں بولا تو شاویز نے چشمہ اتارا۔۔۔

دیکھو شامیر،،،، تم ایک اچھے انسان ہو، اب یہ فضول کی ضد چھوڑ دو، تم
جانتے ہو کہ ایزل میرے پاس محفوظ ہے تو پھر اسے یہیں سکون سے
"رہنے دو،"

میجر اس کی ضد سے کافی اچھے سے واقف تھے فوراً سے کہا۔۔۔ تو مقابل
جڑے بھینچ گیا۔

Zubi's Novel Zone

وہ میستے ہوئے بولا،

تم کبھی بھی ایزل تک نہیں پہنچ سکتے تو فضول کی بحث اور ضد چھوڑ جبکہ مجر شاویز کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،

דב"ה

وہ تنہیٰ لمحے میں بولے--

جب کہ شامیر نے انکی بات سنتے ابھر واچکا پا۔۔

چیلنج مت کریں می مجرر ؟ "شامیر نے ٹوکا ---

"کہ اب کسے تم ایزل تک پہنچتے ہو،،،،؟

شاویز غصے سے جگہ سے کھڑے ہوتے چلائے تھے۔۔۔

! جبکہ شامیر ان کی باتوں پر بے اختیار ہنسا۔۔۔

یہ دھونس پسیے کی نہیں ہے، می مجریہ ضدیہ جنون ہے شامیر بیگ کا
۔۔۔ اب آپ سے اگلی ملاقات آپ کے گھر پر ہو گی، وہ بھی آمنے
سامنے، تب تک کیلئے خدا حافظ
وہ مسکراتا ہوا گویا ہوا۔۔۔
ساتھ ہی کال کٹ کر دی۔۔۔

"یہ اسے کیسے پتہ کہ میں نے ایزل کو اپنے گھر رکھا ہے۔۔۔؟
می مجرنے سوالیہ نگاہوں سے موبائل کی اسکرین کو دیکھتے خود کلامی
"کی۔۔۔

"اس کا مطلب وہ یہاں آتا ہو گا۔۔۔
گارڈز۔۔۔! وہ حواس باخنگی کی کیفیت سے چلائے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

انہیں فوری طور پر ایزل کو ساتھ لئے یہ جگہ چھوڑنی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

گاڑی نکال ۔۔۔۔! ” چابی روحان کی طرف اچھا لئے وہ ذرا سخت لبج

” میں بولا ۔۔۔۔

یار مجھے بخش دے، دیکھ کچھ دنوں میں میری شادی ہے ۔۔۔۔

”! منه سمجھادیا ہے تو نے مطلب تم نے ۔۔۔۔

شامیر کے گھورنے پر روحان نے فوراً سے تصحیح کی ۔۔

تیری وجہ سے وہ میجر میری ایزل کو مجھ سے چھین کر لے گیا تھا اور اب تو

” ہی اسے واپس لانے میں میری مدد کرے گا ۔۔۔۔

کک کیا مطلب ۔۔۔۔؟ ” روحان نے حیرت سے فق چہرے سے استفسار کیا۔

Zubi's Novel Zone

تو شامیر مسکرايا۔۔

مطلب کو چھوڑ تو بس گاڑی سٹارٹ کر !"

شامیر نے زور سے اس کا گال کھینچتے کہا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ
گاڑی کا ڈور کھولے اندر بیٹھا۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

انکل ہم اتنی ایم جنسی میں کھاں جا رہے ہیں۔۔۔ پلیز کچھ بتائیے تو
سمی ہی !"

ایزل کو گھبر اہٹ ہو رہی تھی، وہ کب سے میجر شاویز سے پوچھ رہی تھی

--

جو بس خاموشی سے گاڑی ڈرائیور کر رہے تھے۔۔۔

". بیٹا شامیر نے فون کیا تھا۔

وہ مرر سے اسے دیکھتے پریشانی سے گویا ہوئے ۔۔۔

تو ایزل کا دل تیزی سے دھڑکا ۔۔۔ ماتھے پر بکھرے بل سمٹے ۔۔۔

وہ نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے کھلتی میجر کو دیکھنے لگی ۔۔۔

اسنے چینچ کیا ہے کہ وہ آج رات تک تمہیں ڈھونڈ لے گا اور میں ایسا

. " ہر گز نہیں ہونے دوں گا ۔۔۔

میجر مضبوط لبھے میں بولتے سیل فون نکال کسی کو کال کرنے لگے ۔۔۔

جبکہ ایزل تو اس ستمگر کے چینچ کا سنتے ہی اپنی بے قابو دھڑکنوں کو شمار کر رہی تھی ۔۔۔

اسے تو لگا تھا کہ وہ خوب رو شخص شاید بھول چکا ہے اسے ۔۔۔ مگر اب جب

اسکے آنے کی خبر سنی تھی ۔۔۔

دل تو جیسے قابو میں ہی نہیں رہا تھا ۔۔۔

وہ نچلے ہونٹ کو کھلتے انگلیاں چٹھانے لگی ۔۔۔

اسے یاد تھا وہ منظر ۔۔۔ جب وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھا رہا تھا ۔۔۔

مگر ایزل نے نہیں تھا ماتھا۔۔۔

اس منظر کو سوچتے ہی ماتھے پر سینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔
وہ گھرے سانس بھرتی خود کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

"کیا وہ آئے گا۔۔۔"

ذہن نے سوال کیا، جب دل نے لہکتے حامی بھری تھی،،
کیا وہ اتنے وقت میں اس کے پا گل پن سے واقف نہیں ہو پائی تھی،،؟ کیا
اس کا آنا ایزل کی خواہش کے مطابق تھا۔

وہ سخت تزبدب میں گھری خود سے الجھی بیٹھی تھی۔۔

"حقیقتاً وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔؟
ایزل نے گھرے سانس بھرتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکا دیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

تم ڈھونڈو گے کیسے،،،؟ کیا میجر کے گھر یا کسی اپارٹمنٹ کا پتہ معلوم ہے کیونکہ ان حالات میں وہ تمہاری بیوی کو کہیں اور تور کھنے سے رہا۔

روحان نے گاڑی سیاہ تار کوں سے بنی سڑک پر دوڑاتے سوال کیا۔۔۔

"تو اس کے گھر کون جا رہا _____؟

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتا لاپرواہی سے ہنسا،

تورو حان چونک گیا۔

"کیا مطلب تو پھر ہم اسے ڈھونڈے گے کیسے۔۔۔؟

روحان نے صدمے کی سی کیفیت میں اسے دیکھا۔۔۔

"وہ خود ہمیں اپنے پاس لے جائے گا۔۔۔

اسکی نیلی آنکھوں میں عجیب سے چمک تھی، جسے روحان نہیں سمجھ پایا مگر وہ اتنا ضرور جانتا تھا۔

کہ شامیر سے جیت پانا ناممکن ہی تھا مطلب اس نے ضرور کچھ سوچا ہو گا۔

شامیر نے سیل فون موبائل سے نکالا۔۔۔

روحان اسے ہی دیکھ رہا تھا مگر پچپے سے ---

" کام کراپنا، یہاں سے لیفٹ لے

شامیر نے اسے سختی سے جھاڑا تو وہ گلا کھنکھارتا گاڑی کو بائیں طرف موڑ گیا۔۔۔

شامیر اسے ڈائریکشن بتا رہا تھا۔

اور روحان بس کسی روبوٹ کی طرح گاڑی کو دائیں سے بائیں موڑ رہا تھا۔۔۔

" بس یہیں روک دے

ایک نظر آسمان پر پھیلتی تاریکی پر ڈالے، شامیر نے چمکتی نگاہوں سے کہا۔

" کیا یہاں کہاں، اور تجھے کیسے پتہ کہ مجھ رہا ہے ؟

وہ تر چھپی نگاہوں سے شامیر کو گھورتے پوچھنے لگا ایک نگاہ اس سنسان سڑک پر ڈالی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تجھے یہ سب جاننے کی کوئی ضرورت نہیں تو بس پچھے سے کچھ ضروری
"سامان ہے وہ نکال لے، تیری بھا بھی کا ہے۔۔۔
روحان کے گال کو تھیکتے وہ نرمی سے کہتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔
روحان منہ بنائے گاڑی سے نکلا۔۔۔
اور ایک نگاہ خود سے دو قدم آگے چلتے اس خوب رو شخص پر ڈالے کندھے
اچکا گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اسے آئے ہوئے تھوڑی ہی دیر گز ری تھی۔۔۔
مود بہتر کرنے کی غرض سے وہ ابھی شاور لیتے اپنے سیاہ گداز بالوں کو
جھاڑتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔
سیاہ سوت میں اسکی سونے سے جگمگاتی رنگت بجلیاں گرار ہی تھی۔۔۔
وہ ٹاول سے بالوں کو خشک کرتی جیسے ہی روم کے وسط میں پہنچی۔۔۔
بالکونی کی طرف کھلتی کھڑکی پر کچھ کھٹکا سا محسوس ہوا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر وہ اپناو ہم گردانتے ٹاول کو صوف پر پھینکتی دوپٹہ اٹھانے لگی۔۔

جب اس بار واضح دستک ہوتی تھی۔۔

ایزل ایک دم سے خوف سے اچھلی۔۔

غذالی بڑی بڑی آنکھوں کو حیرت سے پھیلائے وہ کھڑکی کو گھورنے لگی۔

پہلا خیال ہی اس ستمگر کا آیا تھا۔۔۔

مگر پھر اسے میجر کی کہی بات یاد آئی۔۔

کہ شامیر چاہ کر بھی اس جگہ نہیں پہنچ سکتا۔۔۔

وہ اب کی بار مزید خوفزدہ ہوتی۔۔۔

کھڑکی پر اب کی بار دستک آگے سے زیادہ تیزی سے جاری تھی۔

جس کے سبب وہ بنا آہٹ کیے،، بیڈ سے کانپتے ہاتھوں سے دوپٹہ اٹھائے

دروازے کی طرف بڑھی۔۔۔

میجر شاویز نے اسے آگاہ کیا تھا کہ اس وقت وہ کسی بہت بڑے خطرے

میں ہے اسی لئے وہ اسے اپنے پاس خفاظت میں رکھ رہے ہیں۔۔

Zubi's Novel Zone

اور انہوں نے سختی سے تائید بھی کری تھی کہ کسی بھی قسم کی گٹ بڑھ محسوس کرتے ہی وہ سب سے پہلے میجر کو آگاہ کرے گی۔۔۔ اسی لئے وہ دبے قدموں سے کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔ اسے جیسے ہی رخ دروازے کی سمت کرتے لاک کھولنا چاہا۔۔۔ کسی سائے نے اسے تیزی سے چھپٹا۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

اففف جانم _____ ابھی تو بھاگم بھاگ والا کھیل ختم کر
دو !"

وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ ایزل کے حسین لبوں پر ہاتھ رکھے، دوسرا ہاتھ اسکی نازک سی کمر میں حائل کیے، ذرا شریر سے آنچ دیتے لبھ میں بولا۔

تو ایز ل کا سانس رک سا گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ حد سے زیادہ آنکھیں پھیلائے اپنے سامنے، بلکہ اپنے قریب موجود

شامیر کو دیکھنے لگی،،،

"کیا وہ سچ میں آیا تھا؟؟؟

ایزل کو اپنے دل کی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دینے لگیں۔۔۔

وہ پلکیں جھپکتی اس وجیہہ مرد کو دیکھئے گئی۔۔۔

جس کی بے قرار نگاہیں دلبرانہ انداز سے اس ساحرہ کے چہرے کا طواف
کر رہی تھیں۔۔۔

"اففف کافی ہٹ لگ رہی ہو،، آج تو کس سے کام نہیں چلنے والا۔۔۔

وہ ہاتھ اسکے ہونٹوں سے ہٹائے ایک دم سے اسکے ہونٹوں کو چھوتا پچھے

ہٹا اور ایزل کو کندھوں پر ڈالے واشر و میں گھسا۔۔۔

"شش شامیر پچھج چھوڑو۔۔۔؛

وہ ہوش میں لوٹی، خود کو اس پاگل شخص کے کندھوں پر پاتی خوف سے

بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ساتھ ساتھ اس کی پیٹھ پر مکے بر سار ہی تھی ۔۔

اٹھشش حساب کتاب بعد میں ہوں گے ابھی تورات باقی

۲۷

شامیر نے اسے نرمی سے کندھے سے اتارا۔۔۔ اور مخمور سے لہجے میں
کہتے ایزل کے حسین بیوں کو انگوٹھے سے چھوا۔۔۔

شش شام

لُنگ کول یہ نام اچھا ہے۔۔۔ آج سے یہی بلاوگی تم مجھے

!

شامیر کو جسے کچھ یاد آیا تھا۔۔

وہ ہاتھ ایزل کی گردن کے گرد لیئے اسکی پشت کو سینے سے لگا گیا۔۔۔

جو خوف سے گھرے سانس بھر رہی تھی۔۔

مگر وہ جانتی تھی اس نرمی کے پچھے چھپا جنون، غصہ کافی جان لیوا ہونے
والا تھا۔۔۔

"دودیکھو"

Zubi's Novel Zone

نہیں جانا،،،، پورا ایک ہفتہ سات گھنٹے اور چھبیس منٹ تم اس میجر

شاویز کے پاس رہی۔۔۔۔۔

"یعنی مجھ سے دور

وہ اسے بولنے سے روکتا اب اسکے کان میں سر گوشی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایزل کا وجود کیپکیا کے رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ کیا کرتی، کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی ایک آنسوں بہانے کا کام تھا جو

وہ بھر پور دل جمی سے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کہا تھا میں نے، تم کسی چیز کو چھوڑ مجھے برداشت نہیں۔۔۔۔۔ کیا

"اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔"

وہ سرد لب میں پھنکا رتا اسکے دو پٹے کو اتار دو را چھال گیا۔

ایزل نے لب مضبوطی سے میچے اپنی چینوں کا گلا گھونٹا۔۔۔۔۔

تمہارے وجود پر صرف میرا دیالباس ہونا چاہیے تو پھر انہیں پہننے کی کوئی

"ضرورت نہیں۔۔۔۔۔"

وہ جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کرتا پھنکا رہ ساتھ ہی شاور آن کر دیا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل حیرت سے کنگ اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھتی رہ گئی۔۔۔

جو آج کافی خطرناک ارادوں سے آیا تھا۔۔۔

"مم میں چنج کک۔۔۔

"بولومت صرف سنو۔۔۔:

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ پکڑو یہ شرط، اگلے دو منٹ میں ان کپڑوں کو اتار کر باہر آؤ۔۔۔

وہ اپنی پہنی شرط اتارے ایزل کے سامنے کرتے حکمیہ انداز میں بولا

--

تو ایزل کا دل خوف سے دھڑکا۔۔۔

وہ بے یقین سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جو آج حد رد جہ سرد مہر بناتھا۔

"! پہن لوگی یا پھر میں خود کروں یہ کام۔۔۔

اسے رو تاد کیجھ، شامیر کا دماغ گھوما تھا وہ دانت پستے تیزی سے اسکی طرف جھکا استفسار کرنے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تونا چاہتے ہوئے بھی ایزل نے اسکی شرط کو تھاما۔۔۔۔۔

"دیں لاسک مائی گلڈ گرل۔۔۔۔۔

وہ شدت سے اسکے گال کو چومتا و اشروم سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

تو ایزل نے تیزی سے کانپتے ہاتھوں سے دروازے کو بند کیا۔۔۔۔۔

اسے اب پچھتا و اہورہا تھا اپنی سوچ پر،، آخر کیوں وہ شامیر کا سوچتی رہی
اس کا انتظار کرتی رہی،،۔۔۔۔۔

جبکہ اس ظالم کو تو سوائے حکم چلانے کے کچھ آتا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

"میں باہر نہیں نکلوں گی۔۔۔۔۔

وہ سرخ آنکھوں کو ہاتھ سے رگڑتی واشروم کے دروازے کو گھوڑتے
جیسے خود کو یقین دلارہی تھی۔۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل اوپن دی ڈور : " وہ دروازے کے پاس کھڑا کب سے
اسکے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر ایزل کو باہر ناں آتا دیکھ وہ بے چینی سے دروازہ ناک کرتے اسے
پکارنے لگا۔۔۔

ایزل جو گھٹنوں میں سردیے دروازے سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی
ایک دم سے چہرہ گھٹنوں سے اٹھائے دروازے کو گھورا۔۔۔
"ایزل باہر آؤ ورنہ میں اندر آ جاؤں گا۔۔۔
جڑے بھینجے وہ دبے دبے لبجے میں پھنکارا، لبجے کو حتی الامکان طور پر
"دھیمار کھاتھا اسنے۔۔۔

"ایز۔۔۔"
وہ ایک بار پھر سے غصے سے دھاڑتا اس سے پہلے ہی دروازہ کھلا۔۔۔
"تم نے چنج کیوں نہیں کیا۔۔۔
اسے ابھی تک اسی لباس میں دیکھ وہ، ایزل کے بازو کو دبوچے غصے سے
پھنکارا۔۔۔

"وو نعم میں یہی نہیں پچھنہوں گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ نظریں جھکائے دھڑکتے دل کو قابو کرتے بولی تھی۔۔۔

شامیر نے ایک نگاہ اس حسین چہرے پر ڈالی، جورونے کے سبب سرخ ہو
چکا تھا۔۔۔

"اوکے ویٹ

وہ سرد سانس فضا کے سپرد کرتے ایزل کے آنسوں کو انگوٹھے پر چنتے
کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایزل نے فوراً سے فرش پر پڑا دوپٹہ اٹھائے خود پر لپیٹا۔۔۔

"سامان دے ۔۔۔"

کھڑکی کے پاس رکتے شامیر نے سرد لبج میں حکمیہ کہا۔۔۔

"ہیلو بھا بھی ۔۔۔"

روحان ہاتھ میں ڈھیروں شانگ بیگز تھامے کھڑا ہوا۔۔۔

تو نگاہیں ایزل پر پڑی وہ بتیسی دکھاتا پوری طرح سے کھل کر مسکرا یا،،،

اور ساتھ ہی ہیلو کہا۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے، ابڑواچکا یا۔۔۔

وووہ مطلب السلام علیکم بھا بھی _____ روحان نے فوراً سے بات بدی،
ہوائیاں اڑے چہرے سے کہا۔۔۔

"سامان دے۔۔۔

شامیر نے سر کو تاسف سے نفی میں جھکتی کہا تو روحان نے بیگزا سے
تھمائے۔۔۔

چل نکل یہاں سے نظر مت آنا یہاں _____؛

ایک نگاہ روحان کے اترے چہرے پر ڈالے، شامیر نے کہتے ساتھ ہی
کھڑکی زور سے بند کر دی۔۔۔

"لواس میں کچھ ڈریسز ہیں ایک پہنوا اور باہر آؤ

وہ کپڑوں کا بیگ ایزل کے سامنے کرتے بولا۔۔۔

تو ایزل نے خفانگا ہوں سے اسے گھورا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

لو----"شامیر نے لفظوں پر زور ڈالا، تو ایزل نے مرتے دل سے اس بیگ کو تھام لیا۔۔

اس بارناک نہیں کروں گا سیدھا اندر آؤں گا، تو جلدی سے چینچ کر لو "ورنہ، بعد میں اعتراض مت کرنا۔۔

وہ سینے پر ہاتھ باندھے، پرشوق نگاہوں سے اس نازک وجود کو نہارتا بولا۔۔

تو ایزل نے دھاڑکی آواز سے زور سے دروازہ بند کر دیا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"جی امی، پہنچ چکا ہوں ہو ٹل، خیال رکھوں گا اسکا۔۔
وہ کافی بے زاریت سے بولا تھا، کیونکہ ذکر یہ بیکم اسے دس منٹ سے سفینہ کا خیال رکھنے کی تائید کئے جا رہی تھیں۔۔

"اچھا ٹھیک ہے خدا خافظ بعد میں بات ہو گی۔۔

Zubi's Novel Zone

اس سے دروازہ کھول وہ کمرے میں داخل ہوا تو حالی کمرے کو دیکھ وہ
چونک سا گیا۔۔۔

وہ دن کے وقت ملتان پہنچے تھے،
سفینہ کو ہو ٹل میں چھوڑتا وہ ضروری میٹنگ کے سبب عجلت میں چلا گیا۔

اور اب جب واپس لوٹا تھا تو سفینہ روم میں کہیں بھی نہیں تھی۔۔

سقینہ۔

وہ اسے پکارتا دریسنگ روم میں داخل ہوا مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔

سُفْلَيْهُ " ١

واشروم میں بے ہوش پڑی سفینہ کو دیکھ بیصال ایک دم سے چینا تھا۔۔۔
اسکا سر اٹھائے اپنی گود میں رکھے وہ اسکا چہرہ تھیکنے لگا۔۔۔

جو ہوش و خرد سے بیگانہ تھی۔۔۔

"سفینہ آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔

وہ مسلسل اسکا چہرہ تھیکتا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

جو بھیگے لباس میں بخار سے تپ رہی تھی۔

اپنی لاپرواہی پر وہ دل ہی دل میں خود کو کوستا، اسے بانہوں میں اٹھائے

روم میں لایا۔۔۔

فوراً سے اسکا بھیگا لباس تبدیل کرتے اسے کمفرٹر اور ڈھانے،،، ہو ٹل کے سٹاف ایریا میں کال کرتے ڈاکٹر کو بلا نے کا کہا۔۔۔

اور خود بے چینی سے ٹھلتا وہ بار بار سفینہ کے زرد چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"نور رہو تم ورنہ،،،؛"

ایزل چینچ کرنے کے بعد دروازہ کھول جیسے ہی روم میں آئی،، شامیر کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ غصے بھرے لبجے میں سختی سے بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے آنکھیں پھیلائے، لال شارٹ فراک میں دمکتی اس نازک سی
گڑیا کو دیکھا، اور پھر اسکی چھوٹی سی نازک انگلی کو جو وہ
شامیر کی طرف اٹھائے ہوئے تھی،،،

اہہہ یار میں تو ڈر گیا،،، یار پلیز مجھے مت مارنا دیکھو میں تم سے دور رہوں
" گا :

وہ کمال مہارت سے اپنی نیلی آنکھوں میں شرارت لیے، ہاتھوں کو
معافی کی طرح جوڑتا منہ معصومیت سے سمجھائے بولا،،

میں مذاق نہیں کر رہی شامیر،،، چلے جاؤ یہاں سے
ایزل اسکی ایکٹنگ پر سخت تملکاتے ہوئے غرائی،،
" چلا جاؤں گا مگر تمہارے ساتھ ۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے سنجیدگی سے بولتا اپنے قدم آگے بڑھانے لگا۔
جب ایزل اسے اپنی طرف آتا دیکھ پچھے قدم اٹھانے لگی

"دد دیکھو۔۔۔۔۔

"دکھاؤ جانم

وہ پھرتی سے اسکے قریب ہوتا ایزل کی شہادت کی انگلی کو منہ میں ڈالے،
آنچ دیتی نگاہوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھنے لگا۔۔۔

چیحچھوڑو میری انگلی _____؛" ایزل کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا جب
اس خوبرو نوجوان کے منہ میں اپنی انگلی دبی پائی۔۔۔
شامیر نے اسکی کلائی کو جکڑتے گھوٹتے اسے کمر سے تھامے اوپر اٹھایا۔۔۔

"نو نوشامیر چھوڑو پلیز نو۔۔۔۔۔

ایزل ایک بار پھر سے خود کو اس ظالم کی گرفت میں پاتے اوپھی آواز میں
چلانے لگی۔۔۔

جبکہ وہ بنا دھیان دیے، اسے یو نہی اٹھائے وہ بیڈ پر سکھتا ایک پیر بیڈ پر
رکھ گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جانم یہ اپنا گھر نہیں،، جہاں سا وہ نڈ پروف سسٹم کی وجہ سے کوئی تمہاری
چیخ و پکار سن نا پائے۔۔۔ میجر سر آرام کر رہے ہوں گے،، ان کے
"آرام کا خیال کرنا چاہیے ہمیں۔۔۔

" تواب نوشور او کے

وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا جھکتے ایزل کے قریب بیٹھا، اسکے بیڈ سے اتنے
سے پہلے ہی اسے کمر سے تھامے سینے سے لگا گیا۔

میں اچھے سے جانتی ہوں کہ تمہیں ان کے آرام کا کتنا خیال ہے،، مجھے
"چھوڑ دو شامیر ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

ایزل کمر پر بند ہے اسکے ہاتھ کو کھولنے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔
جب شامیر نے سرد نگاہوں سے اسکے بالوں کو گھورتے جھٹکے سے اسکا رخ
اپنی طرف کیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ ایزل سنبھل پاتی،، مقابل اسکے لبوں کو قید کیے اپنی تشنگی
مٹانے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کا وجود اس اچانک افتاد پر بری طرح سے لرز پڑا
مگر شامیر کی گرفت سے نکل پانا کہاں ممکن تھا اس نازک سی جان کیلئے

وہ مد ہوشی کے عالم میں اسکی سانسوں کی مہک کو خود میں اتارتاد نیا جہاں
سے جیسے عافل ہونے لگا۔۔۔

مجھ سے دور جانے کی تمہاری ہرنی کوشش تمہیں پہلے سے بھی زیادہ
"میرے نزدیک کر دے گی۔۔۔

وہ ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھتے بے قرار نگاہوں سے اسکی زلفوں کو چھیڑتا
بہکے سے مخمور لبجے میں بولا،

کیا چاہتے ہو تم مجھ سے، چھوڑ دو میری جان پہلے کیا کم اذیت ناک
"بنادی ہے تم نے،، جان چھوڑ کیوں نہیں دیتے میری ؟

وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے، زار و قطار رو نے لگی۔

شامیر کی نیلی آنکھیں اسی پر ٹکی تھیں۔ نازک وجود رونے کے سبب لرز رہا
تھا اور شامیر بیگ کا ضبط جواب دینے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کیا اذیت دی ہے میں نے تمہیں، کیوں جان چھوڑ دوں میں، شادی کی
ہے تم سے۔۔۔ تمہارے بنا ایک منٹ سکون سے نہیں رہ سکتا،
تمہیں آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں میں ہر پل ہر لمحہ، اور تم ابھی
"بھی مجھ سے بھاگنا چاہتی ہو۔۔۔

وہ طیش سے دھاڑتا ہاتھ کا مکہ بنائے بیڈ پر مارتا گھرے سانس بھرنے لگا

تمہیں کیا لگتا ہے کہ مجھے کوئی شوق ہے جو بار بار تم سے ڈی گریٹ ہونے
کو پہنچ آتا ہوں۔۔۔ نہیں ایز ل جاوید اختر مجھے کوئی شوق نہیں، سنا تم
نے۔۔۔ بس ایڈ یکٹ ہو چکا ہوں میں تمہارا،، تمہارا آنکھوں سے
او جھل رہنا، میری سانسوں کو روک دیتا ہے۔۔۔

آئی سوری میں چھوڑ دوں گا تمہیں، اسی وقت اسی گھٹری، جب یہ عادت
"چھوٹ گئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا، کافی تیز لمحے میں بولا تھا۔ جب ایزل نے سرخ چہرے سے اسے نفرت سے دیکھ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

اچھا اسی وقت چھوڑ دو گے تم مجھے،، ہاں بولو کیا میں کوئی کھلونا ہوں، کیا کوئی پتھر کی گڑیا ہوں جس کے کوئی احساسات نہیں، جسے درد تکلیف نہیں ہوتی،،

کیا سوچ کر تم میرے قریب آئے، کیوں بڑھائی یہ نزدیکیاں،، جب میں اسے ہوس کا نام دوں تو تمہیں لفظ بیوی یاد آ جاتا ہے۔۔۔
اور اب اب کیا کر رہے ہو تم۔۔۔ بولو شامیر بیگ۔۔۔
تم ایک نمبر کے دو غلے انسان ہو، جس کا کوئی کریکٹر، کوئی کردار نہیں،،،،
تم مجھے کیا چھوڑو گے،،

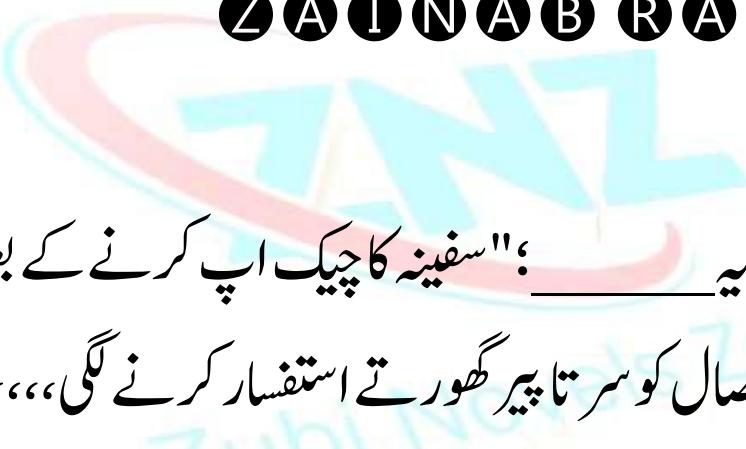
میں اب کسی بھی صورت تمہارے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں رہنے والی
"۔۔۔ شاید تم نے غلط جانا ہے مجھے۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

وہ غصے سے بھری شیر نی بنے، لال انگارہ چہرے لیے، شامیر کے لہو
چھلکاتے چہرے کو دیکھ ہونٹوں کو مضبوطی سے بھینختے اسے یکدم سے
پچھے کو دھکہ دے گئی۔۔

اس سے پہلے کہ شامیر سنبھلتا، وہ بھلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول
کمرے سے باہر بھاگی۔۔

ZAINAB RAJPOOT



آپ کی والف ہیں یہ _____؟ "سفینہ کا چیک اپ کرنے کے بعد
ڈاکٹر سنجیدگی سے یصال کو سرتاپیر گھورتے استفسار کرنے لگی،،،
جی ڈاکٹر کیا ہوا، ٹھیک تو ہے نا یہ _____! "یصال خشک لبou پر زبان
پھیرتا ہے چینی سے پوچھنے لگا۔

شی از پریگننٹ _____ آپ کی مسز شدید ڈپریشن میں ہیں،، اور بخار
" دیکھیں ان کو _____ کیا کوئی پر ابلم ہے۔۔؟

Zubi's Novel Zone

ڈاکٹر سوالیہ نگاہوں سے یصال کو گھورتے پوچھ رہی تھی۔

جس کا چہرہ لال بھجو کا ہوا تھا۔

"سوری ڈاکٹر دراصل میں کام-----"

دیکھیے مسٹر یصال----- کام تو ہر مرد کرتا ہے مگر اس کا مطلب ہرگز یہ
نہیں کہ آپ اپنی زندگی اپنے آنے والے بچے اپنی بیوی کو ہی بھول جائیں

--"

ڈاکٹرنے اسے آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

جواب سر جھکائے کھڑا تھا۔ ابھی ستارٹنگ پیریڈ ہے ابھی سے اپنی مسز کا
خیال رکھیں، انہیں ڈپریشن سے نکالیں،

" تاکہ اپ کا بچہ اور بیوی سیلحتی رہیں

اور اگر ایسا ناہ ہو تو میں آپ کو پہلے ہی وارن کر رہی ہوں، آپ کے بے
لب کا نجح پانا بے حد مشکل ہے-----

Zubi's Novel Zone

ڈاکٹر نے اسے حالات کی سگنیٹی سے آگاہ کیا۔۔۔ تو یصال کا دل ایک
دم سے خوف سے دھڑکا۔۔۔
وہ بے چینی سے سفینہ کو دیکھنے لگا۔ جس کے چہرے پر زندگی کی کوئی
رمق باقی نہیں تھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

وہ اندر صند تیزی سے سیر ھیوں کو عبور کرتی بھاگ رہی تھی۔
اندھیرے کے سبب اسے کچھ بھی خاص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔
مگر وہ کسی بھی طرح شامیر سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔
وہ نہیں جانتی تھی کہ می مجر شاویز کو نسے کمرے میں ہونگے۔۔۔
اور اس وقت وہ انہیں بلانے کے لئے رک کر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا
چاہتی تھی۔۔۔

یہ اس کی زندگی تھی، اپنا دفاع وہ خود کرنا چاہتی تھی اور یہی ایزل کی سب
سے بڑی غلطی تھی۔

وہ بیرونی گیٹ عبور کرتی اس اپارٹمنٹ سے باہر نکل آئی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

دائیں بائیں دیکھنے پر اسے سوائے سنسان سڑک کے اور کچھ ناں دکھاتھا

--

جب لبوں کو مضبوطی سے بیچ وہ دائی طرف جاتی سڑک پر نگے پاؤں
دور نے لگی ---

وہ بار بار مڑتی پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں شامیر بیگ اسکا پیچھاناں کر رہا ہو
--- ابھی وہ تھوڑی ہی دور پیچھی تھی جب وہ کسی چٹان سی مضبوط شے سے
ٹکرائی ---

دماغ ایک پل کو چکرا کر رہ گیا۔
اس سے پہلے کہ وہ گرتی مقابل نے اسے مضبوطی سے کمر سے دبوچ
گھیر انگ کر دیا۔ ---

ایزل نے خوف پر قابو پاتے جیسے کی آنکھیں کھولے سامنے دیکھا۔ ---
اپنے سامنے سرد تاثرات سے کھڑے اس خوب رو شخص کو دیکھ اس کے
اوسان خطا ہو گئے۔ ---

Zubi's Novel Zone

وہ بے یقینی حیرت سے سر کو نفی میں ہلانے لگی۔۔
جبکہ مقابل اسے بانہوں میں بھرے گھری مسکراہٹ سے مسکرا کر ایسا، ایز ل
کے سمجھنے سے پہلے ہی اسے گردن کی محسوس رگ کو دبایا،
وہ نازک سی لڑکی ہوش کھوتی مقابل کی بانہوں میں جھول گئی۔

ZAINAB RAJPOOT

لیٹی رہو،،، "وہ اٹھنے کی کوشش کرتے حیرانگی کے عالم میں ماتھے پر
بلڈالے ارد گرد یکھر رہی تھی،
جب اپنے قریب سے آواز آئی، سفینہ نے گردن موڑے اس خوبرو
شخص کو دیکھا۔

جو بظاہر لیپ طاپ میں مصروف تھا۔۔
وجود میں نقاہت سی چھائی تھی، وہ بے حد ہمت سے اٹھ بیٹھی،
سر میں عجیب فہم کا بھاری پن محسوس ہو رہا تھا،

Zubi's Novel Zone

اسنے سر کروان سے لگائے، انگلیوں سے دبایا۔۔

"میں نے کہا تھا کہ لیٹی رہو،"

وہ اب لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کرتے سینے پر ایک ہاتھ لیٹے اسے ترچھی
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سفینہ کو حیرت ہوئی، کہاں تو قع تھی کہ وہ اسے مخاطب کرے گا اتنا
عرصہ گزر چکا تھا مگر بلا نا تو دور وہ تو ایک غلط نگاہ تک نہیں ڈالتا تھا۔

"وو وہ پیاس لگی ہے،"

اسنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے جواز پیش کیا۔۔

یصال نے ایک نظر ڈارک چاکلیٹ کلر میں ملبوس اس سو گوار حسن پر
ڈالی، ممتاز کی الو ہی چمک تھی،

جو یصال اختر کی نگاہیں اس نازک سی لڑکی کے وجود پر چمٹ کر رہ گئی۔۔

"مم میں پی لیتی ہوں۔۔

سفینہ اپنے آپ پر اس کی تیز نگاہوں کو محسوس کرتے چڑھی گئی،
فوراً سے کہتے وہ خود ہی پانی پینے کو اٹھنے لگی،

Zubi's Novel Zone

جب مقابل بیٹھے اس حسین شخص نے فوراً سے کلائی سے تھاما۔

سفینہ کا دل زوروں سے دھڑکا تھا۔۔۔

وہ کئی لمحوں تک حیرت، سے اپنے سانوں لے ہاتھ کو اس کے سفید ہاتھ میں
چھپا دیکھتی رہی،

"میں لاتا ہوں۔۔۔"

یصال نے کہتے ساتھ ہی لیپ ٹاپ اٹھایا اور خود بھی جگہ سے اٹھا۔۔۔

وہ میز کی طرف بڑھا،

لیپ ٹاپ ایک سائنس پر رکھتے وہ پانی گلاس میں بھرنے لگا۔۔۔

سفینہ نے گھٹری پر نظر ڈالی، جورات کے دس بجاء ہی تھی،

اسے حیرت ہوئی، بھلا اتنا وقت گزر گیا اور وہ واشر و میں گئی تھی، پھر
کیا ہوا تھا۔۔۔

"پانی،"

وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم سم تھی کہ کب وہ اسکے پاس آیا وہ محسوس
ہی نا کر سکی۔۔۔

"شکریہ"

سفینہ نے پانی ایک ہی گھونٹ میں ختم کرتے اسے پانی کا گلاس تھما دیا۔۔
جسے وہ تھامتے ایک سنجیدہ نگاہ سفینہ پر ڈالے گلاس میز پر رکھتے واپس بیڈ
پر آتے لیٹ گیا۔۔

یصال " تھوڑی دیر بعد یصال نے اسے کمر سے تھامے اپنی
طرف کھینچا، جو کسی کٹی شاخ کی طرح اسکی بانہوں میں جھول گئی۔
میصال "

یصال نے بھکی نگاہیں سفینہ کے سرخ چہرے پر ڈالے، اسکی پیشانی پر
، ہونٹ رکھے
سفینہ آنکھیں مضبوطی سے مچ گئی،،،

" یصال پلیز

وہ ایک دم سے اس پر حاوی ہوا، دوپٹہ اسکی گردن سے اتارتے جھکتے اپنے
تشنه لب اسکی گردن پر رکھے،،،
جب وہ محلتی ہوئی خوف سے منمنائی،،،

جبکہ مقابل مدھو شی کے عالم میں اسکی سانسوں کو قید کرتے اسے بنا کچھ
بولنے کا موقع دیے آج پورے ہوش و حواس میں اسکی روح تک قابض
ہوتا، اپنے اور اسکے درمیان حائل اس دیوار کو گرانے لگا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

آنکھوں میں پڑتی تیز روشنی کے سبب،، وہ بے چین ہوتی کسماتے
ہوئے آنکھیں کھول گئی۔۔۔
کئی لمحوں تک غائب دماغی سے وہ چھت کو گھورتی رہی،،، جب گزری
رات کا ایک ایک لمحہ اسکی غزالی آنکھوں کے سامنے لہرایا،
اور پھر گردن پر اسکا ہاتھ،،
وہ گھرے سانس بھرتی،، ایک دم سے اٹھ بیٹھی۔

Zubi's Novel Zone

آں آں ری لیکس _____؛ ”ایزل یک دم سے بیڈ سے اتری جب اپنی

پشت سے مقابل کی مسروری آواز گو نجی،،

وہ خونخوار تیور لیے جھٹکے سے مڑی،

دروازہ کھولو،،، ”وہ سر دنگا ہوں سے بپھری شیر نی بنی غرائی تھی۔۔

جبکہ مقابل پر سکون سے انداز میں ٹانگ پر طانگ چڑھائے ہاتھ میں

پکڑے کو لڈ ڈرنک کے گلاس سے سپ لے رہا تھا۔

کیا ہو اپکھ کہا جنم؟" وہ کان کھجاتا اداکاری کرنے کی کوشش کرنے

一

جس پر ایزل کو مزید غصہ آیا تھا۔

دیکھو شامیر جو بھی ہوا، میں سب کچھ یہیں ختم کر دوں گی، نا تو تم مجھے

"جانا ہے ---

اپنے سرخ لبوں پر زبان پھیرتی وہ بمشکل سے اپنے غصے پر قابو پانے کی
کوشش کرتے صح جوانداز میں بولی۔۔۔

یہ تو ناممکن ہے جان بہار _____؛ "وہ گلاس کو پاس پڑے میز پر رکھتے
ایک دم سے کھڑا ہوا،
دونوں پاکٹ میں ہاتھ ڈالتا آگے بڑھتے ہوئے بولا۔
جب وہ لٹر کی پیچھے کو قدم اٹھائے غصے سے اسے گھورنے لگی۔
سرخ رنگ کی شارت فرماک زیب تن کیے، گھنے سیاہ بال جو دونوں
کندھوں پر بکھیرے،
وہ خود سے لاپرواہ مقابل کے دل پر بجلیاں گرار ہی تھی۔

جانشی ہو کتنا ضبط کیے رکھا پوری رات، جب حق ہوتے ہوئے بھی خود کو
تمہیں چھونے سے باذر کھنا پڑا۔۔۔
وہ قدم در قدم اٹھائے اسکے قریب تر ہوتا گیا تھا۔
اسکے لمحے میں پہاں بے قراری پر ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں سر سراہٹ
سی دوڑی،
وہ مضبوطی سے مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

ویسے مجھے ایک بات سمجھ میں نہیں آئی جانم _____ کہتے ساتھ ہی
ا سنے ہاتھ ایزل کے دائیں بائیں رکھے، اسکے چہرے پر پھونک ماری
۔۔۔ ایزل نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

جب تم مجھے چھوڑ ہی دینا چاہتی ہو تو میرے الفاظ، مطلب میرا یہ کہنا کہ
میں دل بھرتے ہی تمہیں چھوڑ دوں گا کیوں اذیت دیتا ہے تمہیں
۔۔۔

ایزل جو غصے سے کھڑی تھی، اس کے اچانک سے ایسے سوال پر ایزل
حیرت سے اس حسین مرد کو دیکھنے لگی۔

جس کی سانسیں ایزل کے چہرے کو جھلسار ہی تھی۔

وہ سرخ انگارہ ہوئی رخ موڑ گئی۔۔۔ جب شامیر نے نرمی سے اسکے چہرے
کو ہاتھ میں بھرتے رخ اپنی طرف کیا۔

"کیونکہ تم خود مجھ سے دور نہیں جانا چاہتی۔۔۔

وہ مخمور سے لبھ میں کہتا ایزل کی تھوڑی کو ہونٹوں سے چھوتا اسکے گال
پر لب رکھ گیا۔

Zubi's Novel Zone

"نن نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ تم دد در رہو ۔۔۔"

وہ گھبر اہٹ پر قابو پاتی اپنا چہرہ اسکا ہاتھ سے چھڑائے بولی۔۔۔

جانتی ہو مجھے کریکٹر لیس، دوغلا، اور گھٹیا انسان یہ سب کہنے کی ہمت اگر کسی نے کی ہے وہ بھی بار بار، ایک بار نہیں، تو وہ صرف تم ہو،،، اور

تمہارے منہ سے نکلے یہ الفاظ مجھے تکلیف سے زیادہ لطف دینے لگے ہیں

"اب۔۔۔ تو دور ہونے یادور جانے کی توبات ہی نہیں اٹھتی۔۔۔"

شامیر کہتے ساتھ ہی خود ہی دو قدم پیچھے ہٹا، ایک بھر پور نگاہ اس نازک سی لڑکی پر ڈال اسنے ماتھے کو انگلی سے کھجایا۔۔۔

اگر تو تمہیں لگتا ہے کہ تم ایسی حرکتوں سے مجھے ٹارچ کر لو گے تو تمہاری

بھول ہے۔۔۔ مجھے نا تو تمہاری ایڈیکشن بننا ہے، اور نا، ہی تمہاری

ضرورت کا سامان جو جب دل بھرا کوڑے کی طرح اٹھا کر پھینک

"دیا۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

وہ لال بھبو کا چہرہ لیے پھنکاری، آنسوں کا پھندائے گلے سے نگلنے کو گھرے سانس بھرنے لگی۔ حقیقتاً سے ہر بار کی طرح شامیر کے کہے یہ الفاظ اذیت دے رہے تھے۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہہ پاتی شامیر نے جھٹکے سے کمر سے تھامے اپنے نزدیک کیا۔۔۔۔۔

اگر تو تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری زندگی میں شامیر بیگ کے سوا کوئی اور مرد آسکتا ہے تو میں تمہیں بتا دوں،، شامیر بیگ تمہاری زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد ہے۔۔۔۔۔

"جو تمہارے وجود سے لے کر تمہاری روح تک کامال ک ہے۔۔۔۔۔ آج کل، یا پھر بعد میں کبھی۔۔۔۔۔ شامیر بیگ تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑنے والا،،،، ہاں مگر میرے لفظوں کے بعد جوری ایکشن مجھے دیکھنے کو ملا۔۔۔۔۔ اس نے تودل کو ایک نئی اہم دے دی ہے۔۔۔۔۔

تمہارے بدن کی اس عجیب سے دل فریب سی خوشبو نے مجھے پا گل بنادیا " ہے۔ اتنا کہ اس خوشبو سے دور رہ پانا اب میرے لیے ناممکن ہے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ مخمور سے بہکے ہوئے سے لبھے میں اسکے کان میں سر گوشیاں کرتا
اپنے لفظوں کا سحر اس نازک کی لڑکی کے گرد کسی دھاگے کی طرح باندھ
رہا تھا۔۔۔

ایزل کے سفید نازک ہاتھ مقابل کے کشادہ سینے پر تھے۔
شامیر نے اسے نرمی سے بانہوں میں اٹھایا،
ایزل انکھیں مضبوطی سے موند گئی۔۔۔
کیا کہتی،، کچھ کہنے کا موقع ہی کہاں دیتا تھا وہ ستمگر۔۔۔
اور اب تو یہ باغی دل، اس میں دھڑکتی بغاوت کرتی دھڑکنیں بھی اس کی
کہی ہربات پر ایمان لانے کو بے تاب تھیں۔۔۔
وہ جا بجا اپنے لمس سے اسے مہر کاتا،، دور ہوا۔۔۔
ایزل نے گھرے سانس بھرتے آنکھیں کھولی۔۔۔
تو بیڈ کے قریب کھڑا وہ خوب رو شخص معنی خیزی سے مسکرا رہا تھا۔۔۔
وہ سخت شرمندہ اور خجل سی ہوئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک سرپرائز ہے تمہارے لئے، تم جلدی سے چنچ کر کے باہر آؤ،
آئیں بی ویٹنگ !"

ایک خوبصورت ساڈر لیس اسکے پاس بیڈ پر رکھتے وہ گھٹنہ بیڈ پر رکھتے جھکا
اور نرمی سے پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتے روم سے نکلا۔۔۔
ایزل کافی دیر تک دروازے کو گھورتی اپنی پیشانی کو چھونے لگی۔۔۔
جہاں ابھی تک اسکے ہونٹوں کا لمس ویسے ہی مہک رہا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"جی سر آپ نے بلا�ا۔۔۔

"ہاں سر تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔

مگر کیوں ابھی تو وقت ہے میں ایزل کو ڈھونڈ لوں گا۔۔۔" مقابل نے فوراً
سے کہا۔۔۔

اسے لگاشايد وہ اسے انکار کرنے والے تھے۔۔۔

جو بھی کہنا ہے سر سے کہنا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جاو اندر--- "کہتے ساتھ ہی سیکیورٹی گارڈ نے دروازہ کھولا۔

مقابل ماتھے پر بل ڈالے اس عالیشان سے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

"تو تم ہو جو اس لڑکی کو پیش کرنے والے تھے ؟

مشروب پینے کیتھیو نے اسے سرتاپیر گھورا۔۔۔۔۔

"جی بہت جلد وہ آپ کی قید میں ہو گی۔۔۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ اب سے تم اس کیس سے آزاد ہو۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اب ہماری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔

یہ لوپسے۔۔۔۔۔ "کیتھو نے پسے اسکے پاؤں میں پھینکے۔۔۔۔۔

اٹھاؤ اور یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔۔۔ اب سے نا تم مجھے جانتے ہونا میں

"تمہیں۔۔۔۔۔

اسنے واں ایک ہی گھونٹ میں ختم کی۔۔۔۔۔

نشے سے سرخ نگاہوں سے اس کو گھورا۔۔۔۔۔

مگر میری مدد کے بغیر آپ لوگ ایزل تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔۔

مقابل نے اعتماد سے کہتے پسے اٹھائے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

" تمہیں منہ بند رکھنے کے پسے مل چکے ہیں اب نکلتے بنو۔۔۔

کیتھیو نے اسے سرد نگاہوں سے وارن کرتے دیکھتے کہا تو وہ پسے جیب
میں ڈالتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

" نظر رکھو اس پر،" یہ ضرور کوئی گٹ برٹ کرے گا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

آپ کون ہیں ____؟" بلیک کلر کے گاؤں کو زیب تن کیے وہ جیسے ہی^{،،،} روم میں آئی، ایک لڑکی کو اپنا منتظر پایا
وہ لڑکی ایزل کی آواز پر مڑی۔۔۔ اور کئی لمحوں تک اس حسن کی پری کو
حیرت و ستائش سے دیکھتی رہی۔۔۔
بلیک رنگ کا گاؤں جس کے گلے کے اگلے اور پچھلے حصے میں سفید نگینوں
کا خوبصورت کام ہوا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کہنیوں تک جاتے بازو سے جھلکتے سفید دودھیا بازو، کھلے سیاہ آبشار وہ بنا
کسی ہار سنگھار کے بھی آسمان سے اتری پری دکھر ہی تھی۔۔۔
ماشاء اللہ۔۔۔ آپ کے ہر بینڈ ایسے ہی تودیوانے نہیں آپ کے
"۔۔۔"

وہ لڑکی ستائشی نگاہوں سے ایزل کو دیکھتے ہنستے ہوئے آگے بڑھی اور اسکا
ہاتھ تھامے اسے کرسی پر بٹھایا۔۔۔
ایزل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔
وہ خاصی ابجھی ہوئی تھی۔۔۔

"کہاں وہ رات کو اس سے بھاگ رہی تھی اور اب کہاں یہ سب۔۔۔
کیسے رنگ بدلتا تھا وہ شخص، وہ کس پر اور کیسے اعتماد کرتی۔۔۔
" مجھے جانا ہے آپ پلیز۔۔۔"

ڈونٹ وری میڈم آپ کے ہر بینڈ نے ہی مجھے بھیجا ہے، آپ کو ریڈی
۔۔۔ کرنے کیلئے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بیو ٹیشن نے اسے مسکراہٹ سے کہا۔۔۔ اور ساتھ ہی موبائل آن کر دیا

--
آپ کے ہر بینڈ نے مجھے ایک ایک چیز خود منگوا کر دی ہے۔۔۔ وہ بھی
اعلیٰ کو الٹی کی۔۔۔ تاکہ کچھ بھی پرانا آپ کی سکن پر ایفیکٹ نا کرے

وہ تیز تیز ہاتھ چلاتی، ساتھ ساتھ اسے آگاہ کر رہی تھی۔۔۔
وہ سچ میں متاثر لگی ایزل کو۔۔۔ شامیر سے۔۔۔، ایزل نے منه
پھلا�ا۔۔۔

جیسے وہ جانتی نہیں تھی اس شخص کو۔۔۔
"آپ بال باندھ دیں پلیز مجھے عادت نہیں۔۔۔
بیو ٹیشن اسکے بالوں کو سٹریٹ کرتی کندھوں پر ڈال رہی تھی، جب ایزل
نے چڑتے ہوئے بال سمیٹتے پچھے کرتے کہا۔۔۔
بیو ٹیشن مسکرائی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

آپ کے ہر بیٹے نے منع کیا ہے کہ بال کھلے چھوڑنے ہیں۔ اور جب میں نے ڈیزائنر کھائے تو کہنے لگے کہ ویسے بھی مجھے بعد میں کھولنے ہی ہیں "اور میں اپنا طالم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا تو بال کھلے چھوڑ دینا۔۔۔۔۔"

بیو ٹیشن بڑی خوشی سے اسے شامیر کی بے باکیاں سنار ہی تھی جبکہ ایزل کو سنتے ہی شرمندگی اور خفت نے آن گھیرا،
نہیں آپ باندھ دیں پلیز _____؛ ”ایزل نے شرم سے سرخ پڑتے
چہرہ جھکائے کہا،

ایم سوسوری میم، مجھے سرنے آرڈر دے کر بھیجا ہے اور میں ان کی مرضی "کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی"؛
بیویشن نے معذرت کی، تو ایزل کو جی بھر کر غصہ آپا تھا اس شخص پر

وہ دانست پسیتی تملکاتی رہ گئی۔۔

"سنیں چیک کریں اس کا دوپٹہ ہو گا یہیں کہیں
بیوٹیشن اسے فائل ٹھج دے رہی تھی،"

Zubi's Novel Zone

"میم یہ گاؤں ہے اسکے ساتھ دو پٹھ نہیں ہوتا
ایزل کا دماغ گھوم کر رہ گیا، تو کیا وہ اس شخص کے سامنے ایسے جاتی، اسے
حیرت سے آنکھیں پھیلائی۔۔۔

"آپ بے حد پیاری دکھر ہی ہیں ماشاء اللہ
بیو ٹیشن نے بے ساختہ ہی اسکی تعریف کی تھی۔
جو کہیں سے ایزل نہیں دکھر ہی تھی۔
"ایزل مسکرا بھی ناں سکی،،،

اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتی دروازے پر دستک ہوئی، جس پر
ایزل کا دل بے حد زوروں سے دھڑکا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

سرویٹ کر رہے ہیں ۔۔۔؟" وقار نے نظریں جھکائے کہا تھا۔۔۔
بس میم ریڈی ہیں.....؟" بیو ٹیشن نے مسکراتے ہوئے کہا،

Zubi's Novel Zone

تو واقص نے سر کوہاں میں ہلایا اور پاس کھڑی دولیڈی گارڈز کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں اندر داخل ہوئی۔ اور ایزل کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔
 ایزل نے گھبر اہٹ سے بیو ٹیشن کو دیکھا اور پھر وقار کو۔۔۔ وقار
 کو وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی۔

اب تسلی ہوتے ہی وہ سر کوہاں میں جنبش دیتی اس بھاری گاؤں کو ایک
ہاتھ کی مدد سے تھامے کھڑی ہوئی۔۔

ہم سنبھال لیں گے میم آپ ایزی چلیں---" ان میں سے ایک لیڈی گارڈ نے مسکراتے ہوئے ایزل کے ہاتھوں سے گاؤن نیچے پھینکا، اور پھر پچھے سے اسے ایک سٹائل میں بکھیرتے تھام لیا۔

گھبر اہٹ کے سبب ایزل سے چلنامحال ہو رہا تھا، ہائی سیلز میں وہ سمجھ سمجھ کر قدم اٹھا رہی تھی۔

”میم چلیں۔۔۔ تھوڑی دیر میں وہ اس روم سے باہر تھی،“

Zubi's Novel Zone

سامنے کھڑی لیموزین کو دیکھ ایزل ٹھٹک گئی، یہ جگہ کچھ عجیب سی لگی تھی
اسے موسم بھی کافی سرد تھا۔

ایزل آگے بڑھی دروازہ خود بخود ہی کھلا تھا۔
ایزل دھیرے سے اندر بیٹھی، جب دروازہ آٹولک ہوا۔۔۔

ایزل نے ماتھے پر چمکتے پسینے کو ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔۔۔ جب خود
پر کسی کی گھری نظر وں کی تیش محسوس ہوئی۔۔۔

وہ ایک دم سے مڑی، سامنے بیٹھا وہ خوب رو شخص استحقاق بھری نگاہوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بلیک ٹیکسی ڈریور میں ملبوس، اپنی چھا جانے والی پرسنالٹی سے برا جمان وہ نیلی
آنکھوں والا شہزادہ کئی لمحوں تک ایزل کو حیرت میں ڈال گیا۔۔۔

اس سے پہلے ایزل نے اسے کبھی ایسے ڈریس میں نہیں دیکھا تھا۔

بھورے بال بڑی نفاست سے سیٹ کیے ہوئے تھے
"گالوں میں ابھرتے وہ دلکش گھڑے کسی کو بھی گھائیل کر سکتے ہیں۔

"تم تو ایسے دیکھ رہی ہو جیسے پہلی بار کوئی اتنا خوبصورت مرد دیکھا ہو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ذرا سے فاصلے کو سمیٹتا لمحوں میں ایزل کے قریب ہوا۔۔۔
اپنا بھاری ہاتھ ایزل کی گردن میں حماں کرتے وہ بہکی بہکی نگاہوں سے
اس حسینہ کے قاتل روپ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
ایسے جیسے ہر نقش کو از بر کر رہا ہو۔۔۔
نہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ "وہ ہوش میں لوٹی، اپنی گردن کے
گرد حماں اسکے ہاتھ کو پچھے کرتی نظریں چڑائے بولی۔۔۔
ڈونٹ وری جانم تمہارا ہی ہوں، تمہارے پاس بندے کو دیکھنے کا لائننس

"موجود ہے،"

ایزل کا گھبر ایا ہوا ساروپ اسے مزہ دے رہا تھا۔
جبھی بالوں میں ہاتھ پھیرتے وہ فراخ دلی سی بولا۔۔۔
"ویسے فنگ تو ایک دم پر فیکٹ ہے،"
اپنا ایک ہاتھ پچھے سے اسکے کندھے پر رکھتے وہ معنی خیزی سے اسکے کان
میں سر گوشی کرتا اسے سہی معنوں میں شرمندہ کر گیا۔

Zubi's Novel Zone

ہم کہاں جا رہے ہیں؟" اسکا دھیان بھٹکانے کے لئے وہ گاڑی سے باہر دیکھتی انگلیاں مروڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔

کچھ حسین یادیں بنانے۔۔۔" کہتے اسنے ایزل کے موٹی دودھیا نازک ہاتھ کو تھامے اپنے پر حدت ہونٹ اسکی پشت پر رکھے۔

ایزل کا دل زوروں سے دھڑکا۔۔۔ وہ جھٹ سے ہاتھ کھینچ گئی۔

"اوہ ایک تو یہ تمہارے انکل _____؛

اس کافون پھر سے بجا تھا، وہ منہ بگاڑتا فون نکال گیا۔

ہائے می مجر کیسے ہیں۔۔۔" ایک ہاتھ کا فاصلہ مٹاتے اسنے ہاتھ ایزل کی پشت کے گرد لپیٹے اسے سینے سے لگائے کہا۔

ایزل کہاں ہے۔۔۔؟" ہمیشہ کی طرح بے چین سی سرد آواز گو نجی

میرے پہلوں میں، اپنے شوہر کے پاس _____" شامیر نے کہتے ایزل کے چہرے کو نظروں کے حصار میں رکھا۔

Zubi's Novel Zone

جو منہ بسور رہی تھی۔ واط دا ہیل۔۔۔ شامیریہ کیا بد تمیزی ہے، تم جانتے ہو ناں کہ وہ ایک وکٹم ہے اس کیس کی۔۔۔ اور سب سے بڑی "بات اس کی جان خطرے میں ہے۔۔۔
وہ دھاڑے تھے۔

آگے بڑھئے۔۔۔ نہایت سرد سال ہجہ تھا۔ جو میجر شاویز کو جڑے بھینجنے پر مجبور کر گیا۔

"میں تمہیں اریست بھی کر سکتا ہوں اسکے لئے۔۔۔
میجر نے ڈرایا جس پر وہ گہرہ ہنسا۔۔۔

تو آپ بھی جان لیں میجر۔۔۔ جس لڑکی کی آپ بات کر رہے ہیں وہ شامیر بیگ کی عزت ہے میری بیوی۔۔۔ شامیر بیگ اپنی کہی بات با بار دھرانے کا عادی نہیں۔۔۔ کہ

اب اگر آپ میں ہمت ہے تو میری بیوی کو مجھ سے دور کر لینا۔ یہ چیلنج
"نہیں دھمکی یے۔۔۔

وہ کافی بد تمیزی سے کھتا کال کٹ کر گیا۔۔۔

جبکہ میجر نے غصے سے فون کو ہاتھ میں دبو چا۔۔

ایزل بس ساکت سی بیٹھی انجان نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جس کا موڈ ایزل کو سخت آف لگ رہا تھا۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہم کہاں ہیں۔۔۔؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی بولی تھی۔۔

کھڑکی سے باہر نظر آتا موسم دیکھ ایزل کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔

حسین آنکھوں میں ستائش تھی،

جسے دیکھ مقابل بیٹھا شامیر، بے ساختہ مسکرا یا۔۔

سر پر ائز ہے تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا۔۔

وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی ایزل کے کندھے پر تھوڑی جمائے بولا۔۔

ایزل نے ایک نظر اس حسین مرد پر ڈالی، اور پھر سے نگاہیں چرائیں۔

"میں آتا ہوں تم ویٹ کرو۔۔۔؛

گاڑی ایک بڑے سے بیک یارڈ میں رکی تھی۔ برف باری کے سبب موسم

ابھی تک سرد تھا،

شامیر نے دھیرے سے ایزل کی پیشانی کو چھوتے کہا۔۔۔

تو وہ سرہاں میں ہلا گئی۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے وہی گارڈز گاڑی کے پاس آئیں۔

میم چلیں ہمارے ساتھ،، " دروازے کھولے مودب سے لجے میں کہا۔

ایزل دھیمے سے باہر نکلی،،

برف کو ڈھکے وہ سرخ پھولوں کی ایک راہ گزر پر کھڑی تھی۔۔۔

بادلوں کے سبب دن کا سماں بھی رات کا سامنظر پیش کر رہا تھا۔۔۔

ایزل کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔

وہ سمجھ کر قدم اٹھاتی اس پھولوں سے ڈھکے راستے پر چل رہی تھی۔

آنکھیں اس شخص کی منتظر تھی جبکہ دل کو زوروں سے دھڑک رہا تھا۔

یہ سب تو اسکے خواب تھے ایسے خواب جن کی تعبیر ہو گی اسکا تصور تک

ایزل جاوید کو نہیں تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ لپ اسٹک سے ڈھکے اپنے حسین ہونٹوں کو کھلتے آگے بڑھ رہی تھی۔۔

جب ایک طرف مڑتے ایک دم سے پھولوں کی تیز بوچھاڑ نے کسی بارش کی طرح اس پری کو گھیر لیا۔

یہ سب اتنا اچانک اور دلفریب تھا کہ وہ لڑکی اس منظر میں کھوئی اسی منظر کا ایک خوبصورت حصہ دکھنے لگی۔۔۔

گارڈز ایزل کو وہیں چھوڑے جا چکی تھی۔۔

ایزل نے تیزی سے جھکتے پاؤں کو جوتے کی قید سے آزاد کیا۔

اور اب گول گھومتی وہ کھکھلاتی ان پھولوں کو اپنے چہرے پر گرتا محسوس کرنے لگی۔۔

وہ اس قدر غافل ہو چکی تھی کہ اسے شامیر بیگ تک یاد نہیں رہا۔۔

اور جب ہوش سنبھلا تو نگاہیں سمندر کی تیز لہروں پر اٹکی۔۔۔

دل کی دھڑکنیں ایک بار پھر سے تیز ہوئی تھی۔

وہ پالگلوں کی طرح بھاگتی ان لہروں میں چلی گئی۔۔۔

ٹھنڈاپانی اسکے ٹخنوں سے ذرا اوپر تک آرہا تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

کھلے آسمان تلے وہ خود سے بیگانہ، لاپرواہی سے کھکھلاتی جان لیوا حسن کے ساتھ شامیر بیگ کو نئے سرے سے گھائل کرتی جا رہی تھی۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ شامیر بیگ کے سامنے اس قدر ہنسی تھی مگر وہ کہاں جانتی تھی کہ اس منظر میں اسے ایسا حسین تصور دینے والا کب سے بے چین نگاہیں اسی پر گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

شامیر کی آنکھوں میں حرارت تھی، ایک جنون تھا۔۔ جو ہر گز رتے لمح ایزل کے لیے بڑھتا جا رہا تھا۔۔

کہاں سوچا تھا کہ وہ لڑکی جو ایڈ و انچر کے طور پر اسکی زندگی میں آئی تھی

--
اسکا جنون اسکی ضد بن جائے گی۔

ایزل ہنسٹی کھکھلاتی دونوں بانہیں پھیلائے اس حسین منظر میں کھوسی گئی تھی۔۔

ایک سرشاری کی کیفیت تھی، جس میں ڈوبی وہ معصوم لڑکی کوئی ساحرہ دکھر رہی تھی۔۔

ایک دم سے آسمان پر تیزی سے بادل چھائے تھے،
بادلوں کی زور دار گرج کے ساتھ بارش برسنے لگی،
ایزل جیرا نگی سے برستے آسمان کو دیکھنے لگی،
تھوڑی دیر پہلے برف باری تھی اور اب،،، "وہ کچھ ہی دیر میں ان سمجھی
سوچوں کو جھکلتی دونوں ہاتھ پھیلائے بارش کو انجوائے کر رہی تھی،"
"ایزل کم ہیز" _____

اسے بارش میں بھیگتا دیکھ، شامیر فوراً سے ہٹ سے باہر نکلا اسے اندر
بلانے لگا۔

جو سنی ان سنی کرتے اپنی ہی دھن میں مگن تھی۔
شامیر نے ایک نظر برستے آسمان پر ڈالی اور پھر بھاگتا ہوا باہر نکلا۔۔۔
ایزل چلو میرے ساتھ،،، "وہ ایک ہاتھ ماتھے کے قریب رکھتے ایزل کے
پاس جاتے بولا۔۔۔

" نہیں تم جاؤ مجھے بارش میں نہانا ہے" _____

Zubi's Novel Zone

ایزل نے فوراً سے انکار کیا، اور گلی ریت میں بھاگنے لگی۔

جب شامیر نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھامے اسے تیزی سے اپنی طرف کھینچا

--

ایزل کٹی پینگ کی طرح اسکے سینے سے آن لگی۔

میں نے یہ سب اس لئے پلان نہیں کیا کہ میری بیوی ٹیفل وائٹ اپنے "ہر بینڈ کو بھول اس بارش میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرے۔

وہ لمھوں میں اسے قریب کرتا پر شوق نگاہیں ایزل کے بھیگے سراپے پر ڈالے معنی خیزی سے بولا تھا۔

وہ جو اپنی ہی دھن میں مگن شامیر بیگ کی موجودگی تک سے غافل ہو چکی تھی، لمھوں میں شامیر بیگ نے اسے حقیقت کی دنیا میں پسلکھا۔

وہ ہونٹ چباتی مقابل کے سینے پر رکھے اپنے ہاتھ ہٹائے پچھے ہوئی۔

جب اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی شامیر نے اسے گود میں بھرا۔

ری لیکس ؟" ایزل کے کھلے منہ کو دیکھ وہ نرمی سے بولا اور قدم دوبارہ سے ہٹ کی طرف اٹھائے۔

ہٹ میں داخل ہوتے ہی شامیر نے اسے صوف پر بٹھایا، جو بس گم سم سی
بیٹھی تھی۔۔

شامیر نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے ریموٹ اٹھایا اور چاروں
اطراف سے پردے گرانے، وہ ہمیٹر آن کر گیا۔

"مم میں کرلوں گی _____؛

شامیر کے ہاتھ میں ٹاول دیکھ ایزل منمنائی تھی۔۔

جبکہ وہ سنی ان سنسی کرتا آگے بڑھا، ایک گھٹنہ فولڈ کیے ایزل کی پشت کے
قریب جھکتا وہ ٹاول سے اسکے بال خشک کرنے لگا۔۔

ایزل دھنگ تھی اسکے ہر روپ پر، کبھی کبھار تو وہ ایک کینٹر نگ محبت
کرنے والا شوہر لگتا تھا اور کبھی کبھی کبھار تو وہ ایک سفاک اور جابر شخص
"جسے اپنی ذات کے سوا کسی سے کوئی غرض نہیں۔۔

Zubi's Novel Zone

ویسے تم نے اچھا نہیں جانم _____ "وہ بال خشک کرتا کافی ادا س لجھ میں بولا تو ایزل ایک دم سے چونگی --

مگر پوچھا کچھ نہیں ----- میر اسارا پلین خراب کر دیا تم نے

"

کتنی تیاری کی تھی میں نے، اور تم بجائے مجھے گکرنے کے اس بارش کو " گکرتی رہی ---

وہ تیکھی ناک سکیڑتے، کافی اداسی سے بولا تھا --

اس کابے باک لجھے ایزل کے چہرے کو لمحوں میں تپا گیا ---

ویسے یہ خاموشی بھی کافی جان لیوا ہے، اگر تم ایسے ہی خاموش رہو تو

" زندگی کتنی آسان ہو جائے گی ہماری

وہ ٹاؤں اپنی گردن میں ڈالتے ایزل کو پچھے سے گکرتے آس بھرے لجھ میں بولا۔

" یہ صرف خواہش ہی رہے گی تمہاری ----

Zubi's Novel Zone

وہ کہاں کم تھی فوراً سے کہتے اسکے بھاری ہاتھ اپنی کمر سے آزاد کرانا چاہے جو کہ ناممکن ہی تھا۔

"شامیر یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔۔۔۔۔
ایزل کو دم گھٹنے لگا تھا یہ سوچ ہی اسے بے بس کر رہی تھی کہ وہ صرف "کچھ وقت مزید ہو گی اسکی زندگی میں۔۔۔۔۔

"دل اچانک سے اٹھ گیا تھا اس ماحول سے، اس جگہ سے۔۔۔۔۔
"یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم دونوں کے سوا کوئی تیسرا نہیں آ سکتا۔۔۔۔۔
گھمبیر لبھ میں کہتے شامیر نے ہونٹ اسی سیاہ تل پر رکھے۔

تو ایزل کا وجود بری طرح سے کپکپایا۔۔۔۔۔
"ددیکھو پلیز بس کر دو یہ سب۔۔۔۔۔ مجھ میں اب مزید ہمت نہیں،
وہ ایک دم سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سانس بھاری ہو چکا تھا کچھ دل
میں اٹھتا طوفان تھا جس نے اسے مکمل طور پر بے بس کر کھا تھا۔۔۔۔۔
"کیا ہم سب کچھ بھلا کر ایک نئی زندگی نہیں شروع کر سکتے ایزل
شامیر کے لبھ میں بے قراری، بے چینی تھی۔۔۔۔۔

ایزل نے حیرت سے شامیر کے حسین چہرے کو دیکھا اور پھر طزیہ
ہنسی ----

تم نے کچھ دن پہلے بھی کہا تھا کہ تم مومن بن جاؤ گے، کیوں میرا مذاق
"بناتے ہو، اگر نہیں کر سکتے تو ----

وہ بے لبی سے کہتی رخ پھیر گئی ---

ایسی بات نہیں ایزل، میں کوشش کرنا چاہتا ہوں، خود کو بد لانا چاہتا
ہوں،"

میں چاہتا ہوں کہ میری ایک خوبصورت سی پر سکون سی زندگی ہو جس
"میں تم ہو میں میں ڈیڈ اور مام ----

وہ ایک آس بھری نگاہ اس حسینہ کے قاتل چہرے پر ڈالتا گھرے سانس
بھرنے لگا۔

Zubi's Novel Zone

کپڑے بھیگ چکے ہیں تمہارے ٹھنڈلگ جائے گی۔۔۔ یہاں ساتھ ہی

روم میں میرے کچھ ڈر بیس پڑے ہیں، کچھ بھی پہن کر باہر آ

"جاو" _____؛

"میں ویٹ کرتا ہوں _____؛

"وہ بظاہر موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

ایزل نے ایک نظر اسکی چوڑی پشت پر ڈالی اور پھر ہٹ سے نکلتی وہ روم
میں داخل ہوئی۔۔۔

شامیر کی ایک وائٹ شرط کے ساتھ بلیک جیز پہنے وہ انگلیاں چٹختی
دوبارہ سے روم میں آئی۔۔۔

شامیر ہٹ سے باہر تھا اور شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

ایزل کئی لمحوں تک اسے دیکھتی رہی، اسکا کہے الفاظ ایزل کے دل و دماغ
میں ایک نئی ہلچل برپا کر چکے تھے۔

Zubi's Novel Zone

عورت کا دل کسی معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے، جسے ذرا سائزی،
کسی کا تھوڑا سا لڈ پیار پلوں میں اس کے دل میں مقابل کے لئے گھرے
جذبات جگا دیتا ہے۔۔

اور ایسی ہی صورت حال سے ایزل گزر رہی تھی۔۔
وہ جتنا اس شخص سے جان چھڑا لیتی مگر دل و دماغ پر وہ ایسا حاوی ہو چکا تھا
کہ اب اسکا دور ہونا بھی انسان کو چھبتا ہے۔

وہ چلتی بیٹ پر آئی، پیاس سے گلا خشک تھا۔۔

اس نے پانی کی تلاش میں نگاہیں اٹھائی، تو سامنے ہی میز پر بوٹل اور گلاس پڑا
تھا۔۔

ایزل اٹھتے میز کے پاس گئی۔۔

گلاس بھرتے جیسے ہی اس نے منہ سے لگایا۔۔۔۔

آئی عجیب سائیسٹ تھا، جو ایک گھونٹ بھرتے ہی اسکی سر چکرانے لگا۔۔
ایزل نے اسے سو نگھا مگر کوئی سماں نہیں تھی۔۔۔۔

"لگتا ہے پانی کا ٹیسٹ ایسا ہے۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ زیر لب بڑھاتے ایک ہی گھونٹ میں سارا گلاس ختم کر گئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

شش شامیر اندر آؤ دیکھو یہ میں ہوا میں اڑ رہی ہوں ۔۔۔ یا ہوں

" ۔۔۔"

وہ فون پر کسی سے اہم بات کر رہا تھا، جب اپنے پچھے سے ایسے ایزل کی اوپنجی آواز سنائی دی۔

وہ لمحوں میں چونکا، ایزل اتنی زور سے کبھی بھی نہیں بولتی تھی پھر آج

"

شفاف مانچے پر بل ڈالے وہ فون کان سے دور کرتے مڑا، تو ہٹ سے باہر نکلتی ایزل کو دیکھ وہ چونک گیا۔

وہ ایک دم سے فون پاکٹ میں ڈالے بھاگتا ایزل کی طرف بڑھا۔
جو ہنستی آگے پچھے جھول رہی تھی ۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کیا ہوا ہے تم ۔۔۔۔۔ چلو اندر " وہ اسے بازو سے پکڑتے اندر

لے جانے لگا جب ایزل نے منه پھلانے ہاتھ چھڑا یا۔

نہیں جانا مجھے، جب میں نے بلا یا تھات تو نہیں آئے۔۔۔ اب جاؤ میں

ناراض ہوں ---

وہ ہاتھ سینے پر باندھے چھوٹے بچوں کی طرح ناراضگی جتنا لگی۔

شامیر کو حیرت کے ساتھ ساتھ تشویش ہوئی۔۔۔

اپزیل " "

نوایzel نہیں جائے گی، دردیکھو میں اڑ رہی ہوں۔۔۔ دیکھو یا

وہ پھوں کی طرح کھکھلاتی ہوئی اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کیے بولی،

شامیر کی نیلی آنکھیں اپنے کپڑوں میں ملبوس اس دوشیزہ پر ٹھہر سی گئیں

— 3 —

سفید شرط جو کافی لوز ہونے کے سبب دونوں کندھوں سے ڈھلک رہی تھی، دودھ پار گلت میں ٹھنڈے کے سبب گھلی سرخی، تیکھے حسین نقوش،

Zubi's Novel Zone

اوپر سے کندھوں پر بکھری وہ حسین ریشمی زلفیں لمحوں میں شامیر کا
حلق کڑوا ہوا تھا۔۔

سانس توتب حلق میں اٹکا، جب سامنے کھڑی وہ حسین لڑکی دھڑلے سے
اپنی نازک دودھیا ہاتھ اسکی گردن کے گرد پیٹی پچھے کی طرف جھکتی،
کھکھلانے لگی۔

دیکھو کتنا مزہ آرہا ہے،،، "شامیر کو لوگا جیسے وقت لمحات سب کچھ ختم گیا
ہو۔۔۔۔۔

اس معصوم لڑکی کا خود سے چھونا ہی شامیر بیگ کے اوسان خطا کر گیا تھا

" ایزل ایزل کیا ہوا ہے تم ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے
ا سنے سہارے کے لئے اپنے ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد پیٹی اسے اپنی
طرف کھینچا۔۔

جو بند ہوتی نشیلی نگاہوں سے اسکے چہرے کو دیکھنے لگی۔

"ایزل---

ایزل کی نگاہیں اپنے چہرے پر پاتے ناچاہتے ہوئے بھی وہ گڑ بڑا یا۔۔۔
دیکھو ایسے مت دیکھو ایسے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے، تم کب سے
"ٹھرک جھاڑنے لگی۔۔۔

شامیر نے اسے جتنا ضروری سمجھا، ٹھرک جھاڑنا تو اس کی خوبی تھی اب
ایزل کو ایسا کرتا دیکھو وہ گھبر اہٹ کا شکار ہونے لگا تھا جبھی فوراً اسے
یاد دلا یا۔۔۔

تمہم کم بہتستت پیارے ہو۔۔۔
ایزل جو کب سے اسے گھور رہی تھی جب بولی تو اسکے منه سے نکلے الفاظ
نے تختستہ ٹھنڈی ہواں میں بھی شامیر کے لسینے چھڑا دیے۔۔۔
دد دیکھو اگر ہمارے رشتے کی سچویش اور ہوتی یا پھر اگر میں تمہیں جانتا
نا ہوتا تو آئی سویر میں تمہارا منہ چوم لیتا اس بات پر۔۔۔

مگر چونکہ میں واقف ہوں ہر چیز سے تو ڈارلنگ مجھ شریف کی عزت پر

"ہاتھ مت ڈالو"

وہ گھبر اہٹ سے کہتا ایزل کے ہاتھ میں موجود اپنے کالر کو آزار کروا گیا۔

ایزل نے آنکھیں کھولنے کی سعی کرتے اسے دیکھا۔۔۔

"یہ دیکھو یہ ڈڈ میل"

وہ انگلی اسکے دائیں گال پر رکھتی نشے سے چور اپنی بڑی بڑی آنکھیں

پھیلائے لبوں پر مد ہم سی مسکراہٹ سمیٹے بولی،"

تو شامیر کا دل یکخت تیزی سے دھڑکا۔۔۔

جب اس ساحرہ کی انگلی اپنے گال پر محسوس ہوئی۔۔۔

یہ مجھے بہت پیارے لگتے ہیں۔۔۔ "وہ انگلی اٹھائے، ایرڑھیوں کے بل

اوپر ہوئی تھی۔۔۔

شامیر کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنے ہونٹ اسکے رخسار پر رکھ چکی تھی۔۔۔

شامیر کا توصدمے سے براحال تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک دم سے جذبات کے طوفان نے سراٹھا یا۔۔۔

وہ آنکھیں موندے ان حسین لمحات کو محسوس کرنے لگا۔

اپک سرور ساتھا جو اسکی رگ رگ میں دوڑتا جا رہا تھا۔۔

ان نازک لبوں کو اپنے رخسار پر محسوس کرنا، ہی ایک عجب سانشہ بروپا کر رہا

"تھاں میں ---"

شامیر نے فوری طور پر ایزل کے گرد حصہ تنگ کرتے اسے کسی کاچ کی
گڑپاکی طرح بانہوں میں سمیطا۔۔۔

یا ہوں ----- تم بھی اڑ رہے ہو _____ ہا ہا ہا ہا ہا ہا سب اڑ رہے ہیں

کتنا مزہ آرہا ہے دیکھو میں سپر مین ہوں ۔۔۔ ڈشمن ڈشمن

ایزل خود کو ہوا میں پانے پھر سے چمکتے ہوئے بولی تھی۔۔

ساتھ ساتھ اپنے ہاتھوں کو ہوا میں گھماتی وہ سپر مین بن چکی تھی۔

شامپر نے مسکراتی حرارت بھری نگاہوں سے اپنی متاع جاں کو دیکھا اور

ہٹ میں داخل ہوتے جھکتے اسے بپڑ پر ڈالا۔۔

Zubi's Novel Zone

جب ایزل نے اسکی گردن کے گرد بانہوں کا ہار ڈالے اسے بہکی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

اب کیا ہے محترمہ۔۔۔؟" وہ ہار ماننے والے انداز میں بولتا اسکے رخسار کو انگلیوں کے پوروں سے سہلانے لگا۔

تم جار ہے ہو۔۔۔؟" وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں پوچھنے لگی۔۔۔ شامیر چونکا۔۔۔ پھر سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسے ایک ہاتھ ایزل کی گردن کے گرد پیٹے شدت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑا۔۔۔ "نہیں میں کہیں نہیں جا رہا ہیں ہوں۔۔۔

کہتے اسکا لجہ بو جھل ہوا تھا۔۔۔ وہ جھکتے اسکے قریب بیٹھ گیا۔۔۔ نہیں تم بھاگ جاؤ گے میں جانتی ہوں۔۔۔" وہ کسی ضدی پچ کی طرح بولی تھی۔

شامیر سمجھ گیا کچھ گڑ بڑ تھی ورنہ اسکی بیوی کو اتنا لاد تو کبھی ناں آیا تھا اس غریب پر۔۔۔ جبھی تیزی سے نگاہیں پورے ہٹ پر دوڑائی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

دور میز پر پڑے گلاس اور حالی بو تل کو دیکھ وہ سمجھ گیا محترمہ پانی سمجھ کر
وائن پیچکی تھی۔۔

اس نے سرتاسف سے نفی میں ہلا�ا۔۔

"ایزل سو جاؤ ورنہ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔

وہ اپنے سینے سے لگی اس گڑیا کے بالوں کو سہلا تا متفلکر لبھ میں بولا۔
تاکہ تم بھاگ جاؤ۔۔ وہ فوری طور پر آنکھیں چھوٹی کیے سرا سکے
سینے سے اٹھائے بولی تو بے ساختہ شامیر کو ہنسی آئی۔۔

اگر میں کہوں کہ میں نہیں بھاگتا تو۔۔ نیلی آنکھوں میں جذبات کی
شدت ہلکو رے لے رہی تھی۔۔

وہ انگوٹھے سے اسکے رخسار کو سہلا تا گھمبیر لبھ میں پوچھنے لگا۔۔

ایزل یک ٹک اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔ "ایزل نے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔۔

" پھر میں بھاگ جاؤں گی ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

وہ ہاتھ شامیر کے گرد باندھے اپنی ہی کہی بات پر زور زور سے ہنسنے لگی۔۔

Zubi's Novel Zone

" اشیش آئندہ ایسی بات سوچنا بھی مت اوکے

شامیر نے فوراً سے اسکے لبوں پر انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا تھا۔

ایزل نے نشے سے چورنگا ہوں سے اسے دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرتے کھولتی وہ سر کو ہاں میں ہلانے لگی۔۔۔

" اوکے

وہ ہستے ہوئے کہتی فوراً سے اسکے سینے سے آن لگی۔۔۔

تو شامیر نے ہونٹ اسکے سر پر رکھے۔۔۔

گڈنائٹ " وہ اسے بیڈ پر لٹائے کمفرٹر اور ٹھاتا ایزل کی آنکھوں

پر ہونٹ رکھے بولا۔۔۔

" اب کیا ہے۔۔۔

وہ پچھے ہٹا جب ایزل نے اسے بازو سے تھاما۔۔۔

" تمہیں گڈنائٹ دش کرنا بھی نہیں آتا پا گل ؛

وہ سر کو نفی میں ہلاتے تاسف سے بولی تو شامیر کی نیلی آنکھوں میں حیرت

در آئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

دھڑکنیں تو تبر کی جب وہ معصوم سی دکھنے والی شیر نی ایک دم سے اوپر ہوتے اسکے ہو نؤں کو چھوتے دوبارہ سے لیٹی تھی۔۔

اپسے کرتے ہیں گلڈنائزٹ!

وہ بند ہوتی آنکھوں کو کھولتی کسی دانش مند کی طرح بولی، بنایہ جانے کے اسکی حرکت مقابل کے منہ زور جذبات کو دہکاچکی تھی۔۔

شامیر ایک دم سے جھکتے اس پر قابض ہوا تھا۔۔۔

اسکی سانسوں کو خود میں اتارتا وہ کافی دیر بعد اس سے دور ہوا۔۔۔۔۔

مخمور نگاہوں سے اس نازک لڑکی کو دیکھنے لگا جو گھرے سانس بھر رہی تھی۔

سو جاؤ اس سے پہلے کہ میں خود پر سے کنٹرول کھو دوں،،، اور صحیح تم نے تو معصوم بن کر سارا الزام مجھ پر لگا دینا ہے، تو جانم بہتر یہی ہے کہ ابھی تم

سوجاوہ " "

وہ شدت بھرا مس اسکی تھوڑی پر چھوڑتے اسے با نہوں میں سمیٹے
سر گوشی میں بولا۔

Zubi's Novel Zone

تھوڑی سی دیر میں ہی وہ معصوم اسکی بانہوں میں قید گھری نیند میں چلی گئی۔۔۔

جسے دیکھتے ہی شامیر بیگ نے محبت سے اسکے نقش نقش کو چوما تھا۔۔۔
اور پھر شدت بھرا لمس اسکی پیشانی پر چھوڑتے وہ چہرہ ایزل کے بالوں
میں چھپائے خود بھی نیند کی وادیوں میں اترتا گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تیار ہو جاؤ، ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔۔"

وہ میٹنگ سے جلدی گھر لوٹا تھا، سب کچھ بھلا کرانے اپنے رشتے کو بہتر
کرنے کیلئے سفینہ کی طرف قدم اٹھایا تھا۔

"مگر نا تو اسکے رویے میں فرق آیا تھا انہی حالت میں۔۔۔"

یصال حیران تھا کہ آخر وہ لڑکی کس بات کو انا کا مسئلہ بنارہی تھی۔
وہ جب بھی بات کرنے کی کوشش کرتا سامنے سے کمکل خاموشی ہی ملتی
تھی۔

Zubi's Novel Zone

جس کی وجہ سے اب یصال نے بھی اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں، کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا مجھے _____؛

وہ تیز لمحے میں بنالخاظ کے تڑخ کربولی تھی۔۔

بازو پر گھٹری باندھتے یصال کے ہاتھ تھے تھے اسے مر ر سے بغور سفینہ کی پشت کو گھورا۔۔

پوچھا نہیں تم سے، حکم دیا ہے میں نے _____ "وہ ایک دم سے مڑا، سرد نگاہوں سے اسکے الجھے بے ڈھنگ سراپے کو دیکھ بولا۔

کسی اور پر حکم چلانیں جا کر _____ میں نوکر نہیں ہوں آپ کی۔۔۔۔۔ ویسے بھی میری زندگی میری مرضی جب میں نہیں جانا چاہتی تو آپ زبردستی نہیں کر سکتے _____ " وہ غصے سے اسے گھورتی دھاڑی تھی۔۔

فوراً سے اسکی سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی جب یصال نے اسے بازو سے دبوچے رو ب رو کیا۔۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

سفینہ درد کے سبب چلائی تھی۔۔۔ ساتھ ساتھ خود کو چھڑانے کی کوشش کرتے وہ مکان ہورہی تھی۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہیں لے جانے کا، مجھے اپنے بچے کی پرواہ ہے، "اور اسی کی صحت کی بابت ہا سپٹل لے جا رہا ہوں۔۔۔

اسکی زر در نگت کو گھورتا وہ غصے سے چبا چبا کر بولا۔

بچہ۔۔۔ ہنہ کون سا بچہ بڑی جلدی یاد آگئی آپ کو۔۔۔ کہ "آپ کا کوئی بچہ بھی ہے۔۔۔

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس خوبرو شخص کو گھورتی طرز کرنے لگی۔۔۔

جب یصال نے جڑے مضبوطی سے بھینجے اسے دبوچے قریب کیا۔۔۔

بات سنو میری،،، میں سب کچھ بھلا کر اس رشتے کو بہتر کرنا چاہتا ہوں،،،

مگر تم، تم آج بھی وہی اٹکی ہو۔۔۔ مجھے فکر ہے اپنے بچے کی، میں نہیں

"چاہتا کہ تمہاری اس فضول کی ضد کی وجہ سے اسے کچھ ہو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اوہ۔۔۔ فضول کی ضد۔۔۔ "اب سمجھ آئی، تو آپ یہ ناٹک صرف اسی لئے کر رہے ہیں ناں کیونکہ آپ کے بچے کی صحت پر اثرناں پڑے، تو جان لیں آپ مسٹر یصال اختر۔۔۔ یہ میرا بچہ ہے آپ کا نہیں

آپ کو تو یہ بھی یاد نہیں تھا کہ آپ کس کے ساتھ اور کیا کر رہے ہیں آج "کیسے اپنا بچہ یاد آگیا۔۔۔

یصال کا چہرہ لمھوں میں سرخ پڑا۔۔۔

جائیے اور جا کر اپنی ناکام محبت کا سوگ منائیں چھوڑ دیں مجھے میرے حال "۔۔۔ پر میں رکھ لوں گی اپنا اور اپنے بچے کا خیال

اپنا ہاتھ مقابل کی آہنی گرفت سے آزاد کرواتے وہ غصے، نفرت کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھی۔

یصال نے دانت پسیتے اسے لمھوں میں تھامے رو برو کیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

میں تمہیں ڈھیل دے رہا تھا صرف یہ سوچ کر کہ تم بیمار ہو طبیعت
ٹھیک نہیں، اگر معلوم ہوتا کہ تمہارے دماغ میں یہ سب خرافات چل
رہی ہے۔

تو کب کا تمہارا دماغ ٹھکانے لگا دیتا "پانچ منٹ دے رہا ہوں،"
فوراً سے تیار ہوا اور باہر آ جاؤ ورنہ اسی حالت میں لے جاؤں گا پھر دیتی رہنا
"سب کو صفائیاں" وہ غصے سے وار ننگ بھرے انداز میں کہتا کمرے سے نکلا تھا۔
سفینہ نے کھا جانے والی نظر وہ سے اسکی پشت کو گھورتے بے بسی سے سر
کو تھاما۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر کی آنکھ خود پر کچھ بھاری پن محسوس کرتے کھلی تھی۔
نیند سے بو جھل سرخ آنکھیں کھولے، جیسے ہی اس نے اپنے اوپر نظر دوڑائی

Zubi's Novel Zone

نیلی آنکھوں میں ایک دم سے حرارت ابھری تھی۔

وہ فوراً سے گردن موڑے اپنے سینے سے لگی ایزل کو دیکھنے لگا۔۔

جو دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھے، سرا سکے سینے میں دیے اپنی دونوں
ٹانگیں اسکے اوپر پھینکیں پر سکون سے سورہی تھی۔

جانم " بے اختیار جھکتے اسنے رخسار پر گہرہ لمس چھوڑتے کان
میں سرگوشی کی۔

ایزل کسمسائی اور پھر ہاتھ شامیر کی گردن کے گرد لپیٹے وہ سکون سے
لیٹی رہی۔۔

شامیر نے اپر واچ کا یا۔۔

گہری نگاہوں سے اس حسین لڑکی کو دیکھتے وہ نرمی سے اسکے بالوں میں
ہاتھ چلانے لگا۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل "اب کی بارشا میر نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھا

تھا،

انگلی کے پوروں پر اسکے سلکی بالوں کو گھماتے وہ پرحدت بھری نگاہوں سے اس حسینہ کی خمدار سیاہ پلکوں کو دیکھنے لگا۔

کتنا سکون تھا ان لمحات میں، کتنی پاکیزگی تھی اس لمس میں صرف چند ہفتوں میں اسکی زندگی پوری طرح سے بدل چکی تھی۔

کہاں سوچا تھا کہ اسکے پہلوں میں لیٹی یہ نازک سی جان، کبھی اسکی زندگی اسکی سانسوں کی ڈور بن جائے گی۔

ایک نیا رُخ تھا زندگی کا۔۔۔۔۔ ایک نیا پہلوں،،،، جو شامیر بیگ کے اوپر کھلا تھا ایزل کے روپ میں۔۔۔۔۔ وگرنہ وہ کہاں جان پاتا کہ زندگی اس قدر حسین بھی ہوا کرتی ہے۔۔۔۔۔

"میری زندگی کا قیمتی اثاثہ ہو تم جانم"

اسکے موہی نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کرتے وہ گھمیبر لمحے میں
شدت سے کھلتا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا گیا۔

گڈمار نگ جان "ایزل کی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی۔
وہ جیسے ہی جھٹکے سے اٹھی شامیر نے پچھے ہوتے محبت سے کہا۔—
”مم میں یہاں کک کیسے اور رر
وہ خود کوشامیر کے اس قدر قریب وہ بھی اس حالت میں دیکھے یک دم سے
گھبر اہٹ سے بڑ بڑائی۔—

کیا ہوا ہے یار---؟ ڈونٹ وری سب کچھ ٹھیک ہے _____ شامیر فوراً سے بیٹھا تھا۔

جب شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا :

Zubi's Novel Zone

"کیا ہو گیا ہے ایزل ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو،،؟
میں جانتی ہوں ضرور تم نے ہی کچھ کیا ہو گا،، پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے
مجھے، جو ہر بار تم پر یقین کر لیتی ہوں،،
تم تو ہو، ہی نہیں اس قابل _____؛
وہ غصے سے سرخ انگارہ چہرہ لیے بولی تھی--
شامیر نے تیکھی نظر وہ سے اسے گھورا جو تیز تیز سانس بھر رہی تھی۔
اور پھر تیزی سے اسکی پہنی سفید شرت کو گریبان سے دبو چا، وہ نازک
سی لڑکی لمحوں میں کٹی پتنگ کی طرح اسکے سینے سے آن لگی--
غزالی بڑی بڑی جھیل سی آنکھوں میں پھیلائے اسنے جیسے ہی شامیر کو
دیکھا،، شامیر نے ایک، ہی جست میں اسے بیڈ پر گرا یا۔--
کیا کہہ رہی ہو تم۔۔ ہاں جانتی بھی ہورات کو تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔؟ جب
یہ نشہ اتراتب میرے سامنے آنا اور یہی سب بولنا،، پھر بتاؤں گا تمہیں،
ویسے مجھے توبات بات پر گھٹیا بولتی رہتی ہو۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔؟ کل رات تو خود سے تم نے مجھے کس کی
"۔۔۔ اور بھی بہت کچھ کرتی اگر میں اپنی عزت ناں بچاتا۔۔۔
وہ کہاں کم تھا شر ربار نگاہوں سے اسے گھورتے وہ نگاہیں اسکے نقش نقش
پر دوڑاتا، بولا۔

وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے ارادے سے کھتا مزید قریب ہوا تھا
"ایزل کے ----
اہمہ پچھے رہو تم ----" ایزل فوراً سے اسکے سینے پر ہاتھ فاصلہ بناتے
بولي ----

Zubi's Novel Zone

جانم کتنی بار کہہ تو چکا ہوں کہ اب یہ دوریاں بے کار ہیں۔۔۔ تواب
خاموشی سے یہ جھگڑا چھوڑو اور فریش ہو جاؤ، کیونکہ اب تھوڑی ہی دیر
میں تمہارا سر شدید درد کرنے والا ہے۔۔۔ تو اس سے پہلے کہ یہ درد
شروع ہو تم جلدی سے فریش ہو کر آؤ،
”میں تب تک اس درد کا کچھ علاج ڈھونڈتا ہوں۔۔۔“
”اوے گیٹ اپ میری جان۔۔۔“
وہ محبت بھرے لہجے میں کہتا ایزل کا گال تھکلتے اسے لمحوں میں جگہ سے
اٹھا گیا۔۔۔

جو منہ کھو لے بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

شامیر مجھے جانا ہے یہاں سے ____!" وہ چنچ کرتے روم میں آئی، روم میں شامیر کو ناپاتے وہ بے چینی سے چکر کا ٹنگ لگی الفاظ بھی وہی کے وہی رہ گئے تھے۔

اب یہ سر درد کیوں ہونے لگا۔۔۔ "اپنے بھاری ہوتے سر کو انگلیوں سے
دباتی وہ بے چینی سے پہلوں بدلتے بڑھتا تھا۔۔۔

"لواسے پی لو آرام ملے گا۔۔۔

تبت تتم کب آئے ۔۔۔!" شامیر جو اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا۔

ایک دم سے اسکی آواز پر وہ جھٹکے سے مڑی، اپنے پیچھے نیلی آنکھوں
والے بلے کو دیکھ وہ دانت پیستے پوچھنے لگی۔۔۔

"میں تو بس یہی تھا۔۔۔ تمہارے دل میں ۔۔۔

وہ شریر لبھ میں گویا ہوا ساتھ ہی گلاس ایزل کے ہونٹوں سے لگا دیا۔

"لیموں پانی ۔۔۔

" وہ گلاس پیچھے کرتے بڑھتا تھا۔۔۔

"یہ جانم یہ نشہ اتار دے گا ب اسے جلدی سے پی لو۔۔۔
ایزل نے تیکھی نگاہوں سے اسے گھورتے گلاس کوناک کے قریب
کیا۔۔۔

”میں پی لیتی ہوں پچھے ہٹو

اسے پچھے ہونے کا کہتی وہ خطرناک تیور لیے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

شامیر نے باہمیں فضامیں بلند کیے، ٹھنڈی آہ بھری اور ہاتھ سینے پر

باندھے وہ آرام سے اپنی بیوی کے دیدار کرنے لگا۔۔۔

کہیں باہر چلیں ”وہ ساتھ سینے پر پیٹے نیلی آنکھوں میں محبت

کی چمک لیے پر حدت بھرے لبجے میں بولا۔۔۔

کہ گلاس میز پر رکھتی ایزل ایک دم سے چوکی۔

کیوں کہاں۔۔۔؟ ”اسے سمجھنا آیا کہ وہ کیساری ایکشن دے۔۔۔

جبھی جو منہ میں آیا وہی بول دیا۔۔۔

جہاں میں لے جاؤں وہاں۔۔۔ اور اس لئے کیونکہ میں کہہ رہا

”ہوں۔۔۔؛

وہ لمحوں میں اسکے قریب ہوا،۔ دودھیا مومی ہاتھ کو تھامے وہ لبوں سے
چھوتا مخمور نگاہوں سے اس نازک گڑیا کے حسین چہرے کو دیکھ بولا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کی نگاہیں اس حسین مرد کے سرخ و سفید ہاتھوں میں مقید اپنے
نازک پتلے سے ہاتھوں سے ہٹی اسکی نیلی آنکھوں میں محبتوں کا جہاں آباد
دیکھو وہ لمحوں میں نظریں پھیر گئی۔۔

زیادہ کچھ نہیں مانگ رہا یار صرف کچھ دن، ایسے جن میں، میں تمہیں یہ
یقین دلا سکوں کہ تم شامیر بیگ کیلئے کس قدر ضروری ہو چکی ہو۔۔۔۔۔

وہ کہتا آخر میں ہنسا تھا۔۔۔ اسکی ہنسی مغرور نہیں تھی۔ طنزیہ نہیں تھی مگر
کچھ عجیب سی تھی۔۔۔

ایزل کی نگاہیں اب کی بار اس حسین شخص کے خوبصورت موتیوں سے
دانتوں میں اچھی --

دل تو جیسے آج دماغ کی سمنے سے انکاری تھا۔۔

وہ لاکھ لعنت اپنے دل اور ابلتے جذبات پر ڈالے سرے سے نگاہیں ہی چرا
گئی۔

"آجائے میں ویٹ کرتا ہوں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ سرشاری سے کہتا فوراً سے اپنے بائیں ہاتھ میں ایزل کے چہرے کو بھرتا
اسکی پیشانی پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھ گیا۔۔۔
”جلدی آنا۔۔۔

دروازے سے نکلتے شامیر کی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔۔
مگر وہ تو ابھی تک اس لمس کو محسوس کر رہی تھی۔
ماٹھے پر اسکے ہمہ وقت مسکراتے شریر ہونٹ، گرم دھکتی حدت بھری
سانسیں۔۔۔ کچھ عجیب نہیں لگا تھا۔۔۔ کروفت، نفرت، گھن کیوں نہیں
تھی ائی۔۔۔

وہ کم یا زیادہ نہیں وہ صحیح یا غلط کے نقچ اٹکی تھی۔۔۔
جہاں وہ شروعِ دن سے ہی اٹک جاتی تھی۔۔۔
نہیں میری زندگی میں کیا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ بابا کا چلے جانا۔۔۔ یہ سب
مصیبتیں اور تو اور مجھے کتنی باروہ کہہ چکا ہے کہ وہ چھوڑ دے گا۔۔۔
”نہیں میں کمزور نہیں ہوں اب میں اسکی باتوں میں نہیں آنے والی۔۔۔
وہ خود سے عہد کرتی دوپٹہ اچھے سے پیٹے روم سے نکلی تھی۔

Zubi's Novel Zone

Z A I N A B R A J P O O T

"سامان پیک کرلو، ہم واپس جا رہے ہیں---؟

سفینہ کی پشت کو دیکھو وہ نہ کے سے لبھ میں بولا۔

کیا اس وقت _____؟" وہ چونکی تھی حیرت سے پوچھتے وہ باقاعدہ اسے گھورنے لگی۔

جو فون پر مصروف تھا۔

ہاں اسی وقت---"یصال نے مختصر سا جواب دیا۔ وور سفینہ نے جڑے لیے۔ اس وقت تو میں کہیں نہیں جا سکتی، صح چلیں گے۔

خاصا سرد لبھ تھا جسے محسوس کرتے ناچاہتے ہوئے بھی مقابل نے نظریں اٹھائیں۔

Zubi's Novel Zone

دیکھو سفینہ ڈاکٹر نے تمہاری صحت کا خیال رکھنے کو کہا ہے اور یہاں تو
میں پورا دن کام میں ہوتا ہوں، اس لیے ضروری ہے کہ ہم جلد از جلد
۔ واپس چائیں امی تمہارا خیال تور کھیں گی۔

یصال نے موبائل جیب میں ڈالتے اسے سمجھایا۔۔
جو کافی اپ سیٹ دکھرہی تھی۔

وہ ابھی بھی نہیں کر پائی تھی جب ایک دم سے وہ واشر و م کی
جانب بھاگی ---

یصال حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر واشر و م سے آتی آوازوں پر وہ
گھبر اہٹ زدہ ساتیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ہے پار تم ٹھیک ہو۔۔۔

سفینہ اللیاں کر کر کے بے حال ہو رہی تھی اور یصال کے سامنے یہ سب پہلی بار تھا اسے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا کرے --
فوراً سے اسے کمر سے تھامے پشت کو رب کیا --

مگر کوئی فائیدہ نہیں۔۔

بالآخر تھوڑی دیر بعد وہ پر سکون ہوئی تو یصال نے فوراً سے سر سینے سے لگایا۔۔

نہیں مت چلو گر جاؤ گی۔۔ " اسے باہر نکلتا دیکھو وہ مت فکر سا بولا۔۔ فوراً سے اسے گود میں بھر گیا۔۔

سفینہ پریشانی سے اس حسین شخص کو گھورنے لگی۔۔ جو اس کے لئے حد سے زیادہ فکر مند تھا۔۔

ابھی ٹھیک ہو۔۔ " اسے بیڈ پر ڈالے فوراً سے ما تھا ٹھوٹ لتے پاس بیٹھتے پوچھا۔۔

سفینہ نے خفیف سا سر کو ہلا کیا۔۔ تم ٹھیک کہہ رہی تھی صحیح چلیں گے رات کا معاملہ ہے اس وقت سفر کرنا " تمہارے اور بے بی کیلئے ٹھیک نہیں۔۔

کمر ٹبرابر کرتا وہ فوراً سے اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔۔

سفینہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جس کے انگ انگ سے بے چینی اور بے قراری عیاں ہو رہی تھی۔

سو جاؤ او کے "اب وہ اسکا سراپنے کندھے پر رکھے تھپک رہا تھا۔۔

کہیں ناں کہیں اندازہ تھا کہ وہ شخص اپنے بچے کی وجہ سے خیال رکھ رہا ہے مگر جانے کیوں اسکا خیال رکھنا،

اپنے سینے سے لگانا۔۔۔ اب محبت سے سر تھپکنا اس معصوم لڑکی کے دل میں جذبات کو آنچ دینے لگا تھا۔

عورت اتنی ہی نازک ہوتی ہے جب اسکا من پسند مرد اسے تھوڑی سی توجہ، اپنا تیت دکھاتا ہے تو پھول کی طرح کھل کر اپنی خوشبو سے اسے مہکا دیتی ہے۔۔

وہ لمحوں میں سالوں، زمانوں کا حصارہ بے رخی سب کچھ بھول جاتی ہے۔۔

صرف اپنے من پسند شخص کی تھوڑی سی توجہ اور ساتھ کے خاطر۔۔۔

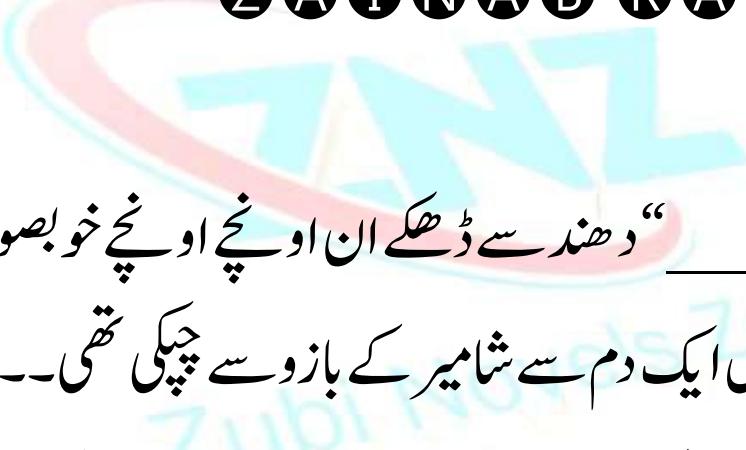
اس خوب رو شخص کی بند آنکھوں کو دیکھ جانے کب اسے نیند آئی تھی مگر یہ نیند گزرے چند دنوں میں آئی نیندوں سے بہتر تھی۔۔

Zubi's Novel Zone

جب محبت پہلوں میں ہو تو سکون خود بخود ہی آ جاتا ہے۔۔ دماغ میں
لہراتے لفظوں نے ایک پل کو ہی سہی اسکے ہو نٹوں پر مسکان بکھیری
تھی۔۔

وہ آنکھیں بند کرتی اس حسین شخص کی بانہوں کے حصار میں قید اسکی
خوشبو کی دا صی بی لمحوں میں نیند میں اتری۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT



یہ کو نسی جگہ ہے _____ "دھند سے ڈھکے ان اوپرے اوپرے خوبصورت
پہاڑوں کو دیکھ ایزد ایک دم سے شامیر کے بازو سے چپکی تھی۔۔
قدرت کے حسین مناظر کامنہ بولتا ثبوت ان پہاڑوں کے پیچے سے بہتا
ایک خوبصورت چشمہ تھا۔۔
"ادھر آؤ تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔۔۔

سورج کی ترو تازہ کرنیں ان دونوں کے وجود کا احاطہ کیے ہوئے تھیں۔۔

Zubi's Novel Zone

ایسے میں اسکا نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے وہ اوپھی نیچی

ڈھلوانوں سے گزرتے اسے آبادی سے دور لے جانے لگا۔

ششمیر ”وہ محلی اسکی گرفت میں،“ جب وہ ایک اوپھی ٹیلے پر ٹھرا،

خود چھلانگ لگائے وہ نیچے اتر اور ہاتھ پھیلائے ایزل کی طرف کیے۔۔۔

آجائے ”وہ اسے کو دنے کا کہہ رہا تھا مگر ایزل نے فوراً سر نفی

میں ہلا�ا۔۔۔

تو شامیر نے خود سے ہی سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسکے بازو کو جھٹکے

سے کھینچا اور پھر اسکے گرنے سے پہلے ہی اسے بوری کی طرح کندھے پر

ڈالے وہ چشمے کے بالکل قریب پہنچا تھا۔

” یہ دیکھو میری فیورٹ پلیس

ایزل آنکھیں پھاڑے اس حسین منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جہاں اوپھی سے پھاڑ کے درمیان سے گرتا چشمہ زرا سائیچے جانے پر

ایک ندی کا سامان دے رہا تھا۔

صف ستر اشفاف پانی جو جھرنے سے بہتا اس ندی میں گر رہا تھا۔ کئی پرندے کناروں پر بیٹھے اس میٹھے پانی کا لطف لوٹ رہے تھے۔۔۔
یہ سب کتنا پیارا ہے۔۔۔" ایزل کے ہونٹوں سے پھسلتے الفاظ اسکے دل کی ترجمانی کر رہے تھے۔

شامیریک دم سے اسکے پچھے ہوتے سر پر لپٹا اسکا دوپٹہ کھولنے لگا۔

"شش شامیر

ایزل چونکی فوراً سے ہاتھ دوپٹے پر رکھا۔۔۔

"شششش پچھہ مت بولو صرف محسوس کرو۔۔۔

وہ گھمبیر تا سے کہتا اسکے کان کی لوپر لب رکھتے دوپٹہ اتار اپنی گردن پر لپیٹ گیا۔

ایزل حیرت سے مڑتی اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

جس کی حسین آنکھیں اسی پر اٹکی تھیں۔۔۔

"مے آئی۔۔۔

اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھائے وہ جس لمحے میں استفسار کر رہا تھا۔ ایزل

کے چہرے پر لپیٹنے کے قطرے نمایاں ہوئے،

کیپکا تانا زک ہاتھ مقابل کے بھاری ہاتھ پر رکھے وہ نگاہیں جھکا گئی۔۔۔

شامیر کے خوبصورت ہونٹوں پر ہنسی کی اک الگ دنیا آباد ہوئی تھی جیسے

وہ ساحر شخص اپنی محبت کے طسم کی دھول اس معصوم دو شیزہ کے گرد

بکھیرتے اپنے ہاتھ میں دیے اس نازک ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے اسے

لمحوں میں قریب کر گیا۔۔۔

دوسرا ہاتھ استحقاق سے اسکی کمر کے گرد حائل کیے، وہ مہارت سے

آگے پچھے حرکت کرتا اس معصوم لڑکی کو کسی گڑیا کی طرح اپنے ساتھ

گھمانے لگا۔۔۔

وہ پچھے ہوا ایزل کا ہاتھ ایک لمحے کو چھوٹا، مگر سینکنڈ کے بیسویں حصے میں

ہاتھ کو تھامے اسے کسی دھند کی طرح اسکے بندھے بالوں کی آبشار کو

بکھیرا۔۔۔

جو جوڑے کی قید سے آزاد ہوتے ایک دم سے شامیر کے چہرے اور
کاندھوں پر بکھرے تھے۔

ایزل کا سر اسکے سینے سے آگا۔۔۔ اسکی تیز ہوتی سانسیں اپنے سینے پر وہ بخوبی محسوس کر پا رہا تھا۔

اگلے ہی لمحے اسے گھماتے اسے پشت سینے سے لگائی،
اپنے ہاتھوں کی سخت انگلیوں سے ان ریشمی آبشار کو سمیٹتے اسے احتیاط
سے ایزل کے کندھے پر آگے کوڈالے۔۔ اور پھر بڑے دلبرانہ انداز
میں تھوڑی اسکے کندھے پر جمائی۔۔

ویسے ایک بات ہے جانم۔۔۔۔۔ "ایزل کے ماتھے پر بل سمٹے، تمام حس وحسیات اس خوب رو شخص کی جانب متوجہ تھیں۔

تمہارے جتنے لمبے بال تو میں نے صرف سنے تھے، مجھے کیا پتہ تھا کہ میری بیگم کی حسین ز لفیں ہو گئی وہ بھی ایسی، جن کی خوشبو منظوں میں اچھے "خاصے بندے کے ہوش ٹھکانے لگانے کی صلاحیت رکھتی ہو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ مبہوت سے لبجے میں کہتا اپنی تیکھی ناک ایزل کے بالوں کے قریب
لے جاتے گہری سانس بھرتا ان کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔

ہاں تم نے سوچا نہیں تھا ان کی خوشبو خود میں اتارنے لگا۔
” ہونے والی تھی کیا نام ہے اس کا۔۔۔ روپی ڈار لنگ

ایزل جھٹ سے مڑی، سب یاد آنے پر اسکے سینے پر ہاتھوں سے دباؤ
دیے اسے پچھے کو دھکیل کر خاصے تیز لبجے میں طنز کیا۔

مگر اسکے طنز میں چھپی جلن کو مقابل لمحوں میں بھانپ گیا تھا۔۔۔

جبھی اسکے چلتے ہاتھوں کو تھامے منٹوں میں اسکی کمر سے لگائے وہ جھٹکے
سے اسے قریب کرتا اپنی پر شوق نگاہوں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔

جانتی ہو، موٹلی لڑکے لڑکی کی خوبصورتی، اسکی معصومیت پر فدا ہوتے
ہیں اور ایک میں ہوں۔۔۔ جو اپنی جنگلی بلی پر مر مٹا ہوں۔۔۔ وہ بھی

” اس کی شیر نی جیسے اداؤں سے

اسکے کان میں نیم سر گوشی نما آواز میں کہتے شامیر نے ہونٹ کان سے
دوبارہ ایزل کے رخسار پر رکھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تونا چاہتے ہوئے بھی وہ خاموش سی رہ گئی۔۔۔

اسنے ہاتھ ایزل کی کمر کے وسط پر رکھتے اسے سینے میں بھینجا، اسکی جان لیوامد ہوش کرتی خوشبو کو سانسوں میں انڈیلتے اسے جھکتے اپنے تشنہ لب اسکی شفاف گردان پر ثابت کیے۔۔۔

شش شامیر ”ایزل نے پھولتے سانسوں میں اسے بمشکل سے پکارا تھا۔۔۔

” ہمہم

وہ آنکھیں بند کیے مد ہوشی سے بولا۔
کوئی آرہا ہے !“ وہ تیزی سے پچھے ہونے کی کوشش کرتے بولی

--

تو شامیر صاحب کا سارا نشہ لمحوں میں اڑا۔۔۔
نیلی آنکھوں میں بیزاری سموئے اسے مڑتے پچھے دیکھا۔۔۔
جہاں ایک لڑکا اور لڑکی اپنی طرف آتے دکھائی دیے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک تو لوگوں کو سکون نہیں، اچھا خاصاً مود بگاڑ دیا۔۔۔

وہ منہ ہی منہ میں بڑھاتے اپنے گولڈن بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔

ایزل اسکی شکل دیکھ بمشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول پائی تھی۔

”تم یہاں کیسے آئے شامیر مطلب یہ کونسی جگہ ہے ____؟

وہ بے حد تجھس سے اسکے ساتھ ہمقدم ہوتے پوچھ رہی تھی۔۔۔

شامیر نے ایک نظر ان حسین وادی نظیر دلکش مناظر پر دوڑائی۔

یہ ہمارے آزاد کشمیر میں ایک خوبصورت وادی کا چھوٹا سا علاقہ ہے جس

کو یہاں کے لوگ سماہنی کہتے ہیں۔۔۔

تو تم یہاں کیسے آئے۔۔۔ ایزل کو حیرت ہوئی اس جگہ کا نام سن کر۔۔۔

شاید وہ پہلی بار ایسی کوئی جگہ کا نام سن رہی تھی۔

میں یہاں پر دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ در حقیقت یہ ہمارے پاکستان سے بہت دور واقع ہے اور بہت سے لوگ تو اس خوبصورت جگہ کا نام تک نہیں جانتے۔۔۔

میں یہاں دو دن سٹے کرنے آیا تھا مگر ہم دو ہفتے یہاں رکے تھے۔

Zubi's Novel Zone

اور اتنا مزہ آیا تھا کہ وہ ٹور میری زندگی کی یاد گار ٹور بن گیا۔ اور یہ جگہ "میری زندگی کی سب سے حسین یادوں میں سے ایک ۔۔۔۔۔ وہ اب واپس چل پڑے تھے۔

ان شنگ اونچے نیچے راستوں پر قدم رکھتے وہ ایک دوسرے کے سنگ ایک نئی دنیا کے راہی معلوم ہوتے تھے۔۔۔۔۔

جو زندگی کی پریشانیوں سے کافی دور تھے ایک الگ محبتوں کے جہاں میں

"قید" ۔۔۔۔۔

تم یہاں رکو، میں ابھی آتا ہوں۔۔۔" شامیر کو اچانک سے کچھ یاد آیا تھے جیسے ۔۔۔۔۔

فوراً سے اسکا دوپٹہ اسکا سر پر اوڑھتے اسنے چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرتے کہا۔۔۔

مگر کہاں جا رہے ہو۔۔۔؟" ایزل نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔
بے چینی اسکی آنکھوں سے عیاں تھی جسے دیکھنا چاہتے ہوئے بھی شامیر کے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یہیں پاس میں ایک بابا جی رہتے ہیں،، جب بھی کوئی انہیں دیکھ سیٹی
بجائے تو وہ غصے سے اسکے پچھے بھاگنے لگتے ہیں۔۔۔ تم یہیں رکود کرنا کتنا
"مزہ آتا ہے۔۔۔"

وہ ہستے ہوئے بولا اپنا محبت بھرا المس اسکی پیشانی پر چھوڑتے وہ سامنے کی
طرف جاتی ایک گلی کی طرف مڑا۔۔۔

شش شامیر رررر " وہ بھی تھوڑی ہی آگے بڑھا تھا جب ایزول
کی دل دہلا دینے والی چیخ اسکے کان میں گونجی وہ لمほوں میں مڑا۔۔۔
آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔
وہ دو آدمی تھے جو ایزول کو زبردستی تھامے اس بڑی سی وین میں دھکیل
چکے تھے۔۔۔
شامیر کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔۔۔ وہ خوف سے دھڑکتے دل سے
اندھادھند پچھے کو بھاگا تھا۔

Zubi's Novel Zone

نیلی آنکھوں میں خوف و خشت کا جہاں امڈ آیا جب دیکھتے ہی دیکھتے وہ
وین اسکی آنکھوں سے او جھل ہوتی تھی۔۔۔

"ایز ز ز ل ل ل ل ل

وہ جوان مردا سکے دوپٹے کو زمین پر پڑا دیکھ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا
چلا یا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اس کا سر عجیب سا بھاری ہو رہا تھا،، آنکھوں کے سامنے چھائی دھند، اور
بھاری پن کے سبب وہ چاہ کر بھی آنکھیں ناکھول پائی تھی،
اچانک سے چھن کرتی ایک سفید تیز روشنی اسکی آنکھوں سے سیدھا
ٹکرائی۔۔۔

نیم بے ہو شنگی کی کیفیت میں جوبات وہ سمجھ پائی تھی۔۔۔
وہ تھا ایک دم سے کسی کا اسے اٹھا کر زمین پر پٹکھنا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بھاری قدموں کی چاپ تھی جو اسے اپنے آس پاس محسوس ہو رہی تھی
اور اسکے بعد ان ڈھیروں آوازوں میں سے ایک جانی پہچانی آواز۔۔۔
جس نے اس نیم بے ہوش وجود میں ہلچل سی برپا کی تھی۔۔۔

” ہیلو بیٹا ”

ایزل کے شفاف ماتھے پر بلou کا جال ابھرا۔
مٹھی بھینجے وہ بے چینی سے آگے پچھے ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔
جب ایک دم سے اسکے ہاتھ پر کسی نے اپنا بھاری پاؤں رکھا۔
وہ نازک سی لڑکی حلق کے بلائی چلائی تھی۔۔۔

ہاتھ اس ظالم کے پاؤں کے نیچے آیا بری طرح سے زخمی ہو چکا تھا۔۔۔
تنت تایا ابتو ” دھندلاتی نگاہوں کے سامنے سب سے پہلے جو

چہرہ لہر ایا تھا، اسے دیکھ وہ نازک سی جان تڑپ اٹھی۔

بہتی نگاہوں سے اپنے باپ بجا تایا کو دیکھ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔۔۔
ابے چپ کون تایا شایا۔۔۔۔۔۔۔۔ بہت نچایا ہے تو نے جانتی ہے کتنی
مشکل سے ہاتھ آئی ہے ”

تت تا۔۔۔ "کہانی کوئی تایا نہیں میں تیرا۔۔۔ اتنی مشکل سے

تیری بولی لگائی تھی اور تیرا باپ سالا وہ جاوید

وہ غلیظ شخص غصے سے کھولتا جا رہا تھا۔۔۔

پاگلوں کی طرح آگے پچھے چکر کا ٹاؤہ غصے اور طیش میں پھنکا رہا تھا۔

جبکہ اتنے سارے غیر مردوں کے نقچ وہ نازک سی لڑکی جو اپنے خون اپنے
باپ بجا تایا کو دیکھ دل سے خوش ہوئی تھی۔

اب انکے اس مکروہ چہرے کو دیکھ ایزیل کا دل و دماغ جیسے سناؤں کی ضد
میں چلا گیا تھا۔۔۔

بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے اسنے اپنے باپ کے بڑے بھائی کو دیکھا۔۔۔
جس کی گودوں میں وہ بچپن سے کھیلتی آرہی تھی۔

تت تایا ابو اپ نن ناراض ہیں مم ممحہ سے۔۔۔ ہیہ ہیں ناں اسی لئے ایسا
کہہ رہے ہیں۔۔۔

دد دیکھئے مم میں بب بھاگی نہیں تھی۔۔۔

اگل اگر اپ کہو گے تو مم میں سب سے معافی بھی مانگ لوں گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"مم مگر پپ آپ ایسے بات مت کریں ----

وہ ہچکیوں سے روئی بمشکل سے بول پائی تھی۔

گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسنے مٹی سے اٹے اپنے ہاتھ سے چہرے سے بہتے آنسوں کو صاف کیا۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرتے اپنے تایا کی طرف بڑھنے لگی۔

جب پاس کھڑے ایک آدمی نے زور دار طمانچہ اسکے نازک گال پر جھٹرا

--

ایزل منہ کے بل پچھے کو گری تھی--منہ سے نکلتی کراہوں کے دوران

اسنے پہلی بار شامیر کو پکارا تھا۔--

اس کا ہونٹ بری طرح سے پھٹ گیا تھا اور

سر میں درد کی ٹیسیس اٹھنے لگی۔

کون تایا بتایا ناں کہ تیرا کوئی رشتہ نہیں مجھ سے-----

ارے سوتیلا بھائی تھا تیرا باپ میرا----ساری عمر چاکری میں کرتا رہا

"اور زمین جائیداد کس کے نام نکلی--جاوید کے نام-----

Zubi's Novel Zone

پھر پھر میں نے اپنی زندگی بنانے کا سوچا۔۔۔۔۔

روز جو لڑکی میری گاڑی میں۔ آتی جاتی تھی۔۔۔۔۔

ان میں سے خوبصورت لڑکیوں کو میں نے بچنا شروع کر دیا۔

اور پھر ایک دن جب تیری تصویر اس گورے نے دیکھی تو کہنے لگا

تیرے بد لے بہت مال دے گا۔۔۔۔۔

میں نے بہت سوچا اور پھر زندگی بد لئے کا یہی ایک راستہ نظر آیا مجھے

۔۔۔۔۔

وہ پنجوں کے بل جھکا اسکے قریب بیٹھا۔۔۔۔۔

اپنا اصل شیطانی چہرہ اس معصوم پر پرت کھولتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ایزل کا وجود درد سے چور تھا۔۔۔۔۔

دماغ کی رگیں جیسے پھٹنے کو تھیں۔۔۔ مگر وہ بے بس تھیں۔۔۔۔۔

اتنے زیادہ شیطانوں کے نیچ وہ جسے اپنا مخافظ سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

درحقیقت میں اصل شیطان ہی وہ نکلا تھا۔۔۔۔۔

پھر میں نے تیری اور یصال کی شادی کا منصوبہ بنایا۔۔۔۔۔

سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا۔۔

ٹھیک شادی کے دو دن بعد تجھے اغوا کر دیتا میں ۔۔۔۔۔

”مگر سالے اس جاوید نے ۔۔۔۔۔

وہ دانت پیستا بالوں کو مٹھیوں میں دبوچ گیا۔۔۔۔۔

سیاہ آنکھیں غصے سے باہر کو ابی انتہائی خوفناک دکھر رہی تھیں۔۔

ساری باتیں سن لی تھیں۔۔۔ مجھے بڑے نیکی اور بدی کے لیکھر
جھاڑے تیرے باپ نے۔۔۔ مگر انجمام دیکھ کیا ہوا اسکا۔۔۔ مار دیانا

” میں نے اسے

” نن نن تایا ابوبی جھوٹ

نہی ہے یہ جھوٹ وہ حچت سے تیرے بھاگنے کی وجہ سے نہیں کو دا تھا۔

بلکہ اسے میں نے دھکا دیا تھا۔۔

” بہت اکٹر رہا تھا ساری اکٹر نکال دی میں نے

اور الزام آیا اس شامیر پر۔۔۔۔۔ ”مگر اس نے بہت غلط کیا جو تجھے
اٹھا کر لے گیا۔۔

Zubi's Novel Zone

میرا بنا بنا یا کھیل اس لڑکے نے خراب کر دیا۔۔۔ مگر اب وہی ہو گا جو میں
چاہتا ہوں۔۔۔

ی

تجھے خریدنے والے بڑے پھدک رہے تھے۔۔۔ اس نے کہتے ایزل کو بازو
سے دبو چا۔۔۔ جو نڈھال سی بے بس نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔
اب اب دیکھتا ہوں کہ کیسے تجھے ڈھونڈے گے جب وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر
نڈھال ہو جائیں گے تب میں انہیں بتاؤں گا کہ تو میرے پاس ہے
اور پھر تیری دگنی قیمت لوں گا میں ان گوروں سے،،، بہت تیز سمجھتے ہیں
خود کو۔۔۔ وہ سارے۔۔۔

انہیں اب پتہ چلے گا کہ پرویزا ختر کیا چیز ہے۔۔۔
لے جاؤ اسے اور بند کر دو اس کمرے میں۔۔۔ "اسے پاؤں سے ٹھوکر
مارتے وہ غراتے ہوئے بولا۔۔۔

پاس کھڑا ایک موٹا سا بھدا آدمی آگے بڑھا تھا اور گھسٹیتے ہوئے ایزل کو
وہاں سے لے جاتے ایک کمرے میں بند کر دیا۔

کہاں ہے ایزل _____؟“ وہ آندھی طوفان بنا کسی تباہی کی طرح

دھڑ سے دروازہ کھول یصال کے گھر میں داخل ہوا۔۔

یصال جو ابھی ابھی واپس آیا تھا۔۔

سفینہ کو کمرے میں لٹائے وہ خود آفس کے لئے نکل رہا تھا۔

اچانک سے شامیر بیگ کو اپنی بھاری نفری کے ساتھ گھر میں دیکھ وہ حیرت زدہ سارہ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، مقابل اسے گریبان سے دبوچ چکا تھا۔

خونخوار نگاہوں سے اسے گھورتے وہ گن نکال اسکے ماتھے پر رکھ گیا۔۔

ایزل۔۔۔۔۔ وہ تو تمہارے پاس تھی ناں تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے

”
وہ

یصال ہکا کا ساحرا نگی سے دیکھتا اپنا گریبان چھڑانے کی کوشش کرنے لگا

--

جب وہ تیز آواز میں دھاڑا۔۔۔

ہاں تھی وہ میرے پاس۔۔۔ میرے پاس ہی رہے گی وہ۔۔۔ تو نے

اسے جان بوجھ کر کڈنیپ کیا ہے اب بتاتو کہاں ہے وہ ورنہ۔

۔۔۔ اسے تو میں ڈھونڈ لوں گا،

”مگر تیری موت کے بعد

شامیر نے گن کا دباو بڑھاتے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جب اندر سے ذکیہ اور سفینہ بھی شور کی آواز پر تیزی سے باہر کو پکی۔۔۔

مگر اپنے گھر میں اتنے سارے آدمیوں کو دیکھ اور وہ بھی اس گورے سے

لٹکے کو۔۔۔ جس نے بندوق ان نے بیٹے کے سر پر رکھی تھی۔۔۔

وہ یک دم سے خوفزدہ سی چیخنی۔۔۔

”بب بیٹا نعمم۔۔۔ میرا بچہ ہائے چھوڑوا سے میرا بیٹا

ابے چل بڑھیا۔۔۔ کیا میرا بیٹا میرا بیٹا لگا یا ہے۔۔۔ نظر نہیں آرہا بات

”کر رہا ہوں میں۔۔۔

شامیر جو آگے ہی غصے سے پا گل ہو چکا تھا۔

اب ذکیہ کا چینا چلانا اسکا دماغ مزید گھما گیا۔۔۔

وہ تیزی سے اسے ٹوکتا لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔۔۔

” ہاں تو تو نہیں بتائے گا مجھے کہ ایزل کہاں ہے

وہ بے چینی کی کیفیت میں ما تحے کو انگوٹھے سے کھر پھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

دیکھو میں ابھی اپنی بیوی کے ساتھ ملتان سے آیا ہوں،، پچھلے سات دنوں سے میں وہیں تھا اگر یقین نہیں آتا تو پتہ کرو والو۔۔۔ مجھ پر الزام لگانے سے ایزل نہیں مل جائے گی۔

” بہتر ہو گا اسے ڈھونڈو، ورنہ چھوڑو مجھے میں خود ڈھونڈ لوں گا۔۔۔

یصال گریبان چھڑاتے تیزی سے باہر کو لپکا، جب شامیر نے اسے پچھے سے گریبان سے پکڑے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

میری بیوی ہے وہ،، اور میں اسے ڈھونڈ لوں گا تھے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اور اگر مجھے خبر لگی کہ اس میں تیرا ہاتھ تھا تو دیکھنا

Zubi's Novel Zone

تیرے پورے خاندان کو تیری ہڈیاں تک نہیں ملے گی۔۔۔ یہ شامیر

"بیگ کا وعدہ ہے،"

شامیر سے گھبمیر لجھے میں وارن کرتا جس طرح آیا تھا اسی طرح منشوں میں وہاں سے نکلا۔۔۔

سفینہ دروازے کے پیچ کھڑی وہاں سے جاتے یصال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
جو بے چینی میں جانے کہاں کے لئے نکلا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ میری ماہیوں چل رہی ہے اندر سمجھی مہمان
اکٹھے ہیں۔ اور تو یہاں مجھے اپنے ساتھ لے جا رہا ہے کچھ تو خیال کریاں

"پلیز

روحان منت بھرے لجھے میں کہتا اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔
جو اسے آنے کا کہتے خود گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

شامیر!"

Zubi's Novel Zone

وہ یک دم سے غصے سے لال پیلا ہوتا اوپھی آواز میں چیخا۔

شامیر کے گارڈز جو دونوں اطراف سے اسے گھیرے ہوئے تھے۔ فوراً
سے لوڈ گنزر و حان پر تان لی۔۔

گلڈر ایپوڈی کار !"

Zubi's Novel Zone

شامیر نے سرد لبجے میں کہتے گاڑی کی چابی اسکی جانب اچھائی--

جسے تھامتا وہ بے بسی سے آسمان کو گھورنے لگا۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

شامیر بنا کسی کو لیکشن اور ٹریسر کے یہ پتہ لگانا کہ ایزل کھاں ہے، کس "حال میں ہے یہ سب ناممکن سی بات ہے--

وہ گاڑی میں بیٹھا ڈرائیو کرتا ساتھ ساتھ مر ر سے پچھے کی سیٹ پر بیٹھے شامیر کو دیکھ جھنجھلاہٹ سے بولا۔

کیونکہ پچھلے دس منٹ سے شامیر لیپ ٹاپ پر بزی تھا۔۔۔

اور اب اسکی خاموشی اوپر سے اسے اسی کو اس کی شادی سے اٹھا کر لانا روحان کے ضبط کے برخلاف تھا۔

ویسے تو تو بڑا دماغ والا بنتا پھرتا ہے اپنی بیوی کو کوئی چپ وغیرہ ہی لگا "دیتا۔۔۔ تاکہ اسے بچانے میں آسانی ہو جاتی۔۔۔

وہ سر کو تاسف سے نفی میں ہلاتے اس پر ٹونٹ کرنے لگا۔

Zubi's Novel Zone

"تو چپ چاپ ڈرائیو کرو نہ گاڑی سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔

شامیر نے دانت پستہ ہوئے غصے سے کہا۔۔۔

تو خمزہ نے بھی اسے دیکھا۔۔۔

یارویسے کہہ تو یہ ٹھیک رہا ہے۔۔۔ تجھے کچھ ناکچھ تو کرنا ہی چاہیے تھا۔۔۔

"اب دیکھ اسے ڈھونڈنا کتنا مشکل ہو چکا ہے۔۔۔

خمزہ اگر میں کوئی چپ وغیرہ لگاتا ایزل کو، تو وہ لوگ پاگل نہیں ہیں وہ جو کوئی بھی ہے وہ سب سے پہلے اسکافل چیک اپ ہی کریں گے۔

اور پھر کیا ہوتا وہ شاید اسے ٹارچر کرتے اور مارتے بھی۔۔۔ جو کہ میں ہر گز نہیں چاہتا۔۔۔ میں پہلے سے ہی جانتا تھا کہ ایزل کو کڈنیپ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔۔۔

اور اسی لئے میں اسے شہر سے دور لے کر گیا تھا۔۔۔

اور ویسا ہی ہوا جیسا میں چاہتا تھا۔۔۔

خمزہ اور روحان حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔۔

وہ واقعی میں شارپ مانڈڈ تھا۔

Zubi's Novel Zone

"مگر اب ایزل کو ڈھونڈے گے کیسے۔۔۔ مطلب بھا بھی جی کو روحان کی چلتی زبان خود پر اس جلا دکی خونخوار نگاہیں محسوس کرتے ہی تھیں تھی۔

اس گاڑی کا نمبر میں نے یاد کر لیا تھا۔۔۔ اور ابھی وہ ٹریس ہو جائے گا "تھوڑی دیر میں ۔۔۔

اور پھر بہت جلد وہ انسان میرے سامنے ہو گا، جس نے ایزل کو بچنے کا "سودا طے کیا تھا۔۔۔

کہتے شا میر کی نیلی آنکھوں میں چٹانوں سی سختی در آئی تھی۔۔۔ غصے سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینجے اسنے خود پر ضبط کرتے سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تت تم سب کون ہو،،؟" یہاں کیسے آئی؟
جس کمرے میں وہ آدمی ایزل کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔
وہاں پہلے سے ہی کوئی دس سے بارہ اڑکیاں موجود تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جن کی عمر انیس بیس کے درمیان ہی تھی۔

مگر ان کی حالت قابل رحم تھی۔۔۔

شاید انہیں چپ کروانے کیلئے انہیں مارا پیٹا گیا تھا۔۔۔

ایزل خوفزدہ سی ہوتے ان کے پاس گئی تھی۔۔۔

ہاتھ سے اور منہ سے بہتے خون کو نظر انداز کیے وہ خشنعت زدہ سی ان کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

وہ سب شاید عادی تھیں۔ ایک دو کے سوا سبھی کسی بت کی طرح خاموش بیٹھی تھیں۔۔۔

ایزل کو یک لخت ان سے خوف آنے لگا۔۔۔

ان معصوم لڑکیوں کا یہ حال اسکے تایا کی وجہ سے تھا، اور وہ سب جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

نئی ہواں لئے ایسے دیکھ رہی ہو،، کچھ دنوں میں عادت ہو جائے گی یہاں کی۔۔۔ زیادہ شور کرنے والیوں کو یہ لوگ بہت مارتے پیٹتے ہیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو بہتر ہو گا کہ خاموشی سے رہنا۔۔۔ باقی کیا پتہ کب کوئی گاہک آکر خرید

"لے۔۔۔ تم تو ہو بھی کافی حسین۔۔۔"

ان میں سے ایک لڑکی جو کافی بہتر حالت میں بیٹھی تھی۔۔۔ وہ اٹھتی ایز لے کے پاس آئی اسکا سر تا پیر جائزہ لیتے اسے بتانے لگی۔۔۔

اسکی باتیں سنتی وہ معصوم سی لڑکی بھی حقیقتاً خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔
اسکی آخری امید خدا کے سوا شامیر تھا۔۔۔

شش شامیر "وہ اذیت سے ہونٹ سے بہتے خون کو ہاتھ کی پشت سے صاف کرتے اس ستمنگر کو یاد کرنے لگی۔۔۔

کتنے لمحات تھے۔۔۔ جو اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔

اس کا بائی سے بچانا۔۔۔ اسکے لئے اپنی ماں سے لڑنا۔۔۔ اسکا بار بار قاتل کہنے پر بھی خاموش رہنا۔۔۔ دھنکارنے کے باوجود بھی اسے بیوی ہونے کا ہر حق دینا۔۔۔

اسے آج احساس ہوا تھا۔۔۔ کہ وہ کتنی چھوٹی تھی اس شخص نے کے سامنے "جو صرف کہتا ہی رہا کہ وہ اسے چھوڑ دے گا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر اس کا ہر عمل، ہر حرکت تو ایک باوفا شوہر کے جیسے ہی تھی۔۔۔
ایم سوری شش شامیر پلیز مم مجھے لے نجح جاؤ،، مم میں لک کبھی
”نہیں س ببولوں گی پچھوڑنے کا پپ پلیز _____“
اپنے ہاتھ گھٹنوں کے گرد لپیٹتے وہ معصوم سی لڑکی خوفزدہ سی حالت میں
روتے اسے پکار رہی تھی۔

جس کا روم روم بے چینی سے اسے ہی تلاش رہا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

گاڑی ایک بڑے سے گھنڈر کے سامنے روکے روحان نے جیرا نگی
سے گردن موڑے شامیر کو دیکھا۔

جس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ وہ بنا کچھ کہے گود میں پڑالیپ طاپ اٹھائے
ایک طرف رکھتا گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔

جس کے پچھے ہی پچھے روحان اور خمزہ بھی نکلے تھے

Zubi's Novel Zone

پکڑ لو، ضرورت پڑے گی تم دونوں کو اس کی۔۔۔۔۔ "گنزا سکی جانب اچھا لتے وہ ایک گن اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے اس عمارت کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

روحان نے آنکھیں پھاڑے خوف سے اسکی پشت کو دیکھا اور پھر خمزہ کو "۔۔۔۔۔"

ک کیا مطلب ہے تیرا۔۔۔۔۔ نہم م مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔ تم دونوں جاؤ اور بھا بھی جی کو لے کر باہر آ جاؤ۔۔۔۔۔ میں گاڑی میں ویٹ کروں گا۔۔۔۔۔

"اوکے

وہ جلدی سے کہتا گن خمزہ کے ہاتھ میں تھما گیا۔۔۔۔۔ خمزہ نے بے یقینی سے اسے گھورا، جب کہ شامیر واپس مڑتا منٹوں میں اسے دبوچ گیا۔۔۔۔۔

کیا ہاں کیا تماشہ کر رہا ہے تو۔۔۔۔۔ چپ چاپ گن پکڑ اور اندر چل "ہمارے ساتھ۔۔۔۔۔

اسکے اڑے چہرے کو دیکھ وہ دانت پلیتے ہوئے دھیمی آواز میں غرا یا۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

دد دیکھ یار میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی۔ میں کنوارہ نہیں مرننا چاہتا

"پپ پلیز"

روحان نے منت سماجت بھرے لمحے میں کہتے اسے دیکھا۔

جو بالکل سنجدہ سا کھڑا اسے ہی گھور رہا تھا۔

اگر تو مر گیا تو شانزے کو میں یا پھر خمزہ اطلاع دے دیں گے۔ فکر

"مت کر اب آ جا۔۔۔

اس کا گال تھیکتے وہ زخموں پر نمک چھڑ کتے آگے بڑھا۔۔۔

تو خمزہ کو ناچاہتے ہوئے بھی اس معصوم پر ترس آیا۔۔۔

ایک بات بتا مجھے تو اگر اسکی بیوی کے ساتھ کچھ حادثہ پیش آ جاتا ہے تو
اس میں ہمیں کیوں گھسیٹتا ہے یہ کمینہ۔۔۔ میں بتا رہا ہوں۔۔۔ مجھے ختم

"کرنی ہے اس کمینے سے دوستی۔۔۔

رونے کے لئے درکار خمزہ کے کندھے پر سردھرے وہ ازلی بے بسی سے
چور لمحے میں بولا۔۔۔

تو خمزہ نے تسلی دیتے اسکی پشت کو سہلا دیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تیری جان چھڑانے والی بات ناممکن ہے پیارے اور اسکی بیوی کو تُونے ایک بار اس سے دور کیا تھا انہاں، اب ساری عمر وہ جتنی بار اس سے "دور جائے گی۔۔۔ تجھے وہ گھسیٹے گا، ہی۔۔۔ اب بھگت اسکے بال بکھیرتے وہ جلے پر نمک چھڑ کتے آگے بڑھ گیا۔۔۔ گارڈز نے چاروں اطراف سے گھیرا تگ کرتے آہستگی سے اس کھنڈر پر اپنا اسلط جمایا۔۔۔

اب ان میں کئی لوگ شامیروں، روحان اور خمزہ کے ساتھ اندر کی جانب مختلف راستوں سے داخل ہو رہے تھے۔ وہ جس بھی راستے سے گئے تھے بنا آواز کیے اپنے راستے میں آتے سمجھی کو ختم کرتے گئے۔۔۔

مگر اندر بیٹھا پر ویزا اور اسکے تین چمچوں کو کچھ غیر معمولی محسوس ہو چکا تھا۔۔۔

جبھی وہ چاروں فوراً سے اٹھے۔۔۔

گزِ مضبوطی سے تھام لیں۔۔۔

"تم دونوں اندر جاؤ۔۔۔ اس طرف اور تم اس طرف جاؤ۔۔۔۔۔۔
ان تینوں کو الگ الگ راستے پر بھیجا وہ خود اس کمرے کی طرف گیا
جہاں۔ اسے ایزل اور باقی کی لڑکیوں کو رکھا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

چل اٹھ آمیرے ساتھ ۔۔۔ " وہ اندر ھادھند آگے بڑھا اور دھاڑ سے
دروازہ کھولے گن ایزل کی طرف کیے اسے اٹھنے کا کہا۔۔۔
اندر بیٹھی سبھی معصوم لڑکیاں سہم کا سانس تک روک گئی۔۔۔ کئی ایک نے
ڈر سے چخنا شروع کر دیا۔۔۔

"ابے چُپ ۔۔۔ شور مت کرو، اور تو اٹھ آ جا دھر.....؛
وہ ایزل کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف اشارہ کرتا غصے سے بولا تو
ناچاہتے ہوئے بھی وہ معصوم کا نپتی ہوئی سی جگہ سے اٹھی،
جب کسی درندے کی طرح جھیٹتے پر دیز نے اسے دبوچا اور بازو کو بے
دردی سے تھامے وہ اپنے ساتھ اسے گھسیٹتا باہر لے جانے لگا۔۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اچانک سے باہر سی آتی نیز آوازوں میں گولیوں کی آوازن وہ محتاط
ہوا۔۔۔۔۔ شششش آواز مت کرنا، ایزل کو تنپیہ کرتا وہ دیوار کی اوٹ
میں ہوا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں شامیر بیگ اور اسکے پیچھے ہی روحان اور خمزہ اندر
” آتے دکھائی دیے
ششش چل میرے ساتھ ۔۔۔۔۔؛ وہ فوراً سے پیچھے کو ہوا، ایزل کو
گردن سے دبوچے اسنے گن کنپٹی پر رکھی، اور پھر پیچھے کو ہوتے وہ پچھلے
دروازے کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ شامیر بیگ اسکی بوسو نگھتا اتنی جلدی استک پہنچ
جائے گا ورنہ وہ کبھی بھی یہاں خود سے آنے کا خطرہ مول نا لیتا۔۔۔۔۔
جب میں پڑا اسکا موبائل بھی مسلسل نج رہا تھا۔۔۔۔۔
مگر اس وقت اسے اپنی جان کی پڑی تھی۔۔۔۔۔ س
” ابے انکل جی کہاں جا رہے ہیں آپ

Zubi's Novel Zone

وہ اندر ہیرے کمرے سے شارت کٹ لیتا جیسے ہی دروازے کی دوسری
طرف سے نکلا۔۔۔

ایک دم سے کسی بھوت کی طرح باہر نکلتے روحان نے بتیں دکھائے اسکا
راستہ روک لیا۔۔۔

پرویز کا سانس حلق میں اٹک گیا۔۔۔ جسم پسینے سے شرابور ہو گیا۔۔۔
پپ پچھے ہہٹ۔۔۔ "وہ گن کا دباؤ ایزل کے سر پر بڑھاتے غرایا۔۔۔
اور فوراً سے پچھے کو پلٹا مگر وہاں کھڑا خمزہ اطمینان سے ہاتھ سینے پر باندھے
کھڑا تھا۔

پرویز کے ہاتھ کا نپنے لگے۔۔۔ ہاتھوں کی کیپکا پاہٹ کے سبب گن اسکے
ہاتھ میں جھولنے لگی۔۔۔

جب انسان کا نیکی کا بت پاش پا شہ ہو جائے تو پھر اپنی بد نامی اپنا اصل
سامنے آنے کا خوف انسان کو پا گل کر دیتا ہے۔۔۔
جیسا کہ اس وقت پرویز کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔

ابے رک تو جا بھی توباپ آنے والا ہے۔۔۔ بب باپ "وہ
بوکھلاہٹ میں روحان کا کہا۔ جملاد ہر انے لگا۔۔۔
مگر جیسے کی حواس بحال ہوئے اور سامنے سے آتے شامیر بیگ پر اسکی
نظر پڑی۔۔۔

حلق میں جیسے ایک ساتھ کانٹے اگ آئے تھے۔۔۔
"ششش شامی۔۔۔

خبردار جو میرے کوئی بھی میرے نزدیک آیا ورنہ، میں مار دوں گا
"ایزل۔ کو۔۔۔

اپنے پکڑے جانے کا خوف اسکے انگ انگ سے جھلک رہا تھا۔۔۔
ایزل خوف و دہشت سے مسلسل رونے لگی تھی۔۔۔

شامیر نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ پورے وجود کو ٹھوٹھوٹھوٹی سے بھینج
ہاتھ اور ہونٹ پر آئے زخم کو دیکھ اسے جبڑے مضبوطی سے بھینج
لیے۔۔۔

شر بار نگاہوں سے پرویز کو گھورتے اسے انگلی سے حمزہ کو اشارہ کیا۔

جسے سمجھتے فوراً سے ہی شرٹ کی اوپری پاکٹ میں موبائل کا کیمرہ آن
کرتے رکھا۔۔

تو یہ سب تو نے کیا تھا، ایزل تو تیری بھتیجی ہے پھر یہ سب کیوں کر رہا
ہے، کیا اس کی وجہ سے تیرابھائی مر گیا اس لیے
اسے سرد نگاہوں سے گھورتا وہ اب مدعے پر آ رہا تھا۔۔
ارے کون بھائی، اس سالے کو تو میں نے مارا تھا۔۔ کوئی سگا بھائی نہیں
ہے میرا۔۔۔ اگر تو نقچ میں ناں آتا تو کب کا اس ایزل کو بھی میں نقچ چکا
ہوتا مگر اب،،، اب بھی میں وہی کروں گا۔۔۔ اور اگر تو مجھے روکنے کی
کوشش کی تو ابھی اس لڑکی کو جان سے مار دوں گا میں۔۔
پرویز غصے میں سب اگلتا چلا گیا۔۔۔ اب وہ وہاں سے نکلنے کیلئے ایزل کو
استعمال کرنا چاہ رہا تھا۔

جو اذیت سے بے تحاشا رورہی تھی۔

"ایزل کس نے ہاتھ اٹھایا تم پر ؟

Zubi's Novel Zone

شامیر پرویز کو سرے سے اگنور کرتا ایزل سے مخاطب ہوا تھا۔۔

جو بری طرح سے ڈری سہمی اس تک جانے کو مچل رہی تھی۔۔

"! ہاتھ کس نے اٹھایا۔۔ اس نے

شامیر نے سنجیدگی سے اسکے ہونٹ کو دیکھتے پرویز کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔۔

ایزل نے سر کو نفی میں ہلا�ا۔۔

" جاؤ سب کو لا اوندر

وہ پچھے مرڑا اور روحان کو حکم دیا۔۔ جو تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔۔

اے اے کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔ کیا کوئی فلم چل رہی ہے کس نے مارا،
کس نے مارا میں نے مارا ہے۔۔ کیا کر لے گا تو۔۔ یہ دیکھ اس پاؤں
سے کچلا تھا اس کا ہاتھ۔۔ وہ دائیے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے غصے
سے دھاڑا۔۔

شامیر نے سردوسپاٹ چہرے سے اسے دیکھا۔۔

نیلی آنکھوں میں چٹانوں سی سختی تھی۔۔۔

ایزل کا دل خوف سے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

دل و دماغ ان چند گھنٹوں میں بری طرح سے متاثر ہوئے تھے۔

شامیر نے ایک نظر ایزل کے چہرے پر ڈالی اور پھر اگلے ہی لمحوں میں ٹھاہ سے آتی ایک تیز گولی ہوا کو چیرتی پرویز کے پیر کے آرپار ہوئی تھی۔۔۔

پرویز اچانک سے گولی لگنے سے بلبلہ اٹھا۔۔۔

اسکی چیخوں پکار کے سبب پورا کمرہ و خشت ناک ماحول بن چکا تھا۔۔۔

ایزل پر سے اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔

اور اگلے ہی لمحے میں شامیر بیگ کی بانہوں میں تھی۔۔۔

"شش شامیر"

اپنے آپ کو اس ستمنگر کے تحفظ بھرے مضبوط حصار میں پاتے وہ نئے سرے سے اذیت زدہ ہوئی اسکے سینے سے لگی اور بھی تیزی سے رونے لگی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے خون آشام قہر بر ساتی نگاہوں سے زمیں پر بلبلاتے پرویز کو دیکھا۔۔۔ جس کا پاؤں خون سے لت پت تھا۔۔۔

روزی۔۔۔ "وہ دھڑا تھا۔۔۔

فوراً سے ایک لڑکی بڑی سے چادر لیے اندر آئی۔۔۔

شامیر بیگ اپنی بیوی کے لئے پوری طرح سے تیار ہو کر آیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایزل جس خطرے میں تھی۔۔۔

وہاں کچھ بھی ہو سکتا تھا اور وہ پورے جگرے سے ہر صورتحال کا سامنا کرنے کو تیار آیا تھا۔۔۔

شامیر نے ہاتھ ہاتھ میں لیتے اپنی بیوی پر اچھے سے اڑھائی۔۔۔

جس کا نازک وجود ہچکلوں کی ضد میں تھا۔۔۔

پرویز کوئی حملہ نا کر سکے اسی لئے خمزہ اس پر گن تانے کھڑا تھا۔۔۔

" چلو سارے سنا نہیں

اتنی دیر میں روحان گارڈز کے ہمراہ ان تینوں چیلوں کو اندر لا یا تھا جن کے ہاتھ ہتھکڑی سے بندھے تھے۔۔۔

اور وہ بہت بڑی حالت میں تھے۔۔۔

"جانم۔۔۔"

شامیر نے قہر بر ساتی نیلی نگاہوں سے ان تینوں کو گھور، محبت سے اسکے کان میں سر گوشی کی۔۔۔

ایزل جواب دینے کی بجائے کبوتر کی طرح آنکھیں موندے اسکی شرط کو مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو اسکی اتنی بڑی پیش قدمی پر شامیر بیگ صدقے واری جاتا مگر فل وقت اسے اپنے سامنے موجود ان کتوں سے نپٹنا تھا۔۔۔

جانم میں سارے انتظام سے آیا ہوں۔۔۔ پورا موقع دوں گا تمہیں پیار کرنے کا ڈونٹ وری۔۔۔ بس ابھی کے لئے یہ بتادو کہ ان میں سے "کون ہے جس نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔"

وہ اتنی سنجیدہ صورتحال میں بھی اسکا ذہن اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔۔۔

سرخ ہونٹوں پر ایک شر مگی سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسنے سر اسکے سینے سے اٹھائے باری باری ایک چور نظر ان تینوں پر

ڈالی۔۔۔

اور پھر ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

اب شامیر کی شر بار نگاہیں اس موٹے سے بھدے سیاہ فام پر اٹک گئی

۔۔۔

"تم جا کر ریسٹ کرو، اور گھبرانا نہیں میں آتا ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔

"روزی میم کو لے جاؤ۔۔۔ ان کا خاص خیال رکھنا۔۔۔

اسکے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑتے اسنے پچھے کھڑی اپنی لیڈی گارڈز

سے کہا جس نے سر کو ہاں میں ہلا کیا۔۔۔

مگر ایزل نے سر نفی میں ہلا دیا۔ وہ کسی بھی صورت شامیر سے دور نہیں
ہونا چاہتی تھی۔۔۔

ایک خوف ڈر جو اسکے دل میں بیٹھ چکا تھا وہ کسی بھی صورت اس کا سامنا
نہیں کرنا چاہتی تھی۔

شامیر نے ایک سرد نگاہ پورے کمرے پر دوڑائی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جانم بات سمجھو،، اس وقت میں یہاں سے نہیں جا سکتا۔۔۔ تمہارے
بابا کے قاتل کو سزا دینا ضروری ہے ناں۔۔۔ کیا چاہتی ہو وہ بھاگ
"جائے۔۔۔"

شامیر نے اگلا خربہ آزمایا۔۔۔ محبت سے اس حسین چہرے کو ہاتھوں
کے پیالے میں بھرا۔۔۔ رونے سے نم نگاہوں میں ایک عجب ساد کھا مڈ
آیا تھا۔۔۔

ایزل نے نفرت سے زمیں پر روتے پرویز کو دیکھا اور پھر غصے و نفرت
سے جڑے بھینجے سر کو نفی میں ہلا دیا۔۔۔

"ویس لائک مائی گرل، اب جاؤ تھوڑا آرام کرو، میں آتا ہوں۔۔۔

اسکے گال پر بنے انگلیوں کے نشان کو انگلی سے سہلاتے اسنے نرم لبھ میں
کہا۔۔۔ تو ایزل نے سر کو ہاں میں ہلا دیا۔۔۔

"وویی اوور بب لل لڑ کیاں۔۔۔

ایزل نے اسے بتانا چاہا تھا کہ اس کے سوا اور بھی کتنی لڑ کیاں اس جگہ
پھنسی ہوئی تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ سب ٹھیک ہے اور سیو ہیں۔۔۔ تم جاؤ ابھی۔۔۔
شامیر نے اسے تسلی دی تو ایزل کو کچھ سکون ہوا۔۔۔
روزی آگے بڑھی تو ایزل نے ایک بار پھر سے اس نیلی آنکھوں والے
خوب رو شخص کو دیکھا۔۔۔

اور پھر روزی کے ساتھ وہ باہر کی طرف نکل گئی۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

تجھے معلوم نہیں عورت پر ہاتھ مرد نہیں اٹھاتے نامرد اٹھاتے ہیں اور تو
"مجھے وہی لگ رہا ہے۔۔۔

گھٹنوں کے بل بیٹھے ان تینوں میں سے ایک کے بالوں کو مٹھی میں دبوچے
وہ تیز لجھے میں دھاڑا۔۔۔

تو اس شخص نے حلق ترکیا۔۔۔

خوف و ڈر سے اس کا سارا وجود پسینے سے شرابور ہو گیا۔۔۔

"تجھے میں بتاتا ہوں کہ مرد کسے مارتے ہیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کہتے ساتھ ہی شامیر نے گن پاس کھڑے روحان کو تھمائی۔۔۔

اور جان بوجھ کر ایک پاؤں پرویز کے زخمی پیر پر رکھا۔۔۔

جود دسے بلبلاتا چیخنے لگا۔۔۔

شامیر نے دباؤ بڑھایا اور پھر تیزی سے ایک زنالے دار تھپڑا س شخص کے
چہرے پر جھٹرا۔۔۔

جو منہ کے بل فرش پر گرا تھا۔۔۔

اسے سیدھے کرتے شامیر بیگ نے تھپڑوں سے اسکے منہ کا نقشہ بگاڑ دیا

غصے و جنون سے اسے پیٹتا وہ مسلسل ایک ہی بات بڑھاتا تھا کہ تو نے
میری ایزل کو ٹھک کیا۔۔۔

روحان نے جھر جھری لیتے آسمان کو دیکھ خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اس ضدی
شخص کا صرف دوست ہی تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اگر بات صرف میری بیوی کی ہوتی میں تب بھی تم میں سے کسی کوناں
چھوڑتا۔۔۔ اور یہاں تو تم نے میرے ملک کی جانے کتنی ہی لڑکیوں کو بیچا
ہو گا ان کی زندگی تباہ کی۔۔۔۔۔

اس لئے تمہارا مرنا تو ضروری ہے کہتے ساتھ ہی اسے ایک ایک کرتے ان
تینوں کو سیدھا ماتھے کے درمیان فائز کرتے موقع پر ہلاک کر دیا۔۔۔۔۔
اسکے بعد وہ پرویز کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ اور اسکے دونوں ہاتھ پیچھے کو
باندھے۔۔۔۔۔

اور پھر اپنا بیلٹ اتار۔۔۔ جس بے دردی نے اس نے ان معصوم لڑکیوں پر
تشدد کیا تھا اسی بے دردی سے اسے پیٹا تھا۔۔۔۔۔
جس جگہ پرنا جانے کتنی ہی معصوم لڑکیوں کی آہ و پکار دبی تھی انہی چار
دیواروں میں۔۔۔ اج اسی جگہ اس بذات شخص کی زندگی کا مکافات
عمل لکھا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے پیٹ پیٹ کر شامیر بیگ نے ادھ مرا کر دیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور پھر اپنے گارڈز کو اشارہ کیا۔۔ جنہوں نے آگے پچھے سے اس خوب سے لتھڑے شخص کو تھاما اور چھٹ پر لے گئے۔۔

شامیر بیگ نے ایک آخری نگاہ اس شخص پر ڈالی۔۔ ایزل کارونا بلکنا کیا کچھ یاد ناں آیا تھا۔۔

وہ آگے بڑھا اور خود سے اس کو دبوچ لیا۔۔ جو نیم بے ہو شکنی سے جھول رہا تھا۔۔

میجر شاویز جنہیں خود شامیر نے ہی بلا یا تھا۔۔

وہ جیسے ہی وہاں پہنچ۔۔ صورتحال دیکھ ان کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔

شامیر مت گرانا اسے۔۔۔ وہ مجھے زندہ چاہیے۔۔۔ شامیر۔۔۔

ڈونٹ ڈوڈز۔۔۔ وہ چلائے تو بلا خروہ برے سے منہ بناتا مرٹا۔۔

اور پھر ایک دم سے دیکھتے ہی دیکھتے پرویز پر سے گرفت ڈھیلی کی۔۔

جو تو ازن کھوتا منہ کے بل فرش سے نیچے گرا تھا۔۔

اور گرتے ہی اسکی موت ہو گئی۔۔۔

خون کسی پھوارے کی مانند اسکے سر سے نکل رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"اپس سوری سر----- وہ خود گر گیا۔۔۔

شامیر پچھے مرٹا اور شاک سے کھڑے میجر کو دیکھ ہاتھ اٹھائے ایکنگ
کرتے اپنی بھوری ابڑواچکائی۔۔۔

میجر ابھی تک صدمے سے سن کھڑے تھے۔۔۔

شامیر نے خمزہ کو اشارہ کیا۔۔۔

جس نے ابھی تک آرام سے ویڈیو ایڈیٹ کر لی تھی۔۔۔

یہ لیں یہ ویڈیو ہے جس میں اس پرویز نے ایزل کے باپ کے قتل سے
لے اسکی کڈنپینگ تک سارا سچ بتایا ہے اور اسکے چیلے بھی ریکارڈ ہیں۔۔۔

جنہوں نے بتایا کہ وہ کتنے سالوں سے جانے کتنی معصوم لڑکیوں کو انغوار
کر چکے ہیں۔۔۔

ساری لڑکیاں محفوظ ہیں، میرے گارڈزان کو چھوڑ آئیں گے آپ کے
ساتھ جا کر۔۔۔ اور یہ وڈیو آپ کے کام آئے گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

زیادہ نہیں تو ایک آدھا تمغہ تو مل ہی جائے گا۔۔۔ کہتے ساتھ ہی اسے
میجر کا کنڈھا تھپکا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں وہ کیا ہے نا میری جانم میرا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔ سی بُجہ
سوں میجر "دواں گلیوں سے انہیں سلیوٹ کرتا وہ آنکھ و نک کیے
مسکراتا وہاں سے نکلا۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

"تم دونوں گارڈز کے ساتھ آ جانا بھی مجھے نکلنا ہے
وہ تینوں گارڈز کے ہمراہ باہر نکلے تھے۔۔۔ جب شامیر کی کہی بات پر
روحان اور خمزہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔
کیا مطلب گارڈز کے ساتھ ہم تیرے ساتھ آئے تھے۔۔۔ تو اب تیرے
"ساتھ ہی جائیں گے۔۔۔

روحان نے فوراً سے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے پوچھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جس پر مقابل کے گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گھرے ہوئے نیلی
آنکھوں میں ایک شریر سی چمک ابھری۔ وہ دو قدم اٹھائے روحان کے
قریب ہوا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں براہ راست دیکھا۔۔۔

تم لوگ میرے ساتھ نہیں جاسکتے کیونکہ میں اپنی والف کے ساتھ واپس
"!" جا رہا ہوں، تو تم لوگ گارڈز کے ساتھ آؤ گے
کندھے اچکاتے انسنے کافی نارمل انداز میں کہا تھا۔۔۔

جبکہ روحان نے دانت پیستے بے بسی سے خمزہ کو دیکھا۔

جو خود آگے سے کندھے اچکا گیا۔ بھلا میں کیا کہوں۔۔۔

تو جانتا ہے اچھے سے کہ گارڈز پہلے میجر کے ساتھ جائیں گے۔۔۔ اور کم از
کم پورا دن نکل جائے گا اس جھمیلے میں،،، اور کل میری بارات ہے مجھے
”وقت پر گھر جانا ہے میر_____؟“

بے بسی، ہی بے بسی تھی۔۔۔ سب جانے کے باوجود بھی وہ اسے پھر سے یاد
دلارہا تھا جو لمحوں میں سانپ کی طرح روپ بدلتا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو کیا ہو گیا یار کل تک تو پہنچ جائے گا گھر، اور میں اور ایزل بھی تو آنے والے ہیں شادی میں۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے چڑاھ رہا تھا۔ اور اسکی توقع کے مطابق روحان چڑراہ تھا۔۔۔

شامیر اگر تو مجھے یہاں چھوڑ کر گیا، ناں تو تو یاد رکھنا تیرے لئے اچھا نہیں "ہو گا۔۔۔

چلنچ کر رہا ہے؟" ابھر واچکاۓ اسنے نقچ میں ہی اسے ٹوکا۔۔۔
"نہیں بس ڈرار ہا ہوں۔۔۔

روحان انگلی نیچے کرتے بڑ بڑا یا تو شامیر اور خمزہ کھل کر ہنسے تھے۔۔۔
روحان منہ کھولے انہیں گھورے گیا۔ ان دونوں کا ہنسنا اسکی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

یار مذاق تھایہ سب۔۔۔ گاڑی موجود ہے یہاں۔۔۔ ہم آئرام سے سیدھا تیرے گھر جائیں گے۔۔۔ کل پورا دن ریسٹ کریں گے اور پرسوں "تیری شادی انجوائے کریں گے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

خمنہ نے اسکا کندھا تھکتے اسے آگاہ کیا۔۔ پہلی بات پر اسکی باچھیں
کھلی۔ مگر جلد ہی ہونٹ سمٹے۔۔۔۔۔
پرسوں کیوں شادی توکل ہے۔۔۔۔۔؟

روحان نے دھک دھک کرتے دل سے شامیر کی طرف سوالیہ نگاہوں
سے دیکھا۔۔۔

میں نے پوسٹ پون کرادی ہے۔۔۔ کیونکہ تیری بھا بھی بھی تو شامل ہو
گی تیری شادی میں۔۔۔۔۔ اور ایک دن کاربیٹ تو سمجھی کو ملنا چاہیے
۔۔۔۔۔"

شیو کھجاتے وہ آخر میں آنکھ ونک کرتے بولا۔
تو روحان بھاگتا اسکے سینے سے جاگا۔
"تو اتنا برابھی نہیں میر۔۔۔ جتنا میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔۔
کیا کہا۔۔۔۔۔؟" شامیر نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔
"نداق تھا یار تو بہت اچھا ہے۔۔۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

روحان نے ہستے ہوئے کہا تو شامیر نے اسکی پیڑھ تھیکتے اسے خود سے الگ کیا۔

"اب تم لوگ بھی نکلو اور مجھے بھی جانے دو پھر ملاقات ہو گی۔۔۔
خمرہ کے سینے سے لگتے وہ پر سکون سا ہوتے بولا۔۔۔
اور پھر ایک دوسرے کو خدا خافظ کہتے وہ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھے۔

ZAINAB RAJPOOT

اسے آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی۔ ذکیہ بیگم بی پی کی دواليتے سو چکی تھیں،
جبکہ سفینہ بھی تک اسکے انتظار میں جاگ رہی تھی،
وہ بنا آہٹ کیے اندر آیا تو نگاہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے آنکھیں
موندے لیٹی سفینہ پر پڑی۔۔۔
بے اختیار گھری سانس کھینچتے سر کو تاسف سے نفی میں ہلائے وہ دروازہ
لاک کیے اندر آیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

آپ کب آئے؟" دروازہ بند ہونے کی آواز پر سفینہ چونکتے ہوئے اٹھی،
یصال کو دیکھ وہ پوچھتی دوپٹہ ٹھیک کرتے اٹھ بیٹھی۔۔۔
ابھی آیا ہوں۔۔۔" وہ تھکے ہارے لمحے میں بول بیڈ کی دوسری طرف
ٹانگیں لٹکائے بیٹھا۔۔۔

سفینہ ناچاہتے ہوئے بھی پریشان ہوتی جگہ سے اٹھی۔۔۔
اسکے پاس جاتے اسنے نرمی سے کندھا تھیک کا۔۔۔
جس پر مقابل ہوش کی دنیا میں لوٹا

آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے یصال۔۔۔ کیا ہوا ایزل کا کچھ پتہ
"چلا۔۔۔؟

وہ متفلکر سی اسکے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کرتے پوچھ رہی تھی۔
یصال نے کئی لمحے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔
سفینہ گھبراہٹ سے نظر دل کارخ پھیر گئی۔۔۔
اس کا شوہر ڈھونڈ لے گا اسے۔۔۔ تم اس کی فکر چھوڑو اور اپنا دھیان
رکھو۔۔۔

"! کھانا کھایا تم نے

غیر محسوس انداز میں اسکا ہاتھ اپنے سردی سے ٹھنڈے ہوئے ہاتھ میں
لیتے وہ پشت کو سہلاتے پوچھنے لگا۔۔۔

سفینہ کا دل اسکی حرکت پر بے اختیار دھڑکا تھا۔۔۔
پلکیں ایک دم سے جھکی۔۔۔

وو وہ بب بھوک نہیں تھی، وہ ناچاہتے ہوئے بھی لڑکھڑائی۔۔۔ تو یصال
نے اسے بازو سے تھامے پاس بٹھایا

دیکھو سفینہ یہ زندگی ہے اس میں اتار چڑھاؤ آتے ہیں۔۔۔ مگر صحت سب
سے پہلے اور ضروری ہے وہ بھی تب جب تم جانتی ہو کہ تمہاری زندگی
کے ساتھ ایک اور زندگی جڑی ہے۔۔۔ تم سمجھ رہی ہو میری
" بات

وہ بہت نرم اور دھمے لجھے میں اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔ جو حلاں ان کے رشتے
میں تھا یصال اپنی تیئیں اسے کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر سفینہ کارویہ آج بھی اتنا ہی بدلہ اور سرد تھا۔

کہ یصال کو بے حد مشکل لگ رہا تھا اسے ذہنی دباؤ سے نکالنا۔۔۔

"ہاں میں کھالوں گی جب بھوک لگے گی۔۔۔

بے اختیار اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑاتے وہ تیزی سے گھبر اہٹ پر قابو پاتے بولی اور ایک دم سے جگہ سے اٹھی۔۔۔

یصال حیرت سے اسکی پشت کو دیکھتا رہا۔۔۔

جو بنائچھ کہے، دوسری طرف جاتے بیڈ پر خاموشی سے کروٹ کے بل لیٹ گئی۔۔۔

وہ لبوں کو دانتوں تلے کچلتا کافی تذبذب کا شکار تھا۔۔۔

وہ ابھی ہا سپیٹل سے آرہا تھا ڈاکٹر زنے کچھ ضروری ٹیسٹ بتائے تھے سفینہ کے۔۔۔ جن کی روپورٹس کلیکٹ کرنے یصال کو ملتان جانا پڑا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور وہاں سے ڈاکٹر کے کئے انکشاف نے اسے پورا دن بے چین رکھا

تھا۔۔۔

وہ ایزل۔ کوڈھونڈ نے نہیں گیا تھا کیونکہ اسکا ذہن مسلسل سفینہ کی وجہ

سے اپ سیٹ تھا۔۔۔

ڈاکٹر ز کے مطابق وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔۔۔ اپنے آپ میں ڈھیروں
سو چیزیں پال لینا اور اپنے اندر ہی گھٹ گھٹ کر رہنے کی وجہ سے وہ مینٹلی
سٹیبل نہیں تھی۔۔۔

ایک مہینے کی پریلیننسی میں اسکا کیس سٹارٹنگ سے ہی کا میلکیکیشن کا شکار
ہو چکا تھا۔۔۔

جس کا براثر نا صرف سفینہ پر بلکہ بچے پر بھی پڑ رہا تھا۔۔۔
یصال کو کوئی امید نہیں دکھر رہی تھی۔۔۔ انجانے میں کی ہوتی
حرکت..... کے سبب آج وہ ایک نہیں دودوزندگیوں کا مجرم بن
چکا تھا۔۔۔

یصال نے بے بسی سے آنکھیں موندے سر ہاتھوں میں گرا یا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

Z A I N A B R A J P O O T

وہ دروازہ کھول گاڑی میں بیٹھا، جب سینے پر ایک دم سے کچھ نرم سا
لمس محسوس ہوا۔۔۔
وہ چونکا نہیں تھا۔۔۔

بس ذرا سا جھکتے اپنے تشنه لب اسکی ساحرہ کے سر پر رکھے ایک ہاتھ اسکی
نازک کمر کے گرد پیٹے اسے مضبوط حصار اسکے گرد باندھا۔۔۔
اور کئی لمحے اسکی حواسوں پر چھاتی مدد ہوش کن خوشبو کو سانسوں کے
ذریعے خود میں اتارتارہا۔

"! کار دی طارٹ سٹارٹ"

شامیر نے گھمبیر لہجے میں تحکم بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر نرمی سے
آگے کو سر کتے وہ ٹھیک سے بیٹھا۔ سیٹ کی پشت سے ٹکتے اسے، ایزل کا
دوپٹہ اسکے سر سے ہلاکا سا سر کائے، نرمی سے اسے گود میں بھرا

" شش شامیر "

Zubi's Novel Zone

وہ چونکی حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسنے گردن موڑے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف دیکھا۔۔۔

مگر اسکا منہ حیرت سے تب کھلا جب سامنے والی سیٹ مکمل طور پر بند تھی۔۔۔

درمیان میں کوئی وقفہ نہیں تھا۔۔۔ وہ دوسری طرف کون ڈرائیور کر رہا ہے اس دیکھ نہیں پار ہی تھی۔۔۔

". اور غالباً وہ بھی نہیں پار ہے تھے ایزل اور شامیر کو۔۔۔

شامیر کے سلگتے لب اپنے گردن کے پچھلے حصے پر محسوس کیے وہ جی جان سے لرزی لمحوں میں پلٹی تھی۔

اسکی حسین نیلی آنکھوں میں جذبات کا طوفان تھا۔۔۔

جو منہ زور ہو چکا تھا۔۔۔

ا سنے شہادت کی انگلی ایزل کے ما تھے پر رکھے آہستگی سے سارے چہرے پر گھمائی جو تیز تیز دھڑکتے دل سے لب دبائے، آنکھیں موندے بیٹھی تھیں۔

"اور کہاں چوٹ آئی ہے---؟

اسکے لمحے میں عجب سی و خشت نمایاں ہوئی جس نے ایزل کو آنکھیں
کھولنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

وہ محیت سے سرد نگاہوں سے ایزل کے ہونٹ پر آئے زخم کو چھوتا
پوچھ رہا تھا۔۔۔

ایزل نے آنکھیں جھیلکتے اسے دیکھا۔

نو____!" اس سے پہلے کہ وہ جھکتے اسکے ہونٹوں کو قید کرتا ایزل نے
تیزی سے اسکے بہکے لبوں پر ہاتھ رکھے غزالی بڑی بڑی آنکھوں پھیلائے
کہا۔

جس پر ناچاتے ہوئے بھی شامیر کی مدھوش نگاہوں میں سرخی
تیری۔۔۔

وود درد ہے نمم مجھے____" اسکی نگاہوں کی اگلتی دارنگ پر وہ ہلکی سی
آواز میں منمنائی تھی۔۔۔ گاڑی سڑک پر تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی۔
مگر رستہ صاف ہونے کے سبب جمپ وغیرہ نہیں تھے فل وقت۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کی بات سنتے اسکی تیوری اتری ____ اعصاب ڈھیلے چھوڑ شامیر نے
نرمی سے اسکے لبوں پر گہرالمس چھوڑا۔۔۔ اور پھر اسکے ہونٹ کے
قریب آئے زخم کو دو سے تین بار چوما۔۔۔

"تو ایسے بولو جانم کیوں اپنی جان کا و بال بنارہی تھی۔۔۔
اسکی کمر کے گرد لپٹے ہاتھ کو دبائے اسے لمحوں میں اسے خود میں بھینجے
کان میں جان لیوا سرگوشی کی تھی۔۔۔

ایزل اسکے جنون بھرے لمس کو ہونٹوں کے بعد اب اپنے کان کی لوپر
پاتے جھر جھری لیتے رہ گئی۔۔۔

"اب بتاؤ،،، کیا میں قاتل ہوں ____ ؟

تھوڑی سے تھامے اسکا حسین چہرہ رو برو لائے وہ آنکھیں چھوٹی کیے
پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

جس کا نظر وہ کے سامنے ہونا، ہی شامیر بیگ کی دھڑکنوں کو الگ لے پر
دھڑکا دیتا تھا۔۔۔ جس کا حسین چہرہ اسکا کل اثاثہ بن چکا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل نے پلکیں عارضوں پر گرائے سر کو ہلکے سے نفی میں جنبش دی،،
سرخ لب کو دانتوں تلے دبائے وہ لال قندھاری چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔

"شامیر کے ہونٹ مسکائے، کیا میں درندہ ہوں _____ ؟

گھری سانس بھرتے پوچھا گیا سوال ایزل کو مزید شرمندہ کر گیا۔
اسنے مرتے کیا ناکرتے کی مصدقہ کے تحت سر کو پھر سے نفی میں ہلا
دیا۔۔۔

اور کیا میں کمینہ ہوں _____ !" یہ سوال پوچھتے اسکی آنکھوں میں کمینگی
بھری گھری مسکراہٹ رقصاء تھی۔

ایزل نے کچھ ثانیے اسکی آنکھوں میں جہاں کا جہاں شرارت کا جہاں آباد
تھا،

اور پھر ایک دم سے سر کو اثبات میں ہلاتی وہ فوراً سے اسکے سینے سے لگی
خود کو اسی سے تحفظ دینے کو چھپنے لگی۔

ہاہاہا پر اوڈ آف یو وائٹی تم اپنے ہز بینڈ کو کافی اچھے سے جانتی ہو،،، ایکم امپریسٹ بائے یو"

شامیر کے جاندار قہقہے نے فضا کو رونق بخشی تھی۔ وہیں وہ محبت سے اسکی زلفوں کو سہلا تا جان لیوا سر گوشیاں کر رہا تھا۔۔۔

ایزل بس کبوتر کی طرح آنکھیں موندے، بیوں پر آسودگی بھری مسکراہٹ سمیٹے، اس تحفظ بھرے حصار کو محسوس کر رہی تھی۔

اور شامیر بیگ اس پر اپنی بے تابیاں، بے قراریاں عیاں کرتا محبت کے الگ ہی جہاں میں پہنچ چکا تھا۔۔۔

ایک دوسرے کی سنگت میں وہ اس طویل سفر سے لوٹنے گزرے تباخ لمحات کی قید سے بالکل آزاد تھے۔۔۔

دلوں میں پڑی دھند کسی بادل کی طرح جھٹ چکی تھی، اب ایزل کے دل میں کوئی رنجش، کوئی نفرت و قدورت باقی نہیں رہی تھی۔

مگر ابھی بہت کچھ باقی تھا جسے ٹھیک کرنا۔۔۔ اپنے رشته کو ایک مثالی
رشته بنانا باقی تھا۔۔۔

اس سفر کی خوبصورتی کو ایک دوسرے کی سُنگت میں ہر اچھے برے وقت
میں ایک دوسرے کی ڈھال بن کر گزرا تھا۔

اور سب سے بڑھ کر وقت کی نئی آزمائشوں کو پار کر کے اس رشته کو
کندن بنانا باقی تھا۔

بہت کچھ تھا جو اس وقت ایزل کے ذہن پر حاوی تھا۔۔۔

اسکی سوچوں سے غافل، شامیر بیگ بس ان لمحات کو جی رہا تھا۔

اپنے دن بدن بڑھتے جنون سے وہ ناواقف نہیں تھا۔

مگر جہاں بات ایزل جاوید اختر کی ہو وہاں وہ شروع دن سے ہی خود کو بے
بس محسوس کرتا آیا تھا۔۔۔

اور اب بھی اسے ماننے میں کوئی عار نہیں تھا کہ اس کی بانہوں میں موجود
لڑکی اسکی متعاعِ حیات تھی،،

Zubi's Novel Zone

جس کی سنگت کیلئے وہ ہر ایک سے دشمنی مول لینے کا جذبہ رکھتا تھا اور
اسے خود تک محدود کرنے کے ہر ہنر سے وہ باخوبی واقف تھا۔

زندگی کا ایک نیا آغاز تھا ان دونوں کیلئے مگر وہ دونوں ہی آنے والی تباہیوں
سے بے بہرہ، انجان تھے کہ وصل کی حسین راتوں کے بعد ہجر کا ایک
کڑا کھران دونوں کا انتظار کر رہا ہے--

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر "گاڑی ایس ایم پیلس کے گیٹ پر رکی تھی،"
اپنی آنکھوں کے سامنے اس محل نما گھر کے گیٹ کو دیکھا ایک لمحے میں
ایزل حراساں سی ہوئی، گھبر اہٹ سے شامیر کے بازو کو دبوچے منمنائی

--

Zubi's Novel Zone

شامیر تمام تر حسیات سے اسی کی طرف متوجہ تھا، فوراً سے سرد سانس
فضا کے سپرد کرتے وہ ذرا ساجھ کا اس جیسن چہرے کو تھوڑی سے تھامے
اپنی نگاہوں کے قریب تر کر گیا۔۔

ان حسین غزالی آنکھوں میں تیرتا خوف و خدشات پڑھ پانا شامیر بیگ
کے لئے بے حد آسان تھا۔۔

ڈرگ رہا ہے ____ ! " اسکی آنکھوں میں جھانکتا وہ نیلی آنکھوں والا
شہزادہ لبوں پر مد ہم سی مسکان سجائے پوچھ رہا تھا۔
ایزل نے پلکیں جھپکتے ان نیلی آنکھوں میں دیکھا اور پھر سر کو ہلکی سی ہاں
میں جنبش دی۔۔

میں تم پر پہلے ہی واضح کر چکا ہوں ایزل،،،، کہ تم میرے لئے کیا
ہو۔۔۔ یہ رشتہ کتنا ہم ہے میرے لئے ____ اب تم اس گھر میں جاؤ گی
تو اپنے دل و دماغ سے یہ بات نکال باہر کرو کہ کوئی دوسرا تمہارا کچھ بگاڑ
سکتا ہے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اپنادفاع خود کرو، غلط کو برادرشت کرنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے۔۔ میں
چاہے جتنی مرضی طرف داری کر لوں۔۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ جب تک
تم خود اپنے کردار پر اٹھنے والی انگلیوں کو نہیں روکو گی تب تک یہ ممکن
نہیں کہ کوئی تمہارے اوپر انگلی ناں اٹھائے۔۔
وہ بے حدّ نرم لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھ رسان سے اسے سمجھا رہا
تھا۔۔

ایزل ہر بار کی طرح اسکی باتوں سے مبہوت بس خاموش نگاہوں سے اس
حسین مرد کو دیکھ رہی تھی۔۔
جس کی ایک نگاہ ہی کسی بھی لڑکی کے دل کو دھڑکانے کو کافی تھی۔۔
ایزل کی محیت پر مقابل کے گالوں پر ابھرتے گڑھے گھرے ہوئے،
موتیوں سے سفید دانت ہونٹوں کے نقش سے نمایاں ہوتے بے انتہا
خوبصورت دکھر ہے تھے۔۔ اتنا کہ ایزل کو اس منظر سے حیسں کوئی
منظرا نہیں لگا تھا۔

"آگے ہی گھائل کر رکھا ہے اب کیا جان لینے کا ارادہ ہے؟"

Zubi's Novel Zone

ایزل کی محیت آنکھوں میں ابھرتی ستائش نے لمحوں میں شامیر بیگ کی
دھڑکنوں کو بے ہنگم کیا تھا۔

وہ اسکے کان میں جھکا معنی خیزی سے بولا تو ایزل کا چہرہ لمحوں میں سرخ
انگارہ ہوا۔۔۔

وہ شرم سے لال بھجو کا ہوئی چہرہ جھکا گئی۔
تو کیا تم تیار ہو،،،؟" شامیر نے اپنا سرخ و سفید ہاتھ اسکے سامنے پھیلانے
پوچھا۔۔۔

ایزل نے ایک لمحے کو اس ہاتھ کو دیکھا، اور پھر اس نیلی آنکھوں والے
شہزادے کو۔۔۔ دل کی بات پر لیکے کہتے اگلے ہی لمحے اپنانازک ہاتھ
اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

اور سرا سکے سینے میں۔۔۔ یہ بھی خود کو چھپانے کا الگ ہی فن تھا۔ جو ہر
بار شامیر بیگ کے دل کو ایک نئے جنون سے روشناس کر اتا تھا۔۔۔
شامیر نے اسکے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوتے ایس ایم پیلس کو گھری نگاہوں
سے گھورا۔۔۔

سفینہ "وہ گھری نیند میں تھی، جب کسی کے جھنجھوڑنے اور بلند آواز میں پکارنے کے سبب اس کی آنکھ کھلی،" کلک کیا ہوا ؟

وہ خواس بانٹگی کے عالم میں اٹھی، حیرانگی سے یصال کو دیکھنے لگی۔

رات کے اس پھر وہ اس کے سر پر کھڑا اسے جگا رہا تھا۔۔۔

"! کچھ خاص نہیں،، بس کھانا کھالو۔۔۔ پھر دوالی نی ہے۔۔۔

وہ اسکے پاس بیٹھا گھٹنہ فولڈ کیے اسے ہاتھ بڑھاتے قریب ہی میز پر رکھی
بریانی کی پلیٹ اٹھائی۔۔۔

مجھے بھوک نہیں یصال۔۔ آپ نے صرف کھانے کے لئے مجھے اٹھایا

"

وہ حیرت زدہ سے اس خوب رومرد کو دیکھتی منہ کھولے رہ گئی۔۔۔
جو پلیٹ میں چچ گھما رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ہاں کیونکہ تم نے کھانا نہیں کھایا، اور میں باہر سے بریانی لایا ہوں ابھی جا کر مجھے پتہ ہے کہ بریانی تمہاری فیورٹ ہے ۔۔۔ چلو ابھی کھاؤ "جلدی سے ۔۔۔

وہ نگاہیں اس بجھے بجھے بے زار چہرے پر دوڑائے جلدی سے بولا۔۔۔ جبکہ سفینہ بس سپاٹ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو کیسے پتہ ۔۔۔ ؟
وہ اس کا ہاتھ روکتے پوچھ بیٹھی ۔۔۔
یصال نے ان سیاہ آنکھوں میں تیرتی سرخی کو گھری نگاہوں سے دیکھا۔
اور پھر ہلکا سا ہنسا۔

" ۔۔۔ میں تو اور بھی بہت کچھ جانتا ہوں، کہو تو بتاؤں
وہ گھری پر شوق نگاہیں اس دوپٹے سے عاجز لڑکی کے وجود پر دوڑاتے
شریر لمحے میں بولا۔۔۔

تو سفینہ کو یکدم سے شرم نے آن گھیرا۔۔۔
وہ فوراً سے ہاتھ آگے پیچھے دوڑاتی دوپٹہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔

"رہنے دویار میں کونسا کوئی غیر ہوں۔۔۔

یصال نے فوراً سے اسکے ہاتھ کو تھاما۔۔۔ اسکے لمحے میں اپنا یت تھی۔۔۔

محبت سے گندھا لہجہ لمحوں میں سفینہ کے دل کو دھڑکا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی بھی قسم کی خوش فہمی نہیں پال سکتی تھی۔ جبھی چہرہ جھکائے اسکے ہاتھ سے پلیٹ تھام لی۔۔۔

مجھے بھی بھوک لگی ہے ۔۔۔! وہ ابھی دوبائٹ ہی لے پانی تھی۔۔۔

جب یصال کی معصومانہ لمحے میں کہی بات پر وہ جی بھر کر شرمندہ ہوئی۔۔۔ تیکھے نقوش میں دوڑتی سرخی نے لمحوں میں یصال اختر کے دل کو

بے قرار کیا تھا۔۔۔

ا ۱۰ "سفینہ کا سر ہنوز جھکے دیکھ انسنے گلا کھنکھارا۔۔۔

تو وہ جھٹکے سے سراٹھائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

مگر یہ تو میرا جو ٹھاہے ۔۔۔!" معصومیت سے کہی گئی اس کی بات پر

ناچاہتے ہوئے بھی یصال کے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

وہ ذرا سا آگے سر کا اسکے قریب ہوا۔۔۔

سفینہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

جب وہ ہاتھ اسکی گردن میں لپیٹے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔

سفینہ کا سانس حلق میں ہی اٹک گیا۔۔ اس شخص کی بولتی نگاہوں میں

جھلک رہے جذبات سفینہ کو لمحوں میں سہا گئے۔۔

" جب تمہیں چکھ لیا ہے تو تمہارا جو ٹھاکھا نے سے کیسا پرہیز
وہ اسکے کان میں جھکا انتہائی بے باکی سے کہتا سفینہ کو لمحوں میں شرمندگی
سے دوچار کر گیا۔۔

سفینہ کسی ساکت بُت کی مانند تیزی سے دھڑکتے دل سے بیٹھی رہی۔۔
ویسے میں نے پورے ہوش و حواس میں چکھا ہے اور قسم سے نشہ اب تک
..... حواسوں پر طاری ہے۔۔ اور

وہ بہکے ہوئے سے لبھ میں بول ہونٹ سفینہ کے گال پر رکھتے بے باکی
سے بولا۔۔

مگر اس سے مزید زیادہ سن پانا سفینہ کے بُس سے باہر تھا۔۔

جبھی فوراً سے پچھے ہوتی وہ فوری طور پر آنکھیں پھیلائے اسکے ہو نٹوں پر

ہاتھ رکھ گئی۔۔۔

یصال نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا اور پھر اپنے لبوں پر رکھے اسکے
نازک سے ہاتھ کو۔۔۔

اگر اب آپ نے کوئی ایسی ویسی بات کی تو میں کمرے سے چلی جاؤں گی

"۔۔۔"

اس کا اشارہ دیکھ سفینہ نے پسینے سے ترسخ چہرے سے دارن کیا۔۔۔
نازک وجود ہولے سے لرز رہا تھا۔

جبکہ یصال کے بہکی نگاہیں ابھی تک اسی پر ٹکی تھیں۔۔۔

اب تمہیں عادت ڈال لینی چاہیے سویٹ ہارت کیونکہ تمہارا شوہر اس
معاملے میں خاصہ بے باک ہے۔۔۔

ویسے بھی اب مجھے عقل آگئی ہے اور میں تم پر یہ کر صورت ثابت کرنا
چاہتا ہوں کہ میں ایک محبت کرنے والا اچھا شوہر ہوں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور جب تک میں یہ بات ثابت نا کر دوں میں تو چپ نہیں ہونے

" والا۔۔۔

وہ اطمینان سے اپنی بات کہتے آخر میں کندھے اچکا گیا۔۔۔

جبکہ سفینہ آنکھیں پھیلائے منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا نہیں کھانی بریانی ____ :

وو وہ آپ کھالیں ممم مجھے بھوک نہیں ____ ؟" وہ متذبذب سی کہتی پلیٹ
اسکی جانب بڑھا گئی۔۔۔

جب یصال نے مسکراتے ہوئے پلیٹ تھامی۔۔۔ اور چھ بھر کر اسکے سامنے
کی۔۔۔

". تم کھاؤ اجھے سے۔۔۔ میرا موڈ کچھ اور کھانے کا ہے

وہ آنچ دیتی بولتی نگاہوں سے گویا ہوا۔۔۔ تو سفینہ کے لئے نوالے حلق
سے اتنا مشکل ہو گیا۔۔۔

اسکی حالت دیکھ یصال نے فوراً سے اسکے قریب ہوتے اسکے پیٹھ پھکی۔۔۔

جس پر وہ کھانستے ہوئے بمشکل سے نوالہ نگل پائی تھی۔

کیا ہوا؟" وہ انجان بنتا اسکا سر خ انگارہ ہوا چہرہ دیکھ فکر مندی سے پوچھنے

لگا۔۔

" لک کچھ نہیں بس مجھے نیند آئی ہے اب

وہ کہتے ساتھ فوراً سر خ موڑے کمفرٹر سر تک تانے لیٹی۔۔۔

یصال نے منہ کھو لے جیرت سے اسکی حرکت کو نوٹ کیا۔۔۔

اور پھر پلیٹ ایک طرف رکھتے وہ خود بھی اسکے پاس ہوتے کمفرٹر اس پر
سے اتار گیا۔۔۔

سفینہ نے گردن موڑے جیرا گئی سے اسے دیکھا۔۔۔

" کہاں میرا کچھ اور کھانے کا موڈ ہے اور تم بنانے ہی سونے لگی۔۔۔

وہ اسکے پاس لیٹے سفینہ کا سراہٹھائے اپنے کندھے پر رکھے تاسف سے بولا

--

سفینہ کامنہ جیرت سے کھل گیا۔۔۔

" دیکھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اشششش—"دیکھنا نہیں بس محسوس کرنا ہے ان لمحات کو۔۔۔ اس احساس ہو۔۔۔ بس بہت ہو گیا، یہ اذیت بھرا کھیل۔۔۔ میں جان چکا ہوں کہ اصل محبت وہ ہے جو ایک محرم حلال رشتے میں بندھ کر تمہارے ساتھ جڑ کر مجھے تم سے ہوئی ناں کہ وہ جس کے میں گن گان کرتا رہا۔۔۔

اپنے برے رویے پر بہت نادم ہوں میں۔۔۔ میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں سفینہ۔۔۔ اپنے رشتے کو ایک بہتر آج اور کل دینا چاہتا ہو۔۔۔

"کیا دوگی تم میرا ساتھ وہ سنجیدگی سے اسکا چہرہ دیکھ اس سے استفسار کر رہا تھا۔۔۔ جو خود یک طک سی اس حسین مرد کو دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔ ناممکن ہی تو تھا اس کی باتوں پر یقین کر پانا کیا واقعی میں یصال اختر کو اس سے محبت ہوئی تھی۔۔۔

"یہ یصال اگل اگر اب مجھے اذیت دی تو کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ بے حد نزدیک تھا اسکے۔ اسکی سانسوں کو قید کئے وہ بہکتا جا رہا تھا۔۔ اور سفینہ کا۔ ایک انجانے خوف سے ڈر رہا تھا۔۔

وہ اسکی پناہوں میں قید نم نگاہوں کو جھکائے لرزتے ہوئے بوی تھی۔
یصال اسکے ہر ڈر سے واقف تھا۔ وقت بہت جلد یہ ثابت کر دے گا کہ
یصال اختر تمہارے لئے کس حد تک مخلص ہے۔۔۔۔۔ اسکے کان میں
گھمبیر سر گوشی کرتے یصال نے اسے اپنی پناہوں میں چھپا لیا۔۔
جو خوفزدہ سی اسکے حصار میں قید تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھا میں وہ قدم در قدم چلتا پیلس میں داخل
ہوا۔۔۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ ہی اسکے بازو کو مضبوطی سے جکڑا۔۔
جو اسے ساتھ لیے اب رضا بیگ کے کمرے میں جا رہا تھا۔

شامیر اسکے خوف سے بخوبی واقف تھا

مگر ان حالات کا سامنا کرنا بے حد ضروری تھا۔۔۔

"میر میری جان میر اپنے

وہ دروازے پر رکے اس سے پہلے کہ وہ ناک کرتا تمیں بیگم بے حال سی
باہر نکلی۔۔۔

آنکھوں کے سامنے اپنے بیٹے کو دیکھ وہ ممتازی ماری تڑپتی اسکے سینے سے
آن لگی۔۔۔

شامیر نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنا ہاتھ انکے گرد لپیٹا۔۔۔
جواب باقاعدہ رونے لگی تھیں۔۔۔

"مام۔۔۔

انکارونا سے تکلیف دے رہا تھا وہ بے چینی سے گویا ہوا۔
تو وہ اس سے دور ہوتی آنکھیں صاف کرنے لگیں۔۔۔
کتنا یاد کیا میں نے تمہیں،، بھلا کوئی اپنی ماں سے بھی ایسے روٹھتا ہے۔۔۔
"تم جانتے ہونا کہ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا

Zubi's Novel Zone

خفانگا ہوں سے اپنے خوب رو بیٹے کو دیکھتی وہ اپنی دلی کیفیت اس پر آشکار
کرنے لگیں۔۔

شامیر نے گہرہ سانس فضا کے سپرد کیا۔۔

مام ری لیکس ہو جائیں آگیا ہوں واپس اس بار میں کہی نہیں جاؤں
"گا۔۔۔

وہ لمحے کو حتی الامکان طور پر مضبوط بناتے بولا۔

تو تمینه کی نگاہیں ایزل پر اٹھی۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

جب شامیر نے ان کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے اپنا مضبوط
حصار ایزل کے گرد باندھا۔۔

اسے خود سے قریب کیا۔۔

"مام میری بیوی ایزل شامیر بیگ۔۔۔

وہ لفظوں پر زور دیتا بنا کچھ کہے بھی اپنی نگاہوں میں ایزل کی حیثیت بالکل
 واضح کر چکا تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

تمیز نہ تو سانس رو کے اسے ساکت نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔۔

ان کے دل میں موجود ایز لے کے لیے نفرت مزید بڑھی۔۔

"آئیے ہم ڈیڈ سے مل لیں۔۔

وہ دوسری طرف سے انہیں بھی ساتھ لگائے روم کی جانب بڑھا تھا۔۔

تمیز نہ بیٹے کی وجہ سے خاموشی سے اسکے ساتھ اندر چلی گئی۔۔

ZAINAB RAJPOOT

ڈیڈ "وہ اندر داخل ہوا،" بے قرار نگاہوں سے بیڈ پر لیٹے رضا

بیگ کو دیکھ اسکے ہونٹ ہلے تھے۔۔

وہ بے قراری سے انکی طرف بڑھا۔۔

رضا جو نڈھاں سے دواليتے ابھی لیٹے تھے، اتنے دنوں کے بعد شامیر کی

آواز پر وہ بے چین سے ہوئے۔۔

.. مم میر وہ آنکھیں جھسکتے بے یقینی سے بولے

Zubi's Novel Zone

شامیر لمحوں میں انکے پاس پہنچتے انکے سینے سے آن لگا۔۔۔

رضا صاحب کسی سکتے کے عالم میں اپنے سینے سے لگے اپنے بیٹے کو محسوس

کر رہے تھے

میر ! " اسکے پاس ہونے کا احساس ہوتے ہی وہ کپکپاتی آواز میں

اسے پکارا گھے ،"

کہاں تھے تم ؟ یاد نہیں آئی ہماری ، کیا ابھی سے بوجھ بن گئے ہیں

"..... ہم جو مر کر دیکھا بھی نہیں

وہ افسردگی سے کہتے اسے خود میں بھنج رہے تھے۔۔

" شامیر کو شرمندگی نے آن گھیرا

ڈیڈ سوری آ تو گیاناں ۔۔۔۔۔ وہ ماحول میں چھائی خنکی کو دور کرنے کو

ہشاش بشاش سے لجھ میں بولا۔۔

" تم جانتے نہیں ہو کتنا مس کیا میں نے تمہیں

اوہ یہ میرے پیارے سے ڈیڈ آپ نے اتنا مس کیا مجھے،،، یہ لیں میری

_____ طرف سے پیاری سے دوچھمیاں " _____

وہ شریر لمحے میں کہتے لمحوں میں رضا بیگ کے چہرے کو تھامے انکے

دونوں گالوں پر زور دار بوسہ دیتے بولا۔۔

اسکی حرکت پر جہاں تمیینہ بیگم شاکلڈ تھیں، وہی ایزل کی غذائی آنکھیں
باہر نکلنے کو تھیں۔۔

عنایی لب آدھ کھلے اسکی شاک کی کیفیت کو عیاں کر رہے تھے۔۔

"اور کچھ ایسی ہی حالت رضا بیگ کی تھی۔۔۔۔۔

شامیرررر وہ دانت کچکچا تے اپنے گالوں کو صاف کرتے
بولے۔

"پاپا پاپا پاپا لو یو ڈیڈ میں بس اسی سین کو مس کر رہا تھا۔۔۔

انکے غصہ کرنے پر وہ نیلی آنکھوں میں چمک لئے ایک دم سے انکے سینے سے آن لگا۔

Zubi's Novel Zone

رضا بیگ نے سر کو تاسف سے نفی میں جنبش دی اور پھر سے اسے خود
میں بچنچ لیا۔۔

"ایزل بچے ادھر آؤ"

رضا کی نظر میں خود میں سمٹی خاموش کھڑی ایزل پر پڑی تو وہ محبت پاش
لہجے میں گویا ہوئے اسے پاس بلا بیٹھے۔۔۔

ایزل نے ایک سہی سی نگاہ تمیز نہ بیگم پر ڈالی،
جو شامیر کے سبب ضبط کیے کھڑی تھیں۔

اور پھر اس نیلے بلے کو دیکھا۔ جس کی بہکی پر شوق نگاہیں اب اسی پر اٹکی
تھیں۔۔۔
وہ دھمے سے آگے بڑھی۔

اور سر جھکائے رضا سے پیار لیا۔۔۔

جیتی رہو میری بیٹی۔۔۔ ٹھیک ہو تم "!" اسکے سر پر ہاتھ رکھتے وہ
متفرگ سے پوچھ بیٹھے۔۔۔

انکی فکر اور اندیشوں پر شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے انہیں گھورا۔۔۔

جسے رضا سرے سے اگنور کر گئے۔۔

تمیہنہ بیگم پیر پھٹکتی کمرے سے واک آؤٹ کر گئی۔۔

شامیر نے تنگ تو نہیں کیا ناں میرے بچے کو _____؛ "کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھا گئی،

جس کا اثر زائل کرنے کو محبت سے ایزل سے استفسار کرنے لگے۔

ایزل نے ایک نظر شامیر پر ڈالی، جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

اور پھر نگاہیں چڑائے وہ سر کو نفی میں ہلا گئی۔۔

رضا نے سکون بھرا سانس لیتے ڈھیروں دعاؤں سے انہیں نوازا۔۔

ڈیڈ ڈنر کیا آپ نے _____ "شامیر ان کی مڈیسنری چیک کرتے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

رضا اسکی فکر پر ذرا سا مسکرائے۔۔ ہاں بیٹا کھالیا ہے میں نے ۔۔۔ یقیناً تم دونوں نے ڈنر نہیں کیا۔۔۔

ویسے بھی کافی رات ہو چکی ہے، ایسا کرو جاؤ تم دونوں ڈنر کر کے آرام "کرو صبح ملاقات ہو گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ پیار سے ایک بار پھر سے ایزل کے سر پر ہاتھ رکھتے بولے۔
تو شامیر نے فوراً سے سر کو ہاں میں ہلا کیا، جیسے وہ اسی انتظار میں تھا۔۔۔
”اوے گڈنائٹ ڈیڈ“ چلو ایزل ڈنر کر لیں.....؛
وہ رضا کو خدا حافظ کہتے ایزل کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ کھینختے باہر
نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیا ہوا کھانا کھاؤ ! ” وہ مسلسل کھانے کو گھور رہی تھی۔
شامیر اسے کھویا دیکھ ٹوکے بناناں رہ سکا۔۔۔
” شامیر تمہاری ماما کو میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا
ایزل ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔
مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ اس بات کو دل سے نکال نہیں پا رہی تھی۔
کہیں ناں کہیں اسے یہ خوف بھی تھا کہ کہیں شامیر بھی اسے چھوڑناں

دے

شامیر نے سنجیدگی سے ایزل کے متفلکر چہرے کو دیکھا۔

Zubi's Novel Zone

اور پھر دونوں ہاتھوں میں اسکے ہاتھ تھامے۔۔۔

اگر انہیں تمہارا آنا اچھا نہیں لگا تو کیا ہوا۔۔۔ میں جانتا ہوں میری جان

" سب کے دل میں جگہ بنالے گی

شامیر کے لجھے میں اعتماد یقین تھا، جیسے وہ جانتا ہو کہ ایزل تمیہنہ بیگم کا دل
جیت لے گئی۔۔۔

فلحال کے لئے چھوڑ دوان سب باتوں کو، اور مجھے یہ بتاؤ درد تو نہیں ناں

" اب

نیلی آنکھوں میں فکر کا جہاں سموئے وہ بے تابی سے اسے دیکھتا ایزل کے
ہونٹ کو چھوتے پوچھنے لگا۔

نن نہیں اب ٹھیک ہوں میں " وہ نظریں جھکائے بولی شامیر نے

بمشکل سے ہنسی ضبط کی

چلیں روم میں "؛ وہ شریر نگاہوں سے ایزل کو دیکھتے لب دبائے
پوچھنے لگا۔۔۔

وووہ شش شامیر کیا تم مجھے امی کے پاس لے جاؤ گے مجھے ان سے ملنا

" ہے

اسکا دھیان خود پر سے بھٹکانے کی ایزل نے ایک ناکام سی کوشش کی
تھی

افکورس جانم میں لے چلوں گا مگر اس وقت وہ بات کرتے
ہوئے رکا، نیلی آنکھوں میں ایک عجب سی چمک تھی۔۔۔
اسکی معنی خیز بولتی نگاہیں ایزل کو گھبر اہٹ زدہ کر رہی تھیں۔۔۔
وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

جو کرسی سے اٹھتا اب شاہانہ چال چلتا اسکے پاس آیا۔۔۔
مے آئی " اسنے ہاتھ آگے بڑھاتے کہا۔۔۔

ایزل نے دھڑکتے دل سے اپنانازک ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا۔
جسے ہونٹوں سے لگائے شامیر نے اسے کھڑا کیا۔

اور پھر کسی کاچ کی گڑیا کی طرح اسے بانہوں میں بھرا۔۔۔

شش شامیر " وہ گھبرائی غزالی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جس کے لبوں پر خوبصورت جان لیوا مسکراہٹ تھی۔۔ دونوں گالوں پر

ابھرتے وہ گڑھے، ایزل کو مبہوت کر رہے تھے۔۔

جن سے نگاہیں چراتی وہ ہاتھ اسکی گردان کے گرد لپیٹ گئی۔۔

شامیر اسے بانہوں میں بھرے اپنے روم تک پہنچا۔۔ "اور نرمی سے

اسے نیچے اتاروہ ایزل کی پشت پر کھڑا ہوا۔

اوپن دی ڈور۔۔" اسکی آنکھوں پر اپنا ایک ہاتھ رکھتے اسنے حکمیہ کہا

جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا۔

مگر تم ہے ہاتھ ہٹاؤ گے تو کھولوں گی۔۔" ایزل نے بے چینی سے کہتے

اپنی آنکھوں پر رکھے اسکے ہاتھ کو ہٹانا چاہا۔

جسے شامیر بروقت تھام گیا۔

" اشیش ڈونٹ ولیست ٹائم بے بی، جیسٹ اوپن دی ڈور

گزرتے ہر لمحے کے ساتھ اسکا لہجہ گھمبیر ہوتا جا رہا تھا۔ ایزل کی ریڑھ کی

ہڈی میں سر سراہٹ سی ہوئی۔۔

Zubi's Novel Zone

اسنے کپکپاتے ہاتھ کو آگے بڑھایا۔۔۔ مگر دروازے کالاک ڈھونڈ پانا
آسان نہیں تھا۔۔۔

شامیر نے اسکے نازک ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھامے دروازے کے لاک پر رکھا۔

ایزل نے تھوک نگلٹے ہینڈل کو گھما�ا، تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔۔
شامیر نے خود میں بھیجی روم میں گیا۔ اور کمرے کے وسط میں جاتے اپنا ہاتھ اسکی آنکھوں پر سے ہٹایا۔۔۔

ناہ اوپن یور آئز۔۔۔ "اسکی بھاری جان لیوا سر گوشی پر ایزل نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

وہ بہوت سی حیرت سے اپنی بڑی آنکھوں کو پھیلائے آگے پچھے دیکھ رہی تھی۔

پورا کمرہ سرخ اور سفید غباروں سے بھرا پڑا تھا۔۔۔

خوبصورت لڑیوں کے سہارے بیڈ کے عین اوپر کچھ فاصلے پر چھت سے بندھی رنگیں لڑیوں پر ایزل اور شامیر کی تصاویر میں تھیں

Zubi's Novel Zone

ایزل مبہوت سی کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔۔۔

نگاہیں ان گول گھومنتی لڑیوں میں لگی ایک تصویر پر ٹھہری تھی یہ تصویر اس رات کی تھی۔۔۔

جب وہ شراب کے نشے میں مدھوش شامیر بیگ کے ہی کپڑوں میں ملبوس اسکی بانہوں میں جھول رہی تھی۔ اور ایک تصویر میں وہ شامیر بیگ کے گال پر بوسہ دے رہی تھی۔۔۔

ایزل حیرت سے ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
وہ نہیں جانتی تھی کہ شامیر نے یہ ساری یادیں کیسے کس طرح سے قید کی تھیں۔۔۔

مگر یہ تصویریں ایک مکمل محبت بھرا عکس پیش کر رہی تھیں۔
ایسا منظر جس میں قید وہ حسین ترین چہرے بے تحاشہ جان لیواںگ رہے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک کی آنکھوں میں محیت کی سرخی تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں

"خمار-----:

بی یہ سب ! " وہ بولتے ہوئے رک گئی ۔۔ آواز اچانک سے بھیگ گئی تھی ۔۔

آنکھوں میں ایک دم سے موٹیوں سے آنسوں تیرنے لگے ۔۔

یہ سب میری زندگی کے وہ قیمتی لمحات ہیں جو تمہارے ہونے سے مجھے "میسر ہوئے ہیں ۔۔

اسکے لمحے کا بھیگا پن محسوس کرتے شامیر نے اپنے بازوؤں کا مضبوط حصار اسکے اطراف میں باندھا، اپنے دمکتے پر حدت ہونٹ اسکے کندھے پر رکھتے کہا ۔۔

تو ایزل نے بمشکل سے آنسوں کے گولے کو حلق سے نگلا ۔۔
مانا کہ یقین کر پانا مشکل تھا، مگر شامیر بیگ کے جنون اسکے ضد اور خود سری کو دیکھ ایزل کیلئے یقین کر پانا اتنا مشکل نہیں رہا تھا کہ شامیر بیگ اسے اپنی زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ ماننے لگا تھا ۔۔

Zubi's Novel Zone

اگر تو یہ سب لمحوں کی قید تک ہے تو بہت پچھتاوے گے تم،،، کیونکہ میرے
جدبات میری محبت کو رو ندھنے کے بعد میں کبھی بھی معاف نہیں کروں
!" گی تمہیں

وہ ایک دم سے مڑی،، اپنی نہم ہوئی بڑی بڑی آنکھیں مقابل کی سمندر سی
گھری نیلی نگاہوں میں ڈالے بولی۔

شامیر کئی لمحوں تک اسے دیکھتا رہا۔۔۔

اور پھر ایک دم سے اسے اپنے قریب تر کھینچا۔۔۔
اتنا کہ اسکی تیکھی ناک ایزل کی چھوٹی سی سرخ ہوئی ناک سے مس ہوئی
تھی۔۔۔

اسکے نہنہوں سے نکلتی نرم گرم سانسیں ایزل جاوید اختر کے چہرے کو
لمحوں میں لال قندھاری کر گئی۔۔۔

کہا تو ہے کہ جنون ہو تم میرا،، شامیر بیگ کا جنون میری ایڈیکشن جو ہر
گزرتے سیکنڈ کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔ "اسکا لہجہ بے حد بو جھل
تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

سر سراتے ہونٹ ایزل کی کنپٹی سے اسکے کان کی لوٹک سفر کرتے اسے
اندر تک لرزائیں گے۔۔۔

جنون ختم بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔ عادتیں بدل جاتی ہیں شامیر بیگ
اور اگر ایسا ہوا تو میں خود ہی تمہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ "وہ

خفگی سے گویا ہوئی۔۔۔

اسے لگا تھا کہ وہ کہے گا کہ وہ محبت ہے اسکی۔۔۔ وہ چاہنے لگا ہے
اسے جیسے ہر عورت اپنے شوہر سے محبت بھرے دو بول سننے کی
خواہش مند ہوتی ہے ویسے ہی ایزل بھی اسی محبت کے اظہار کی منتظر
تھی۔۔۔

مگر شامیر کا اظہار جنون اسے بالکل نا بھایا۔۔۔
ایزل کا خفگی سے دیا گیا جواب،،، چہرے کا رخ پھیر لینا ایک دم سے شامیر
کے ہونٹوں پر پر اسرار سی معنی خیز مسکراہٹ دوڑی

Zubi's Novel Zone

اُسنے ہاتھ ایزل کی گردن پر رکھتے ایک دم سے اسکار خ اپنی طرف کیا۔۔
اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی یا پھر کچھ رو عمل دکھاتی شامیر بیگ اسکی
سانسوں کو جارخانہ طریقے سے اپنے لبوں میں قید کر چکا تھا۔۔۔
اسکی بڑھتی جنون خیز شدت بھری گرفت ایزل کو لمحوں میں بے جان کر
گئی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بے جان ہوتے گرتی۔۔۔
شامیر بیگ نے اپنا بھاری ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپیٹا۔۔۔
اسے نرمی سے بیڈ پر لٹائے وہ بے حد سنجیدگی سے بے تاثر چہرے سے
ایزل کے سرخ انگارہ ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔
جو گھرے گھرے سانس بھرتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی

"When I am saying that you are only mine, then
where does this question of leaving come from?

Zubi's Novel Zone

Azal Shamir Baig, remember one thing, if you ever try to go away from me, you will see the face of me that after seeing it. You will seek refuge from Shamir Baig. So, my dear, I am forgiving you for this last mistake. In the future, such words should not even come to your tongue"

جب میں کہہ رہا ہوں کہ تم صرف میری ہو تو پھر یہ چھوڑنے کا)" سوال کہاں سے آیا ایزل شامیر بیگ، ایک بات یاد رکھنا تم، اگر کبھی مجھ سے دور جانے کی کوشش بھی کی تو تم میرا وہ روپ دیکھو گی جسے دیکھنے کے بعد تم پناہ مانگو گی شامیر بیگ سے۔۔ تو میری جان یہ آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں آئندہ ایسے الفاظ تمہاری زبان پر آنے بھی نہیں چاہیے ۔۔

وہ اسکا گال تھیپتا، اپنی بات کہتے، ایک دم سے سیدھا ہوا۔ تو ایزل نے
کب سے روکا اپنا سانس بحال کیا تھا۔۔۔

اپنی آنکھیں کھول وہ جیسے ہی شامیر کو دیکھنے لگی۔۔۔

اسکا سر ایک دم سے چکر آگیا۔ خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ سر کو نفی
میں جنبش دینے لگی۔۔۔

شامیر نے گردن موڑے اسے دیکھا۔ اسکی زر در نگت دیکھ شامیر کے
ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔

اس نے تیزی سے دانت پیستے شرط کے آخری بٹن کو کھینچا جو تیزی سے
کھولنے کے سبب ٹوٹ کے کہیں دور جا گرا۔۔۔

ایزل جو بیڈ سے گرتی پڑتی اٹھی ڈریسینگ روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔

لمحوں میں شامیر بیگ نے اسے دبوچ چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔۔

"شش شامیر پلیز مت کرو مجھے ہر ط ہور ہا ہے۔۔۔

اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش ناکام ہوتی دیکھ وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے گھرہ سانس بھرا۔۔۔ ایک نگاہ اسکی سرخ کلائی پر ڈالے اسنے
ہاتھ کو چھوڑا۔۔۔

اور اسے جھٹکے سے کسی کاغذ کی گڑیا کی طرح کندھے پر لادھا۔۔۔

اور ایک دم سے بیڈ پر بچھے ان سرخ پھولوں پر پھٹکا۔۔۔

"شامیر ر۔۔۔

اشششش جب جانتی ہو کہ بولنا بے کار ہے تو کیوں اپنی انرجی ویسٹ کر
رہی ہو۔۔۔ "وہ انگلی اسکے ہونٹ پر رکھتے بالکل سرد سے لبھ میں بولا
تھا۔۔۔

ایزل کو ایک پل کو اس سے خوف سا آیا۔۔۔ کیسی زندگی تھی ان دونوں
کی،، وہ چند منٹ بھی ایک ساتھ سکون سے نہیں رہ پاتے تھے۔۔۔
کہ پھر سے اختلاف شروع۔۔۔

" تم مجھے میری اجازت کے بنانہیں چھو سکتے

اسکے ارادے کو بھانپتے وہ تیز لبھ میں اسے ڈرانے لگے۔۔۔

شامیر کے گال پر یکخت گڑھا نمایاں ہوا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ا سنے جھکتے ایزل کا جبڑا اپنے ہاتھ میں دبو چا۔۔۔

تمہارے قریب آنے کیلئے مجھے کسی بھی قسم کے لائنس یا پھر اجازت نامے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ڈار لگ۔۔۔ پہلے بھی تو یہ دوریاں "سمیٹ چکا ہوں اپنے انداز میں۔۔۔ اس بار پھر سہی۔۔۔

وہ ایزل کے ہاتھوں میں کو اپنے ایک ہاتھ میں دبو پے، اسکے کان میں جھکتا معنی خیزی سے بولا۔۔۔

ایزل اپنی پوری قوت سے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی

--

جواب مدھوشی میں اسکے چہرے کے ہر نقش کو اپنے بے قرار ہونوں سے چوم رہا تھا۔۔۔

جانتی ہو کتنا ترپا ہوں میں۔۔۔ کس قدر خوفزدہ رہا ہوں۔۔۔ یہ سوچ ہی میری جان لے رہی تھی۔

کہ اگر "وہ کہتے ہوئے ایک پل کور کا۔۔۔ ایزل کا حرکت کرتا وجود سن سا پڑ گیا۔۔۔

اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ رورہا ہو۔۔۔

کہ اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں کیسے جیوں گا۔۔۔ کیسے معاف کروں گا خود کو۔۔۔ تم نہیں جانتی میری حالت، میرے پاگل پن کو کبھی جان نہیں سکتی تم ایزل۔۔۔ تمہارا پاس ہوتے ہوئے بھی دور رہنا مجھے مار رہا ہے

"! اندر سے

میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا۔۔۔ آئی نید یو ان ایوری کنڈ یشن

"

وہ آخری الفاظ پر زور دیتے جنون بھرے لمحے میں گویا ہوا۔۔۔

ایزل کسی ساکت بٹ کی طرح اسے سن رہی تھی۔۔۔

تم بیوی ہو میری، اور اس وقت مجھے تم چاہیے اپنے بے حد نزدیک۔۔۔

اپنی سانسوں سے بھی قریب۔۔۔ پھر اسکے لئے تم راضی ہو یانا ہو مجھے

"فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

وہ دو ٹوک لمحے میں بولا۔۔۔ اپنے سلکتے ہونٹ ایزل کی پیشانی پر رکھ گیا۔

ایزل کا وجود ایک دم سے ڈھیلا پڑا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ سب کچھ بھلائے اپنے کپکپا تے ہاتھ شامیر بیگ کی گردن کے گرد لپیٹے
اسکے سینے سے جا لگی۔۔

ایزل کی خاموشی بھری ہاں نے ایک دم سے شامیر کے دل کو تیزی سے
دھڑکایا۔۔

وہ اپنے مضبوط حصار اسکے گرد باندھے، اسے خود میں قید کرتا چلا گیا۔۔
جو آج اپنا آپ پورے ہوش و حواس میں اسے سونپ چکی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر اٹھو بھی " وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اسے جگانے کی
کوشش کر رہی تھی،" 7

جو ڈھیٹ بنامزے سے سور ہاتھا۔۔

ایزل نے ایک نظر گھٹری پر ڈالی جو صبح کے پانچ بجارہی تھی۔

وہ نماز قضا نہیں کر سکتی تھی۔۔ مگر شامیر اسے بانہوں میں جکڑے سویا
ہوا تھا۔۔

اور وہ معصوم ناچاہتے ہوئے بھی اس کی گرفت میں قید ہو چکی تھی۔

شامیر "ایزل نے بے ساختہ اسکی ہلکی تیسری یڈ پر ہاتھ رکھے اسے پکارا

نگاہیں اس کے حسین چہرے پر بے قراری سے گھوم رہی تھیں۔۔

گزری رات کے حسین لمحات زہن کے پردے پر لہرائے تو ایزل نے

شرم سے سرخ چہرہ جھکائے اپنانازک موی ہاتھ پچھے کھینچا۔۔

"ایسے ہی چھوڑا چھالگ رہا ہے۔۔۔

وہ نیلی آنکھوں والا حسین مرد جو پچھلے آدھے گھنٹے سے اسکے جگانے پر

نہیں اٹھا تھا ب اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹنے پر ایک دم سے بے قراری

سے کہتے ساتھ ہی اس کے ہاتھ کو تھام لیا۔۔

ایزل کے عنابی لب کیکپانے لگے۔۔ جب اسکی آنچ دیتی معنی خیز بے باک

نگاہیں اپنے چہرے پر محسوس ہوئیں۔۔

"آپ۔۔۔

تم شامیر نے شریر سے لبھ میں کہتے اسے جھٹکے سے تکیے پر

گرا یا۔۔۔ ایزل آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتی رہ گئی۔

Zubi's Novel Zone

جو بے باک نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

تم میری شرط میں زیادہ ہات لگتی ہو جانم ۔ "شامیر نے ایک نگاہ اپنی

شرط میں چھپے اس نازک وجود پر دوڑائے گھمبیر لبھے میں کہا۔

شامیر ۔ "ایزل نے بے ساختہ ہی اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا،

جسے وہ چومنے پچھے کر گیا۔۔۔

"اب خود اٹھایا ہے تو یہ عذاب جاں جھیلنا بھی پڑے گا۔۔۔

وہ جھکتے اپنے ہونٹ اسکی چھوٹی سی ناک پر رکھتے گھمبیر لبھے میں بولا تھا،

نو مجھے نماز پڑھنی ہے شامیر ۔ "ایزل نے ایک دم سے چینخے کے سے

انداز میں کہا تھا۔

وہ ہاتھ اسکے کشادہ سینے پر رکھتے بولی تو شامیر نے ٹھہری نگاہوں سے اس

معصوم حسین چہرے کو دیکھا۔

اور جھکتے اپنے دھکتے لب اسکی پیشانی پر ثابت کیے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل سانس رو کے اپنی پیشانی پر اسکا پرحدت محبت بھرا مس محسوس
کرتی رہی۔۔

اوکے نماز کے بعد تم واپس آؤ گی اور ہم یہی سے کانتینو کریں گے

"

شامیر نے ذرا فرمائشی انداز میں کہتے اسکے کان کی لوکو چوما۔۔

تو ایزل نے فوراً سے حامی بھرتے سر کو ہاں میں ہلا�ا۔۔

آئی بی ویٹ " اسے واشر و میں جاتا دیکھ وہ بلند آواز میں بولا۔

اور پھر مسکراتے ہوئے پاس پڑے ایزل کے دو پٹے کو اٹھائے سینے سے

لگائے وہ مسکرا تا ہوا آنکھیں مو ند گیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

کھانا لاوں آپ کے لئے ؟" وہ فون پر مصروف تھا جب سفینہ

نے ہچکھاتے ہوئے سوال کیا

Zubi's Novel Zone

ہمہمہمہمہم ابھی نہیں، میں تھوڑا سا کام کر لوں پھر کھالوں گا تم ناشتہ کر

لو ؟ " اسے ایک نظر اس پر ڈالے کہا۔۔۔

تو وہ سر کو ہاں میں ہلاتی کمرے سے باہر نکل نکل گئی۔

ایک دم سے بیرونی گیٹ پر پر زور دستک ہوئی تھی۔۔۔

سفینہ جو ابھی ابھی اپنے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔ دستک پر وہ چونک سی گئی

اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی جانب بڑھتی، یصال کمرے سے نکل آیا۔

سفینہ تم رہنے دو میں دیکھتا ہوں " اسے ٹوکا اور پھر خود دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔

سفینہ خاموشی سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

آپ مسٹر یصال اختر ! " دروازے کے باہر آرمی یونیفارم میں کھڑے میجر نے یصال سے سوال کیا۔

جو حیرت سے ان کو دیکھانا سمجھی سے سر کو ہاں میں ہلا گیا۔۔۔

" دراصل آپ کو کچھ دکھانا ہے

Zubi's Novel Zone

میجر شاویز نے کہتے ساتھ ہی اپنا فون نکال یصال کے ہاتھ میں تھا

دیا۔۔۔

جس میں ایک ویڈیو سامنے کی اسکرین پر موجود تھی۔۔۔

یصال کو واپس ناں آتا دیکھ سفینہ پریشانی سے اسکے پچھے ہی نکلی تھی۔ اور وہیں ذکر یہ بیگم بھی بیل کی آواز پر باہر آئیں، تو اچانک سے پرویز کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

نگاہیں آگے پچھے دوڑائی مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔

وہ ایک متفلکر نگاہ میجر پر ڈالے یصال کے پاس آئیں۔۔۔

تو نظریں یصال کے ہاتھ میں موجود موبائل پر پڑی جس میں کسی اور کی نہیں بلکہ پرویز کی وڈیو تھی۔۔۔

ذکر یہ ماتھے پر بل ڈالے اس ویڈیو کو دیکھنے لگی۔۔۔

مگر جوں جوں وڈیو مزید چلی۔۔۔ ان کی آنکھیں بند صدمے سے پھٹ

پڑی۔۔۔

وہ حیرت و پرشانی سے سر کو مسلسل نفی میں ہلانے لگی۔۔۔

جبکہ یصال لیے تو یقین کر پانا ناممکن تھا کہ اسکا باپ اس قدر برا آدمی
تھا۔۔۔

اسکے قدم ایک دم سے لڑکھڑائے۔۔۔
وہ بس گرنے کو تھا۔۔۔ موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو
گیا تھا۔۔۔

وہیں اسکی حالت کو دیکھتے میجر نے آگے بڑھتے اسے سنبھالا۔۔۔
"یصال بیٹا حوصلہ کرو۔۔۔"
میجر نے اپنے تیس اسے دلاسہ دیا۔۔۔

جس کا چہرہ شدت ضبط سے لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔
یہی یہ سب صحیح جھوٹ ۔۔۔؟" یہ سب صحیح ہے، شامیر بیگ کی بیوی
ایزل شامیر بیگ کو انہوں نے کڈنیپ کیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ان کے علاوہ کوئی بیس لڑکیاں ہیں جنہیں بازیاب کروایا گیا ہے۔۔۔ اور "اس سارے مرحلے میں پرویز جان سے جاتا رہا۔۔۔" میجر شاویز نے یصال کے کندھے کو تھکتے اسے حقیقت بتائی۔۔۔ تو وہیں ذکریہ بیگم اس صدمے کو برداشت ناکرپاتے بے ہوش ہوتی زمین بوس ہوئیں تھیں۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

اے لڑکی کہاں جا رہی ہو؟" ایزل نماز کے فوراً بعد دبے قدموں سے روم سے نکل آئی تھی۔ صبح کے وقت نماز کے بعد چائے پینا اسکی عادت تھی اور اب بھی وہ وہی کرنے جا رہی تھی۔۔۔ جب پچھے سے آتی تمیثہ بیگم نے اسے ٹوکا۔۔۔ "ججی وہ چائے" ایزل نے کانپتی آواز میں کہا تھا۔۔۔ دل کی دھڑکنیں خوف سے تیز تیز دوڑ رہی تھیں۔

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

شامیر کو بناتا ہے وہ روم سے نکل آئی تھی اور اب یوں تمینه بیگم کو دیکھ
اس کا سانس خشک ہو گیا۔۔

تمینه نے گھری جا نچتی نگاہیں ایزل کے مہکتے حسین وجود پر گاڑھی، اسکے
وجود میں رپی شامیر بیگ کی خوشبو انہیں بہت کچھ سمجھائی تھی۔
یقیناً مقصد پورا کر رہی لیا میرے بیٹے نے۔۔۔ تم جیسی دو کوڑی کی لڑکی کو
وہ اسی لئے تو اٹھا کر لا یا تھا۔۔

تاکہ کچھ دنوں تک اپنادل بہلا سکے، اور اب وہ دن دور نہیں جب اسکا
دل تم سے بھر جائے گا۔۔

"اوہ دھکے دے کر تمہیں گھر سے نکالے گا۔۔۔

دانست پر دانت جمائے وہ نفرت سے اسکے کان میں پھنکا رہی تھیں۔
جبکہ ان کی باتیں ایزل کے دل و دماغ پر بری طرح سے اثر کر رہی
تھیں۔۔

وہ مزید بے چین ہوئی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک انچانہ ساخوف جو دل کے کسی کونے میں پہلے سے موجود تھا اسے پھر

سے اپنی جڑیں مضبوط کیں۔۔۔

ایزل جن قدموں سے نیچے آئی تھی اب اسی طرح سے وہ ڈرتی تیزی سے
اوپر کی طرف بھاگی۔

— ፩

ایزل کی آنکھوں سے او جھل ہوتی پشت کو دیکھتے وہ پرسوچ سے انداز میں
گویا ہوتی۔۔

ZAINAB RAJPOOT

پرویز کی تد فین کے بعد وہ تھکا ہارا گھر لوٹا تھا۔

Zubi's Novel Zone

ذکیہ بیگم کارورو کر براحال ہو چکا تھا۔

برسون کا ساتھ تھا وہ کیسے یقین کر لیتی کہ ان کا شوہر ایسا بر انسان تھا۔۔۔
یصال کو تو ایسی چپ لگی تھی کہ وہ ساکت کسی بنت کی طرح خاموش ہو گیا
تھا۔

اور سفینہ تو بس اس کی خاموشی سے ڈر رہی تھی۔۔۔
 محلے والوں نے تو میت پر آنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔۔
 کل تک جو لوگ ایزل کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔ آج ان کی زبان پرویز
کی برا بیاں کرتے ناں تھک رہی تھی۔۔۔

انہیں یقین ہو چکا تھا، کہ ایزل کے گھر سے بھاگنے کے پچھے بھی پرویز کا ہی
ہاتھ تھا۔۔۔

یصال کے چند دوست ہی تھے جنہوں نے کفن دفن میں اسکی مدد کری
تھی۔۔۔

وہ سارے دن کا تھکا ہار ارات کے آخری پھر لوٹا تھا۔۔۔
 دروازہ کھلنے کی آواز پر سفینہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

نگاہیں جیسے ہی بکھرے حلیے میں بے بس سے آتے یصال پر پڑی اسکے
دل میں ٹھیس سی اٹھی۔۔

کل تک جو لڑکا فخر سے سراٹھا کر چلتا تھا۔

آج اپنے باپ کی حرکت کی وجہ سے وہ سرجھ کائے ہوئے واپس لوٹا تھا۔۔
اسکے جھکے کندھے سفینہ کو تکلیف دے رہے تھے۔۔

سرخ چہرہ بھیگی آنکھوں کے گوشے دیکھ وہ لب دانتوں تلے دبائی۔۔

یی یصال۔۔۔۔۔ "وہ چونکی ایک دم سے جگہ سے اٹھ گئی،،، یصال
جو بے جان سافر شپرڈھے سا گیا تھا۔۔

اسکے یوں گرنے پر وہ خوف سے بھاگتی اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھام گئی۔۔

یی یصال "رونے کے سبب سفینہ کی آواز گھٹ رہی تھی۔۔

ایک ہٹے کٹے مرد کو یوں بے بس ہوتا دیکھ اسکے بس سے باہر تھا۔

"اپ آپ اٹھیں پلیز آپ کو اتنا تیز ببخار ہے"!

Zubi's Novel Zone

اپنی سرخ ہورہی نم آنکھیں رگڑتی وہ کپکپاتے نازک وجود کا حصار اسکے
گرد باندھتے بولی۔۔۔

یصال نے ایک پل کو اپنی درد سے چور نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔
اور پھر اپنا بھاری ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔ سفینہ بمشکل سے کھڑی
ہوتے اسے سہارے سے کھڑا کر گئی۔

جس کا وجود بخار سے پھنک رہا تھا۔۔۔
پیپ پانی پی لیں یصال ؟ " اسے بیڈ پر اپنے سہارے سے بٹھاتی وہ
ایک ہاتھ سے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتی بولی۔۔۔
اور پھر گلاس اسکے لبوں سے لگا دیا۔۔۔
جسے وہ دو گھونٹ بھر کر پچھے کر گیا۔۔۔
یصال آپ ٹھیک نہیں میں ڈاکٹر کو بلا تی ہوں۔۔۔۔۔۔ " اسے ٹھیک سے
بستر پر لٹاتی وہ ہڑ بڑاتی ہوئی اٹھی۔

Zubi's Novel Zone

جب ایک دم سے یصال نے اسکا ہاتھ تھاما۔ سفینہ نے حیرت سے اسے دیکھا جس نے ادھ کھلی آنکھوں سے سر کو نفی میں ہلایا۔ سفینہ خاموشی سے اسکے پاس بیٹھ گئی۔ "میں سرد باول گا آپ کا۔۔۔

وہ بے چین تھی اسکی حالت اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔ یصال نے اسکا ہاتھ بے حد نرمی سے تھامے اسے اپنے پاس کھینچا۔۔۔ اور پھر اپنے ہاتھ اسکے گرد باندھے وہ اپنا بخار سے تپتا چہرہ اسکی گردن میں چھپا گیا۔۔۔

سفینہ بے بس تھی وہ جانتی تھی کہ وہ اندر سے ٹوٹ چکا ہے، شاید اسکی تکلیف حد سے زیادہ تھی۔۔۔

سفینہ جانتی تھی اسے سن بھال پانا مشکل تھا۔ مگر ناممکن نہیں تھا۔۔۔ اسکی بند آنکھوں کو دیکھ سفینہ نے بے ساختہ اسکے سر پر ہونٹ رکھے آنکھیں موند لیں۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

کیا ہوا ہے آریو او کے _____؟" وہ روم میں آئی بے حد پریشان دکھی
تھی اسے "

سفید قمیض جو اس وقت شامیر نے زیب تن کی ہوئی تھی۔

اسکے بٹن بند کرتا وہ شاہانہ چال چلتا ایزل کی جانب بڑھا، گھمبیر لمحے میں
محبت، فکر سموئے بولا۔

ایزل نے ایک دم سے چونکتے ہوئے اسے دیکھا۔۔۔

کہ کچھ نہیں۔۔۔۔۔ " وہ دانستہ طور پر تمیہ بیگم کی کہی
کڑوی کسیلی باتیں چھپائی تھی۔

سرخ لبوں کو دانتوں نلے کچلتی، خجاب کے حالے میں لپٹاواہ پر نور روشن
چہرہ شامیر بیگ کی آنکھوں کی سرخی کو بڑھا گیا تھا۔

وہ دو قدم کا فاصلہ ایک ہی قدم میں طے کیے اسکے بے حد قریب ہوا۔۔۔
اتنا کہ ایزل جو اس وقت اپنے آپ میں الجھی ہوتی سی تھی،،

Zubi's Novel Zone

اپنے چہرے پر مقابل کی دہکتی سانسیں محسوس کرتے وہ ہٹبرڈی کے عالم میں پلکیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔

جس کی گہری روشن نگاہیں ایزل کے صبح چہرے پر ٹھہری ایک جذب کے عالم میں محبوب کا دیدار کر رہی تھیں۔۔۔

تت تم کی جارہے ہو۔۔۔؟ "سفید سوت میں ملبوس وہ شاہانہ وجیہہ مرد انہتہا سے زیادہ حسین دکھر رہا تھا۔۔۔

اتنے مہینوں کے ساتھ میں آج پہلی بار ایزل نے اسے کپڑوں میں دیکھا تھا۔۔۔

اب جب ہوش سنجدلا تو اسکا ایک الگ دلکش روپ اسکی نظر وں میں تختیر برپا کر گیا۔۔۔

وہ حسین آنکھوں والی ساحرہ لڑکی،، دھڑکتے دل سے اسکے روشن چہرے کو ایک نظر دیکھتی نگاہیں پھیر گئی۔۔۔

مبادل کی چوری کپڑی ناں جائے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر بیگ کی نگاہیں ان حی السن آنکھوں کے ارتکاز سے ہٹی، تو چھوٹی سی سرخ ہورہی ناک اور پھر گلال ہوتے گلابی گالوں پر آن ٹھہری۔۔۔ دل میں ایک عجوب سا سرور تھا۔۔۔ وصل کی طویل گھٹریوں کے باوجود بھی وہ خود کو تشنہ لب محسوس کر رہا تھا۔۔۔

لگنگ بیو ٹیفل بیوی ۔۔۔ مگر اس وقت کسی کام سے جانا ہے۔ ہو پ سو کہ جلدی لوٹ سکوں اور پھر اپنی واٹنی کو جی بھر کر دیکھنے کی حسرت پوری "کر پاؤں"۔۔۔

اس کا بھاری ہوا گھمیر لجھے اسکے دل کی دھڑکن کی ہلچل کی عکاسی تھا۔۔۔ بے قرار ہورہے عنابی لب مقابل کھڑی ایزل کے شفاف ماتھے پر ثبت کیے، وہ کئی ثانیے آنکھیں موند گیا۔۔۔

ایک سکون تھا جو لمس سے گردش کرتا اسکی روح تک میں سراہیت کرتا گیا تھا۔۔۔

ماحوں کی بھترہی ختنکی میں ان دونوں کی بے تحاشا بے ہنگم ہورہی دھڑکنوں کے میل نے ایک الگ سامساں باندھ دیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر بیگ اپنے بے لگام ہو رہے جذبات پر بندھ باندھے اپنے دلکتے
ہونٹ ایزل کے گال پر رکھتے بے حد تیزی سے روم سے نکلا۔۔۔
ایزل اسکی چوڑی پشت کو آنکھوں سے او جھل ہونے تک دیکھتی رہی
تھی۔۔۔

اس وجیہہ مرد کی حواسوں پر چھارہی خوشبو نے اسے گھیرے میں لے
رکھا تھا۔۔۔

وہی خوشبو ایزل کو اپنے آپ سے محسوس ہو رہی تھی۔
اپنے وجود سے اٹھ رہی وہی بھینی بھینی سی مہک جانے کیوں مگر دل کو مہک
رہی تھی۔

ایک کونپل تھی جو کلی بنتی جا رہی تھی۔۔۔ گزری شب کی شامیر بیگ کی
گستاخیاں یاد آتے ہی اسکے گال نئے سرے سے دلک اٹھے،
حسین لب مسکراہٹ سے کھل اٹھے تھے۔۔۔

تمیز بیگم کی باتوں کا اثر وہ وجیہہ شخص جاتے جاتے اپنے ساتھ اسکے وجود
سے کھینچتے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ کامیاب رہا تھا اس معصوم کے دل میں اپنی محبت ڈالنے میں۔۔۔۔۔

ہاں وہ لڑکی اپنے آپ میں اسے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اور یہی تو محبت کی پہلی سیر ہی ہے۔۔۔ جب انسان خود میں سے محبوب کو تلاشتا اپنی ذات سے بھی نا آشنا ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔

وہ قدم در قدم آگے بڑھی، بیٹھ پر بیٹھے اسنے بے ساختہ ہی اسکے تکیے کو اٹھائے بانہوں میں بھینجا تھا۔۔۔۔۔

کوئی گھبر اہٹ نہیں کوئی جھجھک نہیں تھی بھلا وہ کہاں اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اسکے ہونٹ مسکائے جا رہے تھے۔۔۔ اور اس کی مسکراہٹ کو دیکھ دور کھڑی قسمت کھکھلا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی انجان تھے کہ اصل امتحان تو اب شروع تھا۔۔۔۔۔

جہاں ایک کو بہت کچھ کھونا تھا تو ایک کو اپنا آپ اپنی ذات تک سے محروم ہونا تھا۔۔۔۔۔

محبت کی پہلی سیر ہی پر رکھے ان کے قدم بہت جلد جدا ہونے والے تھے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ ایک دم سے کھلی تھی، بو جھل نگاہیں جیسے ہی ایک دم سے اٹھی، اپنے بے حد قریب اپنی بانہوں کے حصار میں قید سفینہ پر ٹھہر سی گئی۔

بخار کے سبب جسم میں تھکاؤٹ سی ہو رہی تھی۔
یصال نے آنکھیں موندی اور پھر ایک دم سے آنکھیں کھولی۔
اس نے بغور اپنے آپ میں سمٹی اس نازک سی جان کو دیکھا۔
جس کو وہ خود میں بری طرح سے جکڑے سورہاتھا۔
دماغ دھیرے دھیرے سے بیدار ہوا تھا۔ اور پھر اسے ایک دم سے شرمندگی نے آن گھیرا۔

اپنا حصار ڈھیلا کیے وہ چت سیدھا لیٹے چھت کو گھورنے لگا۔
ایک دم سے زندگی بدل گئی تھی۔ جس باپ کو وہ اپنا آئندہ میل مانتا آرہا تھا
آج وہی باپ اسکے لئے مخض ایک بد نامی کا سبب بن کر رہ گیا تھا۔

Zubi's Novel Zone

ماں باپ چاہے جیسے بھی ہوں اولاد کے لئے وہ ہیر و ہوتے ہیں۔۔
شاید اسی وجہ سے یصال ان کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اپنے باپ کے
اصلی مکرو چہرے سے بے بہرہ رہا تھا۔۔
کیونکہ اسکا باپ تو شروع دن سے اسکا آئینڈ میل رہا تھا۔۔
”کیا ہوا۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟“
اسکی آنکھ سے ایک آنسو بے اختیار بہتے اسکی کنپٹی میں جذب ہوا تھا۔۔
جو سفینہ کی نظروں سے چھپ نہیں سکا۔۔۔
وہ تڑپ اٹھی۔۔۔
ایک دم سے اٹھتی وہ اسکے قریب بیٹھی، اپنے بائیں ہاتھ کو اسکے چہرے پر
پھیرتی متفرگ سی پوچھ بیٹھی۔۔۔
یصال چونکا۔۔۔ سرخ آنکھوں سے اپنے پاس بیٹھی متفرگ سی اپنی بیوی کو
دیکھا۔۔۔
جو خود بھی کافی بیمار تھی۔ مگر شوہر کے غم کے آگے وہ اپنا غصہ، اپنی
ناراضگی بھول بیٹھی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم اٹھی کیوں واپس سے لیٹ جاؤ
بے حد نرمی سے اپنا بھاری ہاتھ اسکے رخسار پر سہلاتے وہ محبت سے چور
لہجے میں بولا۔۔۔

سفینہ نے کھوجتی نگاہوں سے اس حسین مرد کو دیکھا۔۔۔
جہاں کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

اور پھر وہ سر کو خفیف سی جنبش دیتی اسکے چوڑے بازو پر سر رکھتی بے حد
خاموشی سے لیٹی۔۔۔
خود میں سمنٹنے لگی۔۔۔

تم سکون سے سو سکتی ہو۔۔۔ ایسے گھبرا نے کی ضرورت نہیں،،،
"شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ پر سکون رہو۔۔۔

وہ چھت کو گھورتا بے حد فارمل سے لہجے میں بولا تھا۔

سفینہ یکدم خجل سی ہوئی اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے کھلنے لگی۔۔۔

آپ کی طبیعت کیسی ہے۔۔۔؟" سر کتے لمحات میں چھائی فسوں خیزی
کو کم کرنے کی سعی میں وہ ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یصال مکمل طور پر اس سے غافل بنا ہوا تھا۔۔

مگر دماغ اور دل کی ساری سُریں اس سے جڑی ہوئی تھیں۔۔۔

اسکی سانسوں کی گھٹتی بڑھتی ردھم یصال اختر کو اپنے سینے میں دھڑکتی
محسوس ہو رہی تھی۔

رات سے کافی بہتر ہو گئی ہے۔۔۔ تمہاری خاص تیارداری کا اثر ہے۔۔۔

" ورنہ بخار اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا مجھے

اس کا اشارہ سفینہ لمحوں میں سمجھ گئی تھی۔ جبھی تو چہرہ لال انگارہ ہوا
تھا۔۔

زبان جیسے تالو سے چپک گئی۔

وہ کہاں اسکے سینے سے لگی تھی۔ بلکہ وہ تو خود اسے اپنے قریب کرتے
با نہوں میں بھینجے سکون سے سویا تھا۔

مگر یہ سب وہ کیسے کہہ دیتی۔۔۔ ایسی بے تکلفی بھلا کہاں رہی تھی اس
رشتے میں ।"

Zubi's Novel Zone

آپ کو بھوک لگی ہو گی کچھ لاوں۔۔۔؟" خشک حلق کو ترکرتے اسنے

نیاشوش اچھوڑا۔۔۔

مقصد اس سے فرار پانا تھا۔۔۔ جو اسے بری طرح سے جکڑے آرام سے
لیٹا ہوا تھا۔۔۔

اسکے بھاری ہاتھ کی سر سراہٹ سفینہ کے پہلوں کو سہلارہی تھی۔۔۔

سخت ٹھنڈ میں بھی سفینہ کا چہرہ پسینے سے تر ہوا تھا۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں،،،"

دولفظی جواب تھا جس پر سفینہ کامنہ بری طرح سے بکڑا۔۔۔

" تو پیاس تو لگی ہو گی۔۔۔ پانی لاوں

چمکتی روشن نگاہوں سے کہا گیا سوال۔۔۔ یصال کو گردن موڑنے پر

محصور کر گیا۔۔۔

من نہیں بس ایسے ہی پوچھا تھا۔

Zubi's Novel Zone

اسکی وار نگ دیتی نگاہوں کو رخ اپنے آپ کو دیکھو وہ پھر سے دھمے سے
لہجے میں منمنائی۔۔۔

میری طلب کھانا پانی نہیں،، بس تمہارا قرب ہے۔۔۔ چپ چاپ لیٹی
رہو۔۔۔ مجھے یہ سکون سمیٹنا ہے۔۔۔ تاکہ دل میں بھری بے سکونی
”نکل پائے۔۔۔

اسکے دیکھنے پر سفینہ نے پٹ سے آنکھیں ڈر سے میچی۔۔۔
یصال کے لب بے اختیار مسکرائے۔۔۔ اسنے جھکتے اپنے ہونٹ ان
آنکھوں پر رکھتے بھاری سر گوشی کی۔۔۔
سفینہ کو چپ سی لگی۔۔۔

جب مقابل نے استحقاق سے اس کا ہاتھ اپنی گردن کر گرد لیٹے اپنے چہرہ
اسکی گردن میں چھپائے آنکھیں موندی۔۔۔

وہ بے حس و حرکت پڑی اپنی دھڑکنوں میں دھڑکتی یصال اختر کی
دھڑکنیں شمار کرتی رہی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل "وہ ناشتے کے بعد روم میں آیا بآفس کے لیے تیار ہو رہا تھا۔

ایزل صبح سے کچن میں گھسی تھی اور اب وہ اسے پاس ناپاتے جھنجھلاتا ہوا الفت سے سیدھا نیچے آیا اوپری آواز میں اسے پکار رہا تھا۔ لاوچ میں بیٹھی تمینہ بیگم بیٹے کی بے تابی پر کلس کر رہ گئی۔ کیا ہوا تم یہاں کیا کر رہے ہو۔؟" وہ رضا کے لئے فروٹ جوس بنارہی تھی۔

جب شامیر دانت پیستا آگے بڑھا۔ اور بنا سکی بات کا جواب دیے اسے بازو سے تھامے اپنے ساتھ گھسیئے لگا۔

شامیر "ایزل خفت سے ملازمین کو معنی خیزی سے خود پر ہنستاد کیم مدد ہم سے لجھ میں التجائی ہوئی۔

گھر کے کام کا ج کے لئے ملازمین کی فوج موجود ہے، تمہارا صرف ایک "ہی کام ہے اپنے شوہر کا خیال رکھنا اور تم،،،"

Zubi's Novel Zone

وہ اسے لئے لفت میں داخل ہوا۔۔۔ ایک دم سے اسے لفت کے بیک ڈور سے پن کرتے وہ بے قرار سے لبھ میں بولتا اپنے بازو کا گھیر اٹنگ کر گیا۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ اسکے بازو کو تھاما۔۔۔ تم صرف میرے آس پاس رہا کرو،،، "مد ہوش سے لبھ میں کہتے اسنے " ہونٹ ایزل کی شفاف گردن پر رکھے، تو وہ جھر جھری سے لیتی، دھڑکتے دل سے اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔

جو بڑے مصروف سے انداز میں اسکے چلتے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قید کیے، دوسرے سے ایزل کے جوڑے کو لمبوں میں کھول گیا۔۔۔ شامی "شششش یہاں کوئی نہیں جو تمہیں دیکھ سکے۔۔۔ اگر کسی نے یہ جرات کی بھی تو میں اسکی آنکھیں نوچ لوں گا۔۔۔ یہ مجھے کھلے " ہوئے اچھے لگتے ہیں۔ مت باندھا کرو انہیں۔۔۔

وہ مد ہوشی میں اسکے لمبے آبشار کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلا تا گھمبیر سے لبھ میں بولا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو ایک پل کو ایزل کا سانس سینے میں اٹک سا گیا۔

لفٹ جیسے ہی فلور پر رکی ۔۔۔

شامیر ذرا سا اس سے دور ہوا۔۔۔ اور پھر اس کا نازک ہاتھ اپنے بھاری ہاتھ
میں الجھائے وہ دوبارہ سے روم میں گیا۔۔۔

تمیز نہ بیگم نفرت بھری نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتی بے بسی سے
دانٹ پیستی رہ گئی۔۔۔

مجھے تھوڑا سا کام ہے آج،، جلدی ہی واپس آؤں گا۔۔۔ میں نے
ڈیزائنر سے کہا ہے وہ دن تک آجائے گی۔۔۔ تم اچھے سے ڈریس سیلیکٹ
کر لینا۔۔۔

وہ واقع باندھتا اسکے حسین چہرے پر نگاہیں گھاڑے بولا۔۔۔
مگر کیوں مطلب ڈریس کس لئے !!" ایزل نا سمجھی سے اسے
دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

جس پر مقابل کی نیلی آنکھیں مسکراتی۔۔۔ میرے دوست کی شادی ہے
کل،، اور آج میں اسے پارٹی دینے والا ہوں۔۔۔ وہاں سب شامیر بیگ

کی واٹف کو دیکھنا چاہتا ہیں۔۔۔ وہ ہاتھ ڈریسنگ مرر کے دائیں بائیں
رکھتے ایزل کے گرد اپنا گھیر اٹنگ کر گیا۔۔۔

ذراسا جھکتے ان حسین آنکھوں میں جہان کا جہاں اسکا اپنا عکس لہر رہا تھا۔۔۔
اور میں چاہتا ہوں کہ ایزل شامیر بیگ سب سے زیادہ حسین لگے

"

وہ گھمبیر لمحے میں اسے اپنے دل کی فرمائش سے آگاہ کرتا ہونٹ اسکے
گلابی گال پر رکھ گیا۔۔۔

مگر مجھے یہ سب پسند نہیں، "وہ ایک دم سے بولی۔۔۔ تو شامیر چونکا فورا
سے آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

جس کا نازک سراپا، گلابی رنگ کے سوت میں دمک رہا تھا۔۔۔
اور کیوں پسند نہیں اسکی دلچسپی بڑھی تھی۔۔۔

نیلی نگاہیں اشتیاق سے اسکے ملتے ہوں پر ٹکی تھیں۔۔۔

کیونکہ وہاں غیر مرد بھی ہوتے ہیں اور مجھے اتنے مردوں کے پیچ جانا پسند
نہیں!"

ایزل نے نظریں جھکائے اپنے دل کی بات اس پر عیاں کی تھی۔۔۔
شامیر بیگ کی نگاہیں ایک پل کو ٹھہری اور پھر وہ کئی ثانیے اس حسین
مکھڑے کو نہار تار ہا۔۔۔

کک کیا ہوا۔۔۔؟" اسکا چپ رہنا ایزل کو گھبر اہٹ میں مبتلا کر گیا۔ فوراً
سے غذالی آنکھیں پھیلائے حیرت و بے چینی سے پوچھا۔۔۔
کچھ نہیں جیسا میری جان کہے۔۔۔ مگر کل تو جانا لازم ہے کل اسکی شادی
ہے چاہے تھوڑی سی دیر کیلئے چلے جانا، ڈیزائنر آئے گی جیسے کپڑے پہننا
ہوئے سیلکٹ کر لینا اوکے

شامیر کا لہجہ پہلے کی طرح ہی میٹھا اور مدد ہم تھا۔۔۔ اسکی نرمی، چاہت،
نرم اہٹ، یہ سب کچھ ایزل کے گرد دھاگے کی طرح لپٹتا جا رہا تھا۔۔۔
باغی دھڑکنیں تو کب سے اسکے نام پر دھڑکتی بے بس کر چکی تھیں اسے
!"

"گڑبائے تو وش کر دو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ بیگ اٹھائے معصومیت سے اسکے چہرے کے قریب ہوا۔۔۔ نیلی

حسین آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ایزل کے حسین لب مسکراہٹ میں ڈھلنے۔۔۔

اسنے جھجھکتے ہوئے اپنے لب اسکے ماتھ پر رکھے، شامیر بیگ ان نازک پنکھڑیوں کا لمس اپنے ماتھ پر محسوس کرتا آنکھیں بند کیے سکون اپنے اندر اتارنے لگا۔۔۔

واپس آکر سکھاوں گا تمہیں اچھے سے کہ کیسے بائے کرتے ہیں۔۔۔ فل حال تو مجھے باہر تک چھوڑ آؤ درنہ بے حد مشکل ہے کہ میں یہاں سے جا

!" پاؤں

وہ معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولا، تو ناچاہتے ہوئے بھی ایزل کو اسکی ادا پر ہنسی آئی وہ کھکھلاتی ہوئی اسکے بازو میں اپنا نازک ہاتھ ڈالے اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔

شامیر نے عقیدت سے اپنے لب اسکے سر پر رکھے، اپنا مصبوط حصار اسکے گرد باندھا اور پھر باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

میر "وہ ابھی روم سے نکلا ہی تھا۔ جب ایک دم سے رباب بھاگتی ہوئی اسکے سینے سے آن لگی۔۔۔ ایزل کا ہاتھ ایک دم سے اسکے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔۔۔ دونوں کے مسکراتے چہرے ایک دم سے اترے تھے۔۔۔ شامیر تو بے حس و حرکت رہ گیا تھا۔۔۔ رباب کا یوں اچانک سے آنا اور اسکے سینے سے لگنا،،، وہ جھٹکے سے مڑا،،، آنکھیں پھیلائے ایزل کو دیکھا،، جس کا چہرہ زرد پڑا تھا۔ وہ بنائپچھ کہے رباب کو ساکت نگاہوں سے دیکھتی کمرے میں بند ہوئی تھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

روبب روپی ! " وہ ساکت نگاہوں سے بند دروازے کو گھورتا لمحے کے ہزاروں حصے میں ہوش کی دنیا میں لوٹا، اپنے سینے سے لپٹی رباب کو اسکے دونوں بازوؤں سے تھامے شامیر نے ضبط سے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

رباب حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسکی نیلی آنکھوں میں دیکھے گئی۔۔

یہ پہلی بار تھا جب شامیر بیگ نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔ مطلب
رباب کی انسٹ۔۔۔۔۔

غصے کے سبب اس کا چہرہ بے تحاشہ سرخ پڑا تھا۔۔

مگر وہ اپنے آپ پر ضبط کے کڑے پھرے بھائے لبوں پر ایک جاندار
مسکراہٹ سجائے پھر سے اسکے قریب ہوئی۔۔

بڑے ہی دلبرانہ انداز میں اپنے بازوؤں کا ہار اس حسین مرد کی گردان
میں باندھے، وہ اعتماد سے اسکی نیلی سحر طاری کرتی ان خوبصورت نگاہوں
میں دیکھنے لگی۔۔

مجھے لگتا ہے تمہیں میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا میر،،، ازڈیٹ

"ٹرو۔۔۔۔۔؟

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی بڑے ہی
دلبرانہ انداز میں اسکے رخسار پر پھیرتی گویا ہوئی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کا چہرہ بے تاثر تھا۔ وہی اسکی دھڑکنوں کی رد ھم سنتی رباب دل و جان سے مسکراتے اپنے لپ اسٹک سے بج سرخ ہونٹ کو دانتوں تلے دبائی۔۔۔

" اور تمہیں ایسا کیوں لگا کہ مجھے تمہارا آنا پسند نہیں آیا شامیر کا بھاری ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپٹتا لمحوں میں اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔

اپنی تیکھی ستواں ناک کو رباب کے رخسار سے سہلاتے وہ بہکے سے لبج میں سر گوشی نما انداز میں بولا۔۔۔

وہیں رباب اسکے پرانے انداز پر دل و جان سے مسرور ہوئی، خود سے اسکے لبوں کو چھوتی اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

بس ٹیسٹ لے رہی تھی، کہ شاید اپنی سوکالڈ واٹ کے آنے کے بعد تم "اپنی ایک عدد منگیتھر کو بھول تو نہیں گئے،"

رباب کا لہجہ مسرور ساتھا، شامیر بیگ کا وہی پہلا روپ اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اوہ کم آن ڈار لنگ،، میں شامیر بیگ ہوں۔۔۔ مجھے بد لنا نہیں آتا،،
ہاں مگر جس چیز کا ایدیکٹ ہو جاؤں اسے ضرور بدل دیتا ہوں۔۔۔ "یونو
"وات آئی میں ۔۔۔؟

شامیر بڑے ہی بے باک سے لبھے میں اسکے کان میں میٹھی سی سر گوشی
کرتے اپنے ہونٹ رباب کی تھوڑی پر رکھ گیا۔۔۔



ہاہاہاہاہاہا میں جانتی ہوں تمہیں،، تم دن پیس ہو اور صرف میرے
ہو ۔۔۔!"

رباب کی مسرور سی کھکھلاہٹ پر مقابل کے گال میں ابھرتے گڑھے
مزید گھرے ہوئے تھے۔۔۔
اسکی حسین آنکھیں رباب کے قاتل سراپے کو سہی معنوں میں سراہ رہی
تھی۔۔۔

شامیر بیگ جس سوسائٹی میں رہتا تھا وہ اس سوسائٹی کی ایک کوئین تھی۔

Zubi's Novel Zone

اپنی اداوں، اپنے حسن، سے لمحوں میں کسی بھی مرد کو بآسانی بہر کا سکتی تھی

وھ، وھ، وھ، وھ

شامیر بیگ تو شروع سے ہی اسکے حسن کا دیوانہ رہا تھا۔۔۔

شامیر کا بھاری ہاتھ اسکی پشت کو سہلا تار باب کو مسرور کر رہا تھا وہیں وہ
اسے ساتھ لگائے ایک روم میں گیا دروازہ اندر سے لاک کر گیا۔۔۔

"ویسے یہ ایڈیکشن کب تک رہے گی تمہاری زندگی میں۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی، اپنے شارت کورٹ جو بمشکل سے اسکے پیٹ کو ڈھانپ رہا
تھا سے اتارتی اپنے کمر تک جاتے سلکی بالوں کو جھٹکتے بولی۔۔۔

ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے ڈارلنگ، اور تم ابھی اسے بند کرنے کا کہہ
رہی ہو۔۔۔!" وہ واپس مڑا تو اسکے ہاتھ میں واٹن کے دو گلاس تھے۔۔۔
وہ ایک گلاس رباب کے سامنے کرتا اسکے بے حد قریب بیٹھا۔۔۔
اور بڑے ہی پر جوش سے لبج میں بولا۔۔۔
"مگر میں تو یہاں تمہارے ساتھ رہنے کو آئی تھی۔۔۔ میر

Zubi's Novel Zone

رباب کا چہرہ اتر سا گیا۔۔۔ فوراً سے اسکے ہاتھ کو تھامے وہ معصومانہ سے لبھ میں بولی۔۔۔

شامیر کی نیلی نگاہوں میں سرخی تیرنے لگی۔۔۔
ڈارلنگ تم یہیں رہو گی میرے پاس،،، مگر کچھ دن کے لئے جو جیسا چل
” رہا ہے ویسے ہی چلنے دو۔۔۔ سمجھ گئی ناں میرا مطلب

وہ اسکے نچلے ہونٹ کو چھوتا بے حدر ازداری سے بولا تھا۔۔۔
رباب نے فوراً سے ایک بھرپور مسکر اہٹ پیش کرتے سر کو ہاں میں ہلا کیا

—

ایک کام کرنا۔۔۔ آج رات پارٹی ہے،،، تم تیار رہنا،،، ایک ساتھ جائیں
” گے،،، اوکے۔۔۔

وہ واں ختم کرتے بڑے ہی پرجوش سے لبھ میں بولا۔۔۔
رباب کا چہرہ کھل اٹھا۔۔۔ اوکے ڈن۔۔۔ تم جلدی سے واپس آؤ
”!،،، مجھے اور بھی بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔۔
وہ باہر جانے لگا جب وہ اسکے سینے سے لگتی فرمائشی لبھ میں بولی۔۔۔

"فکر مت کرو میں یوں گیا اور یوں آیا۔۔۔

شامیر محبت سے اسکے گال پر لب رکھتے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔ پچھے وہ کافی دیر تک اسکی پشت کو دیکھتی اپنے ہونٹوں کو چھوٹی رہی۔۔۔ جہاں ابھی تک شامیر بیگ کا لمس موجود تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

یصال ____؛ "وہ کب سے اسے جگانے کی کوشش کر رہی تھی،" جو صحح سے سویا اب۔ بھی کافی گہری نیند میں تھا۔۔۔ سفینہ نے ایک نگاہ دیوار گیر بڑی سی گھٹری پر ڈالی، جہاں دن کے بارہ نجح رہے تھے۔۔۔ ذکیہ بیگم کا سوچتے ہی اسکا چہرہ شرمندگی اور خفت سے سرخ پڑ گیا۔۔۔ وہ جانتی تھی اس وقت تک وہ جاگ چکی ہو گئی پر ویز کی موت اور اوپر سے محلے والوں کی بے رخی کے سبب وہ کل سے بے حد سنجیدہ اور خاموش سی ہو گئی تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

یصال پلیز اٹھ جائیں کافی دیر ہو چکی ہے۔۔ اور اب تک تو حالہ جاگ چکی ہوں گی۔۔" سفینہ نے اسکا ہاتھ اپنی گردن سے نکالتے بے بس سے لبھ میں کہا تھا۔۔

یصال کے وجود میں ملکی سی ہاچل اسکی نیند ٹوٹنے کی غمازی تھی۔۔ جبھی سفینہ شکر کا سانس بھرتی جلدی سے بیڈ سے اتری۔ اور واش روم سے منہ دھوتے وہ باہر نکلی تو یصال بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھا تھا۔۔

"آپ فریش ہو جائیں میں کھانے کیلئے کچھ بناتی ہوں۔ وہ ٹاؤل سے چہرہ تھپتھپاتی عجلت سے باہر نکلنے لگی جب یصال نے ایک دم سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔۔۔۔

وہ چونکی ماتھے پر بلوں کا جال ڈالے اسے حیرانی سے اس حسین شخص کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

جودو قدموں کے فاصلے پر ٹھرا اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے پر حدت بھرے مضبوط ہاتھوں میں قید کر گیا۔۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کسی کام کی ضرورت نہیں،، ابھی طبیعت سنبھلی ہے۔۔۔ میں کچھ لا تا

" ہوں باہر سے

وہ بولا تو اسکے لمحے میں محبت کا عنصر نمایاں تھا۔ جیسے وہ فکر مند ہوا سکے لیے،، اتنے سارے عرصے میں آج پہلی بار اسکی فکر سفینہ کو اپنے لیے خاص لگی تھی۔۔

کیونکہ آج وہ مخصوص کر پائی تھی کہ وہ اپنے بچے کی نہیں بلکہ اپنی بیوی کیلئے بھی فکر مند تھا۔۔۔

تم امی کو دیکھو اور کوشش کرو کہ وہ کوئی بات کریں انکا دھیان بھٹکانا "اوکے۔۔۔

وہ نرمی سے اسکے چہرے کو ٹھکلتے گاڑی کی چابیاں اٹھاتے روم سے باہر نکلا

۔۔۔

سفینہ ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتی ذکریہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل ! " وہ صبح سے روم میں بند خاصی بے چین تھی ۔۔۔
ناچاہتے ہوئے بھی رباب کاشامیر کے سینے سے آن لگنا سے بھولا نہیں
تھا ۔۔۔

اور سب سے زیادہ دکھ اسے اس بات کا تھا کہ وہ اسے منانے نہیں آیا تھا۔
ایک بار بھی آکر نہیں دیکھا وہ مر گئی یا پھر زندہ ہے ۔۔۔
انہی سوچوں میں اپنے آپ سے لڑتی وہ رونے کا مشغله نبھارہی تھی۔

جب رضا پیلس میں رباب اور تمیینہ کی سرشاری پر چونکے اور پھر ایزل کو
ڈھونڈتے ہوئے اسکے کمرے میں آئے ۔۔۔
حج جی انکل " وہ ہٹ بڑا ہٹ میں آنکھیں صاف کرتی فوراً سے جگہ
سے اٹھی ۔۔۔

رضا کی نگاہیں باریک بنی سے اسکی حالت کا مشاہدہ کر رہی تھیں ۔۔۔
" آپ اندر کیوں بیٹھے ہو ؟

Zubi's Novel Zone

وہ چلتے اسکے قریب گئے۔ شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے پیار لاد سے

پوچھا۔۔۔

ایزل کو نئے سرے سے رونا آیا۔۔۔ مگر وہ روئی تو کیوں۔۔۔

"بس ایسے ہی۔۔۔

وہ مسکرانے کی ناکام سی کوشش کرتی مسکرانی۔۔۔

رضانے خفیف سا سر کو ہاں میں ہلا�ا۔۔۔

"کھانا کھایا آپ نے ____ ؟

انکا اگلا سوال ایزل کو گڑ بڑانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

ووووہ بھوک نہیں ابھی۔۔۔؛ "وہ رخ پھیرے شرمندہ سی ہوتے بولی تو
رضانے سرد سانس فضا کے سپرد کی۔

"! اگر بھوک مرنے کا سبب رباب ہے تو پھر آپ بلکل غلط ہیں

وہ گھما پھرا کر بات نہیں کرتے تھے ایزل نے ایک نگاہ ان پر ڈالی اور فوراً
سے لب دانتوں تلے دبائے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے آپ کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا فیصلہ اپنی مرضی سے لیا ہے۔

رباب اسکی منگیت پر ضرور تھی مگر آپ اسکی بیوی ہیں۔ اور یہ بات ثابت کریں کہ اس گھر اور اسکے گھر کے وارث کی زندگی میں آپ کا کیا مقام ہے۔؟

رضا چاہتے تھے کہ اب کسی بھی طور رباب کا چیپٹر کلوز ہو جائے مگر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ ایزل جاوید اختر ابھی اتنی مضبوط نہیں ہوتی تھی۔ کہ وہ کسی بھی عورت سے اپنے شوہر کیلئے لڑ جاتی۔

حقیقتاً اگر یہ کہا جائے کہ وہ ڈرتی تھی شامیر بیگ کے بدلنے سے تو یہ کہنا غلط نہیں تھا۔

انکل آپ مجھے امی کے پاس بھج دیں۔
اس نے آنسوں کا گولا حلق سے نگتے بمشکل کہا تھا۔
"وو وہ شامیر کے کسی اپارٹمنٹ میں ہیں۔
وہ فوری طور پر بولی تھی۔

Zubi's Novel Zone

اپنے دل کی خوفزدہ حالت میں اس پہلا خیال ہی ماں کی گود کا آیا تھا۔۔۔

۔" ہاں میں جانتا ہوں مگر شامیر غصہ ہو گا۔۔۔

رضانے اسے صاف صاف بتایا کیونکہ وہ آفس جاتے ہوئے انہیں سختی سے کہہ کر گیا تھا۔

کہ ایزل کسی بھی طوراً کیلی گھر سے نال نکلے۔۔۔

اس سے میں بات کر لوں گی آپ پلیز مجھے جانے دیں

ایزل کا لہجہ منت بھرا تھا۔۔۔ رضانے افسردگی سے اسے دیکھا۔۔۔

اچھا بیٹا آپ آؤ میں وقار میں سے کہتا ہوں آپ کو چھوڑ آئے گا

!"

رضانے چارونا چار خامی بھری تو ایزل مطمئن سی ہوئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

امی کھانا کھالیں ؟" وہ میز پر رکھے کھانے پر ایک نگاہ ڈالے
بے بسی سے بولا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ذکیہ بیگم بس خاموشی سے ایک ساکت بنتی بیٹھی تھی۔

انکی حالت یصال کو تکلیف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے اٹھا انکے پاس گھنٹوں میں بیٹھا۔۔۔

امی کیوں کر رہی ہیں آپ ایسا۔۔۔؟ کیا چاہتی ہیں مجھے بتائیں کس چیز

۔۔۔ سے آپ کی تکلیف کم ہو گی ؟

وہ بے بسی کی انتہا پر تھا جس ماں کا زیادہ بولنا اسے برالگتا تھا آج اس ماں کی
خاموشی اسے اندر سے توڑ رہی تھی۔۔۔

یصال نے انکے ہاتھ کو تھامے عاجزانہ منت بھرے لہجے میں کہتے بوسہ دیا

سفینہ خود بوجھل سے دل کے ساتھ انکے پاس بیٹھی تھی۔

مجھے نرگس کے پاس لے چلو ایک بار !"

کل سے وہ خاموش بیٹھی اب جب بولی تو ان کی بات پر یصال کئی لمحے دم
سادھے خاموش بیٹھا رہا۔۔۔

وہ بہت پہلے سے ہی نرگس بیگم اور ہنزہ کا پتہ جانتا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسے معلوم تھا کہ وہ شامیر کے پاس محفوظ ہیں۔ اسی لئے ان سے دور رہا

تھا وہ ۔۔۔۔

مگر وہ غافل نہیں رہا ان سے !"

چلیں ؟" وہ ایک دم سے اٹھا، بے تاثر لبھ میں کہتے ان کا ہاتھ تھاما

"

Z A I N A B R A J P O O T

میں تو کب سے کہہ رہی تھی شامیر سے کہ اب اسے شادی کر لینی
چاہیے تم سے مگر اس نے صاف کہا کہ کچھ دنوں کے بعد وہ خود
رباب سے بات کرے گا۔۔۔

اور پھر دھوم دھام سے شادی کرے گا۔۔۔ کیونکہ ابھی گھر میں پڑا کچرہ
بھی تو نکالنا ہے !"

سفید رنگ کے سوٹ میں ملبوس وہ حسین اڑکی سو گوارسی بے حد خوفزدہ
سی کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسے دیکھتے ہی تمیینہ بیگم نے ہنستے ہوئے پاس بیٹھی رباب سے کہا۔۔۔
حسنے گردن موڑے سادہ سی شارت فراک میں ملبوس اس حسن کی دیوی
کو دیکھا۔۔۔

وہ واقعی بے حد حسین تھی۔۔۔
یہ ماننے میں اسے کوئی عار نہیں تھا۔۔۔ اور اگر شامیر بیگ جیسے لاجواب
مرد کی نگاہیں اس پر انکی تھیں۔۔۔
تو خوب انکی تھی۔۔۔ وہ دل ہی دل ایزل کے حسن کو سراہے بنانا رہ
سکی۔۔۔

آنٹی اب آگئی ہوں نا تو شادی کر، ہی لیں گے۔۔۔ ویسے بھی میر تو
ریڈی ہی تھا میں ہی حامی نہیں بھر رہی تھی ورنہ وہ پچھلے ہفتے گیا تھا۔۔۔
"میرے پاس یو کے۔۔۔

بے حد پاگل ہو رہا تھا اس کا بس چلتا تو اسی وقت شادی کر لیتا۔۔۔ مگر میں
نے اسے منع کر دیا کہ ابھی کچھ دن انجوائے کرو۔۔۔ اور دیکھیں مجھے لگتا
ہے کہ میں ٹھیک تھی۔۔۔

اب تک اسکی انجوائمنٹ ہو چکی ہو گی۔۔۔

"اور اب ہم شادی کر سکتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے سلکی حسین بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتی مسکراتے ہوئے بولی،،
تو ایزل کے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔ آنکھوں پر ٹھہرے بے مول آنسو
اس سنتگر کا سنتہ ہی بہنے کو بے تاب ہوئے تھے۔۔

اس نے پانی بھری نم غزالی آنکھیں اٹھائے ایک پل کور باب کو دیکھا

وہ واقعی کافی حسین تھی۔۔۔ ریڈ گلر کی شارت شرط، کھلے بال،،

خوبصورتی سے میک اپ سے سجا چہرہ ٹائٹ جینز، اوپنجی، ہیلز

وہ واقعی شامیر بیگ کے برابر کی تھی۔۔۔ ایک ٹیس سی اسکے دل میں اٹھی
تھی۔۔۔ وہ ایک دم سے بھاگتی وہاں سے باہر کو نکلی تھی۔۔۔

ویسے آنٹی اٹر کی کافی زیادہ خوبصورت ہے میری سوچ سے بھی زیادہ

!"

Zubi's Novel Zone

آنکھوں سے او جھل ہوتے ایزل کے سفید آنچل کو دیکھتی وہ تمیسہ بیگم
سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"ہنہ ہے بہت زیادہ تم رہنے ہی دو اسے

نفرت سے کہتی وہ نخوت سے سر جھٹک گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اسے آئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا مگر وہ ہنوز خاموش تھی۔

نرگس بیگم تو ایزل کی اچانک آمد اوپر سے اسکی خاموشی پر خوفزدہ سی ہو کر
رہ گئی تھی،

مگر ان کے بار بار پوچھنے کے باوجود بھی وہ بس خاموش لیٹی تھی۔

ہنڑہ تو بہن کے آنے پر بے حد خوش تھی

مگر تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایزل کی خاموشی کے سبب نرگس بیگم کے کہنے پر
کمرے سے چلی گئی۔

ایزل میری جان میں ماں ہوں ناں تمہاری !" مجھے نہیں بتاؤ گی

" کیا ہوا ہے۔۔۔؟

Zubi's Novel Zone

اسکی تھوڑی کو پکڑے وہ بے چینی سے گویا ہوئی۔

تو ایزل نے نم نگاہیں اٹھائے اپنی ماں کو دیکھا۔

امی کچھ نہیں ہوا بس-----؛ "وہ جھوٹ بولنا چاہتی تھی اپنی ماں کو عمر کے اس حصے میں وہ اپنی وجہ سے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مگر وہ ماں تھی۔ خدا نے ہر ماں کا دل اتنا ہی موم رکھا ہے کہ وہ اپنے بچے کی تکلیف پر ترڑپ اٹھتی ہے۔

اسی لئے تو ایزل اپنی وجہ سے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

امی بس وہ شامیر کی منگیتیر آئی ہے اور مجھے اچھا نہیں لگ رہا اس کا آنا

!"

وہ نگاہیں جھکائے اپنی بے چینی کی وجہ اپنی ماں کے سامنے عیاں کر ہی گئی

--

زرگس بیگم نے ماتھے پر شکنیں ڈالے ایزل کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلائی۔

Zubi's Novel Zone

"...بیٹا تمہیں ایسے نہیں آنا چاہیے تھا
کسی غیر مری نقطے کو دیکھتی نرگس بیگم سنجیدگی سے گویا ہوئی۔
_ مگر امی میں کیا کرتی وہاں مجھے بہت عجیب لگ رہا تھا
شامیر کی امی کارویہ بھی میرے ساتھ بلکل اچھا نہیں۔۔۔۔۔ مجھے عجیب سا
" لگتا ہے وہاں پر _____
ایزل نے بے حد بے چینی سے اپنی کیفیت انکے سامنے بیاں کی۔۔۔۔۔
ایزل میری جان۔۔۔۔۔ وہ تمہارے شوہر کا گھر ہے۔۔۔۔۔ تمہارا اپنا
گھر _____ میری جان اس گھر کو اپنا گھر سمجھو گی تو کبھی بھی عجیب
نہیں لگے گا۔۔۔۔۔
اور شامیر کی ماں تمہاری ماں ہے میری جان۔۔۔۔۔ انکے دل کو جیتنے کی
کوشش کرو۔۔۔ میں جانتی ہوں شامیر کبھی بھی تمہیں نہیں چھوڑ سکتا
اسکی آنکھوں میں تمہارے لئے چاہت دیکھی ہے میں نے۔۔۔۔۔ مگر
اپنے گھر کو جوڑے رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اگر آج وہ لڑکی آئی ہے کیا پتہ کل کو کوئی اور آئے _____ تو کیا تم چھوڑ دو
"گی اپنا حق _____؟

وہ کافی رسان سے اسے سمجھا رہی تھیں، اور ایزلِ محیت سے انہیں دیکھے
اور سن رہی تھی۔

اس بارے میں تو اس نے سوچا، ہی نہیں تھا۔

"مگر وہ لڑکی تو رہنے کیلئے آئی ہے امی میں کیسے اسے نکالوں _____؟
اسکی آنکھوں میں جلن کی سرخی ابھری تھی۔
حسین چہرہ غصے کے سبب سرخ ہوا جا رہا تھا۔"

نرگس بیگم نے بے ساختہ جھکتے اسکی پیشانی کو چو ما۔

"اللہ میری جان کو ہر بری نظر سے محفوظ رکھیں آمین
ان کی تعریفی کلمات پر وہ لمحوں میں غصہ بھولے بش ہوئی تھی۔
جب پر انہیں بے ساختہ پیار آیا۔

Zubi's Novel Zone

اب یہ تو تمہیں دیکھنا پڑے گا میری جان۔۔۔ کہ تم کس طرح سے
اپنے شوہر اور اپنے گھر سے اس لڑکی کو دور رکھو گی۔۔۔ کیونکہ یہ تمہاری
"لڑائی ہے جسے تم نے خود لٹرنا ہے۔۔۔"
ان کی باتیں ایزل کے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ گئی۔۔۔
وہ لمحوں میں پر سکون ہوتی کسی گھری سوچ میں مبتلا ہوئی تھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

مسٹر شامیر یہ پراجیکٹ آپ کے ڈیڈ ہینڈل کر رہے تھے مگر آپ
-----!"

مسٹر چوہان ایک منٹ کو رکے۔۔۔ اور پھر سے سربراہی کر سی پر اپنی
شاہانہ وجہت سے بر اجمان شامیر رضا بیگ کو دیکھا۔
جس کی نیلی بے تاثر نگاہیں انہی پر ٹکی تھی۔
آپ اس ڈیل کو ہینڈل نہیں کر سکتے۔۔۔ کیونکہ آپ کے پاس
"ایکسپرنس بلکل بھی نہیں" :

Zubi's Novel Zone

آخری الفاظ کہتے ان کا لجھے طنزیہ ہوا تھا۔۔

جسے شامیر بیگ کے علاوہ میٹنگ میں موجود باقی کے تمام فائناں نے بخوبی نوٹ کیا۔۔

ایکسکیو زمی مسٹر چوہان _____! میں شامیر بیگ ہوں ۔۔۔ میں کوئی بھی کام ایکسپرنس کی بیس پر نہیں، بلکہ گٹس پر کرتا ہوں ۔۔۔ اور آئی تھنک مجھے اپنی قابلیت کا کوئی سرٹیفیکٹ آپ کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔

اور رہی بات ڈیل کی تو پچھلے دس منٹ میں آپ کے سارے پراجیکٹ کو "ریڈ کر چکا ہوں ۔۔۔

وہ ٹھہرے مگر سرد لبجے میں بولتا وہاں موجود ہر کسی کو مبہوت کر رہا تھا۔۔ اسکا الفاظ کا چنانو ۔۔۔ قابل دید تھا۔۔

اور سوری ٹو سے مسٹر چوہان _____ میرے ڈیڈ آپ کو اس پراجیکٹ کے فٹی پر سند دینے کو تیارت تھے۔۔ "مگر میں آپ کو ٹوٹنی بھی نہیں دے سکتا۔۔

اسنے آخری الفاظ کہتے ہو نٹوں کو موڑا، اور لبوں پر طنزیہ مسکان سجائے
کندھے آچکا دیے۔۔۔

مینگ حال میں یکدم سے سکتہ ساطاری ہوا تھا۔۔۔
مسٹر رضا بیگ یہ مینگ فکس کر چکے ہیں۔۔۔ آج فائل امپرومنٹ تھی
۔۔۔ مسٹر شامیر آپ کے پاس میری کمپنی سے اچھا کوئی فائنسر ہو، ہی
”نہیں سکتا۔۔۔

بھاب اڑاتے چہرے کے ساتھ مسٹر چوہان نے کرخت لبھ میں اپنی ڈیل
کی مضبوطی کی یقین دہانی کر دی۔۔۔

جس پر وہ حسین مرد ایک پل کو ہنسا۔۔۔
اور پھر پچھے کھڑے اپنے ایم ڈی کو اشارہ کیا۔۔۔
جو لمحوں میں بھاگتا آگے آیا اور اپنے ہاتھ میں موجود فائل، شامیر کو تھمائی

۔۔۔

یہ پر اجیکٹ ایس ایم رائل انڈسٹری کا خود سے تیار کیا گیا ہے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

الموست ورک ڈن ہے۔۔۔ آپ سب ایکسپریننس ہولڈرز سے ریکوست
ہے، کہ اس پر اجیکٹ کو چیک کریں۔۔۔
یہ پر اجیکٹ میں نے تیار کیا ہے اور اگر آپ سب کو پسند آیا تو ہم اسے
"..... لے کر آگے چلیں گے۔۔۔ اور
اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا و قاص تیزی سے کمرے میں داخل ہوا
تھا۔۔۔

جسے دیکھتے ہی شامیر کی زبان کو بریک لگا۔

"سر وہ میم" _____
و قاص گھرے سانس لیتا بمشکل سے بول پایا تھا جب اگلے ہی لمحے شامیر
بیگ کا چہرہ حد درجہ سپاٹ حد تک سنجیدہ ہوا۔

"وات دی ہیل" _____ "کیا ہوا ایزل کو.....؟"

وہ جھٹکے سے جگہ سے اٹھا گھصے سے اسے گریباں سے تھامے بولا۔

"ووووہ میم اپنی ماں سے ملنے" _____

چٹا خ _____ !“ کس سے پوچھ کر تم اسے لے کر گئے وہاں

”ڈیم اٹ _____ :

غصے سے اسکے منہ پر تھپٹ مارتا وہ بپھرا شیر بنادھاڑا۔۔۔

مینگ ہال میں ایک دم سے افرا تفری پھیل گئی۔۔۔

وہاں موجود لوگ حیرت سے شامیر بیگ کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

جو اس وقت اپنے آپ سے باہر ہوا پڑا تھا۔۔۔

اگر اسے کچھ ہواناں و قاص تو آئی سویر تیری جان میں اپنے ہاتھوں سے

”لوں گا۔۔۔:

اسے پچھے کو دھکہ دیتے وہ غصب ناک لبجے میں دھاڑا اگلے ہی لمحے بھاگتے

روم سے باہر نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہنزہ دیکھو کون ہے باہر !” ایز ل اس وقت کچن میں کھڑی
بریانی دم پر لگا رہی تھی۔

Zubi's Novel Zone

"نرگس بیگم کی باتوں کا کافی اثر ہوا تھا اس پر جبھی وہ خوشگوار مود میں آج اپنی ماں اور بہن کیلئے اپنے ہاتھوں سے کھانا تیار کر رہی تھی۔

.....جب اچانک سے دروازے پر دستک ہوتی

"جی آپی :

ہنڑہ مسکراتے ہوئے اسے جواب دیتی دروازے کی طرف بڑھی تھی

"یصال بھائی

ہنڑہ کی خوشی سے گونجتی آواز جیسے ہی ایزل کی سماں توں سے ٹکرائی، ایزل کے ہاتھ ایک پل کو لرزے تھے

"آپی دیکھو کون آیا

ہنڑہ چھکتی ہوتی اندر آئی تھی۔ اسکے ساتھ ہی یصال اختر بھی تھا۔ جسے دیکھتے ہی ایزل کا سانس ایک لمحے کے کو تھم سا گیا۔

Zubi's Novel Zone

وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھتی رہی جو ہمیشہ کی طرح ایک نرم

مسکان لبوں پر سمیٹ رoshn نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ نگاہیں پھیر اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھا۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔؟" انتہائی غیر محسوس انداز تھا، وقت لمحات، رشتہ انسان

کے اندر بہت سی تبدیلیاں بھردیتے ہیں،

اور آج اسی جگہ پر یصال اور ایزل کھڑے تھے۔۔۔

بچپن سے ایک دوسرے کے سنگ زندگی جینے کا سجا یا خواب اب جب ٹوٹا

تھا تو ایسی پر چیاں بکھری تھی

کہ وہ دونوں اپنا آپ تک سمیٹ نا سکے۔۔۔

ایزل نے لب لرزے تھے۔۔۔

عنابی ہونٹوں کو ترکرتے اسنے بمشکل سے۔ مسکرانے کی کوشش کی۔

مم میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ "کتنا مشکل ہوتا ہے اس شخص سے ایک جملہ

کہنا جس سے آپ دن رات ڈھیروں باتیں کرتے رہیے ہوں۔۔۔ یہ بات

کوئی اس وقت ایزل جاوید اختر سے پوچھتا۔۔۔

"تائی امی"

ہنڑہ دروازے کے پاس کھڑی ذکیہ بیگم کو دیکھ پر جوش سی ہوتے ان کی جانب بھاگی تھی۔

ایزل کا دھیان ایک پل کو ایصال سے ہٹا اور پھر غیر ارادی طور پر اس کی جھکی نگاہوں پر ایک نگاہ ڈال وہ نظر وہ کارخ پھیر گئی۔۔۔

"امم میں آتی ہوں"

وہ جلدی سے بہانے سے وہاں سے نکلی۔۔۔ جس پر مقابل کھڑا ایصال کئی لمحوں تک ساکت سا اسکی چھوڑی جگہ کو دیکھتا رہ گیا۔

ہاں یہ سچ ہے کہ نکاح کا مضبوط رشتہ دل بدل دیتا ہے۔۔۔

محبت بدل جاتی ہے سوچ بدل جاتی ہے۔۔۔ مگر یہ بات تو قدرے ناممکن ہے کہ کوئی شخص دل کے اعلیٰ معمدار پر بسا ہو اور اسے ایک ہی لمحے میں وہاں سے گردایا جائے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اور آج ایزل کو دیکھے یصال اختر جان چکا تھا کہ اسے واقعی میں اس لڑکی کو بھولنے میں عرصہ لگے گا۔۔۔

مگر پھر اپنی سوچ پر خود ہی ہنستا وہ سر جھٹکتے وہاں سے نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

میں آپ سب سے بے حد شرمند ہوں رضیہ ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔۔۔ میرے شوہرنے آپ کی زندگی بر باد کرنے میں کوئی قسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں "ذکیہ بیگم اپنے دونوں ہاتھ جوڑے نرگس بیگم کے سامنے شرمندگی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھائی تھی۔۔۔
ہر کوئی اپنی جگہ شرمسار سا بیٹھا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بھا بھی آپ کا اس سب میں کوئی قصور نہیں آپ یوں معافی مانگ کر خود کو
"شرمندہ مت کریں۔"

زرگس بیگم نے ایک دم سے انکے ہاتھ کو تھامے کھاتھا۔
جو آنسو سے بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔
نہیں بھا بھی میر ارویہ بے حد بر اتحا آپ سے۔۔۔ میں ایزل بچی کا بھی
بہت دل دکھایا ہے۔۔۔

ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا بیٹا ۔۔۔ "وہ اب ایزل کو دیکھ بولی تھیں۔
جو زگس کے پاس بیٹھی تھی۔
نہیں تائی امی ایسا مت کہیں آپ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں

"
وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی۔۔۔
بیٹا تمہارا شوہر ٹھیک ہے نا تمہارے ساتھ
!"

Zubi's Novel Zone

ایک خوف تھا انہیں کہ کہیں ان کی وجہ سے ایزل کی زندگی بر بادناہ ہو گئی ہو۔۔

جبھی وہ بے چینی سے اس سے پوچھ رہی تھیں۔

یصال کی سماں عتیں بھی اب ایزل کی طرف متوجہ تھیں۔

"جی تائی آمی شامیر بہت اچھے ہیں اور میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔

اس نے مسکراتے ہوئے پر جوش سے لبھے میں اس نیلی آنکھوں والے حسین مرد کو یاد کرتے کہا تھا۔ دل الگ لے پر دھڑکا تھا جیسے۔۔

وہیں اندر آتا شامیر اپنی تعریف سن لمحوں میں نارمل ہوا تھا۔۔

اعصاب ڈھیلے چھوڑا سنے ایک بھرپور نگاہ اپنی بیوی پر ڈالی۔۔

جو ہمیشہ کی طرح لا جواب دکھر رہی تھی۔۔

یصال اختر کو وہاں دیکھا اس نے جبڑے غصے سے بھنج لئے۔۔۔۔

"ارے واہ میری جان مجھے یاد کر رہی تھی لو میں آگیا

Zubi's Novel Zone

جینز کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ شاہانہ چال چلتاروم میں داخل ہوا۔۔۔
وہیں اسکی اچانک آمد پر سمجھی مڑتے جیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔
جس کی شاہانہ پر سنا لٹی دیکھ ایک پل کو ذکر یہ بیگم بھی جیرت زدہ سی ہوتی

"شش شامیر"

ایزل ہکابکا سی اپنے طرف آتے غصے سے لال پیلے ہوتے شامیر کو دیکھ
سانس تک روک چکی تھی۔۔۔

وہ دنیا کو بے وقوف بناسکتا تھا اپنی چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سے بہلا
سکتا تھا مگر ایزل ایزل اسکے ہر روپ سے واقف تھی شاید اتنا
جتنا کوئی دوسرا اسے نہیں جان پایا تھا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

کیسی ہیں آپ امی؟" وہ آگے بڑھا تو نر گس بیگم مسکراتی ہوئی جگہ سے

اٹھی اسکی طرف بڑھی،

جنہیں دیکھ شامیر نے سراحترا ماجھ کائے محبت سے ان کا حال احوال

پوچھا۔

جیتے رہو بیٹا میں ٹھیک ہوں ۔۔۔ اللہ سلامت رکھے میرے بیٹے کو،

" ابھی تمہارا ہی ذکر ہو رہا تھا اور تم آگئے

وہ خوشی سے نہال اپنے داماد کو دیکھ سر پر رہا تھا پھر تے محبت سے بولی ۔۔

تو شامیر کی نگاہیں ایزل کی طرف اٹھی ۔۔

مجھے تو آنا ہی تھا امی، جب آپ کی بیٹی مجھ سے دور ہونے کا سوچتی ہے تو مجھ

سے رہا نہیں جاتا حالانکہ میں پہلے ایسا نہیں تھا مگر اپنی بیگم کی دوری مجھ

"! سے قطعی برادرست نہیں ۔۔۔

وہ آنچ دیتی نگاہوں سے ایزل کے وجود کو گھورتے نارمل سے لہجے میں

گویا ہوا ۔۔

مگر اس کا نارمل لہجہ بھی یصال کو جتا تا ہوا سا لگا ۔۔

Zubi's Novel Zone

اوہ آپ کے رشتے دار بھی آئے ہیں۔۔۔؛" اسے ایک اچھتی نگاہ ذکر کیا
اور یصال پر ڈالی اور پھر ایزل کے پاس اس سے جڑ کر بیٹھتا وہ انجان بتا
گویا ہوا۔۔۔

ہاں بیٹا بھا بھی آئے ہیں۔۔۔ یصال بیٹے کے ساتھ "نرگس بیگم
نے نرم لبجے میں اسے جواب دیتے ہنزہ کو اشارہ کیا کہ وہ شامیر کے لئے^{کچھ پانی وغیرہ کا بندوبست کرے۔۔۔}
دراصل میں نرگس سے معذرت کرنے آئی تھی۔ بھا بھی اب میں چلتی
" ہوں۔۔۔

ذکر کیہ شامیر کو بھولی نہیں تھی جبھی فوراً سے یصال کا ہاتھ تھامے اٹھی۔۔۔
ارے بھائی آپ کہاں۔۔۔ بیٹھئے تو اتنی جلدی جارہی ہیں آپ
؟" نرگس بیگم نے حیرت سے انہیں دیکھا یصال تو ایسے تھا جیسے
وہاں ہو، ہی نا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بس میں تمہیں تمہارے گھر کی چابیاں لوٹانے آئی تھی۔ ایک بار پھر سے
معدرت چاہتی ہوں کہ ہماری وجہ سے تمہیں اور ایزل کو اتناسب
برداشت کرنا پڑا۔۔۔۔۔

تاہی امی اب بس کر دیں آپ۔۔۔۔۔ بار بار معافی مانگ کر شرمende
مت کریں۔۔ اور آپ لوگ کہیں نہیں جا رہے میں نے بریانی بنائی ہے
"آج مل کر لج کریں گے"!

ایزل شامیر کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے جھٹکے سے اٹھی ذکیہ بیگم کا بازو تھام
گئی۔۔۔۔۔

اس کا میٹھا لہجہ شامیر کو چھپ رہا تھا جبھی آنکھیں میچے خود پر ضبط کیا۔
نہیں ایزل دراصل سفینہ اکیلی ہے گھر اور ایسی کنڈیشن میں مجھے اسکے
"ساتھ ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

یصال نے فوراً سے جواز پیش کیا در حقیقت اسے شامیر کا آنا اچھا نہیں لگا
تھا،

"کیوں کیا مطلب سفینہ کو کیا ہوا؟"

ایزل نے حیرت و پریشانی سے پوچھا۔

جبکہ شامیر بے زار سا ہوتے اب اپنے موبائل کو نکال چکا تھا
بیٹا دراصل یصال اور سفینہ کی شادی ہو چکی ہے اور سفینہ ماں بننے والی ہے
بس اسکی طبیعت سننے نہیں پار ہی جس وجہ سے یصال بھی کافی پریشان
" ہے--"

ایزل کے چہرے پر ایک پل کو حیرت تکلیف کے تاثرات جھلکے۔۔۔۔۔
مگر جلد ہی وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتے لبوں پر مسکان سجائے یصال سے
مخاطب ہوئی۔۔۔۔۔

شامیر بیگ کی نگاہیں فون سے اٹھتے اب دلچسپی سے یصال پر لگی۔۔۔۔۔
ہونٹوں پر ایک دلنشیں مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

" مبارک ہو یصال، میری طرف سے سفینہ کو بھی مبارک دینا۔۔۔۔۔
ایزل نے مسکراتے ہوئے اسے مبارکبادی اور پھر جلدی سے مڑتے وہ
شامیر کے پاس بیٹھی۔۔۔۔۔
" کھانا لگاؤں آپ کے لئے ۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکی آنکھوں میں نمی شامیر بیگ سے مخفی نہیں تھی، جبڑے مضبوطی سے بھینختے اسنے بے حد نرمی سے ایزل کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا۔

مجھے بھوک نہیں، بس تم بنا بتائے گھر سے نکل آئی تو اس لیے مجھے یوں آنا

"پڑا

وہ گھمبیر لمحے میں کہتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔

یصال کو اپنا آپ وہاں ان فٹ سالگا۔

جبھی وہ ذکر یہ بیگم جو کہ زرگس بیگم سے ملنے کچن میں جا چکی تھیں۔۔

ان کے پچھے گیا۔۔

جس پر شامیر نے گھری سانس بھری۔

"سوری امی سے ملنا چاہتی تھی تو اس لئے آگئی۔۔

وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے بولی۔۔

شامیر نے بے حد نرمی سے ہونٹ اسکی پیشانی پر رکھے۔۔ اور پھر اسے خود سے لگایا۔۔

Zubi's Novel Zone

ڈونٹ سے سوری جانم۔۔۔ تم آسکتی ہوان سے ملنے مگر آئندہ خیال
"رہے مجھے بتائے بناتم کہی نہیں جاؤ گی۔۔۔ اڑاٹ گلیئر۔۔۔
اس کا بھاری ہاتھ ایزل کا بازو سہلار ہاتھا۔۔۔ ٹھہرا ہوا سا لجہ وار ننگ دے رہا
تھا۔۔۔

ایزل نے شرافت سے سر کو اثبات میں ہلا�ا۔۔۔
شامیر بیگ کی شارپ نگاہوں نے کمرے سے نکلتے یصال اختر کا دور تک
احاطہ کیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو ____؟" وہ گھر آیا سیدھا رو میں گیا تھا۔۔۔
سفینہ واشر رو میں بند تھی۔۔۔ یقیناً اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔
یصال بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔
جب وہ دروازہ کھولے ٹاول سے اپنا چہرہ رکھتی باہر آئی۔۔۔
ہہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔!" اسکی اچانک آمد پر ایک پل کو سفینہ
حیران ہوئی مگر پھر جلدی سے خود کو کمپوز کرتے جواب دیا۔۔۔

"ہمیں لگ تو نہیں رہا کہ تم ٹھیک ہو _____؟

یصال عین اسکی پشت پر کھڑا ہوتے خاصا سنجیدگی سے گویا ہوا تو ظاول سے
ہاتھ خشک کرتی سفینہ ایک پل کو چونکی ---

آپ کا وہم ہو سکتا ہے --- کیونکہ ایسا کچھ بھی نہیں جیسا آپ سوچ رہے
"ہیں ---؛"

وہ سرخ نگاہیں چڑائے بولی۔ جس پر مقابل کھڑا یصال گھرہ مسکرا یا ---
اور پھر اسے بازو سے تھامے اپنے ساتھ لئے بیڈ پر لے گیا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے _____؟

اسنے نرمی سے اپنی انگلی پر سفینہ کے چہرے پر بکھرتی ان آوارہ لڑوں کو
لپیٹا اور بے حد نرم لبج میں استفسار کیا۔

سفینہ کی پلکیں ایک دم سے بھیگی --- آنسوں روائی سے بہتے اسکے سرخ
ہوئے رخساروں کو بھگونے لگے تھے۔

یصال ایک دم سے چونکا اور پھر تیزی سے اسے سمیٹے اپنے سینے سے لگائے
اسے چپ کروانے لگا۔

Zubi's Novel Zone

سفینہ چپ ہو جاؤ یا رب تاؤ تو ہوا کیا ہے۔۔۔ کیوں ایسے رورہی

"ہو۔۔۔؟"

اسکا ہچکیاں بھرتے رونایصال کی حالت پتلی ہو چکی تھی۔۔۔

وہ بے چینی سے اس سے سوال گو ہوا تھا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا، میری جان جارہی ہے اللیاں کر کے۔۔۔ تھوڑا سا کھاتی ہوں تو دل متلا نے لگتا ہے، پسلیاں بھی درد سے ٹوٹ رہی ہیں۔۔۔
منہ کاذائقہ بھی خراب ہو گیا۔۔۔

"میں کیا کروں، صبح سے لگی ہیں جان نہیں چھوڑ رہی یہ اللیاں۔۔۔

وہ سوں کرتی ایک دم سے پھٹ پڑی تھی۔۔۔

اس کاروں کے دوران کیا شکوہ لمحوں میں یصال کو پر سکوں کر گیا اسے لگا تھا شاید کچھ اور مسلسلہ ہوا ہو گا۔۔۔

یار کچھ نہیں ہوتا جلد ہی تم ٹھیک ہو جاؤ گی میں سمجھا پتہ نہیں کیا ہو گیا

"ہے۔۔۔؟"

یصال نے ہشاش بشاش سے لبھے میں کہتے اسکے آنسوں پوچھے تھے۔۔۔

آپ کو یہ اتنی سی بات لگتی ہے۔۔۔ سب آپ کی وجہ سے ہوا یہ۔۔۔

اپ کو کیا پتہ میں کتنا تکلیف میں ہوں ۔۔۔!"

میں جانتا ہوں سب میری وجہ سے ہوا ہے مگر اب کیا کیا جا سکتا ہے میری

"جان

اس کا شکوہ سنتے وہ لب دبائے اسے کمر سے تھامے اپنے قریب کرتے گویا

ہوا۔۔۔

تو سفینہ اپنے کہے لفظوں پر غور کرتے ایک دم سے شر مند ہوئی تھی۔

وہ شر مند سی نگاہیں چرانے لگی۔۔۔

جبکہ اس کا یہ روپ یصال کو بے حد خوبصورت لگا تھا۔ جبھی اس نے
مسکراتے اسکی پیشانی پر اپنا میٹھا لمس چھوڑتے اسے خود میں بھنسج لیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

انہیں گھر آتے ہوئے کافی وقت لگ گیا تھا۔ شامیرا سے روم میں جانے
کا کہتے خود رضا کے روم میں گیا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

بزنس کے متعلق کچھ ضروری باتیں کرتے وہ سیدھا اپنے روم میں آیا۔۔

جہاں ایزل پہلے سے اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ کیا ہو اڈار لنگ اتنا غصہ

"

اسکی چھوٹی سی لال ہوتی ناک کو پر شوق نگاہوں سے دیکھتا وہ خمار آلو دل جے
میں بولتا کوٹ اتارتا اسکی جانب بڑھا۔۔

ایزل نے ہاتھ سینے پر باندھے رخ نارا ضگی سے پھیر لیا۔

" یہ سب کیا ہے ؟

شامیر نے قریب ہوتے ہی اسے کھینچتے خود سے لگایا جب ایزل نے سوال
کیا۔

کیا ؟ " وہ جان بوجھ کر معصوم بننا۔۔۔

میں نے کہا تھا آپ سے کہ مجھے نہیں جانا۔۔۔ پھر یہ ڈریس کس لئے
" وہ سامنے ہینگ ہوئے ایک سے ایک مہنگے ڈریس کی طرف

اشارہ کرتے پوچھنے لگی۔۔۔

جس پر مقابل کی نیلی آنکھوں میں شوخی ابھری۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تم مجھ سے بنا پوچھے اپنی مام سے ملنے کئی تھی تو اب تم میرے ساتھ پارٹی

"پر جا رہی ہو۔۔۔ اینڈ اس فائل۔۔۔

اس نے جھکتے ہو نٹ ایزل کے گلابی رخسار پر رکھے۔۔۔

جب دروازہ ایک دم سے کھلا۔۔۔

"اوہ سوری لگتا ہے میں غلط وقت پر آگئی۔۔۔

رباب ان دونوں کو اتنا قریب دیکھ بے ساختہ معدرت کرتے روم سے
جانے لگی۔۔۔

ایزل جھٹ سے شامیر سے الگ ہوتے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ڈونٹ سے سوری رو بی۔۔۔ آؤ بتاؤ کوئی کام تھا۔۔۔

شامیر کا لہجہ بے حد نرم تھا ایزل نے غصے سے رباب کو گھورا۔۔۔

دراصل میں کہنے آئی تھی کہ کیوں نا ہم آج رات پارٹی پر سیم ڈر لیں
پہنچے۔۔۔

"کیونکہ وہاں سب کیپلز میں ہونگے۔۔۔

وہ جان بوجھ کر شامیر کے قریب ہوئی اسکے بازو کو تھامے لاڈ سے بوی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل نے دانت پسیتے اپنے غصے پر ضبط کیا تھا۔

"ہاں ضرور مگر اب ایزل جا رہی ہے"

تو کیا ہوا میر۔۔۔ وہ کچھ بھی بہن لے گی تم جانتے ہو ہم ایک جیسی
ڈریسنگ کرتے آئے ہیں تو آج پھر سہی

وہ ایک ادا سے اسکے سینے پر اپنانازک ہاتھ رکھتے لاڈ سے بولی۔

آپ پہلے کرتی ہو گئی مگر اب انکی بیوی بھی ہے، میں اور شامیر سیم
"ڈریسنگ کریں گے آپ کسی اور کے ساتھ کر لیں۔۔۔"

ایزل تیزی سے آگے بڑھے اسکا ہاتھ شامیر سے جھکلتے غصے سے بولی تھی

--

رباب اور شامیر حیرت سے ایزل کو دیکھتے رہ گئے۔۔۔

جواب غصے سے رباب کو ہی گھور رہی تھی۔۔۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہی بہتر ہو گا اپنی لمٹ میں رہو۔۔۔"

بے عزتی کے سبب اپنے غصے سے سرخ چہرے سے ایزل کو گھورتی رباب
کافی بد تمیزی سے بولی تھی۔۔۔

میری حدیہ ہے کہ میں اس گھر کے اکلوتے بیٹے کی اکلوتی بیوی ہوں۔۔۔
"..... اور مس رباب آپ مجھے میری حدناہ ہی بتائیں تو، ہی اچھا ہے
اس نے غذالی آنکھیں پھیلائے بے حد غصے سے کہا تھا۔۔۔

رباب اور شامیر شاکڈ کی سی کیفیت میں اسے دیکھتے رہ گئے۔۔۔
جبکہ رباب تو اسکی قینچی کی طرح چلتی زبان سے حائف ہوتے پیر پھٹکتے
روم سے نکلی تھی۔۔۔

"میں تیار ہو جاتی ہوں آپ بھی ریڈی ہو جائیں۔۔۔
ایزل شامیر کی شاکڈ حالت کو اگنور کرتے جلدی سے اپنا اور اسکا ایک
میچنگ ڈر لیس سیلکیٹ کرتے اس کا سوت تھامے شامیر کے پاس آئی۔۔۔
اسکے ہاتھ میں ڈر لیس دیتے وہ جلدی سے کہہ اب اپنا ڈر لیس اٹھائے
ڈریسنگ میں چلی گئی

ہاں تم کہاں ہو۔۔۔ سب ریڈی ہے،، شامیر بھی آئے گا پارٹی میں
۔۔۔ بس تم خیال رکھنا کہ کسی بھی طرح سے وہ ایزل سے دور ہو جائے

"مگر یہ سب میں کیسے دیکھوں گا۔۔۔ تم ہی ہو جو شامیر کو الجھا سکتی ہو۔۔۔
کیتھیو نے جلدی سے جواز دیا۔۔۔

سب کچھ ان کے پلان کے حساب سے تھا۔۔۔

اور اب ایزل اگر پارٹی میں جاتی تو ان کا کام آسانی سے ہو جاتا۔۔۔

اسے میں الجھالوں گی کیتھیو مگر خیال رہے تمہارا اصل چہرہ کسی کے

سامنے نا آنے پائے

تم خود ایزل کے سامنے مت آنا، لڑکے ہاتر کرو دو، تین۔۔۔ جو نہیں وہ اکیلی

ہو گی وہ اسے ٹیز کریں جس سے وہ ڈسٹرپ ہو کر پارٹی چھوڑ کر بھاگ

نکل۔

بس تم اسے وہیں سے کڈنیپ کرو گے۔۔۔"رباب نے سگریٹ کا کش لگاتے اسے سمجھایا۔۔۔

اوکے ڈن میں ابھی انظام کرتا ہوں۔۔ آج رات کی پارٹی کا انتظار رہے گا۔۔۔

اس نے پر سوچ انداز میں کہتے جلدی سے کال کٹ کی۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر چلیں! وہ گاڑی کے پاس کھڑا ایزل کا ویٹ کر رہا تھا جب اچانک سے رباب عجلت میں اپنے ڈائے کیے بالوں کو سیٹ کرتی باہر آئی تھی۔

شامیر نے موبائل اسکرین سے نگاہیں ہٹائے اسے سر تا پیر بغور دیکھا جو اس وقت رائل بیوکلر کی ٹائست میکسی میں سیلو لیس بازو، کھلے بالوں اور

خوبصورتی سے میک اپ سے بجے حسین چہرے کے ساتھ اسکے سامنے
کھڑی اسے مسمرا نہ کر گئی۔

شامیر کی نیلی آنکھوں میں ستائش ابھری۔۔۔ وہ بے ساختہ ہی آگے بڑھا
تھا۔

مگر پھر ایک دم سے ہسیلز کی آواز پر وہ ٹھٹکا چونکتے ہوئے پچھے مر کر دیکھا

تو اسکی نگاہیں ایک پل کو ٹھہر سی گئیں
بلیک رنگ کی ساڑھی میں دمکتا وہ، غیر معمولی حسن رکھنے والا نازک سا
وجود کئی لمحوں تک شامیر بلیک کو سن سا کر گیا۔۔۔
وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا، دھڑکنیں غیر معمولی حد تک تیز
تھیں

شامیر نے بے چینی سے اپنا ہونٹ دانتوں تلے کچلا۔۔۔
جب وہ قاتل حسینہ ایک ادا سے چلتی رباب کو نظر انداز کیے شامیر کے
پاس آئی تھی۔۔۔

بلیک کلر کے خجاب میں وہ سرخ و سفید حسین چہرہ کسی مہکتے گلاب کی مانند
کھل رہا تھا۔۔۔

حسین غذالی آنکھوں میں آج وہ پہلی بار کا جل دیکھ رہا تھا۔۔۔

شامیر کا یوں پاگلوں کی طرح ایزل کو دیکھنا، رباب کی آنکھوں میں مرچی
سی بھر گیا۔

وہ دانت پیستی پیر پٹھکتی گاڑی کی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولے اندر بیٹھی
تھی۔۔۔

" چلیں _____"

ایزل نے گلا کھنکھارتے شامیر بیگ کو ہوش کی دنیا میں لا یا۔

جو بہکی بہکی نگاہوں سے اس حسن کی پری کو نہار رہا تھا

شامیر نے ایک گہر اسانس فضا میں بکھری اس مد ہوش کن خوشبو میں
بھرا، اور پھر ابڑواچکاتے سر کو ہاں میں ہلا یا۔

ایکسکیوزی میں یہ میری سیٹ ہے آپ پیچھے بیٹھ

"..... جائیں!"

فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولتے ایزل ایک ادا سے رباب کو دیکھ بولی تھی۔

رباب نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے شامیر کو دیکھا جو گاڑی سٹارٹ کر رہا تھا۔۔۔ شامیر نے چونکتے ایزل اور پھر خود کو دیکھتی رباب کو دیکھا اسے نظروں ہی نظروں میں ری لیکس رہنے کا بولتے وہ گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔

جب رباب غصے سے لال پیلی ہوتی گاڑی سے اتری تھی۔۔۔

تھینک یو _____؛ "اسکے نکلتے ہی ایزل مسکراتے ہوئے اندر بیٹھتے بولی.....

Z A I N A B R A J P O O T

حالات جتنا سوچا تھا اس سے بھی زیادہ سنگین ہو چکے تھے

سارے راستے شامیر خاموشی سے ڈرائیو کرتا رہا تھا۔

جبکہ رباب کا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی ایزل کو شوٹ کر دیتی۔۔۔

اپنی اس جیلیسی سے وہ خود بھی کافی حیران تھی۔۔۔

مگر ایزل کا شامیر کے قریب ہونا اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"تم دونوں اندر چلو مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے
وہ گاڑی ہو ٹل کے باہر پار کنگ ایریا میں روکتے بڑے تحمل مزاجی سے
گویا ہوا۔"

جب رباب غصے کا اظہار کرتے بنانے ہی باہر نکلی تھی
ایزل جانم تم بھی "رباب کی آنکھوں سے او جھل ہوتی پشت کو
دیکھ وہ ایزل کی طرف جھکانزی سے اسکی تھوڑی کو اپنی انگلیوں کے
پوروں سے چھوتے مخمور لبجے میں کہا۔"

"کیوں میرے سامنے کال کرنے میں آپ کو بل آئے گا ؟
اس کا ہاتھ پچھے کرتی وہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔"
اففف یہ ادائیں یا ربس زبان ادھار دے آتی آج کیلئے تو کمال ہو
"جانا تھا۔"

وہ جلے دل سے اپنے ہاتھ کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھتا بولا۔
باتیں مت بنایا کرو، میں کہیں نہیں جانے والی تمہارے ساتھ ہی جاؤں
"گی۔"

Zubi's Novel Zone

ایزل جان چکی تھی اسکا مقصد جبھی فوراً سے اسکی امید پر پانی

"..... پھیرا

"اہہہ چلو یار میں پھربات کر لوں گا۔۔۔

وہ ہاتھ اٹھائے سرینڈر کے سے انداز میں بول گاڑی سے باہر نکل آیا اور

پھر ایزل کا ہاتھ تھامے وہ ہوٹل کے میں ایریا کی جانب بڑھا جہاں اسنے

"پارٹی ارٹچ کی تھی" _____

ہائے میر تھینک گاڈ تو آیا "روحان جو اسے ہی دیکھنے باہر نکلا

تحاب سامنے سے آتے میر اور ایزل کو دیکھ وہ چہکتا شا میر کے سینے سے

آن لگا۔۔۔

اوہ ہائے بھا بھی" .

وہ گلے ملتا پیچھا ہوا۔۔۔ تو خوش اخلاقی سے ایزل کو ہائے وش کیا۔۔۔ مگر

شا میر کے غصے سے پھولے چہرے کو دیکھ اسے دوبارہ سے اپنے لفظوں پر

غور کی۔

"اوہ سوری ہائے بھا بھی جی

روحان نے دماغ پر زور ڈالا تو اسے یاد آیا اوہ بھا بھی کے ساتھ جی لگانا بھول گیا تھا۔ جبھی فوراً سے جی بھی لگایا۔۔۔

چلیں "اسکے نازک کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے شامیر نے ذرا رو عب دار لہجے میں کہا۔

جب وہ شریف معصوم سامنہ بناتے رہ گیا۔۔۔

"ایزل ان سے ملویہ ہیں میری فرینڈز

شامیر بیگ جیسے ہی اینٹر ہوا۔۔۔ لڑکیوں کا جھرمٹ ساتھا جو شہر پر بیٹھی مکھیوں کی طرح اس کی طرف لپکا تھا۔۔۔

شامیر نے بڑے دل سے لبوں پر گھری مسکان سجائے اپنی ایک عدد بیوی کا اپنی لا تعداد گرل فرینڈز سے تعارف کرایا۔۔۔

ایزل نے غصے سے اس حسین شخص اور پھر ایک خونخوار نگاہ اسکی بھوری ہلکی بیبرڈ میں جگمگاتے ان پا گل کرتے ڈمپلز پر ڈالی

Zubi's Novel Zone

صرف فرینڈز _____! "ایزل ضرورت سے زیادہ مسکراتی ایک ایک کا

چہرہ از بر کر رہی تھی۔۔۔

شامیر نے انگوٹھے سے پیشانی کو مسلسل۔۔۔

"نہیں میرا مطلب اب فرینڈز ہیں پہلے گرل فرینڈز تھیں۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اسے حصار میں لیتے گئے مگر مد ہم لہجے میں اسکے کان میں
گھستے گویا ہوا۔۔۔

ایزل اپنے کان پر اسکی دہلتی گرم سائنسیں محسوس کرتی جی جان سے
لرزی۔۔۔

جہاں وہ بے باک سا شخص اسے جان بوجھ کر تنگ کر رہا تھا وہیں ایک دم
سے زورادر ہو ٹنگ میں شامیر کو سراہا گیا۔۔۔

ویسے تمہاری واٹف تو میری سوچ سے بھی زیادہ حسین ہے میر
"مان گئے تمہاری لپسند کو۔۔۔؛

یہ فیونا تھی جو ابرود سے پاکستان اپنی ڈگری مکمل کرنے کو آئی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر کے ساتھ اسکا کافی اچھا وقت گزرا تھا مگر یہ بھی سچ تھا کہ اسے باقی کی لڑکیوں کی طرح شامیر کو تنگ نہیں کیا تھا۔۔۔

بلکہ وہ کچھ ماہ تک خود ہی اس ری لیشن سے اکتا گئی تھی۔ جبھی دونوں کی آپسی رضامندی سے بریک اپ ہوا۔۔۔ یہ بات شامیر بیگ کے فرینڈ سر کل میں کافی مشہور ہو چکی تھی۔

ٹھینکس فیونا ____ تم جانتی ہو میری نگاہیں حسین شے پر کیسی انکتی "ہیں"۔۔۔

اسنے آنکھ و نک کیے، ایک خوبصورت سی مسکراہٹ اچھا لتے کہا تھا۔
وہیں خمزہ اور روحان کے ساتھ اسکے باقی کے دوست بھی اسکی بات پر قہقہہ لگائے ہنسے تھے۔۔۔

پارٹی کچھ دیر پہلے ہی سٹارٹ ہوئی تھی۔۔۔

جسے چار چاند شامیر بیگ کی آمد نے لگایا تھا۔۔۔

کیا ہم تمہاری واٹف کو لے جائیں کچھ دیر کیلئے۔۔۔ اف یو ڈونٹ مانڈ

!"

Zubi's Novel Zone

فیونا نے عاجزانہ سے لبھے میں کہا۔۔۔ ایزل کو وہ لڑکی بالکل اچھی نہیں
لگی۔۔۔

وجہ اس کا بولڈ ڈریسنگ سینس تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی
شامیر حامی بھر چکا تھا۔۔۔

"! لے جاؤ مگر خیال رہے اس میں جان بستی ہے شامیر بیگ کی
شامیر کی نگاہیں ایزل پر لگی تھیں۔ ان بولتی نگاہوں کا کچھ ان کہا پیغام
ایزل سمجھنا پائی۔۔۔

شايد وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا مگر صرف آنکھوں سے ۔۔۔؟" وہ الجھا ہوا سا
شخص، اسکی پر اسرار سحر انگیز نگاہیں ہر بار کی طرح ایزل جاوید اختر کو
تجھس و حیرت میں ڈال گئی۔۔۔

وہ بے چینی سے مررتی اس خوب رہ مرد کی چوری پشت کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

ایزل کچھ لوگی ----؟" فیونا کے ساتھ بیٹھے اسے کافی وقت ہو چکا تھا

مگر فیونا نے اسے بور نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اسکا انگلش لب و لبھ میں اردو بولنا اور کچھ الفاظ غلط بولنا کافی اچھا لگ رہا

" تھا ایزل کو ----

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے " " وہ مسکراتے ہوئے انکار کر گئی ----

" تو آپ کی پہلی ملاقات کہاں ہوئی تھی شامیر سے ؟

ایزل نے تجسس سے پوچھا۔۔۔ جب اسکی بات سنتے ہی فیونا کھکھلا اٹھی

اوہ کم آن ڈار لنگ " وہ ہنستی چلی گئی۔ ایزل کو اسکا یوں پا گلوں کی

طرح ہنسنا عجیب لگا تھا۔۔۔

میری اس سے ملاقات صرف چند بار ہی ہوئی ہے وہ بھی تب جب اسے

" کوئی ضروری کام ہوتا ہے ----

اس نے کہتے ساتھ ہی سرخ لپ اسٹک سے سجے ہو نٹوں سے گلاس لگایا۔۔۔

ایزل چونکی ---

کیسا کام ____؟" وہ الجھن سے پوچھنے لگی۔۔

کچھ خاص کام ہے بتا نہیں سکتی سویٹی، راز یہے ____ "فیونا نے سر گوشی
نما آواز میں کہا تھا۔۔

ایزل نے گردن موڑے شامیر کو دیکھا۔۔
تو آنکھیں ایک پل کو بے یقینی سے پھیلی۔۔

بلیک ڈنر سوت میں ملبوس وہ شاہانہ مرد کافی مہارت سے رباب کے ساتھ
اسٹیچ پر ڈانس کرنے میں مگن تھا۔۔

ایزل کا دماغ سن سا ہو گیا۔۔
آنکھوں میں نبی سی تیر نے لگی۔۔ شامیر کا ہر اسٹیپ کسی ماہر ڈانس کی
طرح تھا اور رباب کسی کا نج کی گڑیا کی مانند اسکی بانہوں میں جھول رہی
تھی۔۔

میوزک کی بیٹ پرانے ہر ایک اسٹیپ کے ساتھ شامیر اور رباب کے نام
کا اندرہ بلند ہوا تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کو اپنا آپ ان فٹ سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔ وہ آنکھوں میں آئی نمی کو
چھپانے کی کوشش کرتے تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

کون ہے ____؟" وہ واشروم میں بند اپنے چہرے پر ماسک سیٹ
کر رہا تھا جب ایک دم سے واشروم کا دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔۔
کیتھیو نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔۔

اسے جلدی سے نکلنا تھا۔۔۔۔۔

وقت بے حد کم تھا اور پر سے رباب نے سکنل دے دیا تھا۔۔۔۔۔
ہودا ہیل آریو ____؟" وہ دھاڑا اور تیزی سے کہتے دروازہ کھولا

" تم ____!
کیتھیو کے منہ سے حیرت سے یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔۔۔

" نہیں تیرا باپ ____"

Zubi's Novel Zone

مقابل نے سرد لبھ میں کہتے دروازہ دھاڑ سے بند کیا۔۔۔
کیتھیوں نے تیزی سے اس پر حملہ کرنا چاہا۔۔۔ مگر مقابل نے پھرتی سے
کلابازی کھاتے اسکی گردن کو ٹانگوں میں دبوچ لیا۔۔۔

گوٹو ہیل

فرش پر کپکپاتے کیتھیو کے وجود کو دیکھتے مقابل نے ٹانگوں کا دباؤ اسکی
گردن پر بڑھایا اور پھر اگلے ہی لمحے کسی ماہر فائٹر کی طرح اسکی گردن کو
جھٹکے سے توڑا۔۔۔

کڑک کی زور دار آواز کے ساتھ ہی کیتھپو کی آنکھوں کی پتلیاں باہر کو

ابل پڑپس

مقابل نے تاسف سے سر کو نفی میں جھٹکا اور پھر ایک دم سے کھڑا ہوا۔
ہم و اشر و م میں ہے اس کی لاش ----- اٹھاؤ اسے "سرد
بر فیلا لہجہ تھا جسے سنتے ہی موبائل کال کی دوسری جانب موجود وجود ٹھٹھر
سا گیا۔

Zubi's Novel Zone

جبکہ وہ اپنی بات کہتا ایک ناگوار نگاہ کیتھیو کے مردہ وجود پر ڈالے لمحوں

میں وہاں سے غائب ہوا۔۔

ZAINAB RAJPOOT

ایزل کاسانس خشک ہوا۔۔۔

وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے نکلتی۔۔۔
چار لڑکوں کے ٹولے نے اسے آگے پچھے سے گھیر لیا۔۔۔

” پچھے ہٹیں مجھے جانا ہے ”

Zubi's Novel Zone

اس کا چہرہ خوف سے زرد پڑا تھا۔۔۔ مگر اپنے خوف پر قابو پانے کی سعی کرتے وہ ایک دم سے مضبوط لبج میں بولی۔

ارے اکیلی کہاں جاؤ گی ہم ہیں ناں آرام سے چھوڑ آئیں
گے ۔۔۔ ہاہاہا !

ان میں سے ایک ایزل کے حباب کو چھوٹا بے باکی سے بولا تو باتی کے چاروں نے بلند آواز میں قہقہہ لگایا۔۔

" دددیکھو مم میرے ششوہر

یار چھوڑو شوہر کو آج تمہیں ہم ایسی کمپنی دیں گے کہ شوہر کو بھول جاؤ گی
تم ۔۔۔ ہاہاہا !

وہ کافی بے باکی سے قہقہے لگاتے اپنے قدم ایزل کی طرف بڑھا رہے تھے۔۔ جبکہ وہ خوفزدہ سی ہوتے پچھے کو قدم اٹھاتی دل ہی دل میں شامیر کو پکار رہی تھی۔۔

Zubi's Novel Zone

ان لڑکوں کو گندی نگاہیں اسے اپنے وجود کے آرپار ہوتی محسوس ہوئی
تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اسے دوبارہ سے چھوتا وہ تیزی سے
بھاگنے کے سے انداز میں پلٹی جب ایک دم سے وہ پیچھے موجود سوئمنگ
پول میں منہ کے بل گری تھی۔۔۔

وہ لڑکے ایزل کے اچانک گرنے پر ہڑبرٹا اٹھے۔۔۔
ادھر شامیر بیگ جو ایزل کے پیچھے ہی باہر نکلا تھا۔۔۔
ہوٹل کے پچھلی سائیڈ بنے پول میں کچھ گرنے کی آواز پر اسے زور دار
آواز میں پکارتا اسی طرف آیا۔۔۔

جب وہ لڑکے اپنی طرف کسی کو آتاد کیجھ اور شامیر کی آواز سنتے پھرتی سے
دوسری سائیڈ سے بھاگے۔۔۔

" ایزل
شامیر وہاں پہنچا تو پانی میں ڈوبتی ایزل کو دیکھ اسکا سانس رک سا گیا۔۔۔
وہ بننا۔ سوچے سمجھے اسکے پیچھے ہی پانی میں کو دا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل اوپن یور آئنز _____ ! "شامیر اسے پانی سے باہر لائے یو نہی
گھٹنؤں کے بل فرش پر بیٹھے پاگلوں کی طرح اسکا سفید پڑا چہرہ تھیکنے لگا جو
ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

ایزل _____ ، "شامیر نے بے قراری سے اسکے چہرے پر آتے بالوں کو
سامنڈ کیا اور پھر تیزی سے اسے بانہوں میں بھرتے وہ گاڑی کی جانب
بڑھا۔

رباب باہر نکلی تو سامنے کا منظر دیکھ انس غصے سے جڑے بھنج لئے۔
ابھی تک تو کیتھیو کو اس لڑکی کو کڈنیپ کر لینا چاہیے تھا مگر وہ ہے
"کہاں _____ ؟

وہ بے چینی سے ماتھا مسلتے موبائل فون پر کیتھیو کو کال کرنے لگی۔
"ہاں رچڑ کہاں مر گئے ہو تم سب،،، اور کیتھیو کہاں ہے۔۔۔۔۔؟
میم وہ....." کیا وہ وہ بولو بھی کچھ _____ "رباب غصے کی زیادتی سے
چخ پڑی تھی۔

Zubi's Novel Zone

جبکہ رچڑنے سامنے پڑی کیتھیو کی خون آلو دشترٹ کو دیکھا۔۔
سرغائب ہیں میم اور ان کی شرط،، جوانہوں نے پہنی ہوئی تھی وہ مجھے
" واشروم میں خون سے بھری پڑی ملی ہے۔۔۔
رچڑ کی بات پر رباب کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔
آنکھیں حد درجہ پھیلی وہ بے یقینی سے سر کو نفی میں ہلانے لگی
اسنے سانس بھرتے آنکھوں سے او جھل ہوتی شامیر بیگ کی گاڑی کو
دیکھا۔

" اور پھر جیسے اسکا دماغ معاوَف ہو چکا تھا

Z A I N A B R A J P O O T

وہ اسے لئے سیدھا پیلس لوٹا تھا۔۔۔ تمیزہ بیگم نے چائے پیتے ایک
کاٹ دار نگاہ اس لڑکی پر ڈالی۔۔
اپنے بیٹے کے چہرے پر اسکے لئے فکر دیکھ وہ غصے سے دانت پیستی سر تنفر
سے جھٹک گئی

Zubi's Novel Zone

ایزل ____ ! "شامیر نے بے حد نرمی سے اسے بیڈ پر ڈالا اور پھر اسکا چہرہ
تھیکنے لگا۔۔

ایزل کے نیلے پڑتے ہو نٹوں کو دیکھ شامیر نے اسے اٹھائے سینے سے لگایا
اور پھر اسکی پشت کورب کیا۔۔

ایزل کے منہ سے ہلکی سی آواز کے ساتھ پانی باہر کو نکلا۔۔
جس پر وہ کھانستے ہوئے ہوش میں لوٹی، شامیر کی جان میں جان آئی
تھی۔۔ اسے تیزی سے اسے بیڈ پر ڈالا اور فور آسے ٹاؤں اٹھائے وہ بے
حد نرمی سے اسکے بالوں کو خشک کرنے لگا۔۔

ایزل یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی، آہستہ آہستہ سے ذہن بیدار ہوا تو
" اسے اپنا پانی میں گرنا یاد آیا

ٹھیک ہو تم ____ " گمبھیر بے قرار سے لمحے میں پوچھے گئے سوال کے
بعد وہ مقابل کا دہتا لمس پیشانی پر محسوس کرتی آنکھیں موند گئی۔

"باہر کیوں نکلی تھی تم" ، اگر کچھ ہو جاتا تو ____ ؟

Zubi's Novel Zone

اس کا لمحہ بے قراری سموئے تھے۔ ایزل کو چڑسی ہوئی ان نیلی آنکھوں میں بے چینی دیکھ وہ پہلوں بدلنے لگی مگر کمر میں لپٹے اس کے ہاتھ نے اسکی کوشش رد کر دی۔۔۔۔

"تم خوش تھے اپنی منگیتر کے ساتھ تو میں وہاں کیا کرتی؟" ایزل نے سرد لمحے میں کہا، ایک بار پھر سے وہی منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرا�ا۔۔۔۔

یار سب نے ضد کی تھی کہ ڈانس کرو، روپی اچھا ڈانس کرتی ہے بس اسی "لیے مجھے مجبوراً کرنا پڑا۔۔۔۔"

شامیر نے مسکراتے ہوئے اسکے سرخ انگارہ ہوئے رخسار کو انگلی کے پوروں سے سہلاتے کہا۔۔۔۔ ایزل کا جیس ہونا اسے بہت بھار ہاتھا۔۔۔۔

"تواب بھی چلے جاؤ اسکے پاس

ایزل تڑخ کر کہتی اٹھنے لگی جبکہ شامیر نے پھر سے اسکی کوشش ناکام بنائی

Zubi's Novel Zone

پچھے ہٹو مجھے چلتیج کرنا ہے ____ " وہ نگاہیں چراتی فل نارا ضگی دکھار، ہی تھی --

جبکہ مقابل بنانے اپنی مس مانیوں پر اتر رہا تھا --

" ایزل کی ہر کوشش ناکام کرتے وہ اسے خود میں سمیٹتا چلا گیا

Z A I N A B R A J P O O T

آج آپ آفس نہیں گئے ____ ؟". کچن سمیٹنے کے بعد وہ ذکریہ بیگم کے ڈاٹنے پر روم میں چلی آئی --

جہاں یصال ابھی تک رات والے حلیے میں بیٹھا نیوز سن رہا تھا۔

" ہمکم آج نہیں جانا

اسنے ایک نگاہ سفینہ پر ڈالے مختصر کہا اور پھر نگاہیں ٹوٹی پر جمادی۔

مگر کیوں نہیں جانا -- وہ تیزی سے اسکی طرف آتے سوال گو ہوئی --

ویسے ہی ! " وہ پھر سے نیوز میں مگن مختصر سا بولا۔ جب سفینہ نے

دانٹ پیسٹے ریکوٹ اس سے لیتے ٹوٹی وی بند کر دی --

"یار سفینہ دوادھر نیوز چل رہی تھی۔۔۔

وہ ٹوپی بند ہوتے ہی چل اٹھا۔۔ فوراً سے اٹھتے وہ ریموٹ لینے کی کوشش کرنے لگا۔۔

بلکل بھی نہیں دوں گی یہ ریموٹ،،، صح شام آپ کوبس ایک ہی کام ہے
" یہ نیوز سننا۔۔۔ اسی لئے نہیں جا رہے نا آج آپ کام پر
یصال کے دیے مان نے اسے مغرور کر دیا تھا وہ اب بنا جھوٹکے اس سے
لڑتی تھی اور اپنی ہربات اس سے شنیر کر لینا بھی سفینہ کی عادت میں
شامل ہو چکا تھا۔۔

یار نیوز تو میں آفس میں بھی سن لیتا ہوں،،، اور چھٹی میں نے اس لیے
"کری ہے کیونکہ آج تمہارا چیک آپ ہے۔۔۔ بھول گئی۔۔۔
وہ مسکراتے ہوئے اپنے سے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑی سفینہ کے
پاس ہوا اور بے حد نرمی سے اسکی پیشانی پر اپنا محبت بھرا المس
چھوڑا :

Zubi's Novel Zone

ہہہ مگر "کوئی اگر مگر نہیں ایک مہینے سے میری بیٹی نے تمہیں تنگ کیے رکھا ہے اب ڈاکٹر سے مشورہ ہو ہی جائے" سفینہ چونکی حیرت سے اسے دیکھا۔ یہ سچ تھا کہ یصال اختر جب بھی بولتا تھا وہ بیٹی ہی مانگتا تھا اور اب تو اسکے یقین پر سفینہ کئی بار حیران بھی ہو جاتی۔

"اگر بیٹا ہوا تو کیا اسے پھینک دیں گے؟" سفینہ کو تشویش لا حق ہوئی۔ جس پر وہ ہنستا چلا گیا۔ یار بیٹا بھی ہو گا ڈونٹ وری پہلے میری بیٹی کو تو آ لینے دو۔

وہ کافی گھرے مگر بے باک سے لبھ میں بولا تو سفینہ کا چہرہ ایک دم سے شرم سے لال پڑ گیا۔

وہ تیزی سے بہانہ بنائے ہر بار کی طرح روم سے نکل آئی۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل بیٹھا طبیعت کیسی ہے آپ کی _____! "وہ صحیح کانا شتہ خود سے رضا بیگ کے کمرے میں لائی تھی۔۔ جب وہ اخبار ایک جانب رکھتے محبت سے پوچھنے لگے۔۔

ایزل نے ہلکا سامسکراتے سر کو ہاں میں ہلا دیا۔
اب ٹھیک ہوں انگل _____ "وہ انکے پاس ہی بیڈ پر ایک جانب بیٹھ گئی۔
انگل نہیں تم بھی شامیر کی طرح ڈیڈ بولا کر و مجھے خوشی ہو گی۔۔۔
اوکے انگل _____ "ایزل نے لبوں پر مسکراہٹ سمیٹے حامی بھری۔۔۔

پھر انکل---"رضانے اسے جان بوجھ کر گھورا اور لفظوں پر زور دیا۔
اوہ سوری ڈیڈ---"ایزل نے فوراً سے پہلے اپنا جملہ درست کیا۔
ہلکی پھلکی باتوں کے بعد وہ کچن سے سیدھا اپنے روم میں آئی تھی۔
شامیر ضروری کام کا کہتے صحیح جلدی ہی نکل گیا تھا۔
ایزل کے موبائل پر رنگ ٹون ہوئی وہ چونکی----
ان ناؤں نمبر دیکھے اسے کال کٹ کر دی۔

Zubi's Novel Zone

اس سے پہلے کہ وہ فون رکھتی فون پر مسج ٹوں بھی۔۔۔

ایزل نے میسیجز کھولے تو اسی نمبر سے مسیح تھا

اگر شامیر بیگ کا اصل چہرہ دیکھنا چاہتی ہو تو جلدی سے اس پتے پر آؤ

"۔۔۔ تمہارا خیر خواہ

دولائنوں کا مسیح تھا جسے پڑھتے ہی ایزل کا وجود ساکت سا پڑ گیا۔۔۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کو میز پر رکھا۔۔۔ اور پھر بہت سوچنے کے بعد وہ تیزی سے چادر خود پر اوڑھے فون لئے باہر نکلی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"تم کب چھوڑ رہے ہو ایزل کو میر ۔۔۔؟

وہ رباب کے ساتھ ایک روم میں تھا۔ رباب کل رات کونار ارض ہو کر ہو ٹل چلی ائی تھی جسے اب شامیر منار ہاتھا۔۔۔

یار کچھ دن کے بعد میں اسے چھوڑ دوں گا اسکی فکر مت کرو تم ۔۔۔، یہ

"بتاؤ شادی کا کیا پلان ہے ۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔ رباب کا چہرہ ایک پل کو بدلا جسے شامیر نے بخوبی نوٹ کیا۔۔۔

"شادی بھی کر لیں گے ابھی مجھے کسی کام سے واپس جانا ہے،،،"

رباب نے جلدی سے خود کو کمپوز کرتے کہا۔۔۔

مگر شامیر بیگ کی شارپ نگاہوں سے اسکا ڈر چھپ ناں سکا تھا۔۔۔

اس بار تم واپس نہیں جا پاؤ گی رباب ۔۔۔ "شامیر نے مسکراتے ہوئے پر اسرار سے لبھ میں کہا تو رباب چونکی۔

کیا مطلب ۔۔۔ "مطلوب یہ کہ اس بار میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا۔۔۔" شامیر نے اسکے چہرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔۔

تورباب نے تیزی سے اسکی گردن کے گرد حصار باندھے سرا سکے سینے میں دیا۔۔۔

اوہ تو یہ ضروری میٹنگ تھی تمہاری مسٹر شامیر بیگ ।"

Zubi's Novel Zone

دراوزہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔ سامنے کے منظر کو دیکھ ایزل کے جسم

سے جیسے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔۔۔

وہ اپنے آپ پر ضبط کرتی لڑکھڑاتے قدموں سے اندر آئی تھی۔

شامیر ایزل کی موجودگی پر ایک دم سے رباب سے دور ہوا تھا وہیں رباب

اپنا پلان پورا ہونے پر معنی خیزی سے مسکرائی۔۔۔

صحیح کہا تھا سب نے تم ایک نمبر نے گھٹایا، منافق انسان

ہو۔۔۔ تمہارے جتنا دو غلا اور کریکٹر لیس انسان میں نے اپنی

زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔۔۔

وہ ضبط کی انتہاؤں کو چھوٹی ایک دم سے دھاڑی تھی۔۔۔

جس شخص نے اسکے اندر اعتماد کوٹ کوٹ کر بھرا تھا آج وہی شخص اسے

سب سے بڑا منافق اور دو غلا انسان لگ رہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ارے پہلے بتا دیتے صرف میرے جسم کی طلب ہے تمہیں۔۔۔ کیوں

"رچایا یہ محبت کا کھیل،،، گھیٹا انسان۔۔۔

وہ غصے سے چختی اسکے گریبان کو تھام گئی۔۔۔

تم ہوتی کون ہو میرا کریکٹر بج کرنے والی، اشتعال میں ایزل کے بازو کو

اپنی آہنی گرفت میں دبوچ وہ طیش و غصے سے دھاڑا

ایزل کا چہرہ ایک دم سے سپید پڑا تھا، وہ پر زور کو شش کرتی اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالنے لگی۔۔۔

تم کبھی بدل نہیں سکتے شا میر بیگ میری غلط فہمی تھی جو تم جیسے

کریکٹر لیس انسان سے محبت کر بیٹھی،،، جو شخص اپنی بیوی کے ہوتے

ہوئے بھی باہر رنگ رلیاں منائے اس جیسے بد کردار شخص سے کس بات

" کی توقع

نفرت و حقارت سے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکتی،،، وہ شا میر کے پچھے

کھڑی رباب کو دیکھ غرائی تھی۔

Zubi's Novel Zone

ہاں ہوں میں ایسا۔۔۔۔۔ میری زندگی، میری مرضی میں جس سے

مرضی، اور جتنے مرضی تعلق بناوں۔۔۔۔۔

"بیوی ہو بیوی بن کر رہو،،، اوقات مت بھولواپنی۔۔۔۔۔

دانست پسیتے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتا ایزل جاوید اختر کو لمحوں میں اسکی

او قاف دکھا گیا۔۔۔۔۔

چٹا خ "ایزل کا نازک ہاتھ ایک دم سے اٹھا شا میر بیگ کے

چہرے پر نشان چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

کمرے کی درودیوار میں اس تھپڑ کی گونج کافی دیر تک گو نجتی رہی، رباب

حیرت سے منہ کھو لے ہ کابکاسی اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی شا میر اور ایزل کو

دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو شا میر بیگ کہ تمہارے جیسے بد کردار، زانی کو کوئی

پا کیزہ رشتہ ملے۔۔۔۔۔

آج میں ایزل جاوید اختر پورے ہوش و حواس میں تم سے اپنا کر تعلق

"ا بھی اور اسی وقت توڑتی ہوں۔۔۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے لفظوں میں شعلے برپا تھا۔۔۔ جیسے وہ اپنے کہے کو پورا کرے گی۔۔

شامیر کا چہرہ ایک پل کو سرد سا ہوا۔۔۔ ایزل کی آنکھوں میں اسے اپنے
لیے آج پہلے سے بھی زیادہ اور ناختم ہونے والی نفرت دکھی تھی۔۔۔
وہ لب مضبوطی سے پیوسٹ کرتے کرب سے آنکھیں میچ اپنے آپ سے
دور جاتی ایزل کو محسوس کرتا رہ گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

* * * * پانچ سال کے بعد *

”ہیے ویر ویر آریو گو _____؟“
واٹ، ہیپنڈ.....؛ ”اپنے نام کی پکار پر اسکی نیلی آنکھوں میں ناگواری
دھر آئی، وہ سرخ ہونٹوں کو موڑے غصے سے مڑا،
اور خود کو دیکھتی لونا کو گھورتے وہ ابھر واچکا تے استفسار کرنے لگا۔۔۔
آج میری برتھڈے ہے، تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے میرے
..... گھر“

Zubi's Novel Zone

لونا کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی، اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کے رکنے اور پھر بات سننے پر وہ بے تحاشہ خوش دکھائی دے رہی تھی سوری بٹ مجھے آج جلدی گھر جانا ہے !"

اس نے تیزی سے انکار کرتے ماتھے پر بکھرے اپنے بھورے بالوں کو پیچھے کیا۔

اوہ ویر پلیز صرف تھوڑی دیر دیکھو میں نے مام سے پر امس کیا ہے کہ تم "میرے ساتھ آؤ گے، ،،"

لونا نے ادا سی سے منہ پھلانے کہا۔ جس کی پرواہ شاہ ویر کو بلکل بھی نہیں تھی

"میری مام گھر اکیلی ہیں لونا اینڈ آئی ہیو ٹو گو اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا اور لمبے لمبے قدم اٹھائے وہ سکول کے گیٹ سے باہر نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا ! " قدموں کی تیز چاپ کے ساتھ ہی اسے اندر داخل ہوتا دیکھ وہ غصے، جھنجھلاہٹ سے تیز لمحے میں گویا ہوئے ۔۔۔

" اور کون سا وقت ہوتا ہے گھر آنے کا انسن الطاان کے قریب ہوتے سوال پوچھا جس پر رضا بگڑے ۔۔۔ دانت پیستے وہ غصے سے اسے گھورنے لگے۔

بہت ہو گیا میر،، چھوڑ دیہ بے جا کی ضرر،، شادی کر لو اپنا گھر بساو، تاکہ مجھے سکون ملے کچھ،، تا عمر تم نے سکون نہیں دیا اب تو کچھ خیال کر "لو ۔۔۔

ان کا لمحہ بے بسی سموئے تھا جبکہ ان کی بات پر مقابل کھڑے اس شاہانہ مرد کی آنکھوں میں سرخی تیری ۔۔۔

شادی ایک بار ہوتی ہے ڈیڈ اور آپ جانتے ہیں وہ میں کر چکا " ہوں ۔۔۔"؛

Zubi's Novel Zone

اسکے لبوں پر ایک مصنوعی مسکر اہٹ تھی جو اسکے چہرے اسکے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

صبر کے ساتھ ساتھ ان کا ضبط بھی ٹوٹا تھا آج،، وہ اس قدر اونچے لجے
میں دھاڑے کہ پلیس کی درود یو ار سے ٹکراتی ان کی بلند آواز کئی لمحوں
تک گونجتی رہی۔

شامیر بے حس و حرکت کھڑا تھا۔۔۔
مگر اس کی آنکھیں سرخی مائل تھیں۔
وہ چھوڑ کر نہیں گئی ڈیڈ _____! "وہ سرد ٹھੜھرا دینے والے لمحے میں بولا
تھا۔۔۔

آج پانچ سال بعد اسکے لبوں سے ایزل کا ذکر ہوا تھا۔ اور یہ جہاں قدر سفاک و سرد تھا کہ اس کا باپ بھی ایک پل کو ساکت سارہ گیا۔

Zubi's Novel Zone

میں نے اسے جانے دیا اس لئے وہ گئی،، و گرنہ وہ مجھ سے پانچ سال تو کیا
پانچ منٹ بھی دور ناہ ہو پاتی !"

اس کا لمحہ چٹانوں کی طرح مضبوط تھا۔ رضا حیرت سے ساکت اسے دیکھتے
رہ گئے ،

تیاریاں شروع کر لیں،، بہت جلد آپ کی بہو ہمیشہ کیلئے واپس آنے
والی ہے !"

رضا کو ساکت دیکھ، شامیر نے پیار سے انکے گال کو خٹکتے کہا اور پھر لمبے
لمبے ڈھگ بھرتا وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

السلام علیکم " وہ بیگ صوفی پر رکھتا کچن میں چلا آیا،
جہاں اسکی مام بر تن واش کر رہی تھی۔

ویر نے انہیں پچھے سے اپنے ننھے ہاتھوں سے گگ کرتے سلام کیا۔۔
وہیں اس کا چھوٹا سا حصہ اپنے گرد محسوس کرتے ایزل کے ہاتھ تھم سے
گئے،،

حسین لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔۔

اسنے جلدی سے ہاتھ و اش کیا اور پھر اسکے سلام کا جواب دیتی وہ ذرا سا جھکی اور اپنے بیٹی کو با نہوں میں بھرتے سینے سے لگایا۔۔۔

ہاؤ آریو _____ ؟ " اسکے سرخ گالوں پر بو سے دیتی وہ محبت سے ہر بار کی طرح پوچھ رہی تھی۔۔۔

ایم آلویز گڈ مام _____ " شاہ ویر نے اپنے چھوٹے چھوٹے بازوؤں اسکی گردان میں حماں کرتے نرم لبھے میں کہا۔

جس پر ایزل کے لبوں کی مسکراہٹ مزید گھری ہوئی۔۔۔
" آج لونا کی بر تھڈے تھی آپ گئے نہیں

ایزل اسے گود میں بھرے کچن سے نکلتے اس سے سوال گو ہوئی۔۔۔

مام وہ اب میری لست میں نہیں رہی اینڈ یونوجب میں کسی سے فرینڈ شپ " ختم کرتا ہوں تو دوبارہ فرینڈ شپ نہیں کرتا۔۔۔

اپنی سوچ کے مطابق وہ اپنی فیلنگز ایزل سے شیر کر رہا تھا اور وہ پوری طرح سے متوجہ اپنے جان سے عزیز بیٹی کو سن رہی تھی۔

"اوہ کیا وہ صرف فرینڈ تھی،"

اسے صوف پر بٹھائے ایزل اسکے پاس ہی بیٹھی، اپنے نیلی آنکھوں
والے حسین شہزادے کے بالوں کو بکھیرتی وہ جان بوجھ کرا سے چھپڑ
رہی تھی۔۔

شاہ ویر نے سنجیدگی سے اپنی مام کو دیکھا اور پھر گھری سانس فضا کے سپرد
کی۔۔

"ناٹ ایٹ آل ____" وہ بلکل مد ہم آواز میں زیر لب بڑھا۔۔
کیا پھر سے کہو..... ایزل اسکی منمناہٹ سنتی آنکھیں چھوٹی کیے پوچھ
رہی تھی ساتھ ساتھ اسکے شوز بھی اتار رہی تھی۔
" مام آپ جانتی ہیں مجھے گرل فرینڈ زبانا بلکل پسند نہیں
وہ چہرے پر بلا کی معصومیت سجائے ڈھٹائی سے جھوٹ بول گیا۔۔ ایزل
نے حیرت سے اسے دیکھا جس کے چہرے پر کہیں سے بھی جھوٹ کا
شائعہ تک نہیں تھا۔۔

Zubi's Novel Zone

اسے شامیر کا گماں ہوا وہ ایک دم سے چونکی، سر جھٹکتے اپنی اندر ورنی کیفیت پر پر دہ ڈال وہ شاہ ویر کے شوز اتار نئے رکھتی اب پوری طرح سے شاہ ویر کی جانب متوجہ تھی۔

ویر میری جان آپ فریش ہو جاؤ، پھر آج مسٹر حامد کے پاس بھی جانا ہے !

اسکے سرخ و سفید خوبصورت معصوم چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ بے حد محبت سے بولی۔

" جس پر شاہ ویر نے منه بسورا
" ! مام کیا ہم کل جاسکتے ہیں
کچن میں جاتی ایزل کی پشت کو دیکھتا وہ ایک آخری کوشش کرنے لگا۔۔۔
نو ویر اُس ارجینٹ ؟ ایزل نے ذرا سخت لمحے میں کہا جس پر وہ بے بسی سے گردن لٹکائے مردہ قدموں سے اپنے روم کی جانب
" بڑھا

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

"اسے بول دے، میں کسی بھی صورت اسکے ساتھ نہیں جانے والا۔۔۔

کتنی بار کہا ہے مجھے بیچ میں مت لایا کرو، وہ سامنے بیٹھا ہے ہمت ہے تو جاؤ

"اور اسکے منہ پر اسے انکار کرو۔۔۔

سوٹ کیس میں کپڑے رکھتے خمزہ غصے سے مڑا اور پچھے کھڑے روحان کو دیکھتے باہر بیٹھے شامیر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

روحان نے نفرت بھری غصیلی نگاہوں سے خمزہ کی چوڑی پشت کو گھورا۔۔۔

اور پھر دائی جانب پڑے میز پر رکھے واڑ کو اٹھائے وہ غصے سے تیز تیز قدم اٹھائے باہر نکلا۔۔۔

کیا.....! "وہ جو نبی صوفی کے پچھے پہنچا،

شامیر بیگ آنکھوں میں آکتا ہٹ بے زارگی سموئے مڑا، اسکے ہاتھ میں موجود واڑ کو دیکھ شامیر نے ذرا سرد آواڑ میں استفسار کیا۔۔۔

"لگک کچھ نہیں، وہ بھی کہہ رہا تھا یہ واز بہت پیارا ہے۔۔۔

پسند سے شر اب ورچہرے کے ساتھ اس نیلی آنکھوں والے مرد کو دیکھ وہ
بات سرے سے بدل گیا۔۔۔

خمزہ جو ایک پل کو رکارو حان کو دیکھ رہا تھا اب سر کو تاسف سے نفی میں
ہلائے دوبارہ سے پینگ شروع کی۔۔۔

"وووہ میں کہہ رہا تھا کہ میر اس بار تم اور خمزہ چلے جاؤ۔۔۔
خمزہ جو نہیں رو حان کا سامان پیک کیے ہال میں آیا۔۔۔

شامیر بنا وقت ضائع کیے جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جس پر رو حان نے مرتے کیا ناکرتے کی مصدق کے تحت بلی تھیلے سے
باہر نکالی۔۔۔

" اور وہ کس لیے
اسکی بات سنتے شامیر کے شفاف ماتھے پر بل نمایاں ہوئے، وہ کھرد رے
لہجے میں پوچھتا اپنے بھاری قدم اسکی طرف اٹھانے لگا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

روحان کی زبان کو ایک دم سے فانچ کا اٹیک ہوا تھا۔۔۔ وہ بولنے کی
کوشش کے باوجود بھی بول نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"ووو تم آگے مت آؤ میں بتاتا ہوں۔۔۔

سانس سینے میں اٹکنے سے پہلے اسے بمشکل سے یہ کلمات ادا کیے۔۔۔
جس پر حمزہ ناگواری سے سر جھکلتاروم سے ہی نکل گیا۔
جبکہ شامیر نے قدم وہی روکے۔۔۔
"ہمہم اب بتاؤ۔۔۔"

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ چند قدموں کے فاصلے پر رکا اپنے آپ
پر کڑا ضبط کر رہا تھا۔۔۔

ووو وہ تمہاری بھا بھی کی طبیعت ٹھیک نہیں۔،، مم مجھے اس کے ساتھ
۔"ہونا چاہیے، اسکا لاستِ مم منتھ چل رہا ہے

لبھ میں لا چار گی سمونے کہا گیا جملہ شامیر کے ماتھے پر مزید بل نمایاں کر
گیا۔۔۔

"کیوں پچھلی دفعہ کیا ساتھ تھے تم۔۔۔

اپنے بھورئی شیو کو کھجاتے اسنے ذرا سخت لمحے میں پوچھا۔۔۔

روحان کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ریاضی کے استاد کے سامنے کھڑا ہوا اور فارمولہ اگلٹ ہونے پر کوئی کارگر بہانہ بھی نہیں مل پا رہا ہو۔۔۔

"! ندن گمراں بار

اگر اب کوئی فضول کی حرکت کی نا تو میری بھا بھی دوبارہ ماں بننے سے پہلے بیوہ لازمی ہو جائے گی۔ اب تجھ پر ہے تو باپ بننا چاہتا ہے یا بیوی کا

"مردہ شوہر :

لا پرواہی سے کہتا شامیر لمھوں میں کمرے سے نکلا۔۔۔

روحانی مردہ قدموں سے بے حال سے کمرے سے شامیر کے پیچھے ہی

نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

السلام عليكم مسٹر حامد _____ ؟ و عليکم السلام آئیے مسنر
"بیگ _____ :

دروازہ کھولے وہ چہرے پر نرم مسکر اہٹ سجائے بولے،
سر آج میری لیٹ نائٹ ڈیوٹی ہے، تو کیا آپ ویر کو اپنے پاس رکھ سکتے
"ہیں کچھ گھنٹوں کیلئے _____ :

ایزل نے اپنے ہاتھ میں موجود شاہ ویر کے نئے ہاتھ کو مضبوطی سے
دبائے آس سے پوچھا۔

مسٹر حامد نے ایک گھری نگاہ اس شراری پچے پر ڈالی۔۔۔
اگر ایزل خود سے ناکہتی تو مسٹر حامد کبھی بھی شاہ ویر کو رکھنے کی حامی
نا بھرتے۔۔۔

آپ اطمینان سے جائیں مسنر بیگ، میں خیال رکھوں گا شاہ ویر
"کا۔۔۔

شاہ ویر کے لال ٹماڑ گالوں کو کھینچتے وہ مدھم سا مسکرائے، جس پر شاہ ویر
نے ناگواری سے اپنی چھوٹی سی ناک چڑھائے انکے ہاتھ کو دور جھٹکا

"ایک تو اس میں اٹیبیوڈ بہت ہے"

شاہ ویر مسٹر حامد کے پچھے سے ہوتا نکے گھر کے اندر جا چکا تھا۔۔۔ جس پر وہ مسکراتے ہوئے اس کی چھوٹی سی پشت کو دیکھتے ایزل سے بولے۔۔۔
ایزل نے شرمندگی سے مذدرت کرتے انہیں خیال رکھنا کا کہا اور پھر شکر یہ ادا کرتی وہ ہو ٹل کیلئے نکلی۔۔۔

ZAINAB RAJPOOT

شاہ ویر کچھ کھاؤ گے تم۔۔۔! "وہ ٹوی دیکھ رہے تھے۔۔۔

جب کہ شاہ ویر اپنی کاپی پر کچھ بنارہا تھا۔۔۔
اسکے معصومانہ نقوش میں گھلی سنجیدگی دیکھ وہ زیر لب مسکائے۔۔۔

"نتھنگ"

ویر نے منہ بسو رے انکار کیا۔۔۔
اوکے ایزیووش۔۔۔ "مسٹر حامد اب دوبارہ سے ٹوی کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ پچھلے پانچ سالوں سے ایزل کے ہمسائے اور اچھے دوست رہے تھے۔۔

بیوی کے وفات پانے کے بعد وہ اکیلے رہتے تھے۔۔

اپنی نئی زندگی کو شروع کرنے میں مسٹر حامد کا کافی سپورٹ ملا تھا ایزل کو۔۔ اسکے بعد شاہ ویر کی پیدائش اور کام کا ج سمجھی کام صرف ان کی مدد کی وجہ سے ممکن ہو پائے تھے۔۔

پورے علاقے میں صرف مسٹر حامد واحد شخص تھے جن کے پاس ایزل آرام سے شاہ ویر کو چھوڑ اپنی ڈیوٹی پر جا سکتی تھی۔۔

"مسٹر حامد _____ :

اسکی نیلی آنکھوں میں شرارت ابھری۔

ا سنے جلدی سے نوٹ بک اور کلر زبیگ میں رکھے انہیں مناطب کیا۔۔

"لیں شاہ ویر کچھ چاہیے۔۔۔۔۔

مسٹر حامد نے گردن موڑے اسے دیکھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

لئے لئے میرے ہیں آپ بن سکتے ہیں پلیز بگ کھانا ہے مجھے بس۔!"۔

آنکھیں مٹکاتے وہ نہایت شریف صورت بنائے بولا۔۔۔

مسٹر حامد نے وقت دیکھا شام کے ساڑھے سات نجھر ہے تھے مگر باہر

موسم کافی سرد تھا اور رات کا سامان باندھ رہا تھا۔۔۔

"اوکے بیٹا بھی لو۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اٹھے اسکے بھورے بالوں کو بکھیرتے وہ تیزی سے

"پچن میں گئے۔۔۔

شاہ ویرد بے قدموں جگہ سے اٹھا۔۔۔ ایک نگاہ مسٹر حامد پر ڈالی جو سامان

نکلنے میں مصروف تھے۔۔۔

وہ تیزی سے اپنابیگ کاندھوں پر ڈالے۔۔۔ بے قدموں سے دروازہ

کھول گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

تم یوں بناتا ہے کہی نہیں جاسکتے میجر..... اُس مائی آرڈر ٹو یو دیٹ یو

وِلْ کم بیک ہوم ایز سون ایز پو سپیبل _____ " "

موباائل فون کی دوسری طرف سے آتی کر مل شیر خان کی بھاری مردانہ
آواز پر مقابل کے ماتھے پر بل نما پاں ہوئے،

اسنے ایک تیز تاحد نگاہ ویران سڑک پر ڈالی اور گاڑی کی سپید قدرے

نارمل کیے موبائل کو بائیں ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔

سوری ٹو سے سر۔۔۔ میں پچھلے آٹھ سال سے مسلسل آن ڈیوٹی رہا
ہوں اور اس وقت میری ڈیوٹی سے زیادہ میرے اپنوں کو میری ضرورت

٢٦

اور میرے خیال سے میں نے آپ کو کل رات ہی اپنا لیولیٹر بھیج دیا
_____ تھا۔ تو اب کیا بھیکشنا ہے !"

Zubi's Novel Zone

اسکی نیلی نگاہوں میں بے حد اچانک سے امڈ آنے والی ناگواری نے اس کے حسین چہرے کو مزید پرکشش بنایا۔۔۔۔

"جو بھی ہو تم ابھی واپس آؤ اُس مائی آرڈر _____ :

کرنل شیر خان نے ضدی لمحے میں اپنے الفاظ دھرائے۔۔۔۔

جس پر مقابل کی آنکھوں میں شوخی ابھری۔۔۔۔ وہی پر اسرار سی چمک تھی جو اسے دنیا سے الگ منفرد بنایا کرتی تھی۔۔۔ میں آرڈر دینے کا عادی ہوں۔ سننے کا نہیں _____ شامیر بیگ _____ ؛ اسے حتی الامکان طور پر لمحے میں ناگواری سمیٹی تھی۔

جسے محسوس کرتے شیر خان کا چہرہ غصے سے انگارہ ہو رہا تھا۔

شامیر بیگ ہوں میں۔۔۔۔۔۔ میں لوگوں کو آرڈر دیتا ہوں،، کسی کے آرڈر دیتا نہیں۔۔۔۔۔۔ اور جہاں بات ضد کی ہے تو اگر میں ضد " پر آجائں تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا، تو آپ تو پھر خیر

اسنے دل جلانے والے انداز میں کہتے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔۔

" بیہیو یور سیلف مجھر

Zubi's Novel Zone

شیر خان دھاڑا تھا جس کی پرواہ شامیر بیگ کو تو سرے سے نہیں تھی۔۔۔

مجھ سے بحث کرنے کی بجائے بہتر ہوتا کہ آپ اپنے سینئیر سے میری

بابت مکمل تفصیل معلوم کر لیتے تو آپ کو اتنی زحمت ناہ ہوتی

"۔۔۔ میں راستے میں ہوں، ٹیک کئیں"۔۔۔

سرد و سپاٹ لہجے میں کہتے اسنے ایک دم سے کال کٹ کرتے فون ڈیش

بورڈ پر پڑھ کا۔۔۔

اسنے سر جھٹکتے نگاہیں سامنے سڑک کی جانب کیں۔۔۔ جب ایک دم

سے کوئی چھوٹی سی چیز آندھی کی طرح بھاگتی اسکی گاڑی کے عین سامنے

آئی۔۔۔

شامیر خوفزدہ سا ہوا۔۔۔۔۔۔ اسنے تیزی سے بریک پر پیر رکھتے بریک

لگائی۔۔۔ گاڑی زور دار جھٹکے سے رکی

شامیر کا سر سٹئر نگ سے ٹکرایا، وخشش زدہ سے ہوتے اپنے سر کو تھامے

وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلا

Zubi's Novel Zone

آریو اکے "ٹھنڈ کے سبب اسکا سفید چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔
اس نے تیز تیز سانس بھرتے سامنے پڑے گھٹلی نما وجود کو دیکھ مدد مم سے
لبھ میں پوچھا۔۔۔

اسے لگا شاید وہ کوئی عورت ہو جو اچانک سے راستہ بد لئے کی کوشش میں
اسکی گاڑی کے سامنے آئی تھی
ویسے بھی سو سڑک رلینڈ میں پہاڑی علاقے کے سبب ایسا ہونا عام سی بات
تھی۔۔۔

"کیا آپ کو گاڑی چلانا نہیں آتی مسٹر ہینڈ سم ۔۔۔؟
وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ ایک دم سے کھڑا ہوتے شامیر بیگ کو گھورتے
بولا۔۔۔

شامیر نے حیرت سے آنکھیں چھوٹی کیے اس چھوٹے سے نمونے کو سرتا
پیر دیکھا،

اور پھر ہاتھ سینے پر باندھے اس چھوٹے پیکٹ کا بھر پور جائزہ لیا۔۔۔
"اگر گاڑی چلانا انہیں آتی تو تم نجناں پاتے پارٹنر

Zubi's Novel Zone

اپنے جیسے دکھتے اس چھوٹے سے نمونے کو کافی اشتیاق سے دیکھتا وہ گھر امسکرا یا تو اسکے گالوں میں ابھرتے وہ حسین گڑھے مزید حسین لگے

"

Excuse me don't call me patner."

اپنی نیلی حسین آنکھوں میں ناگواری سموئے وہ سنجدگی سے کہتا اپنے
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا شامیر کی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔
شامیر پوری طرح سے گھوما اور سرتاپیر اس چھوٹے کا جائزہ لیا۔۔۔
آج پہلی بار انسے کسی کو پار ٹنر کہا تھا اور وہ بھی ایک بچے کو۔۔ جو اسکے
دیے خطاب کو بری طرح سے رسیجکٹ کر چکا تھا۔
" ہیے تم میری گاڑی میں کیوں بیٹھ رہے ہو

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ شامیر ہوش کی دنیا میں لوٹا تیزی سے گاڑی
کی جانب بڑھا۔۔

مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔۔

وہ چھوٹا سا دکھنے والا بڑا دھماکہ بڑی دیدہ دلیری سے اسکی گاڑی میں بیٹھا
اب بڑے مزے سے سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی چھوٹی سی ٹانگ کو
دوسری کے اوپر چڑھائے بیٹھا تھا۔۔

شامیر کے ماتھے پر بل ابھرے وہ اسے کاپی کر رہا تھا۔۔ وہ دانت پیستا
ڈرائیونگ سیٹ پر گیا۔۔

" ہیے تم میری گاڑی میں نہیں بیٹھ سکتے
شامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے کہا۔۔

جس پر مقابل بیٹھے اس سرخ و سفید شہزادے کے گالوں میں ابھرتے
ڈمپلز کو دیکھ ایک پل کو شامیر ساکت سارہ گیا۔

" مگر میں تو پہلے سے ہی بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔؛

Zubi's Novel Zone

اپنی چھوٹی چھوٹی حیسن نیلی آنکھیں اسکی آنکھوں میں ڈالے وہ ایک دم
سے مسکرا یا تو اسکے چھوٹے چھوٹے سے دودانت نمایاں ہوئے۔۔۔
سرخ و سفید رنگت، حسین تیکھے نقوش گالوں میں ابھرتے وہی قاتل
ڈمپل اوپر سے اسی کے جیسے دکھتے وہ موتیوں سے دودانت
شامیر کو لگا جیسے اسکا بچپن اسکے سامنے آن کھڑا ہوا ہو۔۔۔
دل کی دھڑکن ایک دم سے بڑھی تھی۔۔۔ وہ پہلی بار بے ربط ہوا۔۔۔
زبان سے ادا ہوتے الفاظ وہ دوبارہ سے پی گیا۔۔۔
اپنے لرزتے ہاتھ آگے بڑھائے اس نے اس نئی سی جان کے گرد سیٹ
بیلٹ باندھا۔۔۔
جو یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"What Happened?"

اپنا سیٹ بیلٹ باندھتے شامیر نے ابر واچکاۓ خود کو گھورتے اس
چھوٹے سے نمونے کو دیکھ پوچھا۔۔۔

"you are looking like me."

شاہ ویر نے اپنی سوچ کے مطابق اس کے حسین نقوش کو چانچتے کہا، وہ حقیقتاً پہلی بار اپنے سامنے اپنا ہم شکل دیکھ چونا تھا۔

اس کا ذہن کافی شارپ تھا وہ چیزوں کو لمحوں میں ابزرو کر لیتا تھا۔
نوپار ٹنر میں نہیں تم میرے جیسے دکھتے ہو، یہ تمہاری خوش قسمتی ہے

"_____ :

گہری سانس بھرتے وہ کئی سالوں بعد آج کھل کر مسکرا یا اس تھی سی
آفت کی تصحیح کر رہا تھا۔

نووے شاہ ویر جیسا کوئی نہیں ہو سکتا، میں کسی کو کاپی نہیں کرتا بلکہ

"دوسرے مجھے کاپی کرتے ہیں جیسے کہ آپ _____ :

شاہ میر کی کہی بات پر وہ ہتھ سے اکھڑا تیزی سے بولا۔

شاہ میر لا جواب سا سے دیکھتا رہ گیا۔

"کچھ خاص تھا اس میں۔۔۔ مگر کیا وہ جان نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"! کہاں ڈر اپ کروں _____"

Zubi's Novel Zone

ا سنے بات کو مزید نا بڑھاتے گاڑی سٹارٹ کی ۔۔۔

شاہ ویر کی نگاہیں بیک مر ر سے دکھتے مسٹر حامد پر تھیں ۔۔۔

جو اسے ڈھونڈ رہے تھے اسکی نیلی آنکھوں میں ایک جنون خیز چمک تھی ۔۔۔

ا نہیں نہ سیر دی کیفے ۔۔۔؟ "ا سنے کافی دیر سوچنے کے بعد کہا۔۔۔

وہ ڈائریکٹ اپنی ماں کا پتہ نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اسی لیے شامیر کے سامنے آدھی بات گول کر گیا۔۔۔

"وہاں کیوں ۔۔۔؟

شامیر نے چونکتے ہوئے اسے دیکھ پوچھا۔۔۔

"! بیکو ز مجھے وہاں کچھ کام ہے ۔۔۔

وہ جھوٹ بولنے میں ماہر تھا بھی اپنے سامنے بیٹھے اپنے ہی باپ سے وہ

کمال مہارت سے جھوٹ بول گیا۔۔۔ شامیر کو کچھ کھٹکا مگر وہ اگنور کر گیا

"تمہارے ماں ڈیڈ کو پتہ ہے کہ تم اس وقت کہاں جا رہے ہو؟

Zubi's Novel Zone

انے گاڑی پھر گاڑی کے پیچ سے گزرتی اس کشادہ سڑک پر ڈالتے پوچھا۔۔۔

"لیں وہ جانتے ہیں ۔۔۔"

اپنے پیر جھلاتے انے تیزی سے کہا۔۔۔

معاڑ لیش بورڈ پر پڑا اسکا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

جسے فوراً سے شاہ ویر تھام گیا۔۔۔

واو! "سامنے ہی ایک خوبصورت سی چار سالہ بچی کی تصویر تھی

جسے دیکھتے ہی وہ متاثر ہونے والے انداز میں بولا۔۔۔

شامیر نے اسکی حرکت اور چہرے کو دیکھا اور پھر تیزی سے موبائل اسکے

ہاتھ سے چھینا۔۔۔

"لیں پری ۔۔۔"

"چاچو کی جان چاچو ول بیک سون ۔۔۔"

وہ بہت میٹھے لبھ میں اس بچی سے بات کر رہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی انے کال کٹ کی اور موبائل اس بار اپنی جیب میں

رکھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

She is too much Cute."

شہاد ویر کی چھکتی آواز سن شامیر نے جھٹکے سے سر موڑے اسے گھورا جسکے
چہرے کے تاثرات کافی خوش نما تھے۔۔۔

Yes, she is.... You can Called her sister!"

شامیر نے مسکراتے ہوئے اسے آفر کی جو کہ شاہ ویر کو بالکل بھی نہیں
بھائی۔۔۔۔۔

Not at all....Mr. handsome!"

وہ اب کی بار کھر درے لبھے میں کہتا پوری طرح سے شامیر کی جانب مڑ گیا
_____ تھا۔۔۔

شامیر کافی حیران تھا اس بچے کے تاثرات، کافی حیران کن تھے۔ اتنی سی عمر میں بھی وہ اپنے لبھے اپنی باتوں اور اپنے چہرے سے سامنے موجود شخص کو کافی اچھے سے ڈیل کرتا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر نے ایک اور آفر پیش کی۔۔۔ حالانکہ یہ اسکی عادت کے برخلاف

تھا۔۔۔

پری اسکی لاڈلی تھی۔۔۔ وہ کسی بھی لڑکے کو اسکے آس پاس بھٹکنے نہیں دیتا تھا دوستی تو دور کی بات تھی۔ مگر یہاں وہ خود سے شاہ ویر کو دوستی کی آفر کر رہا تھا۔۔۔

یقیناً اگر روحان سن لیتا کہ شامیر بیگ اسکی بیٹی، اپنی لاڈلی چیلتی بھیتھی کی دوستی کروارہ تھا تو اسے ہر طبق ایک ضرور ہو جاتا۔۔۔

I don't make a girl like a usual friend..... I
wanna girlfriend like her.."

شاہ ویر بیگ کے کہ الفاظ پر شامیر بیگ ایک دم سے چونکا۔۔۔ اسے تیزی سے گاڑی کو بریک لگایا۔۔۔

جو ایک جھٹکے سے رکی۔۔۔

"Are you gonna mad."

شامیر کا چہرہ غصے اور ضبط سے لال ہو چکا تھا اگر کوئی اور ایسی بات کرتا تو وہ اب تک اسکی اچھی خاصی کلاس لگا چکا ہوتا مگر یہاں بات اسکے جیسے دکھتے اس چھوٹے پیکٹ کی تھی۔۔۔
جس نے اسے کافی انٹر ٹین کیا تھا۔۔۔

"Not at all.....""

شاہ ویر نے کندھے اچکائے کمال مہارت سے کہتا وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھ سینے پر باندھے بیٹھ گیا۔۔۔

شامیر نے غصے سے دانت پیستے گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کی۔۔۔
وہ اب جلد از جلد اس آفت سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔۔۔
"بس یہی روک دیں مسٹر ہینڈ سم ____؛"
شاہ ویر نے کیفے دیکھ تیزی سے کہا۔۔۔ جس پر شامیر نے گاڑی روک دی
"نیکسٹ ٹائم مجھے میری جی ایف کا نمبر دے دینا اوکے۔۔۔"

وہ بیگ کا ندھوں پر ڈالتا گاڑی سے اترنے سے پہلے اسے یاد دہانی کرو
گیا۔۔۔

شامیر نے غصے سے دانت پسیے اس سے پہلے کہ وہ اس چھوٹے کو کچھ
کہتا۔۔۔ وہ ایک پل میں ساکت سارہ گیا۔۔۔
جب وہ چھوٹا سا نیلی آنکھوں والا شہزادہ اسکی جانب بڑھا اور تیزی سے
اسکے گال پر اپنے چھوٹے چھوٹے ہونٹ رکھتے اسے تھینک یو کہتا وہ گاڑی
سے اتر گیا۔۔۔

اس کا لمس اسکی بھینی بھینی سی مہک نے جیسے شامیر بیگ کے اعصاب
جھنجھوڑ کے رکھ دیے تھے۔۔۔

وہ نرم گرم لبوں کا لمس وہی جان لیو انسانوں کو معطر کرتی خوشبو اسے
ماضی میں کھینچ گئی تھی بہت پہلے،، وہی خوشبو، وہی لمس، وہی جادو

ا سنے تیزی سے اپنی پانی بھری نیلی نگاہوں کو کھولے آگے پچھے دیکھا

۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ یکخت گاڑی سے باہر نکلا۔۔

بلیو اور کوت میں ملبوس وہ چھوٹا سا شہزادہ اسکی آنکھوں سے او جھل ہوتا
گیا۔۔

شامیر نے لرزتی انگلیوں سے اپنے گال کو چھوا جہاں ابھی تک اس کا لمس
تازہ تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"سینا تم پلیز سنبھال لینا سب کچھ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے،"
اپنے کندھوں پر بیگ ڈالتے ایزل نے ایک متفلکر نگاہ کیفے پر ڈالے عجلت
میں سینا سے کہا۔

فیسٹیوں کے سبب کیفے میں رش پہلے کے سبب زیادہ تھا اسی لئے ایزل کو
ناٹ شفٹنگ بھی کرنا پڑ رہی تھی

Zubi's Novel Zone

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مسٹر حامد کی کال آئی تھی۔ کہ شاہ ویر نہیں مل رہا۔ جس کی وجہ سے ایزل بے حد پریشان اب جلد از جلد اس ڈھونڈنے کے لئے نکل رہی تھی۔

ڈونٹ وری ایزل ویر ٹھیک ہو گا۔!" سینا نے مسکراتے ہوئے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ایزل کو تسلی دی۔ جس کی حسین آنکھوں کے گوشے نم تھے۔ گردن میں ابھری رگیں سانس روکنے کے سبب سمٹی ہوئی تھیں۔

ایک خوف تھا اس کے دل میں، وہ تو ایک لمحہ بھی اپنے بیٹے کے بغیر نہیں رہ پاتی تھی اور اب یہاں وہ جانے کہاں تھا کس حال میں تھا۔ مامم۔؟" ایزل نے سینا کو دیکھ سر کو ہاں میں جنبش دی جب ایک دم سے شاہ ویر کی آواز اسے اپنی پشت پر سنائی دی۔ ایزل کو لگا جیسے کسی نے اس میں نئی روح پھونک دی ہو۔

Zubi's Novel Zone

وہ آنکھیں پھیلائے خوف سے کپکپاتی ایک دم سے مڑی۔۔۔ تو وہ نیلی آنکھوں والا شہزادہ لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے ہا تھہ پشت پر باندھے کھڑا تھا۔۔۔

ایزل لمحوں میں دیوانہ وار اسکی طرف لیکی۔۔۔
اسکے چہرے کو چومتی وہ اسے خود میں بھینج گئی۔۔۔

شاہ ویر نے اپنے نئے ہاتھوں کا حصار ایزل کی اطراف بنایا اسے اپنے ہونے کا احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔

کہاں تھے تم ویر،،، میں کتنی پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تمہیں

؛ " _____

وہ مسلسل آنسوں بھاتی اسکے نقوش کو چومتی ترڑپتے پوچھ رہی تھی۔
شاہ ویر نے ایک نگاہ سینا پر ڈالی۔۔۔ جس نے اسکے دیکھنے پر کندھے اچکائے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مام آپ اپنا پر امس بھول گئی۔۔۔ آپ نے کہا تھا کہ اب آپ نہیں روں

"گی سی یو آروپنگ _____ :

اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اسکے آنسوں صاف کرتا وہ کسی سمجھدار انسان کی طرح بولا۔۔۔

ایزل ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔۔

"تم کیسے آئے یہاں، مسٹر حامد کب سے ڈھونڈ رہے ہیں تمہیں،،،"

اسے گود میں بھرتے ایزل ایک طرف صوف پر لے جاتے اسے گود میں، ہی بٹھاتے پوچھنے لگی۔۔۔

"مسٹر حامد کے ذکر پر شاہ ویر کامنہ بگڑا.....؛"

I don't like him Mom , he is trying to flirting

with you."

اسنے ناگواری سے اپنا سر جھکلتے اپنی ناپسندیدگی ایزل پر ظاہر کی۔۔۔ جسے سن ایزل ہکابکا سی رہ گئی۔

Zubi's Novel Zone

جبکہ شاہ ویر کے لئے جو سلاتی سینا ایک دم سے مسکرائی۔۔۔
سینا۔۔۔؟" ایزل نے گردن موڑے سینا کو وارن کیا جو ہنس ہنس کر بیحال
ہو چکی تھی۔۔۔

سی میں نے نہیں کہا تھا کہ وہ بدھا شخص تم پر لا تین مارتا ہے، دیکھ لو شاہ
" ویر آلسونو ٹس دیٹ
سینا نے کندھے اچکاتے کہا۔۔۔

ایزل نے گھری سانس بھرتے سر کو تاسف سے نفی میں ہلا دیا

I need your answer Weer;"

What Mom?"

شاہ ویر نے بظاہر ان جان بنتے اپنی نیلی شریر آنکھوں میں حیرت سمیٹے کہا۔
ایزل نے آنکھیں چھوٹی کیے اپنے دوفٹ کے دھماکے کو گھورا۔۔۔
کس کے ساتھ آئے آپ !" ایزل نے پھر سے سوال دھرا یا۔۔۔

Mr. Handsome drop me here."

Zubi's Novel Zone

جوس کا گلاس ہو نٹوں سے لگانے سے پہلے وہ عجلت میں کہتا اب جوس کی

سب لینے لگا۔۔۔

مسٹر ہینڈ سم۔۔۔" ایزل نے چونکتے ہوئے اس نام کو دھرا یا۔۔۔

شاہ ویر کے منہ سے آج پہلی بار وہ کسی کے لئے ایسا نام سن رہی تھی۔۔۔

چونکناتو معمولی تھا۔۔۔

"اور کون ہے یہ مسٹر ہینڈ سم۔۔۔؟

Did I know him?"

ایزل نے جوس کا گلاس اسکے ہاتھ سے لیتے پوچھا اور ساتھ ہی ساتھ ٹشو
سے اسکے سرخ چھوٹے چھوٹے ہو نٹوں کو صاف کیا۔

شامیر کا سوچتے ہی شاہ ویر کے گالوں میں ڈمپل ابھرے۔۔۔

No you don't know him... But soon he will come

back than I will met you with him."

شہزادیر نے ایزل کو دیکھتے سمجھداری سے کہا جبکہ ایزل کا چہرہ اب کافی

سپاٹ ہوا تھا۔۔۔

میں نے آپ کو کتنی بار منع کیا ہے کہ آپ کس بھی انجان کے ساتھ نہیں
جاوے گے، تم بات کیوں نہیں مانتے شہزادیر

ایزل نے اسکے بازو کو تھامے تھکے سے لبھ میں کہا۔۔۔

وہ سچ میں تھک چکی تھی اب اپنے بیٹے پر کبھی اسے شامیر کا سایہ
تک نہیں پڑنے دیا تھا مگر وہ خوبخواپنے باپ پر تھا۔۔۔

اسے دیکھ یہ کہنا غلط تھا کہ وہ شامیر بیگ سے کبھی ناں ملا ہو۔۔۔

"مام میں کسی انجان کے ساتھ کہی نہیں گیا بلکہ میں آیا ہوں۔۔۔

شہزادیر نے فوراً سے جواز پیش کیا۔۔۔ جسے سنتے ایک پل کو ایزل کو چپ سی
لگ گئی۔۔۔

وہ ساکت نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

جو اپنے باپ کی طرح کسی کو بھی باتوں میں جیتنے نہیں دیتا تھا

Zubi's Novel Zone

چاہے تم آئے ہو مگر آئندہ تم سڑی خبر کے ساتھ کے بات بھی نہیں کرو
گے۔ از اٹ کلیئر !"

دوٹوک انداز میں کہتے ایزل نے بات ہی ختم کی تھی۔۔۔
اوکے مام آئی ول ٹیک کنیر آف دز ؟ "شاہ ویر نے اچھے بچوں کی
طرح حامی بھری۔۔۔ جس پر ایزل کو کچھ سکون ہوا۔۔۔
آپ یہی بیٹھو میں تھوڑی دیر تک کام فتش کرتی ہوں پھر ہم گھر چلیں گے
"اوکے.....؟"

محبت سے اپنے جان عزیز بیٹے کے سرخ گالوں پر بوسہ دیتی وہ محبت سے
کہتے جگہ سے اٹھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"! کہاں تھا تو، کب سے تیر اویٹ کر رہے ہیں ہم لوگ
دیکھو اس کے کام یہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہے، اب بھی بناجواب دیے گھس
" رہا ہے روم میں !"

شامیر جو کہ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ آیا تھا، روحان نے آتے ہی اس سے سوال جواب شروع کر دیے۔ جن کا بناؤں کوئی جواب دیے وہ روم کی جانب بڑھا تھا۔

کمینہ ہے ایک نمبر کا، یہاں لا کر قید کر دیا ہمیں؟
اپنی طرف آتے خمزہ کو دیکھ وہ جلے سے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

کتنا یاد کر رہا تھا وہ پری کو۔۔۔۔۔ اوپر سے پورا دن گزر گیا اسکی بات تک ناہ ہو پائی تھی۔ جس وجہ سے وہ زیادہ ڈپریس تھا۔
ری لیکس رہ، تجھے کیوں اسکی طرح دورہ پڑ گیا۔۔۔۔۔
اسکے پاس آتے خمزہ نے جوس کا گلاس اسکے سامنے کیا۔۔۔۔۔
جسے وہ تھام گیا مگر بے زارگی اسکے چہرے سے واضح جھلک رہی تھی۔
"اپنے اپنے موبائل نرچیک کرو۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مزید بڑھاتے۔۔۔ روم سے نکتا شامیر
سنجیدہ سے لمحے میں کہتا اپنے فون کی جانب متوجہ تھا۔۔۔

روحان نے چونکتے خمزہ کو دیکھا۔۔۔
جس نے اسکے دیکھنے پر خود بھی کندھے لا پرواہی سے اچکا دیے۔۔۔
یہ کون ہے؟ "موبائل اسکرین پر نظر آتے اس چھوٹے
سے بچے کو دیکھ بے اختیار روحان کے منہ سے نکلا۔۔۔
وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس حسین بچے کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔
اور پھر آنکھیں ہاتھ سے مسلتے اسنے پاس کھڑے اس مغرور شخص کو
دیکھا۔۔۔

ہیں۔۔۔ یہ تو بالکل تمہارے جیسا ہے۔۔۔ کیا یہ تمہاری تصویر
ہے؟" ۔۔۔
روحان نے پھر سے سوال پوچھا جبکہ خمزہ کسی گھری سوچ میں تھا۔۔۔
"میں آتا ہوں۔۔۔"

خمنزہ سمجھ گیا شامیر کیا کہنا چاہتا تھا جبھی اسنے عجلت میں موبائل فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا اور پھر انہی قدموں سے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا دروازہ کھول باہر کی سمت نکل گیا۔

"یہ کہاں گیا؟" اور تم نے بتایا نہیں کہ یہ بچہ کون ہے.....؟
".....اسکی نگاہیں شامیر پر تھیں۔۔۔ اور شامیر کی شاہ ویر پر
اگر تو نے کچھ بتانا نہیں ہوتا تو کیوں لا یا مجھے ساتھ میں جا رہا ہوں پاکستان،
مجھے نہیں رہنا یہاں تیرے ساتھ، ایسے تو لوگ لڑکیوں کو قید نہیں

" کرتے جیسے تو مجھے کرتا ہے
روحان نے پھر سے بات کو طول دیتے اپنا پہلے سے تیار شدہ بیگ اٹھائے
نارا ضگی کا اظہار جتا یا،،، مقصد پاکستان جانا تھا۔۔۔

"تیری بیٹی کافیوچر بوائے فرینڈ ہے یہ ؟

Zubi's Novel Zone

اسکی اور ایکنگ سے تنگ آتے شامیر دیوار سے لگے بڑے سے صوف
پر آڑھا تر چھالیٹا دل جلانے والے انداز میں بولا۔

وہیں اسکی بات کا مطلب سمجھتے دروازے کے ہینڈل پر رکھا رو حان کا ہاتھ
تھم سا گیا وہ انہی قدموں سے پچھے مردا۔۔۔

کیا مطلب یہ میری پری کا بوابے فرینڈ۔۔۔؟ کیا تو پا گل ہو گیا
" ہے " _____
روحان کا دل چاہا کہ کسی چیز سے اس۔ مغرور گھمنڈی انسان کا سر پھاڑ
دے۔۔۔

خود تو پوچھ رہا ہے کہ کون ہے یہ۔۔۔ میں نے وہی بتایا جو اس بچے نے
" مجھے کہا۔۔۔"

اور اور تو بے شرموں کی طرح سن کے گھر چلا آیا خود تو بڑا کہتا ہے میری
پری ایسی ولیسی۔۔۔؛

Zubi's Novel Zone

روحان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے لال ہوا جارہا تھا جسے شامیر بھر پور طریقے سے انجوائے کر رہا تھا۔

ہاں پری تو میری پر نس ہے مگر یہ بچہ ۔۔۔ تونے ہی تو کہا میرے جیسا
دکھتا ہے تو پھر اگر اسکی سوچ مجھ سے ملتی ہے تو اس میں کیا خرج ہے ۔۔۔
ویسے بھی اس کی بات میں دم تھا ۔۔۔

خوبصورت لڑکیاں گرل فرینڈ زبانے کے لئے ہوتی ہیں ناں کہ فرینڈز

شامیر کے گالوں پر ابھرتے وہ قاتلانہ گڑھے دیکھ روحان کا دل چاہا کہ
ابھی اسے شوت کر دے۔۔۔

اسنے بے بسی سے دانت پلیے

"تیری تو۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

میری چھوڑ بیوی کا سوچ "تجھے ذرا خیال نہیں وہ بیچاری کس کنڈ بیشن میں ہے اور تو اسے ایسی حالت میں چھوڑ میرے ساتھ چھٹیاں منانے چلا آیا ویری بیڈ بہت غصے میں ہے شزہ میں نے "سمجھایا بھی مگر وہ مانی ہی نہیں کک کیا!" روحان کا سانس حلق میں اٹک گیا۔

اس نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کمینے کو گھورا۔ شامیر رر رر رٹھیک کہتے ہیں انکل تو کمینہ نہیں کمینوں کا سردار ہے " کمینے انسان۔

روحان جیسے ہی آپ سے باہر ہوتا اسے مارنے کو لپکا۔ شامیر تیزی سے کلابازی مارتا صوفے سے اترا۔ اس سے پہلے کہ روحان اسے پکڑ پاتا وہ دور سے اسے فلاںگ کس کرتا تیزی سے بھاگتے ہوئے گھر سے نکلا۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

وہ پچھی ملی۔۔۔؛ "اندھیرے میں اپنے مقابل چلتے اپنے ساتھی سے دو
قدم آگے چلتا وہ بھاری مگر سپاٹ لبجے میں گویا ہوا۔۔۔

اسکے پوچھے گئے سوال پر کئی لمبے ایک گھرہ سکوت چھایا رہا۔۔۔

جس کا مطلب سمجھتے اسکی آنکھوں میں خون اترा۔۔۔
ہاتھوں کی مشھیوں کو مضبوطی سے بھینجے وہ اس تاریک عمارت کے اندر
داخل ہوا۔۔۔

کیا وہ زندہ ہے۔۔۔؟" اسے پھر سے ہمت کرتے سوال پوچھا
ہاں وہ زندہ ہے مگر _____!"

اسکے ساتھی نے آدھا جملہ بمشکل سے کہا تھا۔۔۔ اپنے کیریئر کے آٹھ
سالوں میں یہ ایسا بھیانک کیس تھا۔۔۔
کہ انکے جیسے بے حس انسان بھی ہمت ہار بیٹھے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مگر کیا ____؟" اب کی باروہ پورا پلٹا، ہڈ کے اندر سے جھلکتی اسکی
و خشت بھری نگاہیں ہر درد کو سہنے کو تیار تھیں۔۔۔

"..... اسکی کنڈیشن بے حد خراب ہے، ریپ کیا گیا ہے اور

اسکی آنکھیں بھرائی تھیں۔۔۔ پانچ سالہ اس بچی کا ذکر کرتے وہ جوان
مضبوط اعصاب کامالک ٹوٹ چکا تھا۔۔۔
" اور کیا ڈیم اٹ؟

اب کی بارا سنے غصے و ضبط سے اپنے ساتھی کے کالر کو جکڑ لیا۔۔۔
جس کی آنکھوں سے بہتے آنسوں اسکی اندر ورنی حالت کی غمازی کر رہے
تھے۔

She is an abnormal girl."

Zubi's Novel Zone

ا سنے کپکپائی آواز میں یہ جملہ ادا کیا۔۔۔ تو اسکے کالر کو تھامے کھڑا وہ

شخص لڑ کھڑا سا گیا۔۔۔

آنکھوں کے سامنے دھند سی چھائی۔۔۔

اسے کچھ دن پہلے کا وہ معصوم چہرہ یاد آیا تو ضبط نے اپنے ہونٹوں کو کھلتے

ا سنے درد کو اپنے اندر انڈلینا چاہا۔۔۔

اتنی چھوٹی سی عمر میں بھی وہ جان چکی ہے کہ اب وہ گندی ہو چکی ہے۔۔۔

اسے مار دینا چاہیے۔۔۔

And she is trying to kill herself."

اگر آج تک ہمت نہیں ہاری تو آگے بھی نہیں ہاریں گے۔۔۔ تم جانتے ہو

"نا کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔۔۔؟

ا سنے اپنا بھاری ہاتھ اپنے ساتھی کے کندھے پر رکھا۔۔۔

اور مضبوط لبھے میں پوچھا

جس پر اسنے سر کو ہاں میں ہلا�ا۔۔۔
" اور ایک بات یہ راز کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔ تم سمجھ گئے

اسنے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے مضبوط لہجے میں پوچھا، جس پر سامنے
کھڑے شخص نے فوراً سے سر کو ہاں میں جنبش دی۔۔۔

وہ جانتے تھے اس بچی کا دنیا کی نظر میں مر جانا، ہی بہتر تھا کیونکہ یہ ظالم
سماج ویسے بھی اسے پل پل موت کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

اور اگر وہ کچھ دے سکتے تھے تو وہ تھا اسے دوسری زندگی دینا۔۔۔

جس کی شروعات تو وہ کر چکے تھے مگر وہ دونوں ہی انجان تھے کہ کچھ زخم
تا عمر بھرے نہیں جاتے۔۔۔ اس زندگی کے ساتھ جڑی بہت
سی زندگیاں تھیں۔۔۔ جو جلد یا بدیر فنا ہونے والی تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

کسی کو منزل ملنی تھی، کسی کو بربادی، کسی کے حصے میں خسارے لکھ دیے
گئے تھے۔ تو کسی کے حصے میں ان گنت خوشیاں۔۔۔
اب یہ تو آنے والا وقت ہی طے کرنا والا تھا کہ وقت کا یہ کھیل کس کے
"مقدار میں کیا بھرنے والا تھا۔؟"

Z A I N A B R A J P O O T

".....مام" ہمہم۔۔۔ "کیفے سے فری ہوتے ایزل شاہ ویر کو گود میں بھرے اب گھر
کے لئے روانہ ہوئی تھی۔۔۔
جب ایک دم سے جانے کس خیال کے تحت اسنے سراٹھائے ایزل کی
جانب دیکھتے اسے پکارا۔۔۔
"آئی نید آفادر لائک مسٹر ہینڈ سم" ۔۔۔
" ۔۔۔ سٹاپ اٹ ویر"!

Zubi's Novel Zone

ایزل نے حیرت سے اسے گھورتے ذرا سختی سے کہا۔۔۔

جس پر اسکے معصوم چہرے پر مایوسی اتری۔۔۔

ایزل کو احساس ہوا جیسے وہ مس کر رہا تھا اپنے ڈیڈ کو۔۔۔ مسٹر پینڈ سم کے پاس سے آنے کے بعد وہ مسلسل کسی ناکسی بات میں اسکا ذکر کر رہا تھا۔۔۔

اور یہ کمی اب کافی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

ایزل کو دکھ ہوا اپنے بیٹے کی فلیگنر شاید وہ نہیں سمجھ پائی تھی۔

کیونکہ شاہ ویر کافی شارب مانست تھا۔۔۔ بچپن میں ایک بار پوچھنے پر ایزل نے اسے جھوٹ بولا تھا کہ اسکے ڈیڈ کام پر گئے ہیں۔

۔۔۔ اور اسکے بعد شاہ ویر نے دوبارہ کبھی یہ ذکر نہیں چھیڑا۔۔۔ اور آج اچانک سے ایسا ذکر سننا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل نے ایک بے بس نگاہ اسکے اترے چہرے پر ڈالی۔۔

سرخ و سفید حسین چہرہ معصومیت کی اعلیٰ مثال دکھ رہا تھا۔۔

" اچھا آپ کو مسٹر ہینڈ سم جیسے ڈیڈ کیوں چاہیے ویسے

ایزل نے اسکا مود فریش کرنے کو پوچھا۔۔

Because he is looking like me. "

شاہ ویر نے چہکتے ہوئے ہشاش بشاش لبھ میں کہا۔

" بس یہی۔۔۔

ایزل نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے پوچھا۔

جس پر اسکے گالوں میں ابھرتے گڑھے مزید گھرے ہوئے۔۔

" نوام وہ بہت زیادہ ہاٹ ہیں اور آپ کے ساتھ پرفیکٹ دکھیں گے۔۔۔

اس نے تیزی سے ایزل کے کان میں سر گوشی کرتے اسکے گال پر لب

رکھے۔۔

جبکہ ایزل ہر کا سامنہ کھولے حیرت سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
جس کا لب و لہجہ کہی سے بھی چار سالہ بچے جیسا نہیں تھا۔۔۔
"کس سے سیکھا آپ نے یہ سب۔۔۔؟"

ایزل نے اسے گھورا۔۔۔
اور ساتھ ساتھ کیز سے ڈور ان لاک کیا۔۔۔
"مام کسی سے نہیں پوچھایہ تو مجھے بچپن سے آتا ہے۔۔۔
منہ بسورتے اسنے اپنی صفائی دینا چاہی تھی وہ جانتا تھا ہر بار کی طرح اسے
مفت میں ڈانٹ ملنے والی ہے۔۔۔
بچپن سے ۔۔۔؟" ایزل نے اپنی چھوٹی سی ناک پھلانے اسے گھورتے
دانٹ پیستے اسکے کہے الفاظ دہراتے اور پھر اسے صوف پر اپنے سامنے
بٹھایا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر کی نیلی حسین آنکھیں اپنی مام پر ٹکمیں تھیں۔۔۔ جو کمر پر ہاتھ

رکھے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"عمر دیکھی ہے اپنی، بچپن کب گزر اتمہارا۔۔۔

اسکے جواب ایزل کو گھما دیا کرتے تھے۔۔۔

وہ اسکی سوچ سے بھی زیادہ تیز تھا۔۔۔ ایسا کہنا غلط نہیں تھا۔۔۔

مام میں چار سال کو ہوں افکورس جب دوسال کا تھا تب بچہ تھا اب میں بڑا

"ہو گیا ہوں۔۔۔

اسنے تیزی سے اپنی قینچی کی طرح چلتی زبان کے گن دکھائے تو ایزل نے
گھری سانس فضا کے سپرد کی۔۔۔

آنندہ ایسی بات نہیں کرو گے آپ اور کے ابھی آپ کی عمر نہیں ایسی

"باتیں کرنے کی۔۔۔ مام کی بات مانے گناہ مام کا بچہ

ایزل گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھی اسکے بھورے بالوں کو سہلاتے

محبت سے بولی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

"جس پر اسکی آنکھیں چمکی--- افکور س مام کے لئے کچھ بھی ---

ا سنے جھٹ سے ایزل کی گردان کے گرد بانہیں حماکل کیں۔ تو ایزل
نے اپنے لخت جگر کو بانہوں کو سمیٹ لیا۔

Z A I N A B R A J P O O T

شہزادیر کوروم میں سلاتے وہ پانی پینے کی غرض سے کچن میں آئی۔
ابھی اسنے پانی گلاس میں انڈیلا کہ اسے اپنے پیچھے کچھ محسوس ہوا۔ وہ
ایک دم سے مڑی۔

تو سوائے اندر ہیرے کے چاروں اطراف کچھ بھی نہیں تھا۔
اپناو، ہم گردانتے ایزل نے سر کو نفی میں جنبش دی اور پھر سے گلاس میں
پانی بھرنے لگی۔

جب ایک دم سے کسی نے جھٹتے اسے پیچھے سے دبو چا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اس سے پہلے کہ وہ چیختی مقابل نے اسکے ہو نٹوں پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے
اسکی آواز کا گلا گھونٹ دیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

.....
شمشمش
ا شششش، ری لیکس رہو جانم _____ کیا تم نہیں جانتی کہ
"! تمہیں چھونے کا حق کس کا ہے،"
ایزل کی بھر پور مز مت سے تنگ آتے اسنے نیلی آنکھوں میں ناگواری
سمیٹے اسکے کان میں پر اسرار سی سر گوشی کی
ایزل کا وجود یکدم سے ساکت ہوا، آنکھیں حیرت و خوف سے پھیلائے
وہ یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی کہ آیا یہ سچ تھا یا پھر ہر بار کی طرح اسکا
..... وہم!
کیا ہوا جھوٹ لگ رہا ہے یہ سب _____!"

Zubi's Novel Zone

اسکے ساکت وجود کو دیکھ شامیر نے معنی خیزی سے اسکے کان میں سرگوشی کرتے لب اسکے کان کی لوپ رکھے، ایک گہری سانس اس مہکتی حواس پر چھا جانے والی مد ہوش کن خوشبو میں بھرا،
اتنے سالوں کے بعد آج وہ اسے چھوپا رہا تھا، شامیر بیگ کے لیے یہ کسی مجزے سے کم نہیں تھا۔

وہیں ایزل شامیر بیگ کے لئے یہ سب کسی برے خواب سے زیادہ نہیں تھا۔

" جھوٹ ہے یہ سب ---- تم تم نہیں
اسکی نرم گرفت کو جھٹکے سے توڑتی وہ لمحوں میں مڑی، بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے اپنے رو برو کھڑے اس شاہانہ مرد کو دیکھتے بڑ بڑائی۔
شامیر کی حسین نگاہیں ایزل کے خدوخال میں الجھی تھیں۔
وہ بے حد بے چینی سے چند قدموں کا فاصلہ سمیٹے اسکے قریب تر ہوا۔
" اتنی کمزور ہو گئی ہو تم۔ کیا تمہیں ذرا پرواہ نہیں میری؟

Zubi's Novel Zone

اسکی حسین آنکھوں کے گوشے ہلکے سے نم تھے، اسکے رخسار کو سہلاتی بھاری انگلیاں بے قرار تھیں، اسکے انداز میں ایزل کے لئے کرب و ہجر برپا تھا۔۔۔

ایزل ٹھٹھکی، ایسا کرب وہ چونکی مجبور اسر اٹھائے اس شخص کو دیکھا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں ہجر کی داستان اذیتوں کے ساتھ ایسی رقم تھی۔ کہ وہ بے بس ہوتے فوراً سے نگاہیں چرائیں۔۔۔

" چلے جاؤ یہاں سے،،، مجھے شکل بھی نہیں دیکھنی تمہاری اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رکڑتی وہ بے حسی سے گویا ہوئی۔۔۔

اور تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تمہارے کہنے پر میں چلا جاؤں گا اتنی آسانی

" سے ؟

شامیر نے جھٹکے سے اسکا رخ اپنی جانب کرتے، دانت پر دانت جمائے کہا۔

Zubi's Novel Zone

بڑی جلدی یاد آئی میری،،، لگتا ہے پھر سے دل بہلانا چاہ رہے ہو نگے
مسٹر شامیر رضا بیگ،،، مگر افسوس اب کی باریہ ایزیل کمزور نہیں، جو
تمہارے کسی بھی جھانسے میں آجائے گی--

واقف ہو چکی ہوں میں تمہاری،،، اصلیت سے---- تمہارے دو غلے
"پن سے---- تم ایک نمبر کے زان---"

صرف اتنا بولو ایزیل شامیر بیگ جتنا کہ بعد میں سہہ پاؤ،،، فضول سوچنے
"کی عادت نہیں گئی تمہاری----

اسکے بالوں کی جڑوں کو مضبوطی سے دبوچے وہ دھاڑا تھا--

ایزیل کی آنکھوں میں ایک دم سے نبی تیر نے لگی، اسنے ایک شکوہ کناں
نگاہ اس ستمگر پر ڈالی،"

مجھے درد ہو رہا ہے شامیر..... ایزیل نے ضبط سے آنکھیں میچتے ہے
بس سے لجھ میں کہا تھا--

اگلے ہی لمحے شامیر بیگ کی گرفت اسکے بالوں پر ڈھیلی ہوئی--

Zubi's Novel Zone

اس نے بے حد شدت سے اس نازک گڑیا کو اپنی بانہوں میں سمیٹنے اپنے بے تاب لب ایزل کے ماتھے پر رکھے، اس کا سلگتا نرم گرم لمس اپنی پیشانی پر محسوس کرتے وہ جی جان سے لرزی، اسکے گریبان کو مضبوطی سے جکڑ گئی۔

بہت ستایا ہے تم نے جانِ میر..... ذرار حم نہیں کیا مجھ پر،،، یوں مجھے "چھوڑا تی دور چلی آئی۔

میں پرانی باتیں نہیں دھرنا چاہتی شامیر.....؛ بہتر یہی ہو گا کہ اب "تم واپس چلے جاو۔۔۔

ایزل نے اسکے سینے پر اپنے ہاتھ رکھتے رخ موڑے کہا تھا۔

سچ تو یہ تھا کہ اس ستمگر کو یوں سالوں بعد سامنے دیکھو وہ اندر سے ٹوٹی تھی۔

جب اتنے برس وہ اسے یاد کرتی رہی، اسے سوچتی رہی وہ کیوں نہیں پلٹتا تھا۔

اور اب جب وہ پلٹا تھا تو ایسا پلٹا تھا کہ ایزل کے پاس سوائے نفرت کے
کچھ بھی نہیں بجا تھا۔۔۔

پرانی "شامیر کی آنکھوں میں خون اترنا سنے غصے سے جڑے
بختیج اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو مضبوطی سے جکڑا۔۔۔
اور اگلے ہی لمحے وہ ایزل کی سانسوں کو بری طرح سے قید کر چکا تھا۔
ایزل اسکی جارخانہ گرفت پر بری طرح سے محلتے خود کو آزاد کرنے کی
کوشش کرنے لگی۔۔۔ جو کہ ہر بار کی طرح ناکام تھا۔
تمہارے لئے میں پر انا ہو سکتا ہوں یہ رشتہ پر انا ہو سکتا ہے مگر۔۔۔
ایک بات اچھے سے یاد رکھنا جائز۔۔۔ تم میرے آج بھی نئی ہو،، اتنی ہی
میٹھی، اتنی ہی نشیلی کہ شامیر بیگ کی روح تک میں سرور بھر دیتی
ہو۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ ایزل کے ہونٹ سے بہتے خون کو انگوٹھے پر صاف کرتے معنی خیز سے
بے باک لبھ میں گویا ہوا تھا وہیں ایزل کا چہرہ اسکی بے باکی کے سبب
سرخ انگارہ ہوا۔۔۔

"! ششش شامیر پچھجھ چھوڑو۔۔۔"

جیسے ہی اسکا بازو دبوچے وہ روم کی جانب بڑھا، ایزل کا سانس صحیح
معنوں میں اٹکا تھا۔۔۔

شاہ ویر کا خیال آتے ہی اسنے تیزی سے چلانا شروع کر دیا۔۔۔ اگر جو شامیر
شاہ ویر کو دیکھ لیتا۔۔۔؟" اس سے آگے کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتی
تھی۔۔۔

شور کیوں مچا رہی ہو جانم،، جانتا ہوں بہت خفا ہو تو تم مگر ایک موقع تو دو،
میں منالوں گا تمہیں،، سب بتاؤں گا،، مگر پلیز اس وقت کوئی سین مت
"بناؤ،،"

اسے دیوار سے پن کرتے شامیر بیگ نے اپنے بہکے بے قرار ہونٹ ایزل
کے سرخ ہوتے رخسار پر رکھتے عاجزانہ کہا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے انداز میں بے بسی، بے چینی تھی، ایسے جیسے وہ صدیوں کی مسافت " سے تھکا ہاراوا پس لوٹا ہوا اور اب چند پل کے سکون کا محتاج ہو۔۔۔

" شش شامیر پپ پلیز.....؟"

اسکی بڑھتی گستاخیاں ہر بار کی طرح ایزل کو لرزار ہی تھیں، اسکا پا گل کرتا شدت و جنون بھرا لمس ایزل کے روم روم کو سلاگا نے لگا وہ بے بسی سے گویا ہوئی تھی۔۔۔

مگر آگے بھی شامیر بیگ تھا اپنی من مانیاں، اپنی ضد و جنون کو پورا کرنے والا۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید آگے بڑھتا اسکے موبائل پر ہوتی ایک مخصوص رنگ نے اسے ہوش کی دنیا میں لا یا۔۔۔

شامیر فوراً سے پچھے ہٹا موبائل فون نکال اسنے تیزی سے کال اٹینٹ کی

۔۔۔

آگے سے ملتی خبر پر اس کا چہرہ ایک دم سے سفید پڑا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ اندر ھادھنڈ باہر کو بھاگا تھا۔ اسکے چہرے پر پھیلے اضطراب کو دیکھ ایک پل کو ایزل سہمی، ایک خوف بھی تھا مگر اپنے آپ پر قابو پاتے اسے تیزی سے دروازہ لاک کیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایزل تم اس وقت رات کے اس پھر کھاں جاوگی۔۔۔؟" وہ بھی شاہ "!".....! ویر کے ساتھ

شامیر کے چلے جانے کے بعد ایزل نے سیدھا مسٹر حامد کو بلا یا تھا۔۔۔ وہ بس شامیر کے دوبارہ آنے سے پہلے اس جگہ سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔

اپنا اور شاہ ویر کا تھوڑا سا سامان پیک کرنے کے بعد وہ اب مسٹر حامد کے آنے پر انکے سامنے بے حد پریشان سی بیٹھی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

پلیز مسٹر حامد سوٹزر لینڈ میں صرف آپ ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں،

میرا یہاں سے جانا بے حد ضروری ہے آپ بس کسی بھی طرح سے مجھے
کسی دوسرے ملک بھیج دیں، میں آگے سب کچھ مینیج کر لوں گی۔۔۔
ایزل بے بسی سے اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑتے ہوئے التحاسیہ لمحے میں
بوی تھی۔

مگر یہاں تم نے اپنا کیفے سیٹ کرنا ہے اور شاہ ویر کا سکول ایزل ۔۔۔۔۔

" یہ جگہ بسیٹ ہے ۔۔۔۔۔"

مسٹر حامد، ایزل کے یوں اچانک سے لئے گئے فیصلے پر کنگ ہی تو تھے،۔
وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اتنے سالوں کی محنت کے بعد اب جا کروہ
”سیٹ ہوتی تھی اب کیسے وہ کسی اور شہر میں بسے گی؟
میری مجبوری ناں ہوتی تو کبھی ناں جاتی۔۔۔ اسکے لہجے میں لرزش اسکے
رونے کی غمازی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

مسٹر حامد نے ایک آس بھری نگاہ اس حسین پری پر ڈالی، کتنی چاہ تھی
انہیں ایزل کو اپنا ہمسفر بنانے کی ۔۔۔

مگر وہ جانتے تھے ایزل کبھی نہیں مانے گی، اسی لئے وہ کبھی آگے نہیں
بڑھ پائے، کیونکہ وہ اپنی ایک اچھی دوست گنوانا نہیں چاہتے تھے ۔۔۔

"! آپ کے بہت احسان ہیں مجھ پر ایک اور کر دیں

ایزل نے اب کی بار بار باقاعدہ ہاتھ جوڑے تھے ۔۔۔
جنہیں دیکھو وہ بے بسی سے حامی بھر گئے ۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ٹرین تھوڑی دیر سڑے کرے گی، اس کے بعد لگا تار سفر ہو گا ۔۔۔ یہ
تمہاری اور ویر کی ٹکلٹس ۔۔۔ کچھ پسیے ہیں، یہ تمہارے کام آئیں
گے ۔۔۔ وہاں پہنچتے ہی مجھے کال کر دینا اور ہاں اگر کسی بھی چیز کی
ضرورت ہوئی تو بس مجھے ایک کال کر دینا ۔۔۔ اب میں چلتا
" ہوں ۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ٹرین سے اترتے وقت یہ آخری چند باتیں تھیں جو مسٹر حامد نے اس سے کہی تھیں۔۔

شاہ ویر جاگ چکا تھا مگر وہ بس خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھ اور سن رہا تھا۔۔

وہ دیکھ سکتا تھا اسکی مام کافی پریشان تھیں۔۔

اور جب بھی وہ پریشان ہوتی تھیں شاہ ویر بس خاموش رہتا تھا اس وقت بھی وہ کسی ٹیڈی بیئر کی طرح ایزل کی بانہوں کے حصار میں قید اسکے سینے سے لگا پڑا تھا۔۔۔

سرخ و سفید رنگت میں کچھ الجھن کے تاثرات بے حد واضح تھے۔۔
ویر ماما کی جان آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟ آنسوں کا گولا حلق میں نگلتے وہ بظاہر مضبوط بنی اپنے بیٹے کے گالوں کو چوتے بے حد محبت سے بولی۔۔۔
اسکے انداز میں ایک خوف، ڈر چھپا تھا جیسے شامیر، اس کے بیٹے کو چھین لے گا۔۔۔ جیسے اسنے اتنے سال یہ راز چھپائے رکھا تھا شاید اسی طرح سے وہ بھی اس سے چھین لیتا شاہ سید کو۔۔۔

یہی خوف تھا جو اسے لمحوں میں سو سڑک رلینڈ سے اوسلو لے جا رہا تھا۔۔

ٹرین اپنے مخصوص اوقات پر سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔

اب پانچ گھنٹوں کے بعد ایک بریک سٹاپ تھا۔۔۔

ایزل کے دل سے جیسے خوف جھٹنے لگا تھا۔۔

شاہ ویر، اسکی گود میں لیٹا اپنے آس پاس کا جائزہ لے رہا تھا اچانک اسکی نیلی آنکھیں چمکی۔۔۔

"مام مجھے واشر و م جانا ہے۔۔۔"

اس نے بے حد معصومیت سے ایزل کی جانب دیکھتے کہا۔

اوکے میری جان آؤ ماما لے چلتی ہیں۔۔۔ ایزل نے مسکراتے اپنی جان سے عزیزا پنے لاڈ لے کے گالوں پر بو سے دیتے اسکے بھورے بال بکھیرتے کہا۔۔۔

"نومام اب میں بڑا ہو چکا ہوں آپ بھیں رہیں میں آتا ہوں۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر نے احتجاجاً اپنی نیلی آنکھیں پھیلائے ہے بے حد سنجیدگی سے کہا اور فوراً سے اسکی گود سے اتر تاوہ جھٹ سے واشروم کی سمت بھاگا۔۔۔ ایزل اسے آوازیں دیتی رہی، مگر وہ واشروم میں جا چکا تھا۔۔۔ چاروں ناچار ایزل کو وہیں خاموشی سے بیٹھنا پڑا۔۔۔ "وائے آریو و پینگ پر یٹی گرل ؟" وہ واشروم ایریا میں آتے، لیڈیز ٹالکلٹس میں گھس آیا، اسے تیزی سے ایک چھوٹی سے تین سالہ بچی کے قریب جاتے ہے بے حد معصومیت سے پوچھا۔۔۔

جوروتے ہوئے واشروم کی سمت آئی تھی جس پر غلطی سے شاہ ویر بیگ کی نگاہ پڑ چکی تھی۔۔۔

وانٹ جیمز شرٹ میں ملبوس اس چھوٹی سی بچی نے اپنے سامنے کھڑے ایک چھوٹے سے نیلی آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

پہلے وہ غصہ کرنا چاہ رہی تھی مگر پھر اتنے کیوٹ لڑکے کو دیکھا سنے رونے
کی مقدار بڑھادی۔۔۔

I don't wanna go to Oslo!...."

اس بچی نے سوں سوں کرتے اپنا مدعا بتایا جس پر شاہ ویر بیگ کی آنکھیں
چمکی۔۔۔

Me too?"

وہ بے حد معصومیت سے گویا ہوا۔۔۔ جب اسکی بات پر اس بچی نے ہاتھ
آنکھوں سے ہٹائے اس نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھا۔۔۔

You too?".

Yes but my Mom wants to go and I can't hurt
her that's why I am going with her...

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر نے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم آگے بڑھائے اور اسکے پاس ہوتے
اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسوں صاف کرتے اسے مدعا بتایا۔۔

Ohhhh, you are a good boy....."

اس بچی نے دل سے اسکی تعریف کی۔۔

Yes , i am.... and don't be sad, I am always here
for you... "

شاہ ویر نے بڑی خوبصورتی سے اسکے آنسوں صاف کرتے اسکے گال پر
بوسہ دیا۔۔

جس پر وہ بچی کھکھلا اٹھی۔۔

Did you will my friend...?"

اس بچی نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے آنکھوں میں چمک لیے کہا۔۔

No, sorry.....;".

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر نے ایک دم سے کہا جس پر اس بچی کا چہرہ اتر سا گیا۔۔

Am always make girlfriends.....!"

Can you be.....?"

اسنے لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے شریر نگاہوں سے اس سے
سوال پوچھا۔۔۔

وہ بچی کھکھلا اٹھی۔۔۔

Yes Why not.....!".

اسنے مسکراتے ہوئے کہا اور اگلے ہی پل اپنے ہونٹ شاہ ویر بیگ کے
قاتل گڑھ پر رکھے۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

Zubi's Novel Zone

ٹرین کیوں رکی----؟" ابھی آدھے گھنٹے کا سفر طے ہوا تھا
جب ٹرین ایک جھٹکے سے رکی،"
ایزل کا دل ایک دم سے خوفزدہ ہوا۔۔۔ وہ خوفزدہ سے لمحے میں بڑھا تی

ششش شاہ ویر----!" ایزل نے فوراً سے آگے پچھے ہوتی ٹھس رپھس ر سے تنگ آتے شاہ ویر کو پکارا۔۔۔ جب ایک دم سے ٹرین میں خوف و حراس پھیلا۔۔۔

"Don't be move.....take your seats...

Everyone..... Hands up.....!"

رنیجرز کی بھاری نفری میں تیز لمحے میں لوگوں کو حکم دیتا خمزہ تیزی سے ایزل کی طرف بڑھا تھا ایزل ایک دم سے خوفزدہ سی ساکت رہ گئی۔۔۔ اس کا وجود خمزہ کے پچھے سے آتے شامیر رضا بیگ کو دیکھ سرد پڑ گیا۔۔۔

ایسے جیسے اسکے جسم سے جان نکل گئی ہو۔۔۔

حسین چہرے لٹھے کی مانند ذردو پڑا تھا۔۔۔

جب وہ سفید سوت میں ملبوس سو گوار سا شہزادہ اپنی نم مگر جنون سے
بھری نگاہوں سے اسکے وجود کو تکتا اسکے بے حد قریب آیا تھا

--

ٹرین میں ہر طرف سناٹا چھاچکا تھا۔۔۔

شامیر بیگ کی دہشت کے سبب ایزل جاوید اختر اپنا سانس تک روک چکی
تھی۔۔۔

جب بڑے ہی جارحانہ انداز میں شامیر بیگ نے اس کاناڑ بازو دبو چا۔۔۔

اہہہ۔۔۔ "ایزل کے منہ سے بے اختیار ایک چیخ سے نکلی تھی۔

کہا تھا ان کہ بھاگنے کا سوچنا بھی مت،، پھر بھی وہی غلطی

"۔۔۔؟

اس کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا آنکھوں میں ایک آگ سی جل رہی تھی، اس
کے ساتھ ایک درد آباد تھا جسے وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"ہے ہاتھ پنج چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

ایزل نے بمشکل سے اپنا اٹکا ہوا سانس بحال کرتے رندھے سے لبج میں کہا تھا۔۔۔

مگر یہاں پر واہ کسے تھی۔۔۔

مجھے بھی ہوا تھا درد جب تم پانچ سال پہلے مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔ ان پانچ سالوں میں ہر درد سے گزر اہوں میں۔۔۔ تم تھوڑا سا درد نہیں

"برداشت کر پار ہی۔۔۔؟

اسکے لبج میں طنز تھا۔۔۔ ایزل سمجھنا پائی کہ وہ کیوں طنز کر رہا تھا اس پر ۔۔۔ کیا جو کچھ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ آئی تھی اسکے بعد بھی وہ اسکا یقین ۔۔۔ کرتی۔۔۔

چھوڑو میری مام کو۔۔۔

You bad Uncle....!"

Zubi's Novel Zone

بے حد اچانک سے شاہ ویر بیگ جو آوازیں سنتا و اشروم سے نکلا تھا اب کسی شخص کو اپنی مام کو یوں پکڑا دیکھ اوپر سے ایزل کو رو تاد دیکھ وہ غصے سے پا گل ہوتا اس شخص کے پاس پہنچا اسکی پشت پر مکے جھٹرنے لگا۔۔۔

شاہ میر بیگ کسی بچے کی آواز، اپنی پشت پر کسی کے نرم ہاتھوں کا لمس، لفظ مام۔۔۔۔۔۔ اسکے ماتھے پر ایک ساتھ امددتے ہزاروں بل ایزل کا لٹھے کی مانند سفید چہرہ دیکھ سمتے تھے۔۔۔۔۔۔

ایزل کے بازو پر سے اسکی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی ایزل خوف سے مسلسل سر کو نفی میں ہلارہی تھی۔

مگر شاہ میر بیگ دھڑکتے دل سے اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتا جب مڑا۔۔۔

تو اسکی آنکھوں سے ایک دم سے جانے کتنے ہی آنسوں بہے تھے۔۔۔

جسم بالکل ساکت سا ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اسکے حسین لب کی پکیانے لگے۔۔۔۔۔۔

وہ بے حس و حرکت کھڑا اس بچے کی مار کھار ہاتھا جو اسے مار نہیں پیار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ جوان مرد گھٹنوں کے بل نچے گرا۔۔۔

"! مسٹر ہینڈ سم آپ گندے ہو، آپ نے میری مام کو ہرٹ کیا۔۔۔

شاہ ویر جو اچانک سے شامیر کے گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر غصے سے اسکے چہرے کو اپنے قریب سے دیکھتا بولا۔۔۔

وہیں شامیر نے بہتی بے بس نگاہوں سے اس بچے کو دیکھا۔۔۔ وہ خوبخواہی کا پی تھا۔۔۔

".! اسکا ہم شکل۔۔۔ کیونکہ وہ اسکا خون تھا اسکا بیٹا۔۔۔

پچھلی ملاقات کے جانے کتنے ہی حسن لمحات تھے جو شامیر بیگ کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔

وہ بہت کچھ کہنا چاہتا تھا مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

وہ زندگی میں آج دوسرا بار روایا تھا ایک بار اپنے باپ کیلئے اور آج "۔۔۔ آج اپنے بیٹے کو پہلی بار اپنے سامنے دیکھ کر۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے سرخ و سفید ہاتھ کپکپائے تھے۔۔۔ اسے دھڑکتے دل سے اپنی شور
مچاتی دھڑکنوں کے ساتھ اپنے بیٹے کو چھونا چاہا تھا۔۔۔ جب اسکے
آنسوں دیکھ شاہ ویر چونکا۔۔۔

"مسٹر ہینڈ سم وائے آر پو وینگ ____؟"

شاہ ویر نے چونکتے ہوئے اپنے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسوں صاف
کرتے، اسکے گال پر بوسہ دیا جیسا وہ ہر کسی کے ساتھ کرتا تھا۔۔۔
اور یہی وہ لمحہ تھا جب شامیر بیگ نے اپنے بیٹے کو اپنی بانہوں میں میچ لیا

--

وہ بے آواز رو تارہا،،، اسکا روناد کیچھ ٹرین میں موجود ہر شخص کی آنکھ
اشک بار ہوئی تھی۔۔۔

وہ مسلسل ایک ہی جملہ دہرا رہا تھا میرا بچہ، میرا بیٹا، میری جان۔۔۔
"میرا اپنا بیٹا، میرا خون۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

خمنہ نے شرمندگی سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا وہ جانتا تھا اسے بہت غلط کیا تھا شامیر سے شاہ ویر کا راز چھپا کر مگر۔۔۔ اگر وہ اسے بتا دیتا تو آج "وہ باب اور اسکی گینگ کو ختم ناں کر پاتے۔۔۔" وہ جانتا تھا شاید اب اسکا شامیر سے نجاح پانا ممکن نہیں تھا۔۔۔ مگر اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا اب وہ خوشی خوشی اسکے ہاتھوں سے مر بھی سکتا تھا۔۔۔ "چیچ چھوڑو شامیر۔۔۔ یہ میرا بیٹا ہے تمہارا کچھ بھی نہیں لگتا۔۔۔" ایزل جوڈر سے کانپتی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔ شاہ ویر کے چھن جانے کے خوف سے وہ آگے بڑھی۔۔۔ شاہ ویر کو اس سے چھینتے اسے تیزی سے اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔۔۔ ایسے جیسے وہ اسے کسی کو نہیں دے گی۔۔۔ "من نہیں دوں گی یہ میرا بچہ ہے،۔۔۔ تم اسے نہیں چھین سکتے۔۔۔" وہ روئے ہوئے مسلسل یہی الفاظ دہرا رہی تھی۔۔۔

اسکے چہرے پر چھایا خوف شامیر بیگ بھانپ چکا تھا اسے تیزی سے اپنی آنکھیں رگڑی۔۔

اور پھر اپنے بھاری قدم اٹھائے وہ ایزل کی جانب بڑھنے لگا جو مسلسل وہی الفاظ دھراتی، پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔۔

مسافرین سانس رو کے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

شامیر ررر "شامیر ایک دم سے اسکے قریب ہوا۔۔۔ ایک ہاتھ

سے شاہ ویر کو اس سے چھینتے اسے پیچھے کھڑے گارڈ کو تھما یا۔۔۔

جب شاہ ویر کو خود سے دور ہو تادیکھ وہ بن پانی مچھلی کی مانند محلی۔۔۔

شامیر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کرتے اپنے ایک ہاتھ میں دبو چا۔۔

اور پھر لمھوں میں اسے جھٹکے سے موڑے اسکی پشت کو سینے سے لگایا۔۔

کیا لگتا ہے تمہیں، اس خطا کی سزادیے بن اچھوڑ دوں گا تمہیں۔۔۔

نہیں ایزل شامیر بیگ۔۔۔ اس بار ایسی سزادوں گا، کہ تم تا عمر مجھ

" سے پناہ مانگو گی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسکے کان میں سورپونکھتے اسکی جان اپنے لفظوں سے نکلتے شامیر بیگ
نے اسکی گردن کی مخصوص رگ کو دبایا۔۔۔

جب وہ ایک دم سے بے جان ہوتی اسکی بانہوں میں لہرائی۔۔۔
جسے استحقاق سے بانہوں میں بھرتے شامیر نے شدت سے اسکے پیشانی کو
چوما۔۔۔

ایک نگاہ خود کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے اپنے شہزادے پر ڈالی۔۔۔
آپ سب کو تکلیف ہوئی جس کے لئے بے حد معذرت۔۔۔ اگر آج
یہاں ناں آتا تو شاید تا عمر پچھتنا پڑتا۔۔۔ سوری گائز اینڈ پلیز پرے
"فارمی"۔۔۔

ایزل کو بانہوں میں سمیٹیں وہ ایک نگاہ ٹرین میں موجود مسافرین پر ڈالے
مسکراتے ہوئے مخصوص لمحے میں بولا اور آخر میں آنکھ ونک کی۔۔۔
جس پر ٹرین میں ہونٹگ کے ساتھ ساتھ تالیوں میں اس نوجوان کو سراہا
گیا۔۔۔

جو آندھی کی طرح آیا تھا اور اب طوفان کی طرح اپنی امانت لیتا وہاں سے
غائب ہوا۔۔

ٹرین میں موجود ہر شخص کی زبان پر شامیر بیگ کا نام تھا۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

اپنے چہرے پر کسی کا نرم گرم لمس محسوس کرتے وہ نیند کی کیفیت
میں بری طرح سے محلی، شفاف ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،
جسے بغور دیکھتے شامیر نے اپنے دہکتے ہونٹ ایزل کی چھوٹی سی ناک پر
رکھے آنکھیں موندی،
اس کا بھاری ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد لپٹا، اسے خود میں بھینجئے ہوئے تھا،
وہ دیوانہ وار اسکے چہرے کے نقوش کو محبت، جنونیت سے چھوڑ رہا تھا،

Zubi's Novel Zone

اسکے بھاری ہاتھوں کی مضبوط گرفت کے سبب ایزل کا سانس رکنے لگا،

جس وجہ سے وہ بے چین ہوئی،

نیند میں خلل کے سبب اس نے بھاری ہوئی پلکیں جھپکتے اپنی غذا لی آنکھیں

کھولی، تو شامیر بیگ کی وہی مخصوص جان لیوا خوشبو، اسکے حواسوں پر

چھائی تھی،

اس نے آنکھیں پھیلائے سامنے دیکھنا چاہا مگر شامیر بیگ کا چہرہ اسکے چہرے

کے قریب نہیں، قریب تر تھا۔

وہ بڑی محیت سے اپنے لب ایزل کے رخسار پر رکھے، جانے کیسا سکون

انڈیل رہا تھا خود میں، کہ اسکے ہوش میں آنے کی خبر تک ناہ ہو پائی تھی

"اسے----؛

ایزل کا دماغ سیکنڈ کے بیسویں حصے میں بیدار ہوا۔۔۔۔۔

اس نے دانت پر دانت جمائے اپنے ہاتھ شامیر کے سینے پر جمائے اور بھرپور

کوشش کرتے اسے خود سے الگ کرنا چاہا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

جس کا خاص افرق نہیں پڑا تھا کیونکہ شامیر بیگ کا ایک ہاتھ اسکی گردن تو

دوسرے ایزل کی کمر کے گرد حصار کی صورت لپٹا ہوا تھا۔۔۔

مگر ایزل کی مذمت کے سبب اب شامیر اس سے ذرا فاصلے پر ہوا تھا۔۔۔

ایزل کی سانسوں کی رد ھم کو وہ بخوبی محسوس کر رہا تھا، جواب آنکھوں

میں خوف و خدشات سمیٹئے اسکی حسین نیلی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

شش شاہ ویر.....؟ "شامیر کی آنکھوں میں کچھ الگ ساتاڑ تھا۔۔۔

جسے وہ ہر بار کی طرح پڑھنا سکی۔۔۔

مگر دل و دماغ کی طنابیں اپنے معصوم بچے پر جا انکلی۔۔۔

"شش شاہ ویر کہاں ہے شامیر.....؟

ایزل کے سوال میں رو عب نہیں ڈر چھپا تھا ایک انجاناساڈر جو چند ہی

گھنٹوں میں اس کی سانسوں کے ساتھ ساتھ اسکے دماغ کو متاثر کرنے لگا

تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر ششش،،،،،،، شاہ ویر۔۔۔۔۔ میر ابیٹا کہاں ہے.....؟
ایزل کی کپکپاتی بے چینی میں گھلی آواز پر شامیر بیگ جیسے ہوش میں لوٹا
تھا۔

ماتھے پر ایک ساتھ جانے کتنے ہی ناگوار بل نمایاں ہوئے
"شاہ ویر میرا بھی بیٹا ہے ایزل شامیر رضا بیگ"
ایزل کی گردن کو ایک دم سے پیچھے سے دبو چتا وہ اسکے چہرے پر غصے سے
دھاڑا تھا،
ایزل یکدم سے خوفزدہ سی ہوتے چیختی، جب مقابل خود پر جھکے اس ظالم
کی گرم جھلساد بینے والی دہلتی سانسیں اسے اپنے چہرے پر محسوس
ہوئیں.....

پانچ سال گزار لیے تم نے۔۔۔ کیا ایک بار بھی تمہیں خیال نہیں آیا،
"کہ وہ میرا بھی بچہ ہے مجھے بتانا تک گنوارہ نہیں کیا تم نے۔۔۔۔۔
اس کا لمحہ لمحوں میں شکوہ کناں ہوا تھا۔۔۔

اسے لگا جیسے وہ اپنا کرب اپنا، ہجر اس پر عیاں کرے گا، تو اس بے حس
ظام لڑکی کو اس پر رحم آجائے گا۔

کیا بتاتی تمہیں میں۔۔۔ کہ دیکھو شا میر بیگ،،، تمہارا خون مجھ میں
پروش پار ہا ہے،،، تمہارے پاس آ کر اپنی آنکھوں سے دیکھتی کہ میرا
شوہر کیسے کسی اور لڑکی کی بانہوں میں جھول رہا ہے۔۔۔

کیا لینے آتی تمہارے پاس،،، پھر سے کوئی نیاد کھ نئی تکلیف لینے آتی،،،

"

نم نگاہوں سے اپنی گردن کے گرد لپٹے اس سنتگر کے ہاتھ کو ہٹانے کی
کوشش کرتے وہ بپھری شیرنی بنی دھاڑی تھی۔۔۔

کیا کچھ نہیں تھا اس کی آنکھوں میں،،، شکوہ احساس محرومی، نفرت اور
"کرب۔۔۔"؛

جانتے ہو شا میر بیگ،،، ایک عورت کو کبھی بھی اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے
کہ تم جیسے مرد اسے اپنا غلام سمجھ کر دل بہلاتے رہیں۔۔۔ ایک بات
اپنے دماغ میں اچھے سے بٹھالو۔۔۔ ایز ل جاوید اختر کوئی کمزور یا بے بس

Zubi's Novel Zone

لڑکی نہیں جو اپنا دفاع نا کر سکے۔۔۔ تمہارے پاس مجھے دینے کو کچھ نہیں، سوائے دو ہری اذیتوں کے۔۔۔
بہتر ہو گا کہ مجھے اور میرے بچے کو چپ چاپ جانے دو یہاں سے۔۔۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں اپنی زندگی میں!"

اور اب مجھے کسی کی بھی ضرورت نہیں، تمہارا کیا ہے تمہیں تو ویسے بھی کوئی دوسری ایزیل مل جائے گی بہلاتے رہنا اپنا دل۔۔۔ اور خبردار "جو آئندہ اس طرح سے میرے قریب آئے تو۔۔۔
ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ جھٹکے وہ بے رخی سے گویا ہوئی۔۔۔
شامیر بالکل سپاٹ چہرے سے اس بے حس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ جو آج اسکے لیے بالکل ایک الگ انجان لڑکی تھی۔۔۔
وہ ایک دم سے بے بسی سے مسکرا یا۔
ایزیل ناچاہتے ہوئے بھی ٹھٹکی۔۔۔
نگاہیں اس ستمگر کی جانب اٹھی، تو جیسے پلٹنا بھول گئی تھیں۔

Zubi's Novel Zone

وہ حسین تھا مگر گزرے وقت نے اسکے حسن کو مزید نکھرا تھا۔۔

ایک عجب سی رونق تھی اسکے چہرے پر۔۔۔ جو اسے ممتاز کرتی تھی۔۔۔ مگر کیوں؟ کس لئے۔۔۔ ایسا کیا خاص تھا اس میں۔۔۔!" وہ "براہیوں میں گھر اشخاص اس قدر حسین تھا مگر کیسے۔۔۔" جانے کتنے لمحے گزرے تھے، وہاں موجود خاموشی میں گھرے سانس بھرتے وہ دونوں نفوس گھری سوچوں میں الجھے ہوئے تھے۔۔۔

تمہارا قصور نہیں ہے زندگی، قصور میرا ہے جو تم جیسی بے حس لڑکی پر میں دل ہار بیٹھا۔۔۔

شامیر بیگ کی ایک نگاہ کو ترسنے والی لڑکیوں کو چھوڑا سنے تم جیسے ظالم لڑکی کو چننا۔۔۔ جس نے مجھے ایڈیکٹ بنانا کر کہی کاناں چھوڑا۔۔۔

مگر ایک بات یاد رکھنا۔۔۔ وقت بدلا ہے، حالات بد لے ہیں مگر شامیر بیگ آج بھی اتنا ہی جنوں ہے تمہارے لئے جتنا پہلے دن سے تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تم سے دور رہنے کا تو سوال بھی سوال نہیں کر سکتا مجھ سے۔۔۔ کیونکہ
حلال بیوی ہو تم میری بڑی کرلی موجِ مسستی۔۔۔ ریڈی کر لو خود کو
کیونکہ آج کی رات عذاب ہو گی تمہارے لئے، ان گزرے پانچ سالوں
کے ایک ایک لمحے کا سودِ سمیت حساب نا لیا تو شامِ بریگ نام نہیں
"میرا۔۔۔"

ایزل کے جڑے کو اپنے ہاتھ میں دبو پچ وہ اس قدر جنونیت بھرے
انداز میں بولا تھا کہ ایزل کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف سے سر سراہٹ سی
دوڑنے لگی۔۔۔

اسنے ایک دم سے شریر سی دل جلانے والی مسکراہٹ پاس کی۔۔۔
جسے دیکھ ہر بار کی طرح آج بھی ایزل کو اس سے مزید نفرت ہوئی تھی

--
لو یوڈار لنگ سی یوسون۔۔۔ "اسکے ہونٹوں کو چھوتے وہ بے باکی سے
کہتا ایک دم سے اسے حصار سے آزاد کرتا بیڈ سے اترا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایک بھرپور نگاہ سیاہ سوٹ میں ملبوس خود کو گھورتی اپنی بھرپوری شیرنی پر
ڈالے۔۔۔ وہ شاہانہ انداز سے چلتا صوف کی جانب بڑھا۔۔۔ اپنا کورٹ
اٹھائے وہ فلاںگ کس اسکی جانب اچھا تاروم سے باہر نکلا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"اوہ تو آپ میرے ڈیڈ کے ڈیڈ ہیں۔۔۔
وہ بڑے سے چاکلیٹ پیک میں اپنی چھوٹی سے انگلی گھسانے اطمینان سے
چاکلیٹ کھاتا اپنے سامنے نثار جاتی نگاہوں سے خود کو دیکھتے رضا بیگ سے
مخاطب ہوا۔۔۔

رضا نے خوشی سے نہال جاتے اپنے جان کے ٹوٹے کو دیکھ ویل چئر پر
بیٹھی تمینة بیگم کو دیکھا۔۔۔

جو لزرتی نم نگاہوں سے اپنی شامیر کے خون کو دیکھ مسلسل روئے جا رہی
تھیں۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل کے جانے کے ایک سال بعد ہی ایک کار ایکسیڈ نٹ میں وہ دونوں
ٹانگوں سے معذور ہو گئی تھیں۔۔۔

دو سال کی معذوری سہنے کے بعد ان کے دل میں سب سے پہلا خیال
ایزل جاوید اختر کا بھرا تھا جو انکے بدترین تشدید کا نشانہ بنی تھی۔۔۔

وہ بارہ شامیر سے کہتی رہی کہ وہ بس ایک بار انہیں ایزل سے ملا دے مگر
وہ ہر بار ٹالتا رہا۔۔۔ دو سال سے وہ وہیل چمیر کے علاوہ اب سٹک کی مدد
سے چلنے پھرنے لگی تھیں، جس میں زیادہ تر ہاتھ شامیر کی توجہ اور وقت کا
تحا۔۔۔

"!ہاں میری جان میں آپ کے ڈیڈ کا ڈیڈ ہوں۔۔۔
اپنی آنکھوں میں آتے آنسوں کو صاف کرتے وہ خوشی سے نہال ہوئے
اس بھورے شہزادے کو دیکھتے بولے۔۔۔

"! تو پھر آپ کو اپنے بیٹے کو ایسا پیدا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر کا دھیان چاکلیٹ میں تھا۔۔۔ کیونکہ آج کافی عرصے بعد اسے ایک ساتھ ڈھیروں چاکلیٹ ملی تھیں، وہ جانتا تھا ایز ل جیسے ہی آئے گی وہ سب چھین لے گی۔ اسی لئے اسنے شرٹ کے اندر پانچ سے چھ عدد بڑی بڑی چاکلیٹ چھپائی تھیں۔۔۔

اور ایک سے وہ انصاف کرنے میں مگن تھا۔۔۔

"کیوں،،، کیسا پیدا کرنا چاہیے تھا۔۔۔؟

رضا بیگ نے الجھی نگاہوں سے اپنے پوتے کو دیکھ پوچھا۔۔۔

کیونکہ وہ میرے جیسے دکھتے ہیں، اور ان کو میرے جیسے دکھنا نہیں چاہیے۔۔۔ شاہ ویر نے اپنی چھوٹی سی ناک سکوڑ کر کہا تو تمیہنہ بیگم چھپڑی کے سہارے چیئر سے اٹھ صوف پر اسکے پاس بیٹھی۔۔۔

اسکے چاکلیٹ سے بھرے چہرے کے بو سے لیتی وہ اسے سینے سے لگائے بے آواز رونے لگی۔۔۔

اچھا شاہ ویر،،، آپ کے ڈیڈ کو کیوں نہیں دکھنا چاہیے آپ کے "جیسا۔۔۔"

Zubi's Novel Zone

تمینہ بیگم کے رونے سے وہ سہم گیا تھا جس پر رضا نے انہیں اشارے سے خاموش ہونے کا کہا تو وہ سر ہلاتی آنسوں پوچھ اس سے دوبارہ سوال گو ہوئیں۔۔۔

ہاں کیونکہ ایسے قوام میرے علاوہ ان سے بھی پیار کریں گی۔۔۔ اور شاہ "ویر کی مام بس اسے پیار کر سکتی ہیں۔ آپ کے بیٹے سے نہیں۔۔۔ اسنے سراٹھا نے تمینہ بیگم کو دیکھتے کافی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔۔ رضا اور تمینہ الجھن سے اسے دیکھتے رہے، اسے دیکھتے یہ یقین کرنا آسان تھا کہ وہ ایک چار سالہ بچہ ہے مگر اسکی باتیں سننے کے بعد یہ ماننا کافی مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔

اور اب بھی وہ دونوں شامیر بیگ کے سپوت کے لاجک اور اسکی اتنی گھری سوچ پر حیرت زدہ سے اسے دیکھتے رہ گئے۔۔۔ جب پیچھے سے آتے شامیر کے لبوں پر یہ سنتے ہی ایک جاندار مسکان بکھری۔۔۔

Zubi's Novel Zone

انے جھکتے اسے صوف کے پچھے سے ہی تمینہ بیگم کی گود سے اٹھایا۔ اور

اسے ہوا میں اچھا لتے اپنے سامنے کیا۔۔۔

"اپس ڈیڈ۔۔۔ میری چاکلیٹس گرگئی۔۔۔"

شاہ ویر نے متذکر سے لبھ میں اپنی شرط سے نجپے گرتی چاکلیٹس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اسکے لبھ میں ادا سی کا عنصر جھلا کا تھا۔۔

رضابیگ اور تمینہ بیگم خواب کی سی کیفیت میں اس حسین منظر کو دیکھ رہے تھے۔

"ڈونٹ وری میری جان، ڈیڈ اور لادیں گے آپ کو۔۔۔"

شامیر نے ایک دم سے محبت بھرے لبھ میں کہتے اسکا چہرہ چوم ڈالا۔۔۔

جب اپنے معصوم رخسار پر شامیر بیگ کی بئیر ڈکی چبھن محسوس کرتا وہ کھکھلا اٹھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

شامیر اسکی کھکھلاہٹ سنے اسکے ساتھ مسکرا یا۔۔۔ اسے یوں ہی چوتھے
وہ بانہوں میں بھرے صوف پر رضا بیگ اور تمینہ بیگم کے درمیان میں
بیٹھا۔۔۔

"ڈیڈ کیا اب ہم سچ میں بھیں رہیں گے۔۔۔ آپ کے ساتھ۔۔۔
اسکے گود میں رخ شامیر کی جانب کیے بیٹھتا وہ کافی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا
اسکی نیلی آنکھوں میں ایک خاص سی چمک تھی۔۔۔
جیسے وہ شامیر کی ہاں کے انتظار میں ہو۔۔۔
شامیر نے نثار جاتی نگاہوں سے اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھا اور پھر بے
حد محبت سے اسکی آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔۔
بالکل میری جان اب آپ یہی رہو گے اپنے ڈیڈ اور دادا دادی۔۔۔ کے
"پاس۔۔۔"

شامیر نے اس نتھی سی جان کو سینے میں بھینچ لیا۔ ایک سکون کی ٹھنڈی
پھوار تھی جو اسکی رگ میں اترتی جا رہی تھی۔۔۔

Zubi's Novel Zone

سوئزر لینڈ سے واپسی کے تمام سفر میں وہ اسے چو متار ہاتھا۔۔۔
اسے دیکھتا رہا۔۔۔ مگر ناتو آنکھیں بھر رہی تھیں نا، ہی دل۔۔۔
وہ تو اپنی زندگی کو لینے گیا تھا اسے معلوم تھا کہ اسکا رب اسے اس تھنے سے
بھی نواز دے گا۔۔۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ آخر اسکی رڑپ کے بعد بھی اسکے رب نے اسے اتنے
سال کیوں آزمایا تھا کیونکہ وہ اسے اولاد جیسی دولت سے بھی نوازنے والا
تھا۔۔۔

اتنے دکھ سہنے کے بعد آج وہ دامن میں خوشیاں سمیٹنے لوٹا تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔ کیم آئی کس یو۔۔۔؟"

شاہ ویر نے بے حد اچانک سے پوچھا۔۔۔ جس پر ہال میں داخل ہوتے
روحان اور شرہ بھی مسکرائے۔۔۔

"میری جان اس میں پوچھنے والی کیا بات ہے۔۔۔؟"

شامیر بیگ نے دھڑکتے دل سے اس معصوم شہزادے کو دیکھا کہا تھا مگر
اسکی نیلی سمندر سی گھری آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔۔۔

Zubi's Novel Zone

وہ جانتا تھا اس کا بیٹا، اس احساس کو محسوس کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ زبان سے نہیں کہے گا۔۔۔ جبھی اس نے تیزی سے کہتے اسکے بال
بکھیرے۔۔۔ جس پر وہ کھکھلاتا۔۔۔

شامیر کے گال میں ابھر تڑ پیل پر لب رکھ گیا۔۔۔

ایک سکون تھا جو شامیر بیگ کے روم روم میں پیوست ہوتا ادھرے
زخموں پر مر ہم کی طرح جذب ہوتا گیا تھا۔۔۔

دیوار کے پیچھے پھپھی ایزل نے جھٹ سے اس منظر کو دیکھے اپنی آنکھیں
پوچھی اس سے زیادہ اگر وہ دیکھ لیتی تو یہاں سے بھاگنے کا اسکا ارادہ یقیناً
ترک ہو جاتا۔۔۔

جبھی وہ الٹے قدموں سے روم کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

Z I N A B R A J P O O T

”ایم سوری شامیر میں بتانا چاہتا تھا تجھے مگر..... چٹا خ_____ :

مگر کیا تجھے لگا کہ یہ بات اتنی ضروری نہیں کہ شامیر بیگ کو "بتائی جائے،"

ایس ایم پلیس میں موجود شامیر کے پرائیوٹ آفس میں اس وقت ماحول سخت گرم تھا۔

جہاں خمزہ لفظوں کے تانے بانے بنتا جب مغدرت کرنے لگا تو آگے سے اس بپھرے شیر کے ہاتھ سے پڑتے بھاری تھپڑنے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا کر دیا۔۔۔

شامیر نے تیزی سے جھپٹتے اسکے گریبان کو دبوچا۔۔۔
جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

صوف پر بیٹھا روحان چائے کی چسکیوں میں یہ خوبصورت منظر انجوائے کر رہا تھا۔۔۔

اس کادکھ بے حد گھرا تھا اسکے جگری یار پچھلے آٹھ سال سے اسکے ساتھ دغا کرتے آرہے تھے۔

Zubi's Novel Zone

جن لڑکوں کو وہ آوارہ لوفر، پچھے لفگ سمجھتا آرہا تھا وہ در حقیقت سیکرٹ

آرمی آفیسرز تھے۔۔۔

اس بات نے جہاں روحان کو گہرہ دکھ پہنچایا تھا وہیں۔۔۔

ایک بات پر غور کرتے اسے ناراضگی کا ارادہ ترک کیا تھا، خمزہ نے پاکستان واپسی پر اسے ساری حقیقت سے آگاہ کیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا تھا۔

کہ اسے جان بوجھ کر شامیر کو شاہ ویر کی پیدائش کی بابت نہیں بتایا۔۔۔

کیونکہ اگر ایک بار وہ سچ جان لیتا تو وہ کیس کو چھوڑ سیدھا ایزل کے پاس بھاگ جاتا۔۔۔

جو کہ وہ ہر گز نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

ان ساری باتوں پر غور کرنے کے بعد روحان کے دماغ میں جوبات بیٹھی تھی وہ تھی۔۔۔ خمزہ اور شامیر کی لڑائی۔۔۔

جسے وہ پہلی بار لا یئو انجوائے کرنا چاہتا تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

اسی لیے وہ نارا ضلگی کو کمر کے پچھے باندھے،،، پری اور شزہ کے ساتھ

وقت پر ایس ایم پیلس پہنچ آیا تھا،

اور اب وہ بہت مزے سے یہ دلپسپ لڑائی دیکھ رہا تھا۔

دیکھ شامیر تو بھی جانتا ہے کہ جس وقت ایزل تجھ سے دور گئی، حالات
کس قدر سنگین تھے،،،

اگر تو دوبارہ سے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتا تو ممکن تھا کہ تجھ سے
پہلے ایزل پر نظریں جمائے بیٹھے رباب کے ڈیلر زایزل کو کڈنیپ کر لیتے،
"پھر نا تو تم کچھ کر پاتے نا، ہی ہم ----

شت اپ خمزہ----- میرے ہوتے ہوئے اسے کچھ بھی نہیں ہو
سکتا اور نا، ہی میں ہونے دیتا----- دیکھا میرا بچہ----- وہ ہچکچا
رہا ہے اپنے ہی گھر کی کسی بھی چیز کو چھو نے سے----- اسے لگتا ہے
کہ یہ سب کچھ صرف چند پل کیلئے ہے---- اگر تم مجھے پہلے ہی شاہ ویر
کے متعلق آگاہ کر دیتے تو آج میرا بیٹا اس احساس کمتری کا شکار ناں

"ہوتا--

Zubi's Novel Zone

اسکی آنکھوں میں غصے کی سرخی مزید بڑھی تھی۔

وہ پے در پے اسکے چہرے پر کے جھٹپٹا اپنا غصہ نکال رہا تھا۔

"بس کر دو شامیر، کیا اب جان لو گے میرے بچے کی۔۔۔۔۔

دل پر ضبط کیے خاموش تماشائی بنے بیٹھے میجر شاویز ایک دم سے تڑپ اٹھے تھے۔

اپنی آنکھوں کے سامنے خمزہ کی دھلائی انہیں تڑپانے کو کافی تھی۔۔۔۔۔

آپ سے تو میں بات کر بھی نہیں رہا تو میجر صاحب چپ چاپ بیٹھ جائیں۔

ورنہ اس عمر میں اگر کوئی ہڈی ٹوٹ گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں

" گے۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے اپنی نیلی نگاہیں اٹھائے میجر شاویز کو دیکھ دانت پر دانت

جمائے ذرا سخت سے لبھ میں کہا تھا۔۔۔۔۔

میجر شاویز نے اس پا گل شخص کو غصے سے گھورتے خمزہ کے گریبان کے گرد لپٹا اس کا ہاتھ کھولا۔

اور پھر تیزی سے اسے سہارہ دی پے وہ صوف فی پر لے جاتے اسے بٹھاتے

شامیر کی طرف لپکے --

بہت ہی کوئی منحوس گھڑی تھی میجر شامیر بیگ،،، جب میں نے اپنے بیٹے

کے کہنے پر تمہیں اس فورس اس مشن کے لئے سلیکٹ کیا۔۔۔۔۔

چلیں اب احساس ہو گیا نا آپ کو۔۔۔ مگر افسوس رہے گا کہ آپ کو

یہ احساس وقت گزرنے کے بعد ہوا یہ۔۔۔ اور اب سوائے پچھتا نے

کے کچھ کر بھی نہیں سکتے آپ _____ !"

اپنا بھاری ہاتھ شاویز کے کاندھے پر رکھتے وہ دل جلانے والی مسکر اہٹ

پاس کرتے پھر سے خمزہ کو گھورنے لگا۔۔۔

"سٹاپ اٹ میر ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ پھر سے خمزہ کی درگت کرتا، میجر شاویز نے غصے

بھرے لبھے میں اسے وار نگ دی جس پر اسکی نیلی آنکھوں میں چمک

ابھری ---

Zubi's Novel Zone

تم دیکھنا شامیر یہ آخری غلطی ہے جو میرے بیٹے نے تم سے دوستی کر کے
کی ہے اب آئندہ تم یا تمہارا خاندان میرے خاندان سے کبھی نہیں جڑ
پائے گا۔

می مجر شاویز کی پر عزم لبجے میں کہی گئی بات پر خمزہ کی جانب بڑھتا وہ ایک
دم سے رکا۔۔

روحان نے تجسس سے اس سارے منظر کو دیکھ چاہئے کا کپ میز پر دھرا
،، شامیر بیگ سے میجر شاویز کی خار سے وہ بخوبی واقف تھا۔۔۔
مگر اب ہر بار کی طرح اسے شامیر کی طرف سے کسی کرارے جواب کا
انتظار تھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

زیادہ دعوے مت کریں میجر،،، کیا پتہ خدا نے آپ کا مستقبل، میرا مطلب آپکے خاندان کا مستقبل میرے خاندان کے ساتھ پہلے سے جوڑ رکھا ہو۔۔۔ پھر آپ کو یہ سب ہضم نہیں ہو پائے گا۔۔۔ تو بہتر ہے کہ "اتنا اڑیں جتنی پرواز ہو۔۔۔ یہ نا ہو کہ منہ کے بل گریں۔۔۔ آنکھ ونک کرتے اسے دل جلانے والے انداز میں معنی خیزی سے کہا تھا۔۔۔

جس پر روحان کا املا تاقہقہ میجر شاویز کو مزید آگ لگا گیا۔۔۔ میں دعویٰ نہیں کر رہا میں لکھ کر دیتا ہوں۔۔۔ یہ بات "میری آنے والی سات نسلیں بھی تم جیسے دوغلے خرانٹ شخص کے پاس نہیں بھٹکے گی۔۔۔

ڈیڈ! "شامیر کوئی جواب دیتا کہ اچانک سے شاہ ویر کی آواز پر وہ سمجھی چونکے تھے۔

خمزہ نے اپنی آنکھ پر تیزی سے ہاتھ رکھا اور فوراً سے سیدھا ہوتے

بیٹھا.....

ویر میری جان آپ یہاں کیسے آئے؟" چونکہ آفس کافی دور تھا اور پیلس کی آخری منزل پر ہونے کی وجہ سے وہاں جانا صرف لفت سے ممکن تھا۔ شامیر نے آگے بڑھتے اپنے چھوٹے شہزادے کو گود میں بھرتے فکر مندی سے پوچھا،

"! ڈیڈ لفت سے آیا،،، اور کیسے آتا شامیر کی گردان کے گرد اپنے دونوں ہاتھ لپیٹتے وہ کسی بڑے کی طرح بولا۔۔۔

تو میجر شاویز نے ترچھی نگاہوں سے اس چھوٹے سے سرخ و سفید رنگت والے شہزادے کو دیکھا۔

جو خوبخواپنے باپ کی کاپی تھا۔

" ڈیڈ یہ بڑی موچھوں والے انکل کون ہیں.....؟ نیلی آنکھوں میں تجسس سموئے شاہ ویر نے خود کو جانچتی نگاہوں سے دیکھتے میجر شاویز کی بابت پوچھا۔۔۔

Zubi's Novel Zone

تو کمرے میں ایک دم سے گہرہ سکوت چھا گیا۔۔۔
میجر شاویز کا ہاتھ بلا ارادہ اپنی موچھوں پر گیا تھا۔۔۔
وہ سینہ پھیلائے موچھوں کو ٹھیک کرتے وہاں سے واک آؤٹ کر گئے

جب کمرے کی فضا ایک دم سے شامیر، خمزہ اور روحان کے جاندار
قہقہوں سے گونج اٹھی۔۔۔

Dad , why are you laughing so much....?"

شاہ ویر نے ان تینوں پر ایک حیرت بھری نگاہ ڈالی، جب پیٹ پر ہاتھ
رکھے روحان آنکھیں پوچھتا اٹھا اور پھر تیزی سے شاہ ویر کے گالوں کو

چومنے لگا

اسکے بعد خمزہ نے بھی اسے ایسے ہی جی بھر کے لاد کیا تھا۔
ڈیڈ کے پرنس،،، وہ بڑی موچھوں والے آپ کے دادا ہیں۔۔۔ اور
" آپ کے انکل خمزہ کے ڈیڈ

Zubi's Novel Zone

شاہ ویر کے چہرے پر بو سے دیتا شامیر اسے بار بار خود میں بھنج رہا تھا۔۔

جبکہ شاہ ویر تو کچھ ہی گھنٹوں میں اپنے ڈیڈ اور اس گھر سے بے حد اٹھ ج ہو چکا تھا۔۔ اسکے چھوٹے سے چہرے پر سے خوشی ایسی چپکی تھی کہ جانے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

وہیں اسکے آنے کے بعد ایس ایم پیلس میں خوشیاں ایک بار پھر سے لوٹ آئی تھیں۔۔

Z I N A B R A J P O O T

پورا دن گزر چکا تھا مگر ناں تو شاہ ویر، ایزل کے پاس بھٹکا تھا ناں، ہی شامیر۔۔۔ ملازمہ اسے کھانے کا کہہ کر جا چکی تھی، جس پر اسنے انتہائی روکھے پن سے جواب دیا،

اور کھانے سے انکار کر دیا

"پوچھ سکتا ہوں،، کھانے سے کیوں انکار کیا تم نے،،،،؟

Zubi's Novel Zone

دروازے کالاک خود سے کھولتا، وہ کافی ہشاش بشاش سماں در آیا تھا، ایک
نگاہ اپنی روٹھی بیگم پر ڈالے شامیر نے کھانے کی ٹرے، میز پر رکھی
اور پھر شاہ ویر کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

شاہ ویر نے فوراً سے سرا اثبات میں ہلا دیا،

مجھے نہیں کھانا تم پلے بج _____ !“

وہ غصے سے بپھری دھاڑتے ہوئے بوئی، جب ایک دم سے گردن موڑنے پر اسکی نگاہ شاہ ویر پر پڑی، تو وہ ایک دم سے چپ ہوتے رہ گئی،

انہوں نے آپ کو ہر ط کیا ہے، دیس وائے آپ ان سے ناراض

"66696"

شہاد ویر تیزی سے ایزل کی جانب لپکا تھا۔ جسے وہ گود میں بھرتے سینے سے لگائی،

"! نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے میری جان۔۔۔

Zubi's Novel Zone

ایزل نے ایک تیز نگاہ خود کو گھورتے شامیر پر ڈالے شاہ ویر سے کہا،

جو اسے ہی دیکھ رہا تھا،

"اگر آپ ناراض نہیں تو پھر آپ کھانا کیوں نہیں کھار ہی،"

اسنے نیلی آنکھوں میں حیرت سمیٹے ایزل کو دیکھ پوچھا،

جبکہ شامیر اپنے پار ٹنر کے شارپ مائند پر عش کراٹھا۔۔۔۔

"مجھے بھوک نہیں میری جان۔۔۔۔

ایزل نے جلدی سے اپنے آپ کو نارمل کیا، چہرے پر خوشگوار سے

تاثرات سجائے، وہ شاہ ویر کو گود میں بھرتی بیڈ پر جا بیٹھی،

شامیر کو سرے سے اگنور کر رہی تھی، جس کا اندازہ شامیر بیگ کو کافی
اچھے سے ہو چکا تھا۔

آپ کی مام ناراض ہیں پار ٹنر، اسی لئے تو کھانا بھی نہیں کھار ہی، مگر کوئی

بات نہیں، دیکھو میں کھانا لایا ہوں، آج ہم تینوں ایک ساتھ ڈنر کریں

"،،،، گے

Zubi's Novel Zone

کھانے کی ٹرے کو میز پر سے اٹھاتے وہ بیڈ کی جانب بڑھتا، شاہ ویر سے

مخاطب ہوا تھا،

جبکہ اسکی بات پر ایزل کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے،،،
وہ بیزارگی سے انگلیاں چٹھانے لگی۔۔

""" لیں ڈیڈ آج ہم ایک ساتھ کھانا کھائیں گے
شامیر جو نہی ایزل کے پاس بیٹھا،، ایزل غیر محسوس انداز میں پیچھے کو
سر کی،، مگر وہ بھی ڈھیٹ بن اسکے ساتھ لگتا آرام سے بیٹھا، جب شاہ ویر
چھکتے ہوئے بولا اور ایک دم سے ایزل کی گود سے اٹھتا وہ شامیر کی گود میں

پورے استحقاق سے بر اجمان ہوا تھا،
ایزل ہر کا سی اپنے بیٹھ کو دیکھتی رہ گئی،، جو اسے سرے سے ہی انگور کرتا
،، اپنے باپ کی گود میں بڑے استحقاق اور لاد سے بیٹھا تھا۔۔

ڈیڈ کی جان،، آپ کی اصل جگہ یہی ہے،، اپنے ڈیڈ کے پاس،، آج میں
" اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا اپنی جان کو۔۔۔۔۔

اس نے بریانی کی پلیٹ ہاتھ میں پکڑتے شاہ ویر کے گال پر بوسہ دیتے کہا تھا،

Zubi's Novel Zone

ڈیڈ مام اس سے بھی زیادہ ٹیسٹی بناتی ہیں،،، "بریانی کی بائٹ لینے کے بعد شاہ ویر نے ایزل کی جانب دیکھتے کہا تو شامیر کو حیرت ہوئی،،، اچھا مجھے تو کبھی ایک گلاس پانی نہیں دیا آپ کی مام نے--- اس حساب " سے آپ بڑے لکی ہو وہ اپنے از لی انداز میں مسکرا تا ہو اٹونٹ کرنے سے باز نہیں آیا تھا--- زہر نال دے دوں----!" دانت پر دانت جمائے وہ خاصے غصے سے پہلوں بدلتے بولی،،، مگر اسکی کہی بات شامیر بیگ سن چکا تھا، جبھی لب دبائے اپنی مسکر اہٹ روکی،،، دیکھ لو شاہ ویر آپ کی مام ناراض ہیں،،، اسی لیے تو میرے ہاتھ سے کھا نہیں رہی،،، شامیر نے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے شاہ ویر سے کہا،،، جس پر شاہ ویر نے ایزل کو دیکھا،،، جو کھا جانے والی نگاہوں سے شامیر کو گھورتی بے بسی سے اسکے ہاتھ سے نوالہ لے گئی۔

"مام اب ہم یہی رہیں گے ناں ڈیڈ کے پاس----

Zubi's Novel Zone

شہزادیر کی بات پر پانی کا گلاس اٹھاتے شامیر کا ہاتھ ایک پل کو تھما۔۔۔

دل جانے کیوں عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا۔۔۔ اسے نگاہیں اٹھائے اس قاتل حسینہ کو دیکھا۔۔۔

جس کا چہرہ تاریک پڑا تھا۔۔۔

شاید وہ اس سوال کی توقع نہیں کر رہی تھی،،

شہزادیر کتنی بار کہا ہے آپ سے۔۔۔ کہ کھاتے ہوئے بولتے نہیں،،

"جلدی سے کھانا فتش کرو پھر آپ نے سونا بھی ہے۔۔۔

ایزل بن جواب دیے، اسے ہدایت دینے لگی،، اسکی بات پر شامیر نے

گھری سانس فضا کے سپرد کرتے سر کو جھٹکا،،

اور پھر سے شہزادیر کو کھانا کھلانے لگا۔۔۔

مجھے کچھ کام ہے،،، شہزادیر آج آپ مام کے پاس سو جاؤ، میں تھوڑی دیر

"بعد آؤں گا۔۔۔

ملازمہ کے ہاتھ بر تن واپس بھجواتے، وہ فریش ہوتا کپڑے چینچ کرتے

روم میں آیا،

جہاں شاہ ویر اسکے انتظار میں بیٹھا تھا۔

مگر ڈیڈ آپ نے کہا تھا کہ آپ آج میرے اور مام کے ساتھ سوئیں
گے۔

اس کا معصوم چہرہ لمحوں میں اتراتھا۔ اپنے بیٹے کے چہرے پر مايوسی دلکش
ایزل کا دل چاہا کہ ابھی کے ابھی شامیر بیگ کو جان سے مار دیتی۔

ان کی عادت ہے شاہ ویر، ایسے جانے کی، آپ سیدھے مت ہوں، میں

" ہوں ناں آپ کے پاس

شاہ ویر کے بال سہلاتے،،، وہ طزر کرتے لبھ میں بولی،
تو شامیر نے ایک بے بس نگاہ اس پر ڈالی،،، تم سے تو میں آکر بات کرتا
" ہوں، جانم ویٹ اینڈ واج،،،

نیلی پر اسرار نگاہوں سے اسکے وجود کو گھورتا وہ معنی خیز سے بڑھتا تا، شاہ
ویر کے گال پر بوسہ دیتے روم سے باہر نکلا۔

Z I N A B R A J P O O T

جاری ہے

Zubi's Novel Zone

Last Epi Next Week



Zubi's Novel Zone

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا
شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہ اس پپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

<https://wa.me/923444499420>

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کا پی کرنے سے گریز کیا
جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

Addict

زینب راجپوت

Last Episode

کاپی کرنے کی اجازت نہیں ہے

Z a i n a b R a j p o o t

شہ ویر کو اپنی بانہوں میں سمیٹے وہ دبے قدموں سے روم سے
، نکلی،، رات کے گیارہ نج رہے تھے
اور ابھی تک شامیر واپس نہیں لوٹا تھا، ایزل کے پاس اس سے بہتر
، اور کوئی موقع ہو ہی نہیں سکتا تھا
جبھی وہ دبے قدموں سے خود پر ایک بڑی سی چادر لپیٹے، پیلس کے
عقربی گیٹ کی جانب بڑھی تھی
اس کا سانس خوف سے تیز تیز چل رہا تھا، چہرہ پسینے سے تر تھا، مگر وہ
کسی بھی حال میں اس گھر سے اور شامیر بیگ سے بہت دور بھاگ
، جانا چاہتی تھی

ابھی وہ گیٹ سے کافی دور تھی، جب اپنے پچھے اسے کسی کے بھاری قدموں کی آہٹ سنائی دی۔

"!،،، ایزل نے رفتار مزید بڑھا دی،،،، ایزل رک جاؤ خمزہ کی آواز اور اپنے وجود پر پڑتی تیز روشنی کے سبب، ناچاہتے ہوئے بھی اسے رکنا پڑا تھا

"کہاں جا رہی ہو.....؟

وہ چلتا اسکے سامنے آن رکا، چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات سجائے وہ بالکل سپاٹ سے لمحے میں گویا ہوا تھا، ایزل کے ساتھ روبرو یہ اسکی پہلی ملاقات تھی، مگر ایزل اتنا جانتی تھی کہ وہ ایک اچھا انسان ہے "،،، میں آپ کو جواب دینے کی پابند نہیں بھائی پچھے ہمیں اس نے لمحے کو حتی الامکان طور پر روکا بناتے دو ٹوک سے انداز میں کہا تھا

خمزہ نے ایک نگاہ اس معصوم پر ڈالی اور پھر بنا کچھ کہے، اسکی گود میں موجود شاہ ویر کو اپنی بانہوں میں بھرا

شہ ویر۔۔۔۔۔ مجھے واپس کریں میرا بچہ،، بھائی،، شہ ویر

"اسکی بات کا کوئی بھی جواب دینے کی بجائے، خمزہ شہ ویر کو اٹھا رہے پیلس کی اندر نی جانب بڑھا تھا۔
جس پر ایزل نے تیزی سے مذمت کرنا چاہی،، مگر وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا سیدھا پیلس کے اندر داخل ہوا۔۔۔

"..... بھائی میرا بیٹا دیں مجھے، مجھے نہیں رہنا اس گھر میں ایزل تقریباً بھاگتی ہوئی اسکے پیچھے جا رہی تھی، جو بنا اسکی کسی بات پر کان دھرے، تیزی سے شامیر کے روم میں گیا۔
اب بے حد نرمی سے شہ ویر کو بیٹ پر ڈالے، وہ اسپر کمفرڈ دینے لگا۔۔۔

جبے آگے بڑھتے ایزل نے غصے سے دبوچ لیا۔۔۔
خمزہ نے حیرت سے اس بھرپور شیرنی کو دیکھا اور پھر ایک سرد سانس فضا کے سپرد خارج کرتے ایزل کی کلائی کو دبوچ لیا۔

" کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں میرا بازو
 خمزہ اسے گھسیٹتا اپنے ساتھ لیے روم سے نکل آیا تھا۔
 ایزل کا احتجاج ابھی تک جاری تھی، جبکہ خمزہ بنانے اسے ساتھ
 لیے، لفت کی جانب بڑھا اور پھر تیزی سے لفت کا ڈور بند کر دیا

کہاں لے جا رہے ہیں آپ ----- میں کہہ رہی ہوں، چھوڑیں
 " مجھے ----- مجھے جانا ہے یہاں سے --
 ایزل دروازے کو کھو لئے کی کوشش کرتی چلاتی تھی۔
 ایزل جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں،،، شامیر ویسا نہیں
 ! ہے جیسا وہ دیکھتا ہے ----

خمزہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی، جس پر وہ غصے سے پلٹی نفرت
 و تنفس سے اسے گھورنے لگی۔

اوہ----- تو آپ بھی اپنے دوست کی طرف داری کرنے^{،،، آئے ہیں}

میں اچھے سے جانتی ہوں شامی پر بیگ کو ۔۔۔۔۔ وہ کیسا انسان ہے ۔

"محبھے اس کے بارے میں کچھ نہیں سننا۔۔۔

، وہ دو ٹوک لجے میں غصے سے کہتی رخ پلٹ کر کھڑی ہو گئی

جب خمزہ نے افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

سننا نہیں تو مت سنو، میں کچھ دکھانا چاہتا ہوں ۔۔۔ اس کے بعد تم

! خود فیصلہ کرنا کہ کون ٹھیک ہے اور کون غلط -----

خمنہ نے اب کی بار باتھ سینے پر لبیٹ چہرے پر ایک مسکراہٹ

سجائے کہا تھا --

،، اسکے انداز میں اعتماد تھا جس پر ناچاہتے ہوتے بھی ایزل چونکی خمرہ نے اپنا فون نکالا۔ اور پھر تیزی سے کچھ نکالتے موبائل اسکے سامنے کیا۔۔۔۔۔ ایزل نے چرت ونا سمجھی سے اسکا فون تھاما

تو ایک پل کو سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

وہ کوئی لاتیو کا سٹ چل رہی تھی، جس میں میدیا کے سوالوں کے جواب دینے والا وہ سربراہی کرسی پر فل یونیفارم میں ملبوس، میجر شامیر بیگ اپنی شاہانہ پر سنا لٹی سے برا جمان تھا۔۔۔
جس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تو چہرے پر ایک نور تھا۔۔۔

،، اسکا نام سُلیج پر گونج دار آواز میں پکارا جا رہا تھا جب وہ تالیوں کی گونج میں مسکراتے ہوئے اٹھا، اور اپنا میدیل وصولتے وہ مائیک کی جانب بڑھا تھا۔۔۔
اس بڑے سے ہال میں موجود ہزاروں کی تعداد میں لوگ اسکے احترام میں تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

ایزل بے جان ہاتھوں سے موبائل فون تھامے یہ انوکھا آنکھوں کو حیرا کرنے والا منظر دیکھ رہی تھی
جب وہ شاہانہ مرد تعوذ، تسمیہ اور پھر ثناء پڑھنے کے بعد سورۃ الرحمٰن کی پہلی آیات کی تلاوت اپنی خوبصورت آواز میں کر رہا تھا۔۔۔

ایزل کی آنکھیں بے یقینی سے بہنے لگی، آنکھوں سے گرتے ان
موتیوں کے سبب اسے اسکرین کا منظر دھندا نظر آرہا تھا۔۔۔
مگر شامیر بیگ کی خوبصورت آواز اسکے کانوں میں کسی میٹھے ساز کی
طرح رس گھول رہی تھی۔

وہ گھٹنؤں کے بل نیچے پیٹھتی چلی گئی۔۔۔

اب اسکے رونے کی آواز قدرے بلند ہو رہی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے اسکے ہاتھ سے فون چھینتے خمزہ نے جلدی سے آف کر
دیا اور پھر اسکے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔۔۔

ایزل نے اپنی آنسوں بھری سرخ ڈوروں سے لبریز غزالی آنکھیں
اٹھائے خمزہ کو دیکھا۔۔۔

"محبھے سب جانا ہے۔۔۔"

کپکپاتی لرزتی آواز میں کہے گئے یہ چند الفاظ تھے جنہیں سننے کے بعد
 XMZہ کو کچھ راحت سی محسوس ہوئی۔

اسنے سر کو ہاں میں ہلا کیا۔۔۔

اور پھر لفت کے رکنے پر وہ ایزل کو لیے سب سے آخری منزل کے آخری کونے میں لے گیا، یہ جگہ کسی بھول بھلیاں کے جیسی تھی، کوئی بھی پہلی بار آتا یقیناً وہ واپسی کا راستہ بھول جاتا کیونکہ، ہر عمارت کے ہر کمرے کا دروازے اور باہر سے ہوا پینٹ ایک جیسا تھا۔

ایزل پہلی بار ان سب چیزوں کو دیکھ رہی تھی آؤ----" مخصوص جگہ پہنچنے کے بعد خمزہ نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ایزل چھپھکلی مگر پھر خود کو مضبوط بنائے وہ اندر ،، داخل ہوتی

جہاں سامنے ہی وال پر لگی ایک بڑی سے فوٹو شامیر بیگ کی تھی،،، جو اسکے یونیفارم میں لی گئی ایک حسین ترین تصویر تھی۔۔

،، یقیناً اس کمرے کا علم کسی اور کو نہیں تھا شامیر نے فورس کب جوان کی۔۔

اپنی آنکھ سے گرتے آنسو کو رکھتے وہ مضبوط ہجے میں استفسار کرنے لگی

آج سے آٹھ سال پہلے....." خمزہ کے جواب پر ایزل کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ حیرت و بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی--
جو اسکے تاثرات پر ہنسا۔۔۔

"رباب کو جانتی ہو۔۔۔۔۔

خمزہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ایزل کی آنکھوں میں اس نام سے مرچیں بھر گئی۔ اس نے دانت پستے سر کو ہاں میں ہلاایا۔۔۔
رباب ایک بڑے گینگ کی آنر تھی، جو پاکستان سے لڑکیوں کو بیرون ممالک میں بھیتی تھی، تمہارے تایا نے تمہارا سودا رباب کے "آدمیوں سے کیا تھا۔۔۔۔۔

کیا مطلب یہ سب رباب نے کروایا،، مگر شامیر کا ان سب سے کیا "تعلق۔۔۔۔۔؟

ایزل نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔

در اصل شامیر اور میں اسی کیس کو سا لو کرنے کے لئے باہر گئے تھے، پڑھائی کا بہانہ کر کے، وہاں شامیر نے جان بوجھ کر رباب سے دوستی بڑھائی تاکہ اس پر نظر رکھ پانا آسان ہو سکے۔۔۔

پھر انہی دنوں میں ہمیں معلوم ہوا کہ وہ کسی پاکستانی لڑکی کو بچنے والی
ہے نا صرف بچنے والی ہے بلکہ اسکی ڈیل ایک بہت بڑی پارٹی میں
، لاکھوں لوگوں کے درمیان ہو گی¹
یقیناً وہ لڑکی اگر رباب کے ہاتھ لگ جاتی تو اسکی زندگی جہنم بنانے
میں وہ کوتی کثرناک چھوڑتی ۔۔۔

"! وہ لڑکی کوتی اور نہیں تم تھی ایزل۔۔۔۔۔
خمزہ نے اسکی پرانی تصویر جو کہ پرویز کی وجہ سے رباب تک پہنچی
تھی ایزل کے ہاتھ میں دیتے اسے یہ راز بتایا تو ایزل کا چہرہ فق سا پڑ
گیا۔۔

وہ حیرت و بے یقینی سے اپنی تصویر کو دیکھ رہی تھی جو کتنی سال پرانی تھی -

یہ تصویر شامیر کو رباں کے گھر کی تلاشی کے دوران ملی تھی۔۔

وہ اسے بڑے کاریگر طریقے سے چرا لایا تھا۔
 اسکے بعد ہماری بات ڈن ہوئی تھی، فورس کی انسپیکشن ایجنسی جن
 کے اندر میں شامیر اور ہماری پانچ آدمیوں کی ٹیم کام کر رہی تھی،،۔
 انہوں نے شامیر کو چنا، کیونکہ اسکا کردار بالکل ایک ایسے لڑکے کا
 تھا، جس پر کسی کو بھی آسانی سے یقین ہو جاتا کہ یہ لڑکا،، لڑکی اٹھا
 سکتا ہے ۔۔۔

شامیر کا یہ کریکٹر جھوٹ تھا مگر کسی حد تک وہ اس شعبے سے جڑنے
 سے پہلے ان کاموں کا ماہر رہا تھا۔
 لڑکیوں سے اسکی دوستی اتنی ہی عام تھی، جتنی کہ کسی بھی امیر کبیر
 لڑکے کی ہوتی، مگر جس وقت میرے کہنے پر اسنے آرمی جوانی کی، وہ
 بدل گیا تھا۔

اسکے بد لئے میں سب سے بڑا ہاتھ، ہماری آرمی مینیچمینٹ ہے۔۔
 ایک آدمی سے سو گناز یادہ ایک فوجی کی زندگی ٹف ہوتی ہے ۔۔
 نماز فجر سے ایک گھنٹہ پہلے جا گئے سے لے کر نماز عشاء اور قرآن
 پاک سے ایک خاص روابط ایک فوجی کو اپنے ملک کے ساتھ ساتھ

اپنے مذہب سے بھی قریب کرتی ہے ہماری آرمی میں جمیں ٹ

-----"

شامیر کافی شارب تھا۔ جس سبق کو یاد کرنے کے لئے سب سارے لڑکے رات کو جا گتے تھے وہ ایک گھنٹے میں یاد کر کے سو جایا کرتا تھا۔

اور پھر اسی طرح ایک روز کمرے میں اچانک سے کیپین آتے، ہم سب کو پڑھتا اور شامیر کو سوتا دیکھ، انہوں نے رو عب سے اسے جھٹکتے اٹھایا۔

جس پر وہ کافی برے منہ بناتا اٹھا۔--

کیپین سر نے اسے ڈانٹا کہ وہ سورہا ہے اسے پڑھنا چاہیے۔--
جس پر اسنے کہا کہ اسے سب تیار ہے۔۔۔ وہ بنادرے ان کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا، اسی وجہ سے کیپین نے اس سے نا صرف وہ سبق بلکہ اس سے پچھلا بہت سا سبق اس سے سنا جسے وہ بنار کے طوٹ کی طرح سناتا گیا۔--

کیپٹن حیران ہوتے تھے۔ اور پھر اگلے ہی دن اسے ہمارے فوج کے امام صاحب کے پاس چھوڑا گیا۔۔۔ جس وقت ہم سب لڑکے اپنا کورس کا سبق پڑھا کرتے تھے وہ قرآن پاک کا سبق لیتا تھا۔۔۔

پہلے پہل تو اسے خاصی چھڑ ہوتی تھی۔۔۔
کیونکہ گھروالوں کی نظر میں ہم دونوں بیرون ملک جا چکے تھے پڑھنے کیلئے، مگر شامیر نے میرے کہنے پر آرمی میں بنا کسی کو بتائے اپلاٹی کیا

اور ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہم دونوں سیلکٹ ہوتے۔۔۔
شامیر کے گھر کا ماحول بہت لبرل رہا ہے۔۔ آرمی میں آنے سے پہلے وہ نماز قرآن سے دور تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ اسے قرآن کو سمجھنا شروع کر دیا۔۔۔
اور پھر اپنی ٹریننگ میں ہی اسے قرآن پاک کو خفظ بھی کیا۔۔ اور باقاعدہ نماز کے ساتھ تہجد بھی پڑھتا رہا۔۔۔

اگر شامیر سچ میں آرمی میں گیا تھا تو وہاں سے آنے کے بعد اس نے
اپنے گھروالوں کو سچ کیوں نہیں بتایا۔۔۔
ایزل نے حیرت و تجسس سے خمزہ کو دیکھا۔۔۔
جو ایک ایک کرتے اسکے ساری الجھنیں دور کر رہا تھا۔۔۔
کیونکہ آرمی سے واپس آنے سے پہلے ہی ہمیں ہمارا مشن مل چکا تھا

--

جس کے تحت شامیر کو اپنا کردار مزید خراب کرنا تھا۔۔۔
جس کے لیے اسے ایک سال کا عرصہ لگا۔۔۔
جگہ جگہ اپنی شہرت کو بناتے بالآخر کاروہ میڈیا کی وجہ سے کافی مشہور
ہوا تھا۔۔۔

اور پھر اسے رضا بیگ کی ایک بگڑی ہوتی اولاد کے نام سے جانا
جانے لگا۔۔۔ جو کہ ہم چاہتے تھے۔۔۔

مجھ سے شادی، وہ کڈنپنگ۔۔۔!" وہ مسلسل اس خوب و مرد کی تصویر کو گھور رہی تھی کل تک جو شخص اسے اپنے برابر کہیں بھی نہیں نظر آتا تھا آج اپنا آپ اسکے سامنے چھوٹا دکھنے لگا تھا۔۔۔

شادی اور کڈنپنگ کا کوئی سین نہیں تھا۔۔۔ شامیر کا کام صرف تمہیں بچا کر ایک محفوظ مقام تک لے جانا تھا۔۔۔

مگر جانے کیوں اسنسے تم سے شادی کر لی،،، میں نے منع کیا تھا مگر اسنسے "! کہا کہ وہ ایڈکٹ ہو چکا ہے اب کوئی حل نہیں۔۔۔

" تو پھر پانچ سال پہلے وہ رباب کے ساتھ ،،، وہ سب کیا تھا ۔۔۔؟

اپنے آنسو صاف کرتے ایزل نے بند ہوتے دل سے گھبراہٹ سے پوچھا۔۔۔

شامیر بیگ کا حسین چہرہ اسکی آنکھوں کے پردے پر بار بار لہرا تھا

--

وہ لب بھینج رہی تھی

اپنے آپ پر ضبط کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش تھی، جو وہ بخوبی کر رہی تھی

تمہیں خود سے دور بھجنے کے لئے، تاکہ وہ رباب کو اچھے سے یمنڈل کر سکے۔۔۔ صرف رباب ہی نہیں بلکہ اس کے بہت سے آدمی، تم

پر نظر جما نے بیٹھے تھے۔۔

اگر شامیر تمہارے آگے پچھے رہتا تو یقیناً وہ لوگ بآسانی تم تک پہنچ جاتے۔۔۔

اسی لئے مجبوراً ہمیں یہ قدم اٹھانا پڑا ۔۔۔

خمزہ نے ایک گھری سانس بھرتے روئی ہوئی ایزل کو دیکھا۔

جو شرمندگی کے زیر اثر سے جھکاتے بے آواز رو رہی تھی۔

وہ دو قدم اٹھائے آگے بڑھا اور اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھا۔

مجھ سے پہ گنا ضرور ہوا ہے ایزل ---- کہ میں نے اس سے شاہ

ویر کی بابت چھپائے رکھا۔۔۔ کیونکہ ان پانچ سالوں میں وہ تم سے

غافل نہیں تھا۔۔

اس نے مجھ پر اعتماد کیا تھا اور میں نے اس سے شاہ ویر کی پیدائش کی بابت سچ چھپایا، کیونکہ اگر وہ شاہ ویر کی آمد کا جان لیتا تو اسے روک پانا بے حد مشکل تھا۔

"اور پھر اس سے پہلے دشمن تم تک پہنچ جاتے۔۔۔"

اسی لئے میں نے اسے شاہ ویر کی پیدائش کا نہیں بتایا، تم پلیز اس سے بدگمان مت ہو،،،!" معاف کرو اسے اگر اسکی کسی بھی "،،،" حرکت سے تمہارا دل دکھا ہے تو

، خمزہ بڑے رسان سے اسے سمجھا رہا تھا، جس کا سرچ کرانے لگا تھا کہاں سوچا تھا اسنسے،،، کہ شامیر بیگ جسے وہ ایک عیاش اور زانی شخص سمجھتی آرہی تھی اسکا اصل اتنا پاک اور صاف ہو گا کہ اب اسے خود سے ہی شرمندگی ہونے لگی تھی۔۔

میں نے آپ کے ساتھ بہت بڑے طریقے سے بات کی،،، ایم "سوری بھائی ہو سکے تو چھوٹی بہن سمجھ کر معاف دیجیے گا۔۔۔" سرجھ کا نے مذارت خواہ لیجے میں کہتی وہ بے انہاء شرمندگی سے گویا ہوتی تھی

بہنیں بھائیوں سے معافی نہیں مانگتی۔۔۔

چلو اب میں نکلتا ہوں، تمہارے میاں نے تو مجھے بول رکھا تھا کہ جب تک وہ واپس ناں آجائے میں یہیں رہوں گیونکہ اسے ڈر تھا کہ تم پھر سے بھاگنے کی کوشش ناں کرو،، اب چونکہ تم کوشش بھی کر چکی

،، ہو

تو چلو اب تم بھی آرام کرو، میں بھی نکلتا ہوں کچھ ضروری کام ہیں

"-----!"

مسکراتے ہوئے ایزل سے مخاطب ہوا وہ ساتھ ہی اس روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O

وہ تھا کہ ہمارا رات کے قریب ایک بجے گھر پہنچا تھا۔۔۔

خمزہ کا یسیج اسے مل چکا تھا کہ اسے کسی ضروری کام سے نکلنا پڑا
تھا۔ جبھی وہ پارٹی میں ایکسکیو ز کرتا وقت سے پہلے ہی لوٹ آیا تھا

--
رضا بیگ اور تمینہ بیگم سے ملنے کا ارادہ ترک کرتے وہ کف لنکس
کھولتا مصروف سے انداز میں اپنے مخصوص روم کا ڈور ان لاک
،، کیے اندر آیا

اسکے سوچ کے مطابق کمرے میں گھپ اندر ہیرا تھا۔۔۔
اسنے سر کوتا سف سے جھٹکا اور پھر مڑتے اچھے سے ڈور کو اندر سے
لاک کیا۔۔۔

جب ایک دم سے وہ آند ہی طوفان کی طرح بھری اس پر جھپٹی

شامیں اس وقت اسی سفید سوٹ میں ملبوس تھا جو اسنے گھر سے نکلتے
وقت پہنا تھا۔۔۔

اب اسکا کالر اسکی ایک عدو بیوی بڑی دیدی دلیری سے تھامے اپنے
سرخ متورم نین کٹوروں سے اسے گھور رہی تھی--
شامیر کو حالات کی سنگینی کا احساس ہوا تو اس نے تیزی سے لائٹس آن
کیں--

اب کمرے میں ڈم لائٹس اسکے کہنے پر خود سے ہی آن ہو چکیں تھی۔
ہیے----- جانم رو کیوں رہی ہو-----؟ کسی نے کچھ کہا
"کیا-----؟

اسکی حسین غذالی پانی سے لبالب آنکھوں کو دیکھتا وہ دونوں ہاتھوں
کپیا لے میں ایزل کا چہرہ بھرے بے حد متفرگ سے لجے میں پوچھنے
لگا--

اسکا کالر ابھی تک ایزل کے ہاتھ میں تھا۔
ایزل نے دانت پیستے اسے غصے سے پچھے دھکہ دیا۔
جب وہ حیرت سے ماتھے پر بل ڈالے اس ظالم حسینہ کو دیکھنے لگا۔

تم ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہو شامیر بیگ ----؛ " وہ پھر سے
دندا تے ہوئے اگے بڑھی اپنے نازک ہاتھ اسکے سینے پر مارتے
بھرا تی ہوتی آواز میں بولی --

"! میں جانتا ہوں یہ بات جانم ---- کچھ نیا بولو ----
وہ بڑی دل جمعی سے اسکے آنسوں پوچھتے نیلی شریر نگاہوں سے اس
نازک سی جان کو دیکھ معنی خیزی سے بولا --
جب ایزل کا چہرہ ایک دم سے تپا --

تم جھوٹ بولتے رہے مجھ سے ---- اپنا آپ چھپایا اتنے سالوں
." سے ---- اگر تم بتا دیتے تو کیا ہو جاتا شامیر ----
وہ بے بسی سے بھیگی پر شکوہ آواز میں بولی --
تو شامیر کا دماغ ایک دم سے الجھا -- اور پھر کڑی سے کڑی
جوڑتے وہ بہت جلد اسکی بات کے مطلب سے واقف ہو چکا
تھا --

" اگر بتا دیتا تو کیا ہو جاتا ---؛

ایزل کے شفاف لال ہوتے رخسار کو انگلی کے پوروں سے سہلاتے ، شامیر نے اپنے دہکتے ہونٹ اسکے گال پر رکھے تو وہ اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچتی آنکھیں پٹ سے موند گئی

اگر تم پہلے بتا دیتے تو میں یوں پانچ سال تک اندر ہی اندر مرتی نا اتنے سال تمہیں کو سستی نا اتنے سالوں تک تم سے دور بنا کسی اپنے آپ کو سزا نا دیتی۔ اتنے سالوں تک تم سے دور بنا کسی سہارے کے نا جیتی۔ تمہیں محسوس کرواتی وہ احساس جب شاہ ویر کی موجودگی کا احساس تم سے دور جانے کے بعد ہوا تھا

تمہیں بتاتی کہ تمہاری بانہوں کا حصار اس دنیا کا سب سے مضبوط حصار ہے میرے لئے،، تمہارا پاس ہونا مجھے ہر ڈر، ہر خوف سے "دور رکھتا ہے۔"

اسکی آواز بھرائی تو آواز حلق میں اٹکے تھے۔ شامیر نے اسے تیزی سے قریب کرتے اپنے سینے میں بھینج لیا۔

"! اور اور کب کب مس کیا مجھے میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔

ایزل کے بالوں کی بھینی بھینی مہک جو ہمیشہ کی طرح اسے مدھوش کر رہی تھی، ایک گھری سانس اسکی خوشبو میں لیتے شامیر نے اسکے کان میں گھری سرگوشی میں استفسار کیا۔۔

تو ایزل نے لب دانتوں تلے دباتے اپنی ہچکی کی آواز کا گلا گھونٹا

— 1 —

اوو اور جب شاہ ویر میرے پاس آیا، جب میں اسے پہلی بار دیکھا
، تو جانتے ہو میں کتنی دیر تک ساکت رہ گئی تھی، کیونکہ وہ عکس
تھا تمہارا ۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی مجھے تم یاد آئے تھے۔

اور مجھے لگا کہ جیسے میں غلط تھی، میں چاہے اسے تم سے دور لے گئی تھی۔— مگر وہ ہر طرح سے تمہارے پاس تھا۔—

اسکی آنکھیں، ناک، کان، ہونٹ، اور وہ بد تمیزگڑھے ۔۔۔۔۔

وہ روتے روتے ہنسی تو شامیر کے چہرے پر بھی غم سے ابھرتی

اپک پر کشش مسکراہٹ رقصاء ہوئی تھی ۔۔۔

اسنے جب پہلی بار چلنا شروع کیا، جب وہ پہلی بار بولا ۔۔۔ اسنے لفظ ڈیڈ کہا تھا۔۔

اور اس دن میں نے بہت بدعائیں دی تمہیں ۔۔۔ بہت روئی ۔۔۔ تھی
 مگر تم سے دور جانے کے بعد بھی کوئی ایک لمحہ ایسا نہیں رہا جب تمہاری یاد سے غافل رہی ہوں ۔۔۔
 تم سے نفرت ہے یہی کہتی رہی ۔۔۔ مگر کبھی کرنہیں پائی،،، تم دل و دماغ میری روح میں رہے ہو وقت ۔۔۔ تمہارا احساس تھا ۔۔۔ جوان پانچ سالوں میں پانچ منٹ کے لئے بھی مجھ سے "الگ نہیں ہو پایا ۔۔۔
 ایزل نے ہاتھ اسکی گردن میں حماطل کرتے اپنا چہرہ اس خوب و مردگی گردن میں چھپایا ۔۔۔
 سالوں کا دکھ تھا ۔ احساس، تڑپ، شدت، محرومی، ناراضگی، کیا کچھ نہیں تھا جو وہ بیان کر رہی تھی ۔۔۔

جانم اب کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تم چاہتی ہو کہ میں بھی
"! لڑکیوں کی طرح رو نے لگوں۔۔۔۔۔

ایزل کا مود بحال کرنے کو شامیر نے شریر سے لہجے میں معنی خیز سی
سرگوشی کی۔۔۔۔۔

تو ایزل اسکی بات پر یکدم سے گھلکھلاتی۔۔۔۔۔
اسکی پرسو زہنسی کی میٹھے سر کی طرح شامیر بیگ کے کانوں میں رس
گھولتی رہی

شامیر نے گھلکتے اپنی متاعِ جاں کو بانہوں میں بھرا۔۔۔۔۔
"میرا پار ٹنر کہاں گیا۔۔۔۔۔

حالی بید کو دیکھ اس نے حیرت و تشویش سے ایزل کی جانب دیکھتے
ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

"وہ آج اپنے دادا دادی کے پاس سوئے گا۔۔۔۔۔
ایزل نے کہتے ایک دم سے شرم سے لال ہوتا اپنا حسین چہرہ شامیر
کے سینے میں چھپایا۔۔۔۔۔

جب اسکی بات سمجھتے شامیر کا زور دار قہقہہ کمرے میں گونجا ماحول کو خوشگواری بخش گیا۔

"واہ جناب کیا کہنے آپ کے ----:

وہ شریر سے لہجے میں گویا ہوا اور حمکتے ایزل کے نازک وجود کو بید پر دالا ----

جانتی ہو ایزل ---- میں نے خدا سے جو ماں گا میرے رب نے مجھے وہ ہر چیز عطا کی ۔

مگر تم ---- جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تمہارے شادی کے جوڑے میں ---- مجھے لگا کہ میں اگر آج ہٹ گیا تو شاید پھر کبھی تمہیں پانان سکوں ----

تم محبت نہیں تھی، تم ایڈیکشن تھی میری ---- چھ ماہ سے تم پر نظر رکھتے کہ تمہارا ایڈکٹ ہوا میں خود بھی نہیں جانتا "تحا ---- ہاں بس ایک ہی جنون تھا تمہیں پانے کا ---"

شامیہ بیگ نے اپنے دمکتے لب اس پری وش کی شفاف ۔
پیشانی پر رکھتے اسے آگاہ کیا جو حیرت سے اس حسین
شخص کو دیکھ رہی تھی ۔۔
”تم نے مجھ پر نظر بھی رکھی تھی ۔۔؟

ایزل کو لگا شاید اسے سننے میں غلط فہمی ہوتی ہے۔ مگر مقابل اپنے
بے حد قریب موجود اپنے شوہر کے چہرے پر بکھرتی کمینگی بھری
مسکراہٹ کو دیکھ اسکا شک یقین میں بدلا۔۔۔

افکورس جانم-----تب سے،،جب سے تمہاری تصویر اس

"رباب ڈارلنگ کے پاس دیکھی تھی۔۔۔"

شامیر---" اسکے ڈارلنگ کہنے پر وہ غصے سے چیخنی ---

"! اپس سوری جانم کیا کروں عادت لگ گئی ہے--"

وہ جان بوجھ کر اسے چھپنے کے انداز میں بولا۔ جب ایزل نے

ایک بار پھر سے اسے گر بیان سے دبوچے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

! اور کیا کرتے رہے ہو اسکے ساتھ ۔۔۔

ایزل کا چہرہ جلن کے مارے سرخ ہوا جا رہا تھا۔۔

اس چڑیل کا ذکر کرتے اسکا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی رباب کو کچا کھا جاتی۔۔۔

"! زیادہ کچھ نہیں بس یہ والی کس کی ہے ایک دوبار بار۔۔۔
شامیر نے ایزل کے ہونٹوں کو چھوتے صاف گوئی سے جواب دیا
جب وہ غصے سے لال بھبھو کا چہرے سے اسے گھورتی شامیر کو خوفزدہ
کر گلتی۔۔۔

اوے کے چار پانچ۔۔۔ نہیں میرا مطلب کوئی دس سے پندرہ بار ہی^ا
"کی تھی۔۔۔

ایزل کے چہرے کے بھیانک تاثرات دیکھ وہ شریف بچوں کی طرح
سچ بول گیا۔۔۔

جب ایزل ایک دم سے غصے کی زیادتی سے پھٹ پڑی۔۔۔
شامیر رررر۔۔۔!" وہ غصے سے بھپری شیرنی بنی
دھاڑی تھی۔۔۔

جب اسکے ہونٹوں پر حملتے شامیر نے اسکی آواز کے ساتھ ساتھ اسکے
غضے کو بھی خود میں انڈیلنا شروع کیا۔۔۔

اپنی محبت، چاہت کے سنگ وہ اس نازک لڑکی کو گزشتہ پانچ سالوں کے ہر غم، ہر دکھ، تکلیف سے دور اپنی پناہوں میں قید کرتا بہت دور چلا گیا--

جہاں ڈھیروں خوشیاں ان کی منتظر تھیں--
وہیں دور بیٹھی قدرت گہرہ مسکراتی تھی--

Z A I N A B R A J P O O T

"بیٹا وہ آپ کی فرینڈ ہے آپ کھیلا کرو اس سے----
اپنے پانچ سالہ بیٹے کے سر پر ہاتھ رکھتے اسنے شفقت بھرے لے جے
میں کہا تھا--
جو روٹھ کر لان میں ایک جانب بیٹھا تھا----

وہ میری فرینڈ نہیں ہے پاپا---- مجھے ممی نے بتایا ہے،، وہ ایک
"گندی لڑکی ہے، آئی ڈونٹ لاٹک ہر----

صائم کی سوچ پر اسکے پاس بیٹھا اسکا باپ ایک پل کو چونکا
 --- اس نے افسوس بھری نگاہ خود کو گھورتی اپنی بیوی پر ڈالی ---
 ،، بیٹھا ایسا نہیں کہتے ،، وریشے تو اللہ کا تخفہ ہے
 " اور اللہ کے تخفے کی قدر کرتے ہیں --
 اس آدمی نے اس بار پھر سے اپنے بچے کو پیار سے سمجھایا ---

جب اسکی بیوی تیزی سے چلتی اسکی طرف آتی ---
 تمہیں وہ سوکالڈ ابنا مرل بچی پسند ہے تو اپنی حد تک رکھو
 اسے --- میرے بیٹے کا ذہن خراب مت کرو ---
 آئندہ سے یہ لڑکی مجھے گھر میں نظر نہیں آئی چاہیے ورنہ میں صیم کے
 ساتھ دوبارہ سے ڈیڈی کے پاس چلی جاؤں گی --- اور ہاں یہ کھلونے
 بھی اب نہیں چاہیے میرے بیٹے کو --- جنہیں اس لڑکی نے
 " چھوا ہے ---
 صائم کے ہاتھ سے ڈیڈی بیٹر چھینتے اس نے دور اچھا لاتھا ---

کھڑکی کی اوٹ میں کھڑی وہ سنبھل آنکھوں میں معصوم سی لڑکی نم
نگاہوں سے اس منظر کو دیکھ رہی تھی۔۔۔
اسنے ایک نگاہ زین پر پڑے اس طیڈی بتیر کو دیکھا۔۔۔
جبکہ وہ غلطی سے چھو چکی تھی۔۔۔
اور پھر وہ تیزی سے بھاگتی اپنے کمرے میں بند ہوئی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

سفینہ ولی کو بخار تھا تم نے بتایا نہیں مجھے !
وہ ابھی آفس سے لوٹا تھا۔۔۔۔۔ اسکا چار سالہ بیٹا بخار میں پھنک رہا تھا جبکہ سفینہ اس سے لا علم بنی اپنے کمرے میں ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیٹی تھی۔۔۔۔۔

سفینہ میں تم سے ہوں ۔۔۔۔۔

یصال نے قریب جاتے اسے بازو سے ہلایا۔۔۔ جب وہ ایک دم سے پھٹ پڑی ۔۔۔

ہاں تو ہو گیا ہو گا بخار،، کیا کروں میں ۔۔۔ ڈاکٹر ہوں ۔۔۔ یا
"! پھر آیا بنوں اس کیلئے ۔۔۔

اسکے لہجے میں نفرت وہ کراہیت تھی اپنے ہی معصوم بچے کیلئے
جب سے محسوس کرتا یصال کرب سے آنکھیں میچ گیا۔

خدارا بس کرو سفینہ ۔۔۔ وہ ہمارا بچہ ہے ۔۔۔ میری جان
۔۔۔ پلیز مت دو خود کو اذیت ۔۔۔ وہ بہت معصوم

"! ہے ۔۔۔ اسے ضرورت ہے تمہاری ۔۔۔

اسکا سرخ چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے یصال نے سوبار کے کہے
جملے دھراتے ۔۔۔

جبکہ وہ یک ٹک اسے گھورتی رہی ۔۔۔ تمہیں اسکی چاہ تھی،، تمہاری
مرضی سے وہ آیا اس دنیا میں ۔۔۔ اور جب سے آیا، سب کچھ
کھا گیا۔۔۔ میرا سکون میری خوشیاں سب چھین لی اسنے ۔۔۔ وہ میرا
"کچھ نہیں لگتا ۔۔۔

یصال کے ہاتھ جھٹکتی وہ بے حسی سے گویا ہوتی تو یصال کا وجود بے
جان سا ہو گیا۔۔
وہ ہر کوشش کر چکا تھا۔۔

ہر طرح سے اسے منا چکا تھا سمجھا چکا تھا۔ مگر وہ ماں ہوتے ہوئے
بھی ایک ہی بات پر اٹکی تھی۔

یصال مردہ قدموں سے اس ظالم عورت کے پاس سے اٹھا اپنے بیمار
بچے کی طرف بھاگا۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

ہر سوں پھیلے تاریک اندر ہیرے میں گھلتی صبح کی تازہ روشنی میں
درختوں کی اوٹ میں بیٹھے خوبصورت پرندے اپنے رب کی حمد و
شناع میں مگن دنیا و مافیہا سے بے گانہ تھے۔

وہیں ایس ایم پیلس کے سب سے شاہانہ کمرے میں موجود وہ دو
نفوس جائے نماز بچھائے آج زندگی میں پہلی بار ایک ساتھ نماز ادا
کر رہے تھے۔۔۔

اپنے مجازی خدا کی امامت میں نماز پڑھنے کے بعد وہ دو زانوں ہاتھ
دعا کی صورت پھیلائے بیٹھی تھی۔۔
کیا مانگتی کس کس دعا کا ذکر کرتی، سب کچھ تو بن مانگے ہی اسکے رب
نے اسے دے دیا تھا۔
اور اب جیسے اسکا شکر ادا کرتے وقت اس کی شکر گزار بندی کے
ہاتھ اسکی زبان لڑکھڑانے لگی تھی۔
آنکھوں سے گرتے آنسوں اسکے رب کی بے نیازی کو آشکار کر رہے
تھے۔۔

بے شک وہ خدا انسان سے ستر ماوں سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ
کبھی بھی اپنے بندے کو اسکی استطاعت سے زیادہ نہیں آزماتا۔۔
اور آج یہ بات ایزل جاوید اختر پر بخوبی واضح ہو چکی تھی۔
دعا مانگنے کے بعد شامیر بیگ نے مرتے اپنی متاع حیات کو دیکھا،
جس کی بھیگی آنکھیں دیکھ اس نے سرد سانس فضائے کے سپرد کی اور جاتے
نماز سمیٹے وہ اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔
"شامیر آپ سورہ الرحمٰن کی تلاوت سنائیں گے مجھے" :

دعا مانگنے کے بعد اس نے جیسے ہی آنکھیں کھولی نگاہیں اپنے سامنے بیٹھے
اس حسین شخص پر پڑی، جو اس کا ہمسفر اس کا کل جہاں بن چکا تھا۔
ایزل کے لبوں سے بے ساختہ ہی یہ کلمات ادا ہوئے تھے گزشتہ
شب اسکی سنی قرات اسکے کانوں میں گونجنے لگی تھی۔۔۔
جبھی وہ چمکتی آنکھوں میں روشن دیے لیے ایک آس سے بولی۔۔۔
شامیریگ کی نیلی آنکھوں میں ایک خوبصورت سا سایہ لہرا�ا اس نے
عقیدت سے اپنی حیات کے سر پر لب رکھتے اس کا ہاتھ تھاما اور پھر
اسے ساتھ لیے وہ بستر کی جانب بڑھا۔۔۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
﴿الرَّحْمَنُ﴾ ۱

وہ جو نہایت مہربان ہے۔

﴿عَلَمَ الْقُرْآنَ﴾ ۲
اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔

﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ﴾ ۳
اسی نے انسان کو پیدا کیا۔

﴿ عَلَمَةُ الْبَيَانَ ﴾ ٤

اسی نے اسکو بولنا سکھایا۔

﴿ أَلِشَّمْسُ وَالْقَمَرُ دُكْسَبَانٍ ﴾ ٥

سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔

﴿ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدُنَ ﴾ ٦

اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔

﴿ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴾ ٧

اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور میزان عدل قائم کر دی۔

﴿ أَلَا تَطْغُوا فِي الْمِيزَانِ ﴾ ٨

کہ اس میزان میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

﴿ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴾ ٩

اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تلو اور تول کم مت کرو۔

﴿ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنْتَامِ ﴾ ١٠

اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔

﴿ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالْخَلُّ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ﴾ ١١

اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جنکے خوشوں پر غلاف
ہوتے ہیں۔

(وَالْحَبْ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ) ۱۳

اور انماج جسکے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوبصوردار پھول۔

(فِيَامِيَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبُنِ) ۱۳

تو اے گروہ جن و انس تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو
جھٹلاوے گے؟

.....

ایزل دم سادھے اسکے حسین چہرے کو دیکھ رہی تھی، اسکی
خوبصورت آواز بالکل ایسی تھی جیسے دل سے اتنی روح تک کو جلا
،، بخش رہی ہو

وہ یک طک اپنے ہمسفر کو دیکھ اور سن رہی تھی اسکی آنکھوں کے
گوشے نم تھے، اور دل اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھا۔

جس نے اسکے لیے ایک ایسے شخص کو چنا تھا جو نا صرف ایک اچھا انسان تھا بلکہ وہ خافظ قرآن تھا--
 نماز کی پابندی کرنے والا ایک سچا مسلمان-----
 کیا ہوا میری آواز کیا اتنی بڑی ہے جو تم رونے لگی---
 چند آیات کی قرأت کرنے کے بعد شامیر بیگ نے جیسے ہی آنکھیں ، کھولی، تو نگاہیں اپنی روٹی ہوتی بیکم پر ٹھہری ، اسنے بے چینی سے اسکے ہاتھ تھامے متفرگر سے لہجے میں پوچھا تو ایزل نے فوراً سے اپنے آنسوں صاف کیے، نہیں ایسی بات ،،، نہیں

"میں بس سوچ رہی ہوں کہ اپنے خدا کا کیسے شکر ادا کروں---
 ایزل ہلکی سی مسکراہٹ سے کہتی شامیر بیگ کو مزید بے چین کر گئی

”
 "کس بات کا شکر----?
 اسنے حیرت سے پوچھا -

جانتے ہیں میں نے ہمیشہ ہر نماز کے بعد اپنے رب سے ایک بہتر ہمسفر کی دعا مانگی تھی، اور یصال مجھے اپنے لئے بہتر شخص لگتا تھا۔۔

وہ ایک لمحہ کو رکی، مقابل یہی اس حسین مرد کی آنکھوں میں جلن کے تاثرات بلکل واضح تھے۔۔

،،،، ایسے جیسے کسی دوسرے کا ذکر اسے ناگوار گزرا ہو
مگر میرے رب نے مجھ سے بہتر چھین کر تمہاری صورت میں مجھے "بہترین سے نوازا ہے۔۔ تو پھر شکر تو بنتا ہے۔۔۔
اسکے ہاتھوں پر ایزل کی نازک سی گرفت شدت بھری تھی۔
شامیر کی آنکھوں میں ایک مان ایک خوشی لہری تھی، دل جیسے بے خودی سے دھڑکنے لگا تھا

، آنکھوں میں حرارت سی ابھری تھی
جانتی ہو ایزل،، میں نے تمہیں خود سے نہیں چنا،،، میرے دل میں یہ بات میرے رب نے ڈالی تھی
، میں نے تمہیں بہت بار اپنے ساتھ ایسے خوابوں میں دیکھا ہے

جن کی تعبیر میرے دل کی دھڑکنوں کو بڑھادیتی ہیں ۔۔۔ وہ ایک لمحے کو رکا ۔۔۔

اسکی آنکھوں میں خوشی سے دیکھ رہا تھا۔

میں چاہتا ہوں کہ صرف اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی تم میرے ساتھ میری شریک حیات کے طور پر میرے ساتھ رہو ۔۔۔ "اور مجھے اپنے خدا پر یقین ہے کہ ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا ۔۔۔"

میں نہیں جانتا میری ماں کا ری ایکشن کیسا ہو گا تمہارے ساتھ ،،، مگر ایک بات میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں ۔۔۔ وہ اپنے رویے پر کافی نادم رہی ہیں ،

ان گزرے پانچ سالوں میں بہت بار مجھ سے کہتی رہی کہ وہ تم سے معافی مانگنا چاہتی ہیں ، مگر یہ ممکن نہیں تھا ایزل ،،، شاید کچھ وقت لگے ، سب بہتر ہونے میں ۔۔۔ مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں ، زندگی ،،، کے ہر سفر میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی

ہر دکھ تکلیف میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ زندگی کی ہر سرد و گرم سے
محفوظ رکھوں گا۔ جو وقت گزر گیا اسے تو نہیں بدل سکتا میں

مگر میں کوشش کروں گا کہ آئندہ تا عمر تمہیں کوئی دکھ، کوئی تکلیف ناں
"پہنچے" ---

اسکے لفظ لفظ میں سچ کی تاثیر تھی، ایک مان ایک عزت تھی
جو ایزل کو اپنی ہی نظروں میں معتبر کر رہا تھا۔
اگر تم میرے ساتھ ہوئے تو مجھے دنیا کی سرد و گرم تو کیا کسی بھی
"خسارے کا خوف نہیں" ---

ایزل نے چند لفظوں میں اپنے محافظ اپنے ہمسفر کا مان بڑھاتے سر
اسکے سینے پر رکھے آسودگی سے آنکھیں میچ لیں۔

Z A I N A B R A J P O O T

ایک بار دیکھ لو ولی کو سفینہ،، وہ خون ہے ہمارا،، جو کچھ بھی
"ہوا اس میں اسکا کوئی قصور نہیں ہے۔؟"

، جائے نماز پر بیٹھی، وہ ہر روز کی طرح بے آواز رو رہی تھی
دنیا والوں سے مانگ مانگ کرو وہ تھک چکی تھی، اب اسکی واحد امید
، اور یقین اسکا خدا تھا

آنسوں سے تر چھرہ لیے، وہ رونے سے بھاری ہوئی آواز، متورم
بھیگی سرخ نگاہوں سے اپنے پاس بیٹھے، یصال کو دیکھ خوشی اور دکھ
کی ملی جلی کیفیت سے بولی تھی۔

یصال نے ایک بے بس نگاہ اپنی ہمسفر اپنی شریک حیات پر ڈالی،
گزرے چھ ماہ میں وہ کیا سے کیا ہو گئی تھی۔

یصال کی آنکھ سے ناچاہتے ہوئے بھی ایک آنسو گرا تھا۔۔
جو اسکے دل میں موجود کرب اسکی تکلیف کو عیاں کر رہا تھا۔۔
سفینہ کو ایسا لگا جیسے کسی نے اسکے کلیے میں تیز چھرا گھونپ دیا
ہو۔۔۔ آنکھیں پھیلاتے کپکپاتے لبوں سے کچھ کہنے کی سعی کرتی
وہ سر کو مسلسل نفی میں ہلا رہی تھی۔۔۔
یہی یصال یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔ میں نے کہا
تحا آپ سے، نورے کافی ہے ہمارے لئے، اگر ولی ناں آتا میری
زندگی میں، تو میں اتنی لاپرواہ ناں ہو جاتی،،، میں اسے توجہ پیار اور
وقت نہیں دے یاں۔۔

کبھی شکایت نہیں کی میری بچھی نے ---- اور اور اگر میں ولی
کے ساتھ مارکیٹ نا جاتی تو آج میری بچھی میرے پاس ہوتی
"ناں ----"

اپنے اجڑے حالی ہاتھ پھیلاتے وہ کسی پاگل کی طرح روتے ہوئے
بول رہی تھی ۔

اسکی چلاہٹ میں ایک درد ایک کرب پنهان تھا ۔ وہ ماں تھی کیسے
بھول جاتی اتنی جلدی اپنی چھوٹی سی بچی کو ۔۔۔ وہ بچی جس کے
آنے سے اسکی زندگی مکمل ہوئی تھی ۔

یہ دیکھیں کتنی بد نصیب ماں ہوں میں ۔۔۔ ،،، "الله
ناراض میں ناں مجھ سے، اسی لئے چھین لیا مجھے سے نورے
کو ۔۔۔ اپ پ آپ بولیں اللہ کو، وہ میری نہیں سن
رہے ۔۔۔ بس ایک بار ایک بار مجھے واپس کر دیں ۔۔۔ میری
"بیٹی، میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے ۔۔۔
اب اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔۔۔
وو ولی کو بھی پیار کروں گی ۔۔۔ اپ آپ پلیز مجھے لا

"..... دیں ۔۔۔ اہمہمہ

یصال کے سامنے ہاتھ جوڑے کہتی وہ اس وقت کوئی تڑپتی، ممتاز کی
ماری بے بس عورت لگ رہی تھی ۔

"جبے ناں اپنا ہوش رہا تھا ناں اپنی اولاد کا ---"

یصال نے اپنے آپ پر ضبط کرتے اسے سینے میں بھینجے چپ
کروانے کی ایک ناکام سی کوشش کی تھی --

نورے کو انکے گھر سے کڈنیپ کیا گیا تھا۔ اور یہ کام پرویز اختر کی
دشمنی کی وجہ سے ہوا تھا --

ولی کے کہنے پر سفینہ نورے کو اکیلا چھوڑ ولی کے ساتھ مار گیٹ گئی
تھی، کیونکہ ولی نورے کو اپنے ساتھ برداشت نہیں کرتا تھا -

وہ ہر چیز میں نورے سے آگے رہنے کی ضد رکھتا تھا مگر وہ معصوم یہ
نہیں جانتا تھا کہ اسکی ایک چھوٹی سی ضم کی وجہ سے اسکی بہن اس
سے اتنا دور چلی جائے گی --

دروازے کی اوٹ میں چھپا وہ چار سالہ ولی یصال اختر سہمی نگاہوں
، سے اپنی روتی ہوتی ماں کو دیکھ رہا تھا

وہ جانتا تھا اسکی ماما اس سے ناراض ہیں اور نورے اب اس سے
ناراض ہو کر کہیں دور چلی گئی ہے، اور اسی لئے اس کی ماما اُس
سے بھی ناراض ہیں --

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی معصومیت میں کی ایک غلطی کے سبب اسکی ماں ناصرف اسے بلکہ تا عمر کے لیے خود کو بھی سولی پر لٹکانے والی تھی۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"نہیں مجھے وہ اچھی نہیں لگی،،،؟
ارے کیوں اچھی نہیں لگی۔۔۔۔۔ کل تک تو آپ اسے گرل فرینڈ بننا
چکے تھے۔۔
تمینہ بیکم نے اسکا خوبصورت چہرہ اپنے دو پٹے کے پلوں سے صاف
کرتے حیرت سے پوچھا۔۔
جو اس وقت بیڈ پر لیٹے رضا بیگ کے پیٹ کے اوپر بڑی دیدہ دلیری
سے بیٹھا تھا۔۔

ان کا موضوع گفتگو شامیر کی گرل فرینڈز تھیں اور پاکستان میں اسکی
پہلی گرل فرینڈ پری تھی۔

بابا آپ نہیں جانتے، وہ ایسے یوں فیس کو ٹیڑھا کیے بیٹھی رہتی
ہے۔۔۔۔۔

شاہ ویر نے رضا بیگ کو دیکھتے پری کی ایکٹنگ کرتے منہ کو ٹیڑھا کیے
انہیں بتایا ۔۔۔

جس پر تمینہ بیگم اور رضا بیگ دونوں ہی ہکابکا سے رہ گئے ۔۔۔
اچھا اس میں کیا ہے یار ۔۔۔ آج کل کی لڑکیاں ایسے ہی فیشن کیلتے
" کرتی ہیں ۔۔۔

رضا بیگ نے اسے چل کرنے کو کہا ۔۔۔
نو وہ ابھی چھوٹی ہے اور نا آپ نے دیکھا اس نے پنک لپ
" اسٹک بھی لگاتی ہوتی تھی ۔۔۔
شاہ ویر کو جتنی وہ موبائل فون میں کیوٹ دکھی تھی اب اس سے ملنے
کے بعد وہ اسے بالکل بھی نہیں اچھی لگی، جبھی وہ اب گن گن کر
اپنی ناپسندیدگی کی وجہ بتا رہا تھا ۔۔۔

" اوہ تو لپ اسٹک کون لگاتا ہے ۔۔۔ ویر؟
تمینہ بیگم نے اسے باتوں میں الجھائے دودھ کا آدھا گلاس دوبارہ سے
اسکے منہ سے لگایا ۔۔۔

جس نے ناک چڑھاتے اپنی بیویفل لیدی کو دیکھا اور پھر ان کا دل رکھنے کو وہ دو سے تین سپ لیتا، ان کے دو پٹے سے منہ صاف کرتا پھر سے پہلی پوزیشن میں بیٹھا۔۔۔

"! ارے مام رومال سے صاف کریں اسکا منہ۔۔۔
شامیر بیگ جو سیدھا ان کے پاس آیا تھا اب شاہ ویر کی حرکت پر
ناگواری سے کہا۔۔۔
کیونکہ یہ سہولت اسے کبھی نہیں ملی تھی۔۔۔

I Said her that.....!"

"! مگر وہ نہیں مانی۔۔۔
شاہ ویر نے اپنی نیلی نگاہوں میں چمک لئے گردن موڑے اپنے
قریب بیٹھتے اپنے ڈیڈ کو دیکھ کہا۔۔۔
. اچھا چھوڑو کیا بات ہو رہی تھی۔۔۔
رضائی نگاہیں خود پر ٹکی پاتے شامیر نے شرافت سے بات بدلتی۔۔۔

کوئی بعید نہیں تھا وہ اپنے لاڈلے کی وجہ سے اس سے صحیح ہی صحیح
بحث چھیر لیتے۔۔۔۔۔

ڈیڈ کیا آپ کا پیچاپ ہو گیا مام سے۔۔۔۔۔؟" شاہ ویر نے جواب
دینے کی بجائے شامیر سے سوال کیا۔۔۔۔۔
جس پر اسکے حسین چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھری۔
.!"!س مائی لٹل پرنس ہو گیا پیچاپ۔۔۔۔۔
شامیر نے جھکتے اسکے گالوں پر بوسہ دیتے خوشگوار سے لہجے میں کہا تو
تمینہ بیگم اور رضا نے سکون کا سانس لیا۔
میں جانتا تھا آپ کا پیچاپ ہو جائے گا۔۔۔۔۔ بی کوز مام نے لپ
اسٹک بھی لگائی تھی اور سوت بھی چینچ کیا تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ آپ ان
سے خفا ہو گئے تھے تو وہ آپ کو راضی کرنے کے لئے تیار ہوئیں
!"! تھیں۔۔۔۔۔

شہ ویر-----!" ایزل جو مید کے ساتھ بریگ فاست لئے روم میں ابھی داخل ہی ہوتی تھی شہ ویر کی بات پر اسکا چہرہ شرم سے لال انگارہ ہوا تھا۔۔

اسنے فوراً سے اپنے شیطان کو ٹوکا ورنہ کوئی بعید نہیں تھا وہ اور کیا کیا کہتا۔۔

شامیر نے گردن موڑے اپنی لال پیلی ہوتی بیگم کو گہری دلچسپ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"! ارے بیٹا آجاو۔۔۔۔۔۔ مید کر لیں گی تم یہاں آؤ۔۔۔۔۔۔ تینیزہ بیگم نے ایزل کی خفت دیکھ جلدی سے اسے پیار سے پاس بلایا

جو ہچکچاتے ہوئے انکے پاس جاتے بیٹھی۔۔۔۔۔۔

"! مام آپ کو برا لگا۔۔۔۔۔۔ سو سوری۔۔۔۔۔۔

شہ ویر نے معصومیت سے ایزل کو دیکھ کہا تھا جو شاید اس سے خفا ہو چکی تھی۔

میں تو بس بابا کو بتا رہا تھا کہ آپ مام ہیں ناں۔ آپ لپ اسٹک لگا سکتی ہیں۔ آپ نے مجھے بتایا تھا ناں کہ آپ اسی لئے لپ اسٹک نہیں لگاتی کیونکہ ڈیڈ پاس نہیں تھے اور ڈیڈ آتیں گے تو آپ لگایا "کریں گی۔"

ایزل کو وہ وقت یاد آیا جب وہ کچھ وقت پہلے شاہ ویر کی سکول میں گیا۔ میں جا رہی تھی تب شاہ ویر نے اسے بتایا تھا کہ اسکے سکول میں سبھی مام ریڈی ہو کر اور لپ اسٹک لگا کر آتی ہیں تو آپ بھی لگاتیں۔ وہ کافی ضدی تھا جبکہ ایزل یہ سب افورد نہیں کر سکتی تھی۔

اگر وہ ایک بار لگاتی تو وہ روز اسے تنگ کرتا اسی لئے اس سے جان چھڑانے کو اسنے یہی کہا تھا۔

کہ سب کی مام اپنے ہز بینڈ کیلتے لگاتی ہیں اور جب تمہارے ڈیڈ آتیں "!" گے تب میں لگاؤں گی۔

ایزل کے ذہن کے پردے میں وہ منظر لہرایا۔ تو اسے پہلی بار اپنے بیٹے کے ذہن ہونے پر غصہ اور افسوس ہوا۔

دیکھیں بابا پری تو بچی ہے اس کی شادی بھی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ تو
"! اسے نہیں لگانی چاہیے لپ اسٹک ۔۔۔۔۔

شاہ ویر بنا جانے کہ اسکے لا جک کی وجہ سے اسکی ماں کس قدر شرمندہ
ہوتی تھی، اب رضا بیگ کو اپنی پری کیلئے ناپسندیدگی بتا رہا تھا۔۔۔

"! آپ کو تنگ تو نہیں کیا شاہ ویر نے ۔۔۔۔۔

شامیر اب شاہ ویر کو رضا بیگ کے پیٹ پر سے اٹھاتے اپنی گود میں
بھرے لاڈ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایزل کی خفت مٹانے کو وہ بات بدل گیا۔۔۔۔۔

نہیں یار کہاں تنگ کیا اسنے۔۔۔۔۔ بلکہ یوں کہو کہ سالوں کے بعد
"! اچھی نیند آتی ہے۔۔۔۔۔

رضا بیگ فوراً سے سیدھے ہوتے بیٹھے مسکراتے ہوئے بولے
تھے۔۔۔۔۔

کینسر جیسی بیماری سے نکلنے کے بعد بھی وہ اب کافی کمزور ہو چکے تھے
اوپر سے مسلسل شامیر کی پریشانی۔۔۔۔۔

مگر اب دو ہی دنوں میں وہ شامیر کو پہلے کی طرح ہشاش بشاش دکھ رہے تھے۔

شہاد ویر ایزل کی واپسی نے اسکے گھر اور اپنوں کے زندگی میں
رونق بھر دی تھی۔۔۔

اپنے لاڈلے پر اسے جی بھر کی پیار آیا تھا۔۔۔
ایزل بیٹا ہو سکے تو معاف کر دینا مجھے ۔۔۔۔۔ بہت خطاں
ہوتی ہیں مجھ سے ۔۔۔۔ جن کی سزا تو اس دنیا میں ہی مجھے اس
معدوری کے سبب مل چکی ہے ۔۔۔۔ جانتی ہوں بہت دل
آزاری کی ہے تمہاری ۔۔۔۔ مگر ماں سمجھ کر معاف کر
۔۔۔۔۔ دینا۔۔۔۔۔

تمینہ بیگم نے یا تھا اسکے سر پر رکھتے ہوئے شاتستہ سے لبھے میں کہا

اور پھر اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی ۔۔۔۔۔ آئٹی ایسے مت کریں ۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بھی شکوہ نہیں ۔۔۔ آپ نے جو کیا وہ ایک ماں ہونے کے ناطے صحیح تھا آپ یوں معافی مانگ کر مجھے شرمندہ مت " کریں ۔۔۔

ایزل نے بے ساختہ ان کے ہاتھ تھامے محبت سے کہا تو تمینہ پیگم نے نم نگاہوں سے اپنے شوہر اور پھر اپنے بیٹے کو دیکھا ۔۔۔ اور پھر مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگا لیا ۔۔۔ خوشیاں مکمل ہوئی تھی، دلوں میں چھائے ایک دوسرے کے لئے، نفرت کے بادل آج جھٹ چکے تھے وہاں موجود ان سبھی نفوس کے چہروں پر حقیقی خوشی کی رمن تھی ۔۔۔

ایک ایسی چمک جو با معنی تھی ۔۔۔ زندہ دلوں کو روشن کرنے والی ۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

شامیر آپ بھی چلیں ہمارے ساتھ ،،،!" گاڑی سے اترنے سے ،، پہلے ایزل نے ایک بار پھر سے اسے مخاطب کیا تھا

جونک سک ساتیار، آنکھوں پر سن گلاسز چڑھا تے سنجیدگی سے
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

جانم تم اور ویر جا رہے ہو یہی کافی ہے، جاؤ جلدی سے ساسو ماں
اور چھوٹی سے ملو، میں تو ملتا ہی رہا ہوں، میں پھر کبھی جاؤں گا ان
"! سے ملنے ---"

اسنے بیک سیٹ پر بیٹھے، اپنے شہزادے پر ایک نگاہ ڈالے محبت
سے کہا ---

اور پھر شاہ ویر کا دھیان باہر کی جانب دیکھ تیزی سے ایزل کے گال
پر بوسہ دیے وہ سیدھا ہوتے بیٹھا۔

، ایزل یک دم سے اسکی حرکت پر جگہ سے اچھلی تھی
آنکھیں پھیلاتے سرخ چہرے سے گردن موڑے اپنے لاٹلے کو دیکھا
جو بظاہر باہر کے نظاروں میں مگن تھا۔

"! او کے میں چلتی ہوں --- شام ---"

ایزل نے پینٹر ابدالا، اپنا نازک ہاتھ مقابل کے کندھے پر رکھے وہ نثار
جاتے لہجے میں مٹھاں سے گویا ہوتی ---

تو شامیر بیگ اسکے میٹھے لہجے پر جی جان سے نثار جاتا اسکی جانب فوری طور پر متوجہ ہوا۔۔

حکم جانِ شام۔۔!" شامیر نے گہری نگاہوں سے اسکے حسین چہرے کو ازبر کرتے محبت سے کہا۔

"کیا میں آج رات امی اور ہنڑہ کے پاس رک جاؤں۔۔؟ ایزل نے معصومیت سے آنکھیں ٹمٹما تے بڑی آس سے سوال کیا تھا جس پر شامیر بیگ کا مودُ المحون میں غارت ہوا۔۔

اسنے سرخ جوڑے میں ملبوس اپنی حسین بیوی کو نگاہوں کے حصار میں رکھتے اسکے چہرے پر جھولتی لٹ کو کان کے پچھے اڑسا۔۔

جانم دن گزارنے کی اجازت دے رہا ہوں یہی کافی ہونا چاہیے تمہارے لئے۔۔۔۔۔ جب تک پانچ سالوں کا حساب پورا نہیں ہو جاتا تم ایک رات کیا آدھی رات کیلئے بھی کہی نہیں جا سکتی

!"۔۔۔۔۔

اسنے جنون خیز سے لہجے میں اسکے قریب ہوتے سرگوشی نما آوازیں کہا تھا، ایزل کا منہ حیرت کے سبب کھلے کا کھلا رہ گیا۔

مگر یہ تو چینگ ہے شامیر، --! ایزل احتجاجاً منمنائی تھی جس کا اثر مقابل کو بالکل بھی نہیں تھا۔

"مام چلیں مجھے نانو سے اور آنی سے ملنا ہے۔--
شاد ویر نے بے قراری سے کہتے ایزل کے کندھ پر ہاتھ رکھا۔
شام چھ بجے تک میں لینے آجائوں گا شرافت سے باہر آ جانا ورنہ پہلے تو چوری اٹھا کر لے گیا تھا اب کی بار سب کے سامنے اٹھا کر لے ! جاؤں گا۔--"

ایزل کے بازو کو تھامے شامیر نے جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتے وارنگ دیتے لمحے میں کہا۔--
تو ایزل سرتاپیر سلگتی تملکا کے رہ گئی، وہ جانتی تھی شامیر بیگ کیلئے ایسا کرنا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔
جبھی پیر پٹختی وہ غصے و ناراضگی جتنے گاڑی سے نکلتے شاد ویر کو باہوں میں بھرے گیٹ کو عبور کر گئی۔

شامیر بیگ نے دور تک اسے گہری نگاہوں سے دیکھا اور پھر سر کو تاسف سے نفی میں جھٹکتے اسنے گاڑی سٹارٹ کی۔

Z A I N A B R A J P O O T

"ہنزہ جاؤ دیکھو بیٹا کون ہے دروازے پر.....؟
 گھنٹی کی آواز پر نرگس بیگم نے چشمہ آنکھوں پر لگائے سامنے ایک
 جانب صوف پر بیٹھی ہنزہ کو مخاطب کیا۔
 جو بکس کھولے پڑھنے میں مگن تھی --
 جی امی جاتی ہوں ---! " اس نے کتاب فولڈ کرتے رکھی اور سر پر
 دو پٹہ اوڑھتے وہ باہر نکلی --
 "انج ____؟" اپ پ آپی -----
 ہنزہ دروازے کے باہر کھڑی اپنی بہن کو دیکھ شاک کی سی کیفیت
 ،، میں بڑ بڑائی تھی
 سیاہ آنکھوں میں ایک دم سے آنسوں تیرنے لگے۔ جب ایزل آگے
 بڑھی اور ایک دم سے اسے سینے میں بھینچ لیا۔--

آپی آپ آپ سچ میں ہوناں -----؛ "ا پنے گلے سے لگی ایز ل
کے گرد اپنا مضبوط حصار باندھتے تقریباً رند ہمی ہوتی سی آواز میں
، بولی تھی

اتنے سال گزر چکے تھے مگر ایزل نے مڑ کر دیکھاتک نہیں تھا۔
نر گس بیگم کی حالت کے سبب شامیر نے بہت عرصہ پہلے ہی انہیں
حقیقت بتا دی تھی اور ساتھ میں یہ بھی کہ ایزل بلکل ٹھیک ہے اور
وہ جلد اپنے مشن کے مکمل ہونے کے بعد اسے لائے گا ان کے
”پاس ---

بس اسی وجہ سے وہ دونوں ماں بیٹی سالوں سے اسکی واپسی کی راہ
دیکھ رہی تھیں۔ اور اب جب وہ واپس لوٹ آئی تھی¹
تو ہنڑہ کیلئے یقین کر پانا ہی مشکل ہو چکا تھا۔
کتنی بڑی ہو گئی ہو آپی کی جان۔ بلکل اتنی سی تھی تم

ایزل نے روتی ہوئی نم نگاہوں سے اپنی بارہ سالہ بہن کو دیکھتے کہا تھا
جو اپنی آپی کی بات پر ہلکا سا ہنسی۔۔

ہنڑہ بیٹا کون ہے ____؟" نرگس بیگم جو ہنڑہ کے واپس ناں آنے پر متفرگ سی باہر آتیں تھیں اب سامنے کھڑی ایزل اور اسکے پیچے چھپے ہوتے اس نئی نیلی آنکھوں والے شہزادے کو دیکھ ان کا دل دھک سے رہ گیا۔۔

بھوڑی نگاہوں میں آنسوں جھلمل کرنے لگے۔۔۔ جب ایزل انکی آواز پر دھڑ کتے دل سے نم نگاہوں سے انہیں دیکھتی انکی جانب بڑھی۔ تو نرگس بیگم نے ناراضگی جتنا تر خ پھیر لیا۔۔۔ اتنے سالوں سے وہ ان سے ہر رشتہ ہر تعلق توڑ کر اتنی دور جا بسی تھی، اب بھلا وہ ناراض بھی ناں ہوتی۔۔۔

معاف نہیں کریں گی اپنی بیٹی کو۔۔۔!" ایزل نے پیچے سے انہیں ہگ کرتے تھوڑی نرگس بیگم کے کندھے پر رکھے لاڈ سے کہا تو وہ ایک دم سے بے بس سی ہوتے اسکی جانب پلٹی۔۔ اور اپنی شہزادی کو سینے سے لگاتے وہ کافی دیر تک روٹی رہی

یہ بب پچھے ۔۔۔۔۔؟" ان کی نگاہ خود کو دیکھتے شاہ ویر پر پڑی
تو وہ دھڑکتے دل سے استفسار کرنے لگی ۔۔۔
ان کا دل جو کہہ رہا تھا دماغ نفی کر رہا تھا ۔
امی یہ شاہ ویر میر ابیٹا ۔۔۔! آنکھیں صاف کرتے وہ مسکراتے
ہوئے بولی اور شاہ ویر کی جانب جاتے ایزل نے اسکا ہاتھ تھامے
اسے نرگس بیگم کے قریب لاایا ۔۔۔

جو حیرت و بے یقینی سے اس شہزادے کو دیکھ رہی تھی ۔
نانو ۔۔۔! شاہ ویر نے ایزل کی جانب دیکھا جس نے اسے سر
ہاں میں ہلاتے بولنے کا کہا ۔۔۔
تو وہ ذرا گھبرا تے ہوئے انہیں پکارا ٹھا ۔۔۔
نرگس بیگم نے بے یقینی سے اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا ۔۔۔
اور پھر اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے اس شہزادے کو چھوا ۔۔۔
جس کے سرخ ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمایاں تھی ۔

میرا بچہ-----! "نرگس بیگم نے اسے بانہوں میں بھرتے
سینے میں بھینج لیا۔
جودم سادھے انکے سینے سے لگا خاموش تھا۔-

Z A I N A B R A J P O O T

امی کیسے ہوا یہ سب-----تاہی امی تو ٹھیک ٹھاک تھیں
"۔۔ پھر ایک دم اچانک سے کیا ہو گیا۔۔۔؟
وہ کافی دیر سے نرگس بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹی تھی۔
باتوں ہی باتوں میں یصال اور ذکیہ بیگم کے تذکرے پر انہوں نے
یصال کی بڑی بیٹی نورے اور ذکیہ بیگم کی وفات کا بتایا جسے سن ایزل
کافی افسردہ ہوتی تھی۔-

بس بیٹا----- تمہارے تایا کے کچھ دشمن تھے جنہوں نے اس
معصوم بچی کو اغوا کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔۔
ذکیہ اکیلی گھر پر تھیں۔۔۔ بہت کوشش کے باوجود بھی وہ نورے کو
ان غندوں سے نہیں بچا سکی۔۔۔

" اور بس ہارت اٹیک کی وجہ سے وہ اسکے ایک دن بعد ہی چل بسی
امی بلکل اچھا نہیں ہوا یہ سب ۔۔۔۔۔ سفینہ اور یصال کسیے رہ
" رہے ہو گے ۔۔۔۔۔

وہ خود مان تھی ۔۔۔ ایک ماں کی تڑپ تو وہ بخوبی جانتی تھی ۔
وہ شاہ ویر کے بنادو منٹ نہیں گزار سکتی تھی اور یہاں تو سفینہ کی
بچی اسے تا عمر کیلئے چھوڑ کر جا چکی تھی ۔
بیٹا مكافات عمل بہت برمی چیز ہے ۔۔۔
پرویز کے کتنے گناہوں کی سزا اس معصوم بچی کو ملی ۔۔۔ جس کا
افسوس تا عمر رہے گا مجھے ۔۔۔۔۔ سفینہ چھ ماہ سے سن بھل نہیں رہی
۔۔۔۔۔ اور اسکا بیٹا بھی ہے ولی ۔۔۔۔۔ یصال بہت کوشش کرتا
ہے اسے زندگی کی طرف لانے کی مگروہ تو جیسے جینا ہی بھول گئی ہے

" نرگس بیگم نے ایزل کو حالات کی سنگینی سے آگاہ کیا تو اسکا دل پل
بھر میں بوجھل ہوا تھا ۔۔۔

معصوم سی سفینہ اسکی آنکھوں کے پرڈے پر لہرائی ۔۔۔ جسے وہ
بچپن سے جانتی تھی مگر تائی کی وجہ سے کبھی زیادہ بات چیت نہیں
ہو پائی تھی ۔۔۔

"امی مجھے جانا ہے سفینہ سے ملنے آپ لے چلیں ۔۔۔"
جانے کس خیال کے تحت مگر ایزل نے بے قراری سے انہیں دیکھتے
ہوئے کہا تو نرگس بیگم نے بھی حامی بھر دی ۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

نورے کا بتایا امی نے ۔۔۔ مجھے بے حد دکھ ہے تمہاری
"بیٹی کا ۔۔۔ اللہ تم دونوں کو صبر دیں ۔۔۔ آمیں"

،، کمرے کے خاموش ماحول میں کافی دیر بعد ایزل کی آواز گونجی
چائے کا گپ تھانے یصال نے ایک سرد سانس فضا کے سپرد
کرتے لب بھینج لتے
"شاید خدا کو یہی منظور تھا۔"

، اسے بے بس سے لے جے میں کہا
 سفینہ کی طبیعت صحیح سے ہی خراب تھی، ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی
 ، یصال اسے ہا سپیٹل سے واپس لاایا تھا
 نورے کے جانے کے بعد سے ہی اسکی ذہنی حالت ٹھیک نہیں رہی
 ، تھی
 اور یصال اختر مسلسل چھ ماہ سے اس مشکل دور سے گزر رہا تھا۔
 "! یہ تمہارا بیٹا ہے ماشاء اللہ ---
 اسے حتی الامکان طور پر نگاہیں چراتے ہوئے اس شہزادوں سے
 دکھتے بچے کو دیکھ پوچھا۔
 جسے دیکھتے ہی اسے سب سے پہلا خیال شامیر بیگ کا آیا تھا۔
 وہی شکل و صورت، وہی ضد و جنون اسکے چہرے پر جھلک رہی
 تھی۔
 جو اسکے باپ کی شخصیت کا خاصہ تھی۔
 "! ہاں یہ میرا بیٹا ہے شاہ ویر۔
 شاہ ویر کی نیلی نگاہیں دیوار پر لگی تصویر پر تھی۔

جہاں ایک خوبصورت سی بچی ہاتھ میں تھامے بلی کے چھوٹے سے
بچے سے لاڈ کر رہی تھی ۔

اسکے خوبصورت ہونٹوں پر زندگی سے بھر پورا ایک خوبصورت سی
مسکراہٹ رقص کر رہی تھی ۔

سنہری بال اسکی کمر سے ذرا اوپر تک کھلے جھول رہے تھے ۔
وہ شاید کسی باغ میں موجود تھی، جہاں آگے پچھے سبز ہی سبز
تھا ۔ خوبصورت کالے رنگ کی فیری میں وہ بچی آسمان سے اتری
کوئی حور دکھ رہی تھی ۔

"! یہ ولی ہے ۔ ۔ ۔

ایزل دیکھ چکی تھی اپنے بیٹے کی اٹکی نگاہیں نورے کی تصویر پر ۔ ۔ ۔
اور اسکے سامنے یہاں اس بچتی کا باپ اسے عجیب نگاہوں سے دیکھ
رہا تھا ۔ ۔ ۔ جبھی اس نے بات بدلتے ہوئے یصال کے قریب بیٹھے
اس دبلے پتلے لڑکے کو دیکھ پوچھا ۔ ۔ ۔
جو حصہ اس نگاہوں سے سارا منظر دیکھ رہا تھا ۔ ۔ ۔

ہے ہاں یہ میرا بیٹا یے۔۔۔؛" یصال ایزل کی آواز پر چونکتے ہوتے
ہوش کی دنیا میں لوٹا۔۔۔

جب اسکا دھیان ہٹتے ہی ایزل نے فوری طور پر شاہ ویر کے چہرے
کو تھامے اسکی گردن سے گھماٹے رخ موڑ دیا۔
جو ایک منٹ کے بعد پھر سے اسی تصویر کو یک لگ گھورنے لگا
تھا۔۔۔

مطلوب صاف تھا وہ ڈھیٹ باپ کا ڈھیٹ بیٹا اسے یہاں بھی بے
عزت کروانے والا تھا۔۔۔ نرگس بیگم تو ہاتھ ملتی اپنے ناتی کی
حرکتیں دیکھ خفت زدہ سی پیٹھی رہ گئی۔۔۔

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ چار سالہ معصوم بچہ تھا مگر یہ بھی سچ
تھا کہ اسکا آدھے گھنٹے سے مسلسل اس بے جان تصویر کو گھورنا کسی
بھی باپ کو طیش یا غصہ دلا سکتا تھا۔۔۔

"!شاہ ویر بیٹا ادھر آؤ نانو کے پاس۔۔۔

نرگس بیگم نے صدقہ واری جاتے ہجے میں اپنی بانہیں پھیلاتے
اسے اپنی جانب بلایا۔۔۔

جس پر اسنے ایک ناگوار نگاہ ان پر ڈالی مطلب صاف تھا کہ وہ اب
اسے ڈسٹرپ مت کریں۔۔۔
"ویر جاؤ نانو کے پاس ۔۔۔

ایزل نے حلق ترکرتے اسے مخاطب کیا۔ جبکہ یصال اب پوری
طرح سے اسکی جانب متوجہ تھا۔۔۔
وہ آنکھیں چھوٹی کیے اب شاہ ویر بیگ کو حج کر رہا تھا ایسے جیسے وہ
کوئی چار سالہ بچہ نہیں کوئی نوجوان لڑکا اسکے سامنے بیٹھا اسکی بیٹی کو
گھورنے کی جرات کر رہا ہو۔۔۔

مام مجھے یہ پک بہت اچھی لگ رہی ہے کیا یہ میں لے سکتا ہوں
"۔۔۔؟

اسنے گردن اٹھا تے ایزل کے چہرے کو دیکھ سوال پوچھا۔۔۔
"نو یہ میری پرنسس کی ہے آپ نہیں لے سکتے۔۔۔
اس سے پہلے ایزل جواب دیتی یصال کی کھدری آواز میں کہے
جواب پر ایزل نے اپنی ماں کو سہمی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔
جبکہ شاہ ویر کی نیلی آنکھوں میں ایک عجیب سے چمک ابھری۔۔۔

اس وقت اسے اپنا والپس جانا ہی مناسب لگا تھا۔۔۔
 شاہ ویر وہاں رکنے کی ضد کر رہا تھا مگر ایزل بنا اسکی سننے اسے گھسیتے
 ہوئے اپنے ساتھ باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

Z A I N A B R A J P O O T

"! ناراض کیوں ہو جانم،،، بچہ ہے سوری کرتا رہا ہے
 شاہ ویر کے اترے چہرے کو دیکھ شامیر نے اپنی غصے سے آگ بگولہ
 ہوئی بیوی کو شانوں سے تھامے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا۔
 جو کہ ناممکن سی بات تھی۔

کیوں غصہ نا ہوں میں — ! آپ وہاں نہیں تھے شامیر،،، میں
 بچہ ہے آپ کو یہ بچہ لگتا ہے۔۔۔ حرکتیں دیکھیں
 " ! اسکی —

کیا کر دیا ہے یار جو اس قدر غصے میں ہو۔۔۔
 ایزل کا سرخ انگارہ ہوتے چہرے کو صاف دیکھ شامیر نے بالآخر
 بات پوچھ ہی لی تھی

جس کی وجہ سے ایزل اپنے لاڈلے بیٹے سے خفاسی واپس لوٹی تھی۔
یہ یصال کے سامنے بیٹھا بڑی دیدہ دلیری سے نورے کی تصویر کو
”دیکھ رہا تھا شامیر

”کون نورے۔۔۔؟

ایک نگاہ بیڈ پر ہاتھ باندھ بیٹھے شاہ ویر بیگ پر ڈالے اسنے حیرت و
احنچھے سے پوچھا۔۔۔

”شامیر نورے، یصال کی بیٹی، جواب اس دنیا میں نہیں رہی۔۔۔
ایزل نے اب کی بار شامیر بیگ کو مڑتے دیکھ اسے بتایا جو سچ میں اس
خبر سے شاکڈ ہوا تھا۔۔۔

شاہ ویر کتنی بڑی بات ہے بیٹا، کسی کی بیٹی کو اسکے باپ کے سامنے
.۔۔۔! نہیں دیکھتے۔۔۔ چاہے وہ تصویر ہی کیوں نا ہو۔۔۔

وہ واپس مڑا اپنے لاڈلے کو گود میں بھرتے اسنے پیار سے اسے سمجھایا
، ذہن میں کچھ سال پہلے کی، کی گئی اپنی حرکت ذہن کے پردوں پر
لہرائی، جب اسنے بڑی دیدہ دلیری سے ایزل جاوید اختر کی تصوریں نا

صرف اسکے باپ کے سامنے دیکھی تھی بلکہ اسکی تعریف بھی بڑے
بے باک انداز میں کی تھی--
"اویڈ پھر کب دیکھنا چاہیے ---"

شہ ویر میری جان، میں نے آپ کو پہلے بھی وارن کیا تھا کہ آپ لڑکے ہو، اور آپ کو لڑکیوں سے دوستی نہیں کرنی،، ہمارے مذہب میں یہ سب اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ آپ کی سب دوستیں آپ کی بہنیں ہیں گرل فرینڈز نہیں بلاتے "!"۔۔۔

ایزل سمجھو چکی تھی وہ جتنا اس پیار سے ڈیل کرے گی اتنا ہی وہ
اچھے سے سمجھے گا وگرنہ ضد کر کے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہونے
والا تھا۔

چہرے پر متفرگانہ سے تاثرات سجاتے وہ چار سالہ بچہ بڑی سنجیدگی
سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جبکہ اسکے سوال پر ایزل شامیربیگ کی زبان جیسے تالو سے چپک گئی
” تھی

اسے شک نہیں اب یقین ہو چکا تھا کہ اسکا بچہ ضرور ہا سپٹل میں کسی دوسرے سے بدل چکا تھا --

یہی یہ میرا بچہ ہو ہی نہیں سکتا شامیر! " وہ بے یقینی سی کیفیت میں بڑھا۔ تو شاہ ویر نے نا سمجھھی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔ جس کے چہرے پر بھی کچھ ملے جلے تاثرات تھے مگر وہ اپنے آپ کو چھپانے میں ماہر تھا اور اب بھی وہ ایسا ہی کر رہا تھا۔۔۔ شاہ ویر آپ ایک کام کرو آپ بابا اور ماما (رضابیگ اور تمینہ بیگم) کے پاس جاؤ میں تھوڑی دیر میں آپ کو گھمانے لے جانا! ہوں۔۔۔

شامیر نے اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیے اسے زین پر اتارا جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے اب روم سے باہر نکل چکا تھا۔ " شش شامیری! " ری لیکس رہو ایزل بات سنو میری ایزل کی حالت بے قابو ہو چکی تھی وہ دن میں اسکی بہت سی ایسی حرکتوں اور باتوں کو انور کر جاتی تھی مگر اب اسکا دماغ سوچ کر مفلوج ہوا جا رہا تھا۔

ایک چار سالہ بچہ کیسے اتنی بڑی بڑی باتیں کر سکتا تھا۔ " کیا تم نے کچھ اور ایسی باتیں نوٹ کی ہیں شاہ ویر میں۔۔۔؟

شامیر نے اپنا ہاتھ ایزل کی کمر کے گرد حماں لکیا اسے ساتھ لگاتے وہ اپنے ساتھ لتے بیڈ پر بیٹھا اطمینان سے پوچھ رہا تھا کیونکہ جتنا وقت ، وہ ایزل کے ساتھ گزار چکا تھا "شاید ہی کسی کے ساتھ گزارا ہو--"

ایزل نے دماغ پر زور ڈالے سوچنے کی کوشش کی کیونکہ بہت سے واقعات تھے ایسے مگر حیران کن واقعات بہت کم تھے--

ہاں شامیر----- کچھ عرصہ پہلے وہ گھر سے اچانک غائب ہو گیا ، تھا ، شاید وہ تین سال کا تھا میں بہت پریشان ہوئی تھی بہت ڈھونڈا اسے----- مگر پھر وہ مجھے میرے کیفے میں ملا ، میری دوست نے مجھے فون کر کے بتایا ----- میں کافی حیران ہوئی تھی اس وقت ، کیونکہ وہ چھوٹا تھا اور رات کے بارہ بجے وہ مجھے بستر پر ناپاتے میرے کیفے پہنچ گیا - "وہ بھی اکیلے ---"

اس منظر کو یاد کرتے ہی ایزل کے رو نگھٹے کھڑے ہوتے تھے۔

"اُسکے علاوہ اور کچھ ایسا ہوا ہو---؟

شامیر کو یہ بات عام لگی تھی۔ کیونکہ ایسی حرکتیں وہ خود بھی کرتا رہا تھا بچپن سے ہی---

ہاں اسے کلاس کے سب بچوں کے پیرنس کے نام، انکے ایڈریس اور فون نمبر زبانی یاد ہیں---؛ جب میں اسکی سکول میئنگ میں گئی تھی۔

وہاں مجھے اسکی پرنسل نے ایک کاپی دی تھی۔ تاکہ ہم سب پرنس اچھے تعلقات بنا سکیں۔

وہ کاپی میں نے گھر جاتے ہی رکھ دی تھی اور شاہ ویر نے وہ اٹھا لی۔

اور جب میں نے دیکھا تو وہ نام کے ساتھ ساتھ سب کے نمبرز بول رہا تھا۔

"ایک منٹ ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ پی جی میں ہے ---؟

شامیر نے حیرت سے پوچھا کیونکہ پی جی کلاس کا سٹوڈنٹ کسی کا نام
کیسے اتنی آسانی سے پڑھ سکتا ہے --؟
.."! نہیں وہ پی جی میں نہیں وہ دون میں ہے ---

واٹ ----- آریو سیریس -----!" بے ساختہ ہی اسکے منہ
سے یہ کلمات ادا ہوتے ---
ہاں اس نے دو سال میں ہی بولنا شروع کر دیا تھا اس کا تلفظ بہت اچھا
تھا تو میں اسے فارغ وقت میں پڑھاتی رہی اور حیرت کی بات تھی -
وہ دوسرے بچوں کی طرح ضد نہیں کرتا تھا بلکہ آسانی سے سارا سبق
پڑھ لیتا تھا -

اسی وجہ سے جب سکول میں ہم اس کا ٹیسٹ ہوا تو پرنسل نے اسے
ون لیوں میں رکھا ---- " تم ---- ایز لمحہ لگتا
ہے کہ شاہ ویر کا آئی کیوں لیوں کافی ہائی ہے میں اسے کل لے جاؤں گا
" ٹیسٹ کیلئے ،، تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہے ---
شاہ ویر نے نپے تلے لفظوں میں کہا اور پھر ایز ل کو سینے سے لگا لیا
-- جو ابھی تک پریشان سی پیٹھی تھی --

Z A I N A B R A J P O O T

***** ایک ماہ بعد *****

ایک بار پھر سوچ لو شامیر یہاں ہم سب سے ۔۔۔۔۔ تم کیوں یہ
"ملک چھوڑ کر جانا چاہتے ہو ۔۔۔۔۔"؟

تم جانتے ہو اچھے سے یہاں سے جانا مجبوری ہے ۔۔۔۔۔ شاہ
ویر کے بہتری کیلئے مجھے اسے یو کے لے جانا ہو گا ۔۔۔۔۔ اور ایزل،
اور مومن ڈیڈ اسکے بغیر نہیں رہ سکتے ۔۔۔ فکر مت کر چکر لگاتا رہوں گا

۔۔۔

سن گلاسز لگاتے اس نے مسکراتے ہوئے روحان کو ہگ کیا ۔۔۔

"بیار پری جاؤ بال واپس لاو ۔۔۔

اس نے ناک چھڑھاتے لان کے پچھلے حصے کی جانب گرتی بال کو دیکھ کہا
تھا ۔۔۔ ایک ماہ میں پری اور شاہ ویر کی اچھی دوستی ہو چکی تھی ۔

نو وے ویر--- تم جاؤ---!" پری نے اپنے بالوں کو چہرے سے ہٹا لے صدی ہجے میں کہا تو وہ سرد سانس فضا کے سپرد کیے لان کی جانب بڑھا ---

جیسے ہی وہ لان کی جانب بڑھا اسکی نگاہ کھڑکی کی جانب اٹھی اسے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اس منظر کو دیکھا۔۔ اور پھر بھاگتا ہوا ایزل کے پاس گیا۔۔

"! مام وہ سر--- آپ چلیں میرے ساتھ وہ ہانپتا ہوا ایزل کو گھنختے ہوئے اس حصے کی جانب لایا۔۔ مام وہ دیکھیں نورے---!" شاہ ویر نے کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے کہا تو ایزل نے حیرت سے اس جانب دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

کہاں ہے شاہ ویر--- آپ جب سے نانو کے گھر سے آئے ہو آپ کو ہر جگہ وہی نظر آتی ہے--- اب چپ چاپ چلو، ڈیڈ "ویٹ کر رہے ہیں ---

ایزل نے اسے ڈانٹا اور پھر اسے خاموش کرواتے وہ شامیر کی
جانب بڑھی۔۔

جہاں وہ کھڑا ان دونوں ماں بیٹے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

شاہ ویر خاموشی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا۔۔

خاموشی سے اپنے سرخ و سفید ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

گاڑی جیسے ہی سٹارٹ ہوتی کسی خیال کے تحت اسنے سرنکالے پچھے
مڑتے دیکھا۔۔۔

جہاں وہ سبز نگاہوں والی بچی، کھڑکی کی اوٹ میں چھپی اسے دیکھ رہی
تھی۔۔ اسکے سنبھال ہوا کے دوش پر اڑ رہے تھے اور آنکھیں
"؟ ایک ان کہی کہانی بیان کر رہی تھیں۔۔۔

شاہ ویر بیگ کی نیلی آنکھوں میں حیرت سمٹی۔۔۔ وہ نگاہوں سے
اوچھل ہونے تک کھڑکی کے پار کھڑی اس بچی کو اس منظر کو دیکھتا
رہ گیا۔۔ جو اسکے ذہن کے پردوں پر کسی گہری یاد کی طرح چپک
کے رہ گیا تھا۔۔۔